فرعون و کلیم

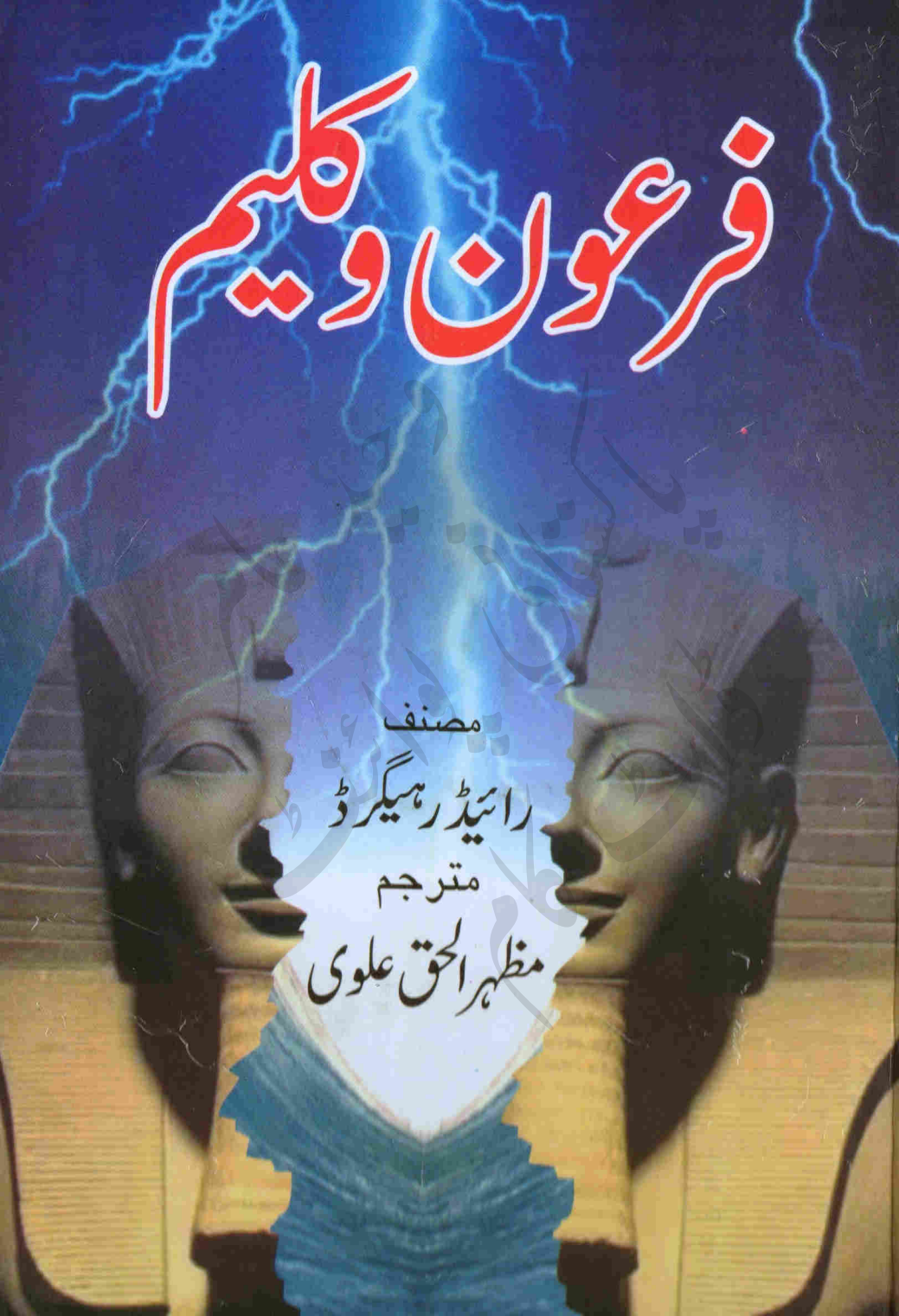

مصنف

رائیڈر ہیگرڈ

مترجم

مظہر الحق علوی

فرعون و کلیم

مصنف
رائیڈر ہیگرڈ

مترجم
مظہر الحق علوی

ایجوکیشنل پبلشنگ ہاؤس، دہلی ۶

عرضِ مترجم

اس ناول کا ترجمہ بہت پہلے ہو جانا چاہئے تھا لیکن چند وجوہات کی بنا پر نہ ہو سکا۔ اس عرصہ میں بہت سے خطوط موصول ہوئے اور ہر خط میں ایک ہی سوال پوچھا گیا تھا۔ کہ ''فرعون وکلیم'' کا ترجمہ کب مکمل ہو رہا ہے؟ میں اپنے قارئین کا مشکور ہوں کہ وہ میرے تمام ناول شوق سے پڑھتے ہیں۔ بہر حال میں اپنے قارئین سے معذرت خواہ ہوں کہ ''فرعون وکلیم'' جلد پیش نہ کر سکا۔ یقین ہے کہ قارئین میرا پیش کردہ یہ ناول بھی پسند فرمائیں گے۔

چند باتیں اس ترجمہ کے متعلق کہنا ضروری سمجھتا ہوں۔ اس ترجمہ کو آپ اصل انگریزی ناول سے مختلف پائیں گے۔ مصنف نے ناول میں کسی جگہ حضرت موسیٰ اور حضرت ہارون کا نام نہیں لکھا بلکہ انھیں عبرانیوں کے پیغمبر اور مناد کہا ہے۔ چونکہ مصنف عیسائی ہے اس لئے اس نے حضرت موسیٰ اور فرعون کا قصہ اپنے مذہبی نقطۂ نظر سے لکھا ہے۔ چنانچہ میں نے اس ناول میں جگہ جگہ تبدیلیاں کر دی ہیں۔ خصوصاً چوتھے، گیارہویں، چودھویں اور اٹھارہویں باب میں بہت زیادہ تبدیلیاں کی گئی ہیں بلکہ یوں کہنا مناسب ہوگا کہ یہ ابواب میں نے نئے سرے سے لکھے ہیں، اب وہ واقعات جن کا تعلق حضرت موسیٰ کی ذاتِ اقدس سے ہے اور وہ مکالمے جو حضرت موسیٰ اور حضرت ہارون کے دہنِ مبارک سے ادا کرائے گئے ہیں نہ صرف تبدیل کر دیئے گئے ہیں بلکہ بڑھا دیئے بھی گئے ہیں۔ چنانچہ میرے خیال میں یہ ترجمہ انگریزی ناول سے زیادہ صحیح اور مکمل ہے۔ البتہ جہاں تک رومانی قصے کا تعلق ہے وہ انگریزی ناول کے مطابق ہے۔ ترجمہ کرتے وقت دو کتابیں ''ترجمان القرآن'' اور ''قصص القرآن'' خصوصیت سے میرے سامنے رہی ہیں۔

مظہر الحق علوی

۲۵ر جون ۱۹۶۰ء خانپورہ سید واڑہ احمد آباد

☆☆

پہلا باب

وقائع نگار ''عن آ'' کی تانیس میں آمد

اے لوگو! یہ میری داستان ہے۔ ماریہ کے بیٹے عن آ کی جو وقائع نگار اور انشا پرداز کے نام سے مشہور ہے۔ یہ ان دنوں کی داستان ہے جو میں نے روئے زمین پر اور سرزمین فراعنہ مصر میں گزارے۔ یہ واقعات میں اپنی زندگی کے آخری دنوں میں لکھ رہا ہوں۔ میرے بال سفید ہو گئے ہیں آنکھوں کی روشنی کم ہو گئی ہے اور ہاتھوں میں رعشہ آ گیا ہے۔ یہ داستان میں فرعون مصر رعمسیس کے عہد سلطنت میں لکھ رہا ہوں جو اس نام کا تیسرا بادشاہ ہے چنانچہ رعمسیس سوم کہلاتا ہے اور اسی فرعون کے دور حکومت میں مصر پھر ایسا ہی طاقتور ہو گیا ہے جیسا کہ پہلے تھا۔ یہ میری آخری تحریر ہے جسے میں مرنے سے پہلے مکمل کر لینا چاہتا ہوں تا کہ وہ لوگ جو میرے بعد آئیں میری تحریر کو پڑھ کر ان عجیب و غریب واقعات سے واقف ہوں۔ جنہیں میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا۔ دیوتاؤں کی مرضی یونہی ہے اور میں ''وقائع نگار عن آ'' دیوتاؤں کی مرضی پوری کر رہا ہوں۔ میں وہ واقعات بیان کرنے والا ہوں جو انتہائی حیرت ناک ہونے کے باوجود صحیح اور سچ ہیں۔

میں اس شہزادے کی کہانی کہوں گا جس کا نام سیتی تھا اور ہم دونوں ایک ہی دن پیدا ہوئے تھے اور جس کی روح مجھ سے پہلے مملکت غرب[1] میں پہنچ کر لذیذ کھانے کھا رہی ہے اور عمدہ عمدہ عطر سونگھ رہی ہے اور میں اس مغرور ملکہ یوسرٹی کی کہانی لکھوں گا جسے صرف شان و شوکت پسند تھی اور جو آخر فرعون

---

[1] مصریوں کا عقیدہ تھا کہ انسانوں کی روحیں زمین کے نیچے اس جگہ جمع ہوتی ہیں جہاں آفتاب جاتا ہے اور جہاں آخرت کا دیوتا اوزیری حکومت کرتا ہے اسی جگہ کو وہ مملکت غرب کہتے ہیں۔ مصریوں کا عقیدہ تھا کہ روح بدن سے نکلنے کے بعد اندھیرے

بقیہ اگلے صفحے پر...

سفتاح کی بیوی بنی۔ اسی سفتاح کی جو اب تھیس کے ایک مقبرے میں اپنی ملکہ کے پہلو میں ابدی نیند سو رہا ہے، اور میں میراچی کی کہانی کہوں گا اس میراچی کی جو بنی اسرائیل کا چاند کہلاتی تھی، اور اس کی قوم بنی اسرائیل کی کہانی کہوں گا۔ جی ہاں اسی قوم کی جو صدیوں سے مصر میں مقیم تھی اور جب ہمارے ملک سے رخصت ہوئی تو ہم مصریوں کو ہمارے سلوک جو ہم نے ان سے روا رکھا تھا نہایت عبرتناک بدلہ دیتی ہے..... ہاں میں اسی قوم کی کہانی کہوں گا جن کا پہلا شخص جس کا نام یوسف تھا اور جسے عبرانی خدا کا رسول کہتے تھے، صدیوں پہلے مصر میں آیا اور فرعون کا وزیر بنا تھا۔ میں موسیٰ و ہارون کی کہانی کہوں گا جو بنی اسرائیل کے رسول اور پیغمبر تھے اور جن کے سامنے مصر کے بڑے بڑے ساحر بھی عاجز تھے۔ ہاں میں وہ سب واقعات ضبط تحریر میں لے آؤں گا جو میری آنکھوں نے دیکھے اور ایسے واقعات کسی کی آنکھ نہ دیکھ سکے گی۔

اور میں 'عن آ' فرعون کا دوست اور وقائع نگار بہت سے واقعات اور بہت سے لوگوں کا ذکر کروں گا۔ دیکھو! ان اوراق میں وہ باتیں ہیں جو سب کیلئے درس عبرت ہیں۔ اب میرے بعد آنے والو! اگر تمہارے دیوتاؤں نے تمہیں شعور بخشا ہے، اگر تمہیں چشم بصیرت عطا ہوئی ہے تو یہ داستان پڑھو اور عبرت پکڑو۔ اے انسانو! جو ابھی تک پیدا بھی نہیں ہوئے یہ داستان پڑھو اور ماضی کے ان واقعات کو جان لو جو حیرتناک اور عبرتناک ہیں۔ ہاں اس ماضی کے جو تمہیں بہت دور نظر آتا ہے لیکن حقیقت میں بہت قریب ہے۔

ان ماؤں کی طرح جن کے بچے اسی دن پیدا ہوئے تھے جس دن کہ شہزادہ سیتی۔ میری ماں کو بھی فرعون کی طرف سے خلعت وانعام ملا اور مجھے بھی۔ چونکہ میں اسی دن پیدا ہوا تھا جس دن کہ شہزادہ، شاہی دربار سے ''دیوتا رع[1] کا جڑواں'' کا خطاب ملا تھا، لیکن اتفاق ایسا ہوا کہ میں اس وقت تک شہزادہ سیتی کے دیدار نہ کر سکا جب تک کہ ہم دونوں کی عمریں تیس سال کی نہ ہو گئیں۔

بقیہ: دار دنوں میں سے گزرتی ہے۔ پھر زمین کے نیچے ایک کشتی میں سفر کرتی ہے اور اس دریا کو عبور کرنے میں شیطانوں کو دیکھتی ہے۔ جو اس کے ٹکڑے کر ڈالنا چاہتے ہیں، لیکن موت کے دیوتا آلوپس اور تت اس کی مدد کرتے ہیں اور اسے حساب کتاب کے مقام تک پہنچا دیتے ہیں جہاں دیوتا اوزبرس منصف بنا بیٹھا ہوتا ہے جس کے بیالیس نائب ہوتے ہیں جو معلوم کرتے ہیں کہ مردہ بیالیس کبیرہ گناہوں میں سے کسی کا مرتکب تو نہیں ہوا۔ اگر روح گنہگار ہوتی ہے تو ایک مہیب مقام پر پہنچا دی جاتی ہے جہاں اس پر کوڑے برسائے جاتے ہیں، لیکن اگر نیک ہوتی ہے تو کسی مقدس جانور کی صورت اختیار کر کے دیوتا اوزبرس کے دسترخوان میں شریک ہو کر لذیذ کھانے کھاتی ہے اور عمدہ عمدہ عطریات سونگھتی ہے۔

[1] یہ سورج کا دیوتا تھا جسے آمن رع بھی کہتے ہیں۔ یہ دیوتا پہلے عین الشمس میں پوجا جاتا تھا پھر بہت سے شہروں میں پوجا جانے لگا۔ آخر کار مصر کا سب سے بڑا دیوتا تسلیم کر لیا گیا۔ چونکہ بادشاہ کو اسی دیوتا کا اوتار سمجھتے تھے اس لئے ان کا لقب فارع (پسر رع) پڑ گیا جو مصری لفظ ہے۔ یہی لفظ عبرانی میں فاراعو اور عربی میں فرعون ہو گیا۔ (مظہر الحق علوی)

اس عرصہ میں مصر کا زبردست بادشاہ فرعون رعمسیس ثانی مادر نیل کی سوطغیانیاں دیکھنے کے بعد دیوتا اوزبرس کے حضور ملکت غرب میں پہنچ گیا۔ چنانچہ اس کا بیٹا منفتاح فرعون بنا جو بوڑھا ہو چکا تھا۔ وہ شہر تانیس میں رہتا تھا اور میں ممفس میں جو ''شہر سفید'' کہلاتا ہے۔ کئی دفعہ فرعون مصر سفتاح اور شہزادے ممفس میں بھی آئے جس طرح کہ وہ تھیبس بھی گئے تھے جس کی شہر پناہ کے باہر ایک مقبرے میں یہ فرعون اب ابدی نیند سو رہا ہے..... لیکن مصر کی امیدوں کا سہارا اور مصر کے تاج وتخت کا صحیح وارث صرف ایک دفعہ ہمارے شہر میں آیا اور بس۔ کیونکہ شہزادے کی والدہ ملکہ نفرتی کے خیال میں یہ شہر منحوس تھا۔ کیونکہ کسی زمانے میں جب ملکہ جوان تھی یہاں انھیں کوئی حادثہ پیش آیا تھا۔ چنانچہ ملکہ اپنے بیٹے سیتی کو ممفس بھیجتے ڈرتی تھیں کہ مبادا شہزادے کو بھی کوئی حادثہ پیش آ جائے۔

چنانچہ جیسا میں نے کہا ہے شہزادہ سیتی صرف ایک دفعہ جب اس کی عمر صرف پندرہ سال تھی ممفس آیا اور وہ بھی اس لئے کہ اس بات کا اعلان کر دیا جائے کہ سیتی صحیح النسب اور دیوتا رع کا بیٹا ہے اور یہ کہ وہی منفتاح کے بعد فرعون بنے گا۔ جب یہ اعلان کیا جا چکا کہ یہی شہزادہ منفتاح کے بعد مصر کا دہرا تاج اپنے سر پر رکھے گا تو ان بچوں کو طلب کیا گیا جنہوں نے اسی دن سورج کی روشنی دیکھی تھی۔ جس دن شہزادے نے اور دیوتا رع کے جڑواں کہلاتے تھے ایسے لڑکے انیس تھے۔ میں نے بھی خوشی خوشی کپڑے تبدیل کئے، سرخ چوغا پہنا جس پر سامنے کی طرف اور میرے سینے پر سنہری حرفوں میں ''شہزادہ سیتی'' لکھا ہوا تھا، لیکن کسی شریر اور شیطان دیوتا کی مرضی یوں ہوئی کہ عین اسی دن میرے بدن اور چہرے پر سرخ سرخ دانے نکل آئے اور بخار سے میرا بدن پھنکنے لگا۔ چنانچہ میں دیوتا رع کے مظہر شہزادے سیتی کے گھوڑے کی رکاب کو بوسہ دینے سے محروم رہا اور میرے صحت یاب ہونے سے پہلے شہزادہ ممفس سے جا چکا تھا۔

اب یوں ہوا کہ میرے والد فتاح کے ہیکل کے کاتب اور وقائع نگار تھے۔ چنانچہ مجھے بھی یہی پیشہ اختیار کرنا پڑا۔ اسی ہیکل کے مدرسے میں مَیں نے وقائع نگاری کی تعلیم حاصل کی جہاں میں نے مردوں کی کتاب کی نہایت نفیس نقلیں تیار کیں جو قدیم فراعنہ اور دیوتاؤں کی تصویروں سے مزین تھیں میں نے بہت جلد اس میں مہارت حاصل کر لی۔ چنانچہ میرے والد اپنی آخری عمر میں جب سے آنکھوں سے معذور ہو گئے تھے تو میں اتنا کما لیتا تھا کہ ہماری ضروریات زندگی پوری ہوتی رہیں۔ حتیٰ کہ میں اپنی بہنوں کی ضروریات بھی اس وقت تک پوری کرتا رہا جب تک کہ ان کی شادی نہ ہو گئی۔ میری والدہ نہ تھیں۔ ابھی میں بچہ ہی تھا کہ دیوتا اوزبرس نے انھیں اپنے پاس بلا لیا۔

اور یوں میری زندگی گزرتی رہی۔ مجھے اپنا پیشہ پسند نہ تھا۔ مجبوراً اسے اختیار کئے ہوئے تھا۔

چنانچہ یوں ہوا کہ ابھی میں نوعمر ہی تھا کہ اس خواہش نے میرے دل میں جنم لیا کہ دوسروں کی تحریریں نقل کرنے کے بجائے خود میں کیوں نہ کوئی ایسی چیز لکھوں جس کو دوسرے لوگ نقل کریں ـــــ اور ایسی شدید تھی یہ خواہش کہ مجھے کسی پل قرار نہ آتا تھا۔ میں خوابوں کی دنیا میں ہنسنے لگا تھا۔ چاندنی راتوں میں مادرِ نیل کے کنارے کھجوروں کے جھنڈ میں ٹہلا کرتا، ہوا کے گیت سنتا، مادر نیل کی سطح پر چاند کی ٹوٹتی بکھرتی کرنوں کا رقص دیکھتا اور ان کرنوں میں مجھے بے حد عجیب اور خوبصورت نظارے دکھائی دیتے۔ کنارے پر کی ریت پر لوٹتی ہوئی چاندنی میں مجھے وہ تصویریں نظر آتیں جو کسی اور ہی دنیا کی ہوتیں۔ حالانکہ ان تصویروں میں مرد بھی ہوتے اور عورتیں بھی اور بعض دفعہ دیوتا بھی اس کے باوجود یہ تصویریں ہماری دنیا کی نہ معلوم ہوتی۔

ان تصویروں کو دیکھ کر اپنے دل میں کہانیاں گھڑتا اور آخر کار کئی سال بعد فرصت کے اوقات میں مَیں یہ کہانیاں لکھنے لگا۔ ایک دن ایسا ہوا کہ میری بہن نے میری کہانیاں کہیں دیکھ لیں اور اس کی خبر والد صاحب کو کر دی ـــــ والد صاحب نے غصہ ہو کر مجھے خوب پیٹا اور کہا کہ یہ من گھڑت اور احمقانہ کہانیاں میرے لئے روٹی کپڑا مہیا نہ کر سکیں گی کیونکہ انھوں نے کہا، کہانیاں لکھنے والے بھوکے ہی مرے ہیں ـــــ والد صاحب کے ہاتھوں پٹنے کے باوجود میرا یہ چسکا نہ گیا، بلکہ کم بھی نہ ہوا۔ چنانچہ آدھی رات کو جب سب سو رہے ہوتے۔ میں چراغ کی مدھم روشنی میں بیٹھا ہوا کہانیاں لکھا کرتا۔

پھر میری بہنوں کی شادی ہوگئی اور ایک دن میرے والد ہیکل میں دیوتا کی پوجا کر رہے تھے کہ اچانک دیوتا اوزبرس کا بلاوا آ گیا ـــ مجھ پر غم کا پہاڑ ٹوٹ پڑا۔ میں والد صاحب کی لاش گھر میں لے آیا اور دوسرے دن اسے حنوط کرنے والوں کے حوالے کر دیا گیا کہ وہ اسے اعلیٰ مصالحہ لگا کر حنوط کریں کہ روح[1] کے دوبارہ آنے تک ان کا جسم سلامت اور محفوظ رہے۔ پھر ان کی لاش منقش تابوت میں بند کر کے اس مقبرے میں رکھ دی جو انھوں نے اپنی زندگی ہی میں اپنے لئے بنوایا تھا۔ والد صاحب کے کفن دفن میں اتنا روپیہ خرچ ہو گیا کہ قرض ادا کرنے کے لئے میں دو سال تک مردوں کی کتاب نقل کرتا رہا۔ چنانچہ اس عرصہ میں کہانیاں نہ لکھ سکا۔

---

[1] مصریوں کا عقیدہ تھا کہ مرنے کے بعد بھی انسان کی کوئی چیز زندہ رہتی ہے اسے وہ ''کا'' یا ''روح'' کہتے تھے۔ ان کے عقیدہ کے مطابق یہ زندہ چیز یا ''کا'' بدن کے مشابہ ہے اور اسے چھونا ممکن نہیں۔ ان کے عقیدے کے مطابق یہ روح مرتے وقت انسان کے منہ سے نکلتی ہے۔ وہ کہتے تھے کہ روح پھر جسم کی محتاج ہوتی ہے۔ اگر جسم ضائع ہو جائے تو آوارہ و پریشان پھرا کرتی ہے۔ چنانچہ ان کے خیال میں مردے کی سب سے بڑی خدمت یہ تھی کہ لاش کو سڑنے گلنے سے محفوظ رکھا جائے اس کے لئے عام طور حنوط کرنے کا طریقہ جاری تھا۔ مصری چند ایسے مصالحوں سے واقف تھے جو جسم کو سڑنے گلنے نہیں دیتے۔ مردے کا بھیجا اور پیٹ کی آلائش نکال کر وہ یہ مصالحے جسم میں بھر دیتے تھے۔ نتیجہ ہمارے سامنے ہے۔ یعنی آج بھی کئی ایک حنوط شدہ لاشیں جوں کی توں مصر کے عجائب گھر میں موجود ہیں۔ (حنوط کرنے کی تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو ناول ''نیل کی ساحرہ'' مظہر الحق علوی)

آخر کار میں قرض کے بار سے سبکدوش ہوا اور ان ہی دنوں میری ملاقات تھیبس کی ایک لڑکی سے ہوئی جس کی آنکھیں غزالوں کی سی تھیں۔ مجھ پر ایک نگاہ غلط انداز ڈال کر اس نے میرا دل اپنے قبضہ میں کر لیا۔ اتفاق ایسا ہوا کہ ان ہی دنوں لیبیا کے بربریوں پر فوج کشی کی اور مصر کے ہر شہر سے نوجوان جبراً فوج میں بھرتی کئے گئے۔ چنانچہ مجھے بھی میدان جنگ میں جانا پڑا۔ وہاں سے واپس آیا تو میں نے اس غزالی آنکھوں والی لڑکی سے شادی کر لی۔ میں اس لڑکی کا نام نہ بتاؤں گا۔ خود میں بھی اس کا نام بھول جانا چاہتا ہوں ـــ دیوتاؤں نے ہمیں ایک خوبصورت بچی عطا کی جو دو سال تک ہمیں مسرتیں بخشتی رہی اور پھر دیوتاؤں کے حضور چلی گئی اور اس وقت مجھے حقیقی رنج و غم کا احساس ہوا۔ شروع شروع تو میں میری بیوی بہت اداس غمگین رہی لیکن جیسے جیسے وقت گزرتا گیا اس کی اداسی و غمگینی کم ہوتی گئی۔ اس نے کہا کہ وہ اب بچے نہیں چاہتی کہ دیوتا انھیں لے جائیں۔ چونکہ اسے زیادہ کام نہیں کرنا پڑتا تھا اور وہ دن کے بیشتر حصے میں فرصت سے رہتی تھی اس لئے وہ شہر میں جانے اور وہاں دیوتا جیسے جانے کیسے کیسے لوگوں سے ملنے لگی۔ چونکہ وہ خوبصورت تھی اس لئے اسے بہت سے دوست مل گئے۔ نتیجہ اس کا یہ ہوا کہ وہ مجھے چھوڑ کر ایک سپاہی کے ساتھ جسے میں نہیں پہچانتا تھا تھیبس بھاگ گئی۔

ادھر میرا یہ حال تھا کہ میں ہر وقت اپنی بچی کے غم میں رہتا یا اپنا کام کر لیا کرتا ـــ اے لوگو! مسرت ایک ایسا پرندہ ہے جسے کوئی انسان قید نہیں کر سکتا۔ یہ پرندہ کبھی کبھار آپ کی کھڑکی میں آ کر بیٹھتا ہے، تھوڑی دیر چہچہاتا ہے اور پھر اڑ جاتا ہے۔ میری کھڑکی میں بھی یہ پرندہ آ کر تھوڑی دیر تک بیٹھا اور پھر ایسا غائب ہوا کہ میں اس کا نشان تک نہ پا سکا اور اس واقعہ کے بعد دفعتاً میرے بال سفید ہو گئے حالانکہ میری عمر ابھی تیس سال بھی نہ ہوئی تھی۔

اب مجھے زیادہ کام نہ کرنا پڑتا تھا۔ میں اکیلا تھا اور میری ضروریات زندگی محدود۔ چنانچہ کہانیاں لکھنے کے لئے مجھے زیادہ وقت ملنے لگا۔ چونکہ میرا دل چوٹ کھایا ہوا تھا، میں متواتر دو صدمے برداشت کر چکا تھا اس لئے اب میں نے جو کہانیاں لکھیں ان میں حقیقی درد تھا۔ ان کہانیوں میں سے ایک میرا ایک وقائع نگار دوست لے گیا کہ اسے نقل کر لے۔ اس نے اپنے دوستوں میں بیٹھ کر یہ کہانی اونچی آواز میں پڑھی۔ وہ لوگ یہ کہانی سن کر بہت متاثر ہوئے اور انھوں نے اسے نقل اور شائع کرنے کی اجازت بھی مجھ سے طلب کی اور یوں رفتہ رفتہ میری شہرت مصر میں پھیلنے لگی اور پھر لوگ مجھے ایک انشا پرواز کے نام سے پہچاننے لگے۔ میری بہت سی کہانیاں بہت سے لوگوں نے نقل کیں اور شائع بھی ہوئیں۔ حالانکہ اور کہانیوں کا معاوضہ مجھے کچھ زیادہ نہ ملا لیکن میری شہرت بڑھ گئی یہاں تک کہ شہزادہ سیتی کا ایک خادم میرے پاس آیا اور یہ پیغام لایا کہ شہزادے نے میری کئی کہانیاں پڑھیں اور پسند فرمائیں۔ چنانچہ

اب شہزادہ مجھ سے ملنے کا خواہش مند تھا۔ میں نے پیغامبر کے ذریعہ شہزادے کی اس ذرہ نوازی کا شکریہ ادا کیا اور کہا کہ میں بہت جلد شہزادے کی خدمت میں حاضر ہو جاؤں گا جو اس وقت شہر تانیس میں تھا۔ چنانچہ اب میں نے اپنی وہ طویل ترین کہانی مکمل کی جو پیغامبر کے آنے سے پہلے شروع کی تھی۔ کہانی کا عنوان ''بھائی'' تھا اور یہ موضوع تھا اس کہانی کا کہ کس طرح بڑے بھائی کی بیوی نے چھوٹے بھائی پر مظالم کئے یہاں تک کہ وہ مر گیا اور یہ کہ کس طرح دیوتاؤں نے اسے زندہ کیا اور کس طرح اس نے انتقام لیا۔ وغیرہ وغیرہ۔ یہ کہانی میں نے ولی عہد سیتی کے نام معنون کی۔ اس کہانی کا مسودہ اور تھوڑا سا سونا، جو میں نے پس انداز کر رکھا تھا، اپنے چغے کے گریبان میں رکھا اور گھر سے نکل کھڑا ہوا۔

اور یوں وقائع نگار عن آموسم سرما کے ابتدائی دنوں میں تانیس پہنچا اور بغیر دم لیے شہزادے کے محل کا رخ کیا۔ وہاں پہنچ کر نہایت دلیری سے میں نے باریابی کی اجازت طلب کی، لیکن یہاں سے خلاف توقع میری مشکلات کا آغاز ہوا۔ محافظوں اور پہرے داروں نے مجھے دھکے مار کر دروازے سے باہر کر دیا۔ میں ایسے سلوک کیلئے قطعی تیار نہ تھا۔ چنانچہ غصہ تو بہت آیا لیکن پی گیا۔ بالآخر محافظوں اور پہرے داروں کی مٹھی گرم کرنے کے لئے میں اس کمرے تک پہنچنے میں کامیاب ہو گیا جہاں تاجر، شعبدہ باز، ناچنے والیاں، افسر اور دوسرے لوگ اِذن باریابی کے منتظر بیٹھے تھے۔ میں وہاں پہنچا تو ان لوگوں کا مشغلہ ہاتھ آیا وہ مجھ اجنبی کا مذاق اڑانے لگے لیکن دو چار ہی دنوں میں مَیں اُن سے گھل مل گیا اور جب میں نے انھیں اپنی ایک کہانی سنائی تو وہ مجھ سے مرعوب ہو گئے۔ اب وہ میرا مذاق اڑانے کے بجائے میری عزت کرتے تھے، یہ سب کچھ تھا۔ لیکن اب تک میں شہزادے کے حضور نہ پہنچ سکا تھا اور مجھے فکر لاحق ہو گئی تھی کہ شاید مجھے جلد ہی ممفس لوٹ جانا پڑے گا کیونکہ میں جتنا روپیہ لایا تھا وہ اب قریب الختم تھا۔

ایک دن جب میں محل کی ڈیوڑھی میں دوسرے لوگوں کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا تو ایک بوڑھا میرے پاس آیا جس کی داڑھی سفید اور لمبی تھی۔ وہ سونے کی موٹھ والی لاٹھی لئے تھا اور اس کے چغے پر بیل کا کارچوبی سر بنا ہوا تھا جس کے سینگ ہلالی اور سنہرے تھے۔ بوڑھے نے خشمناک نظروں سے مجھے دیکھا اور سفید سر والا کوّا کہہ کر مجھے مخاطب کیا اور پوچھا کہ میں روزانہ کیوں وہاں پھدکتا رہتا ہوں اور یہ کہ میں کون ہوں اور کیا چاہتا ہوں۔ میں نے اپنا نام اور پیشہ بتایا۔ جواب میں اُس نے بھی اکڑ کر اپنا نام بتایا۔ اس کا نام پمبا سا تھا اور وہ حاجب تھا۔ جب میں نے اُس سے کہا کہ وہ مجھے شہزادے تک حضور پہنچا دے تو وہ بڑی بدتمیزی سے ہنسا اور کہا کہ شہزادے تک پہنچنے کے لئے سونے کا راستہ بنانا پڑتا ہے۔ اس کا مطلب سمجھ کر میں نے سونے کا ایک ٹکڑا اس کی طرف بڑھا دیا جسے اس نے یوں جھپٹ لیا جیسے مرغ دانہ جھپٹ لیتا ہے۔ پھر اس نے یہ مژدہ سنایا کہ وہ شہزادے سے میرا ذکر کرے گا، اور یہ کہ میں پھر

وہاں جاؤں۔

میں تین دفعہ وہاں گیا اور ہر دفعہ وہ بوڑھا مرغ زیادہ سے زیادہ چگتا رہا۔ یہاں تک کہ میرے صبر کا پیمانہ لبریز ہو گیا اور یہ بھول کر کہ میں کہاں ہوں میں نے اُسے آڑے ہاتھوں لیا اور چیخ چیخ کر اسے چور، ڈاکو، دھوکے باز اور دیوتا جانیں کیا کیا کہا۔ میری آواز سن کر وہ لوگ جو دور بیٹھے تھے میرے گرد جمع ہو گئے۔ معلوم ہوتا ہے کہ بوڑھا حاجب پمبا سا گھبرا گیا۔ پہلے اس نے دروازے کی طرف دیکھا۔ شاید وہ پہریداروں کو بلانا چاہتا تھا کہ مجھے نکال باہر کریں لیکن اس نے پھر کچھ سوچ کر اپنا ارادہ بدل دیا اور کھا جانے والی نظروں سے دیکھ کر مجھے اپنے پیچھے آنے کا اشارہ کیا۔ ہم طویل دالانوں سے اور ممیوں کی طرح ساکت و سامت کھڑے ہوئے مسلح سپاہیوں کے سامنے سے گزرتے ہوئے ایک کمرے کے سامنے پہنچے جس کے دروازے پر زردوزی پردہ پڑا ہوا تھا۔ وہاں پہنچ کر پمبا سا نے مجھے ٹھہرنے کا اشارہ کیا اور خود پردہ ہٹا کر دوسری طرف چلا گیا۔ اس نے پردہ ٹھیک سے بند نہ کیا تھا۔ چنانچہ میں پردے کے پیچھے والا کمرہ دیکھ سکتا تھا اور اندر جو باتیں ہو رہی تھیں انہیں بھی سن سکتا تھا۔

وہ ایک چھوٹا سا کمرہ تھا جو کسی وقائع نگار کے کمرے جیسا تھا۔ میز پر پیال بھرے گدے بچھے ہوئے تھے۔ ایک طرف سرکنڈے کا قلم اور روشنائی کے ظروف رکھے ہوئے تھے جو سنگ جراحت کے تھے اور تختوں پر بردی[1] کا کاغذ ببول کے کانٹوں سے ٹنکے ہوئے تھے۔ دیواروں پر مختلف رنگوں میں تصویریں بنی ہوئی تھیں جو اُن تصویروں سے مختلف تھیں جیسی کہ مردوں کی کتاب میں بنائی جاتی ہیں اور وہ دلدلوں اور گھاس کے جنگلوں پر اڑتے ہوئے کی تصویروں تھیں۔ مختلف اقسام کے درختوں اور پھول دار پودوں کی تصویریں تھیں ایک طرف چوبی خانوں میں جوزینے کی طرح تھے بردی کاغذ کے لپٹے ہوئے پلندے رکھے ہوئے تھے اور سامنے آتش دان میں صندل کی لکڑیاں جل رہی تھیں۔

آتش دان کے سامنے شہزادہ کھڑا ہوا تھا۔ اس کی عمر مجھ سے بہت کم معلوم ہوتی تھی حالانکہ ہم ایک ہی دن پیدا ہوئے تھے اس کا قد لانبا اور بدن لانبا تھا۔ اس کے علاوہ اُس کا رنگ بھی مصریوں کے مقابلے میں زیادہ کھلتا ہوا تھا۔ شاید اس لئے کہ اس کی رگوں میں مصری اور شامی خون گردش کر رہا ہے۔ اس کے بال سیدھے اور شمال کے باشندوں کے بالوں کی طرح بھورے رنگ کے تھے۔ اُس کی آنکھیں بھی مصریوں کی آنکھوں کے مقابل نیلی تھیں بھنویں گھنی اور ماتھا، اس کے باپ فرعون مفتاح کے ماتھے کی طرح بلند اور قدرے ابھرا ہوا تھا۔ اُس کے خدوخال عورتوں کی طرح نازک نازک تھے، چہرہ بھولا اور

---

[1] نشیبی مصر کی جھیلوں میں ایک قسم کی گھاس پیدا ہوتی ہے جسے عربی میں بردی اور فرانسیسی میں Papyrus کہتے ہیں۔ قدیم زمانے میں اس سے پتھے جیسا کاغذ بناتے اور اس پر لکھتے تھے۔ (مظہر الحق علوی)

پیارا تھا لیکن اس بھولے اور پیارے چہرے کو چند جھریوں نے جو آنکھوں کے کونوں سے شروع ہو کر کانوں تک پہنچتی تھیں کچھ عجیب سا تاثر دے دیا تھا۔ یہ جھریاں غم و فکر کی علامت تھیں لیکن لوگوں کا کہنا تھا کہ یہ جھریاں اسے ایک ملک کی طرف سے ورثے میں ملی ہیں۔ میرے دوست ''بے کن خوسو نے'' جس نے سیتی اول کا زمانہ بھی دیکھا تھا اور جو مادرِ نیل کی ایک سو بیس طغیانیاں دیکھ چکا تھا جس کے چہرے پر ایسی ہی جھریاں تھیں۔ چنانچہ بے کن خوسو نے فیصلہ کیا کہ کسی زمانے میں یہ دونوں ضرور بھائی بہن رہے ہوں گے۔

شہزادے کے ہاتھ میں بردی کاغذ کا پلندہ تھا جس پر کوئی قدیم تحریر تھی۔ آپ پوچھیں گے کہ میں نے اتنی دور سے کس طرح معلوم کر لیا کہ پلندے پر کی تحریر قدیم تھی؟ تو جواب اس کا یہ ہے کہ چونکہ میں پیشہ ور وقائع نگار ہوں اور نہ صرف مردوں کی کتاب بلکہ بہت سی قدیم دستاویز بھی نقل کر چکا ہوں چنانچہ اس میں ایسا ماہر تھا کہ تحریر ایک طرف، میں کاغذ کا ہی رنگ روپ دیکھ کر بتا سکتا تھا کہ اس پر کی تحریر کتنی قدیم ہو گی۔

حاجب کمرے میں داخل ہوا تو شہزادے نے کاغذ پر سے نظریں ہٹا کر اُس کی طرف دیکھا۔

''ابا پمبا سا! اچھے وقت آئے'' شہزادے نے بے حد شیریں، باریک اور نرم تاہم مردانہ آواز میں کہا۔ ''تم نہ صرف عمر رسیدہ ہو بلکہ دانا بھی ہو میں غلط تو نہیں کہہ رہا ہوں پمبا سا؟''

''حضور سچ فرما رہے ہیں۔ میں آپ کے چچا اور مصر کے تمام جادوگروں کے استاد خیموس کی طرح دانا ہوں جن کی جوتیاں میں اپنی جوانی میں صاف کیا کرتا تھا۔''

''واہ! یہ ایک نیا انکشاف ہوا، لیکن پمبا سا تم نے اپنی دانائی ہم سے کیوں چھپا رکھی تھی اب تک؟ خیر تو اس وقت میں جو تحریر پڑھ رہا ہوں اس میں جادو کے چند مسائل ایسے ہیں جنہیں مرحوم خیموس ہی حل کر سکتے تھے جنہیں میں نے بچپن میں دیکھا تھا وہ ہر وقت غور و فکر میں رہتے تھے اور شکل و شباہت میں اپنے بیٹے اور میرے چچیرے بھائی آمن میسس کی طرح تھے لیکن افسوس کہ ان کی دانائی آمن میسس کو ورثہ میں نہ ملی۔

''حضور اس وقت بہت خوش معلوم ہوتے ہیں۔''

''ہاں پمبا سا! اس لئے کہ تم چچا خیموس کے تربیت یافتہ ہو، ان کی صحبت میں رہ چکے ہو۔ چنانچہ تم صرف تم اس مسئلے کو چچا خیموس کی طرح حل کر سکتے ہو۔ جانتے ہو پمبا سا، اگر چچا زندہ ہوتے تو میرے والد کے بجائے آج وہی فرعون مصر ہوتے، لیکن وہ وقت سے پہلے ہی مملکت غرب میں پہنچ گئے۔ چنانچہ ان کے اس دانش مندانہ قول کی تہہ میں ضرور کوئی قابلِ قدر راز پوشیدہ ہے کہ کوئی بھی عقل مند آدمی فرعون

بننا پسند نہ کرے گا۔''

''ہیں! فرعون بننا پسند نہ کرے گا!'' پمبا سا نے حیرت سے کہا۔

اچھا سنو پمبا سا۔ اس قدیم پلندے میں بیزاری دور کرنے کا ایک منتر لکھا ہوا ہے۔ بیزاری ایک ایسا مرض ہے جس سے بلیوں، بچوں اور پاگلوں کے علاوہ کوئی محفوظ نہیں۔ ہاں تو لکھا ہے کہ اس مرض سے چھٹکارا حاصل کرنے کے لئے یہ طریقہ ہے کہ جب پورے چاند کی رات ہو تو ٹھیک آدھی رات کو آدمی خوفو کے ہرم پر چڑھے اور اس کی چوٹی پر کھڑے ہو کر اور آنکھیں بند کر کے اور دینوی تفکرات اپنے دل سے دور کر کے یہ منتر پڑھے جو اِس کاغذ پر لکھا ہوا ہے۔ یہ سب تو ٹھیک ہے لیکن منتر دیوتا جانیں کون سی زبان میں اور کیسے حرفوں میں لکھا ہوا ہے کہ اسے پڑھ نہیں سکتا۔''

''حضور! اگر ہر آدمی منتر کو پڑھ سکے تو منتر منتر نہیں رہتا۔''

تو پھر پمبا سا اس منتر کا کیا فائدہ جسے کوئی بھی نہ پڑھ سکے۔''

اس کے علاوہ حضور! کوئی بھی خوفو کے ہرم پر کس طرح چڑھ سکتا ہے، آپ رات کی بات کرتے ہو۔ حالانکہ کوئی آدمی دن میں بھی اور لاکھ ترکیبوں کے باوجود اس پر نہیں چڑھ سکتا۔ اگر بہ فرض محال اوپر پہنچ بھی گیا تو یہ کیسے ممکن ہے کہ آدمی چوٹی پر آنکھیں بند کر کے کھڑا ہو جائے؟ صحرائی ہوا کے جھکڑ اسے اُٹھا کر نیچے نہ پھینک دیں گے؟''۔

''یہ تو میں نہیں جانتا۔ میں تو صرف یہ جانتا ہوں کہ میں دنیا اور اس کی حماقتوں سے اکتا گیا ہوں۔ کوئی ایسی بات سناؤ جس سے میری اکتاہٹ دور ہو۔''

''حضور باہر بہت سے شعبدہ باز بیٹھے ہیں جن میں سے ایک کا دعویٰ ہے کہ وہ ہوا میں رسہ پھینک کر اس پر چڑھنے لگے اور اس وقت تک چڑھتا رہے جب تک آسمان کے پیچھے جا کر ہماری نظروں سے اوجھل نہ ہو جائے۔''

''اگر وہ تمہارے سامنے یہ شعبدہ کرے اور اس کا یہ دعویٰ سچ ثابت ہو تو اس کے بعد ہی اسے میرے سامنے لانا۔ اس سے پہلے نہیں۔ میرے خیال میں تو صرف موت ہی وہ رسّہ ہے جس پر چڑھ کر آسمان یا پھر اوزبرس دیوتا کی جلائی ہوئی بھٹی تک پہنچا جا سکتا ہے۔''

''تو پھر حضور فرمائیں تو ناچنے والیوں کو طلب کروں۔ ان میں جو بے حد خوبصورت لڑکیاں ہیں اور جنہیں میں نہاتے دیکھ چکا ہوں، فراعنہ اور شہزادوں کے سامنے ننگی ناچتی ہیں۔''

''نہیں پمبا سا! مجھے ننگی عورتوں کے ناچ سے نفرت ہے، پھر کوشش کرو۔''

''حضور اب تو غلام کے خیال میں کوئی بات نہیں آتی — اور ہاں! باہر ایک وقائع نگار اذن باریابی کا منتظر کھڑا ہے۔ دبلا پتلا اور تیکھی ناک والا آدمی ہے، اپنا نام عن آ بتاتا ہے اور کہتا ہے کہ وہ دیوتا رع کا جڑواں بیٹا ہے کہ اسی دن پیدا ہوا تھا جس دن کہ حضور۔''

''عن آ! شہزادے نے جلدی سے کہا۔'' وہی ممفس کا عن آ جو کہانیاں لکھتا ہے؟ بیوقوف! یہ تم نے پہلے کیوں نہ بتایا۔ فوراً حاضر کرو اُسے۔ یہ سنتے ہی میں پردہ ہٹا کر کمرے میں داخل ہوا اور سجدہ کر کے کہا۔

''اے پسر رع! یہ غلام ہی وقائع نگار عن آ ہے۔''

ہیں! تمہیں بلا اجازت حضور کے کمرے میں گھس آنے کی جرأت کیسے ہوئی؟

پمبا سا نے خفا ہو کر اور پیشانی پر بل ڈال کر پوچھا، لیکن شہزادہ سیتی نے غصہ بھری آواز میں اُس کی بات کاٹتے ہوئے کہا۔

''اور تمہیں یہ جرات کیوں کر ہوئی پمبا سا کہ اس عالم و فاضل شخص کو ہمارے دروازے پر کتے کی طرح منتظر کھڑے رکھا؟ اٹھو عن آ، اور مجھے خطابات سے مخاطب نہ کرو اس وقت ہم دربار میں نہیں ہیں — یہ تو بتاؤ عن آ تم تانیس میں کب سے ہو؟''

بہت دنوں سے حضور''۔ میں نے جواب دیا۔'' اور جب سے شہر میں آیا ہوں اسی وقت سے آپ کی خدمت میں حاضر ہونے کی کوشش کر رہا تھا، لیکن کسی صورت کامیابی نہ ہوتی تھی۔''

''اور آج کس طرح کامیابی ہوئی؟''

''رشوتیں دے کر حضور۔ میرے خیال میں یہاں کا دستور یہی ہے کہ حضور تک پہنچنے کے لئے سونے کا راستہ بنانا پڑتا ہے۔ محافظ اور پہریدار.....''

تو یہ بات ہے'' سیتی نے کہا۔'' پمبا سا فوراً معلوم کرو کہ عن آ سے کس نے کتنا لیا ہے۔ اس نے جتنی رقم دی ہو اُس کی دوگنی رقم اُسے واپس لوٹا جائے۔ جاؤ حکم کی تعمیل ہو۔''

پمبا سا نے رحم طلب نظروں سے میری طرف دیکھا اور اپنی سفید داڑھی میں کچھ بڑبڑاتا ہوا وہاں سے چلا گیا۔

''عن آ!'' شہزادے نے کہا۔'' قصر شاہی میں چور اچکے کیوں سدھارے جاتے ہیں؟''

۱؎ اس زمانے میں ننگی عورتوں کا ناچ کا رواج عام تھا۔ فراعنہ اور امراء اکثر ننگی عورتوں کا ناچ دیکھا کرتے تھے۔ ننگی عورتوں کے ناچ کی چند تصویریں مرمری عجائب گھر میں موجود ہیں۔ ننگی ناچنے والی اپنے جسم کو عموماً اور چھاتیوں اور رانوں کو خصوصاً بڑی احتیاط سے سڈول بناتی تھیں اور ایک خاص ڈھنگ سے سنگھار کرتی تھیں۔ (مظہر الحق علوی)

''حضور اِس کی مثال کتے جیسی ہے۔ مکھیوں کو بھی زندہ رہنا ہے چنانچہ وہ کتے کی زخمی پیٹھ سے اپنی غذا حاصل کرتی ہیں۔''

''ٹھیک کہتے ہو عن آ۔ اگر کبھی مجھے اقتدار حاصل ہوا تو سب سے پہلے میں اس مسئلہ کی طرف متوجہ ہوں گا۔ میں محافظوں وغیرہ کی تعداد گھٹا کروں گا۔ لیکن ان کی تنخواہوں میں اضافہ دوں گا۔ بیٹھ جاؤ عن آ۔ میں تم سے واقف ہوں حالانکہ تم مجھ سے واقف نہیں۔ میں نے تمہاری کہانیاں پڑھی ہیں اور تم سے ایک طرح کا لگاؤ ہو گیا ہے — عن آ! تم اپنی زندگی کے حالات سناؤ۔''

چنانچہ میں نے اپنی آپ بیتی سنائی۔ شہزادہ سیتی خاموشی اور توجہ سے سنتا رہا اور پھر مجھ سے پوچھا کہ میں اس کے پاس کیوں آیا ہوں۔ جواب میں مَیں نے کہا کہ خود اس نے مجھے طلب کیا تھا۔ میں نے بتایا کہ میں اپنی تازہ اور طویل کہانی بھی ساتھ لایا ہوں جو میں نے اس کے نام سے معنون کی ہے اور میں نے کہانی کا پلندہ شہزادے کے سامنے میز پر رکھ دیا۔

''اگر یہ کہانی مجھے پسند آئی'' سیتی نے خوش ہو کر کہا'' تو میرے ساتھ مقبرے میں رکھ دی جائے گی کہ میری روح آخر دن تک اس سے محظوظ ہوتی رہے۔ عن آ! تم تانیس میں گھوم پھر چکے ہو گے۔''

''حضور یوں ہی سا۔ چونکہ میرا زیادہ تر وقت حضور کے محل کے چکر کاٹنے میں صرف ہوتا تھا۔''

''بس تو آج ہی تمہیں شہر دکھائیں گے اور اس کے بعد تم ہمارے ساتھ کھانا کھاؤ گے۔''

میں نے شہزادے کا شکریہ ادا کیا۔ شہزادے نے تالی بجائی۔ فوراً ہی ایک خدمت گار داخل ہوا۔

دو چغے لے آؤ۔ شہزادے نے کہا۔'' ہم اور وقائع نگار عن آ تفریح کو جائیں گے۔ چار نوبیائی محافظوں سے کہو کہ وہ عام شہریوں کے لباس میں چور دروازے پر حاضر ہو جائیں اور ہمارے پیچھے چند قدم کے فاصلے پر چلیں۔''

خدمت گار سجدہ کر کے واپس ہوا۔

چند ثانیوں بعد ایک حبشی غلام لمبی کلاہ والے دو چغے لے کر حاضر ہوا۔ یہ چغے ایسے ہی تھے جیسے ساربان پہنا کرتے ہیں۔ ہم نے چغے پہن لئے۔ غلام نے مشعل جلائی اور ہمارے آگے آگے اس دروازے میں داخل ہوا جو اس دروازے کے عین مقابل تھا جس سے کہ میں کمرے میں آیا تھا۔ تنگ و تاریک دالانوں میں اور زمینوں کو طے کرتے ہوئے ہم ایک چھوٹے سے صحن میں پہنچے۔ صحن عبور کرنے کے بعد ہم خاصی بلند دیوار کے سامنے کھڑے تھے جس میں ایک چھوٹا سا دروازہ تھا اور کواڑوں پر تانبے کے پتر جڑے ہوئے تھے۔ جیسے ہی ہم دروازے کے سامنے پہنچے کہ کواڑ اپنے آپ ہی کھل گئے۔ باہر چار آدمی کھڑے تھے جو ہماری طرح ہی بھیڑ کی کھال کے چغے پہنے تھے اور اُن کی کلاہ میں اپنے چہرے

چھپائے ہوئے تھے۔ وہ چاروں یوں بے تعلق سے کھڑے رہے گویا ہمیں دیکھا ہی نہیں۔ چند قدم چلنے کے بعد میں نے مڑ کر دیکھا۔ وہ چاروں ہمارے پیچھے پیچھے آ رہے تھے لیکن اس طرح کہ معلوم ہوتا تھا جیسے اتفاقاً وہ بھی اس طرف جا رہے ہوں جس طرف کہ ہم۔

''شہزادہ ہونا بھی کتنی بڑی خوش قسمتی ہے۔'' میں نے سوچا۔ ''رات ہو یا دن ایک ادنیٰ سے اشارے سے جس کو چاہا اپنی خدمت کے لئے طلب کیا۔''

ابھی یہ خیالات میرے دماغ میں چکر لگا ہی رہے تھے کہ شہزادے نے کہا۔

''عن آ شہزادہ ہونا بھی ایک عذاب ہے۔ میں اپنے گھر والوں کو اطلاع دیئے اور محافظ ساتھ لئے بغیر کہیں نہیں جا سکتا۔ میں کچھ بھی کرنے اور کہیں بھی جانے کے لئے آزاد نہیں ہوں۔ یہ محافظ میری ایک ایک حرکت پر نظر رکھیں گے اور صبح فرعون کے کوتوال کو اس کی اطلاع دیں گے۔''

''واقعی ہر چیز کے دو پہلو ہوتے ہیں۔ روشن اور تاریک میں نے سوچا۔

☆☆

دوسرا باب

بنی اسرائیل کا چاند

ہم ایک نسبتاً چوڑی سڑک پر چلنے لگے جس کے دونوں کناروں پر درختوں کی قطار چلی گئی تھی اور اُن کے پیچھے چپٹی چھت والے سفید مکانات تھے اور ہر مکان کے سامنے باغیچہ تھا۔ ہم بازار میں آ گئے اور اُس وقت بڑا سا چاند کھجوروں کے پیچھے سے ابھر آیا تھا اور شہر کی سفید عمارتیں چاندنی میں چمکنے لگی تھیں اور سڑک دودھیا آسمانی راستے سی معلوم ہونے لگی۔

تانیس اس وقت آباد اور بارونق شہر تھا حالانکہ رقبہ میں ممفس کا نصف تھا۔ میں نے سنا ہے کہ اب وہ ایسا آباد اور بارونق نہیں رہا کیونکہ اب تانیس دارالسلطنت نہیں۔

بازار کے سرے پر عظیم الشان ہیکل تھے جن کے دروازے بلند اور کواڑ وزنی تھے۔ سڑک کے دونوں کناروں پر ابوالہول کے چھوٹے چھوٹے مجسمے اونچی چوکیوں پر بیٹھے ہوئے تھے ایک طرف رعمسیس کا جس نے شہر آباد کیا تھا عظیم الشان مجسمہ تھا۔ ایک اونچے ٹیلے پر فرعون کا قصر جو اُن دنوں آباد اور نیا تھا۔ قصر کے دائیں بائیں دوسرے محلات تھے جن میں امرائے سلطنت رہتے تھے اور پھر تنگ و تاریک گلیاں تھیں جہاں شہریوں کے گھر تھے۔ بعض گلیاں بازار سے شروع ہو کر مادرِ نیل کے کنارے تک پہنچتی تھیں جہاں قدیم شہر تھا۔

''ان میں بعض عمارتیں بہت قدیم ہیں۔'' سیتی نے کہا۔ ''جنہیں میرے دادا نے ازسرِ نو بنوایا تھا یا پھر ان کی مرمت کرائی تھی۔ مثلاً شہر پناہ اور فتاح کا ہیکل اور اس زمانے میں یہاں ہزاروں عبرانی بیگار پر لگے ہوئے تھے۔ وہی عبرانی جو اسرائیل کی قوم ہیں اور مصر کے زرخیز ترین خطے جانشان[1] میں آباد ہیں۔''

---

[1] جب حضرت یوسف کا خاندان مصر میں آ گیا تو حضرت یوسف نے اپنے والد بزرگوار حضرت یعقوب اور خاندان کے دوسرے افراد سے کہا کہ جب فرعون ان سے مصر میں رہنے کی درخواست کرتے ہوئے زمین اور مقام کے انتخاب کے لئے کہے تو وہ ارضی جاشان طلب کر لیں۔ فرعون نے یہ زمین انہیں بخوشی بخش دی۔ مصر کے نقشہ میں یہ جگہ بلبیس کے شمال میں واقع ہے اور اس علاقے کا ایک موجودہ شہر فلوسہ ہے انہیں یہ جگہ شہری آبادی سے کافی دور تھی اور حضرت یوسف نے شاید اس لئے پسند کی تھی کہ وہاں ان کے خاندان کی بدویانہ زندگی برقرار رہے گی، ادھر مصریوں کی مشرکانہ رسوم اور اخلاق بنی اسرائیل میں سرایت نہ کر سکیں گی لیکن جیسا کہ تاریخ اور ناول کے مطالعہ سے معلوم ہو جائے گا کہ جیسے جیسے وقت گزرتا گیا بنی اسرائیل بھی مصریوں کی طرح (بقیہ اگلے صفحے پر.....)

''کافی سونا خرچ ہوگا ان عمارتوں کی تیاری میں؟'' میں نے کہا۔

''فراعنہ اپنے غلاموں کو عموماً اور بنی اسرائیل کو خصوصاً اجرت نہیں دیتے بلکہ اُن سے جبراً کام لیتے تھے۔''

ہم آگے بڑھ کر اُن لوگوں میں مل گئے جو دن بھر کام کے بعد تفریح کے لیے نکل آئے تھے اور کسی دل بہلاوے کی تلاش میں تھے۔ یہاں بھانت بھانت کے لوگ تھے۔ صحرا میں چراگاہوں کی تلاش میں گھومنے والے بدو، بحر احمر کے اس پار کے شامی حبش کے سیاہ فام اور دیوہیکل باشندے، ساحلی شہروں کے تاجر اور ان شہروں اور ملکوں کے تاجر جن کے نام سے بھی ہم واقف نہیں۔ یہ لوگ اونچی آواز میں باتیں کر رہے تھے، ہنس رہے تھے اور مختلف طریقوں سے اپنا دل بہلا رہے تھے، ایک طرف لوگ حلقہ بنائے کھڑے تھے اور بیچ میں ایک بوڑھا داستان گو قدیم مصر اور فراعنہ کے قصے سنا رہا تھا۔ ایک طرف لوگ موسیقار کو گھیرے کھڑے تھے اور دوسری طرف بہت سے لوگ ان لڑکیوں کا ناچ دیکھنے میں محو تھے جو زیادہ روپیہ ملنے کی امید میں نیم برہنہ ہو کر وحشیانہ اور شہوت ناچ ناچ رہی تھیں۔

وقتاً فوقتاً کسی امیر یا خاتون کا قیمتی رتھ گزرتا نظر آتا جس کے آگے آگے پیادے دوڑتے جاتے اور اپنی لاٹھی سڑک ''پرکھٹ کھٹ'' بجا کر چلاتے ''ہٹو، بچو، راستہ دو۔'' بھیڑ کائی کی طرح پھٹ جاتی اور رتھ اپنے پیچھے گرد و غبار کا بادل اڑاتا اور لوگوں کو کھانستا چھینکتا چھوڑ کر گزر جاتا اور پھر سفید چغے پہنے ہوئے مہنتوں کا ایک جلوس سڑک پر سے گزرا۔ یہ دیوی ایزیس کے ہیکل کے مہنت تھے۔ یہ دیوی چونکہ ''خاتونِ ماہ'' کہلاتی ہے اس لئے ہر مہینے کی چودھویں رات کو یہ جلوس نکلتا ہے۔ آگے آگے ایک مہنت دیوی بت اٹھائے ہوئے تھا جس کے سامنے ہر شخص سجدہ ریز ہو گیا اور بازار میں خاموشی چھا گئی۔ حتیٰ کہ دوکان دار بھی اپنی اپنی دوکان میں سجدے میں پڑے ہوئے تھے۔ اس کے بعد کسی کا جنازہ گزرا جس کے آگے آگے پیشہ ور نوحہ گر سینہ کوبی کرتے اور بال نوچتے جا رہے تھے۔ ان نوحہ گروں کے پیچھے لاش کو مقبرے میں رکھنے والوں اور حنوط کرنے والوں کا گروہ تھا اور یہ لوگ وقتاً فوقتاً نوحہ گروں کو ان کے کمال کی داد دینے اور وہ جوش میں آ کر دوگنی شدت سے سینہ کوبی اور آہ وزاری کرنے لگتے۔ جنازہ گزر گیا تو لوگ پھر تفریح میں مصروف ہو گئے۔ دفعتاً چند سو آدمی جن میں عورتیں بھی تھیں ایک گلی میں سے نکل کر بازار میں آ گئے۔ ان لوگوں کی ناکیں خمدار تھیں اور مسلح سپاہی انھیں بھیڑ بکریوں کی طرح ہانک اور گھسیٹ رہے تھے۔

(بقیہ پچھلے صفحے سے) تو ہم پرست ہوتے گئے یہاں تک کہ حضرت موسیٰ کا ظہور ہوا لیکن بنی اسرائیل خدا کی نشانیاں دیکھنے کے بعد بھی پوری طرح راہ راست پر نہ آئے۔ یا یوں کہئے کہ ان کا ایمان پختہ نہ ہوا۔ ثبوت کے طور پر وہ واقعہ کہ سامری نے طلائی بچھڑا بنا کر ان سے پجوا دیا تھا۔ جب کہ حضرت موسیٰ کوہ طور پر تشریف لے گئے تھے۔ مظہر الحق علوی

''یہ کون لوگ ہیں؟ میں نے حیرت سے پوچھا کیونکہ آج پہلی دفعہ میں نے ایسے لوگ دیکھے تھے۔

بنی اسرائیل جو اس نہر کی کھدائی سے واپس آ رہے ہیں جو نیل سے نکال کر بحر احمر تک پہنچائی جائے گی۔'' شہزادے نے جواب دیا۔

ہم ایک طرف کھڑے ہو کر انھیں دیکھنے لگے اور میں نے دیکھا کہ ان کی آنکھوں میں مغرورانہ چمک تھی اور وہ متکبرانہ قدم اٹھا رہے تھے۔ حالانکہ بندھے ہوئے تھے، تھکے ہوئے اور دھول اور کیچڑ میں لتھڑے ہوئے تھے جو شان، جو رعب اور جو خودداری ان لوگوں کے چہرے اور بلند ماتھے سے عیاں تھی اس سے ہر مصری تو ایک طرف خود فرعون بھی محروم تھا۔

اور پھر ایک واقعہ ہوا۔ ایک سفید ریش بوڑھا جس کی کمر دوہری ہو گئی تھی اور جو پاؤں گھسیٹ گھسیٹ کر بمشکل چل رہا تھا ہر لحہ آگے چلتے ہوئے عبرانیوں کے پیچھے رہ جاتا تھا۔ ایک سپاہی کو اس کی سست رفتاری پر غصہ آ گیا۔ وہ چمڑے کا چابک بلند کر کے دانت پیستا اس بوڑھے کی طرف دوڑا اور بڑی بے دردی سے اس پر چابک برسانے لگا اس پر بوڑھا بھوکے شیر کی طرح غرّا کر پلٹا اور چوبی بیلچہ جو اس کے ہاتھ میں تھا گھما کر سپاہی کے سر پر دے مارا۔ موخر الذکر اف تک لئے بغیر زمین پر ڈھیر ہو گیا۔ اس پر دوسرے سپاہی اس بوڑھے پر پل پڑے اور اسے پیٹنے لگے یہاں تک کہ وہ بھی گر پڑا — اتفاقاً ایک فوجی افسر کہیں سے اس طرف آ نکلا اور یہ معلوم کر کے کہ کیا واقعہ ہوا ہے اُس نے فوراً ہی اپنی تلوار نیام سے کھینچ لی۔ یکایک ایک لڑکی بھیڑ میں سے نکل کر بوڑھے اور افسر کے بیچ میں آ کھڑی ہوئی۔ حالانکہ وہ میلا کچیلا اور موٹے کپڑے کا لباس پہنے تھی۔ لیکن اُس کا حسن دیکھ کر میری آنکھیں چندھیا گئیں۔

میں نے میرا پی کو، جو بنی اسرائیل کا چاند کہلاتی تھی بعد میں مختلف لباسوں میں دیکھا حتیٰ کہ ملکہ اور دیوی کے لباس میں بھی، لیکن وہ اس سادے اور میلے لباس میں جتنی اچھی معلوم ہو رہی تھی اتنی ان لباسوں میں معلوم نہ ہوئی۔ اس کی خوبصورت آنکھوں میں جو نہ کالی تھیں نہ نیلی آنسو چمک رہے تھے اور یوں معلوم ہوتا تھا جیسے چاند اپنی خوبصورت اور پرنم آنکھوں سے روشنی لے رہا ہے۔ موٹے چغے کے درمیان میں سے اُس کا دودھیا سینہ نظر آ رہا تھا اور اس کے سنہرے مائل بال اس کے کندھوں اور پیٹھ پر لہرا رہے تھے۔ وہ اپنے دونوں ہاتھ یوں اٹھائے تھی جیسے ہر اُس ضرب کو، جو اُس کے بوڑھے باپ پر پڑنے والی ہو اُن کو روک لے گی۔ سامنے کی دوکان میں جلتے ہوئے چراغوں کی روشنی کے سائے میں ''میرا پی'' کے متناسب الاعضا اور سڈول جسم ناچ رہے تھے۔ وہ حسن کی دیوی کے بت کی طرح ساکت کھڑی تھی اتنی حسین تھی وہ کہ میرے دل کی دھڑکن تیز ہو گئی۔ ہاں میرے دل کی جس نے ایک مدت سے کسی عورت کا تصور تک نہیں کیا اور اگر کبھی کیا بھی تو اسے بدی کے دیوتا کی خاص کنیز سمجھ کر۔

وہ لہولہان حالت میں پڑے ہوئے بوڑھے کے سامنے کھڑی ہوئی نہایت دردناک آواز میں فریاد کرنے لگی اور رحم طلب کرنے لگی، لیکن کسی کا دل نہ پگھلا۔ یہ دیکھ کر کہ وہاں کھڑے ہوئے سب کے سب پتھر ہیں ''میراپی'' کی آنکھیں کسی ہمدرد کو تلاش کرنے لگیں اور سیتی پہ آ کے جم گئیں۔

''آپ شریف اور رحم دل معلوم ہوتے ہیں'' اس نے مترنم آواز میں کہا ''خدا کے لئے میرے ابا کو بچایئے۔ یا آپ بھی دوسروں کی طرح پتھر ہیں۔''

اور اُس نے اپنے آپ کو بوڑھے عبرانی پر ڈال دیا۔

''اٹھاؤ اسے۔ افسر چیخ کر بولا۔'' درند دیوتا کی قسم ایک ہی وار میں دونوں کا خاتمہ کر دوں گا۔''

چار سپاہی آگے بڑھ کر میراپی کو بوڑھے پر سے اٹھانے لگے۔ وہ بوڑھے سے چمٹ گئی۔

''رک جاؤ۔'' شہزادے نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

''ہیں آوارہ بازاری کتے! تو ہوتا کون ہے خداوند فرعون کے افسر پر حکم چلانے والا؟ تیری یہ جرأت!'' افسر کڑک کر بولا اور ساتھ ہی بائیں ہاتھ سے شہزادے کے گال پر ایک تھپڑ رسید کر دیا۔

اور پھر پلٹ کر اپنا وہ ہاتھ بلند کیا جس میں ننگی تلوار تھی۔ ایک لمحہ کی بات تھی۔ افسر کی تلوار کی نوک زمین پر پڑے ہوئے عبرانی کے سینے میں دل تک اتر گئی —— چھدے ہوئے دل سے خون ابل کر بوڑھے کے منہ سے بہہ نکلا اور اُس کی سفید داڑھی سرخ ہوگئی۔ وہ گھڑی بھر تڑپ کر ٹھنڈا ہو گیا۔

میراپی کی دل ہلا دینے والی چیخ فضا میں گونج گئی۔ چند لمحوں تک سیتی خاموش کھڑا رہا۔ شاید غصہ کی شدت سے اس کی زبان گنگ ہوگئی تھی اور پھر صرف ایک لفظ اس کے منہ سے نکلا۔

''محافظو۔''

اور فوراً ہی وہ چاروں نوبیائی جو ہم سے چند قدم دور کھڑے تھے اور محل سے ہمارے ساتھ آئے تھے۔ بھیڑ کو چیرتے ہماری طرف بڑھے۔ اب تک میں سناٹے کے عالم کھڑا تھا، لیکن اس سے پہلے کہ شہزادے کے محافظ ہم تک پہنچتے لگیں افسر پر جھپٹ پڑا۔ افسر نے تلوار بلند کر کے مجھ پر وار کیا۔ تیز تلوار میرے موٹے چوغے کو چیرتی ہوئی میری بائیں ران پر چرکا لگا گئی۔ اس زمانے میں مَیں خاصا طاقتور تھا۔ میں افسر سے لپٹ گیا اور ہم زمین پر لڑھکنیاں کھانے لگے۔

اس کے بعد ایک ہنگامہ بپا ہو گیا۔ عبرانیوں نے زور لگا کر رسّہ توڑ ڈالا اور فرعونی سپاہیوں پر پل پڑے اور گھونسوں لاتوں سے انہیں پیٹنے لگے۔ سپاہی تلواروں اور چابکوں سے اپنا بچاؤ کر رہے تھے۔ عورتیں چیخنے اور مرد شور مچانے لگے۔ اس افسر نے جس سے میں بھڑا ہوا تھا مجھے زمین پر پٹخ دیا۔ اس کی تلوار چاندنی میں چمک گئی۔ میں سمجھا کہ میرا آخری وقت آ گیا ہے اور اگر سیتی میری مدد کو نہ آ گیا ہوتا تو میں یہ

داستان مملکت غرب میں ہی لکھتا۔ شہزادے نے افسر کے دونوں کندھے پکڑ کر اُسے پیچھے دھکیل دیا اور دوسرے ہی لمحہ وہ ہمارے محافظوں کے ہاتھوں میں گرفتار تھا اور میں نے سیتی کی آواز سنی، وہ کہہ رہا تھا۔

''رک جاؤ، رک جاؤ، اور دیکھو یہ میں ہوں خدائے مصر منفتاح کا بیٹا اور تانیس کا گورنر سیتی۔ دیکھو اور پہچانو کہ وہ تمہارے سامنے کھڑا ہے جو معرکہ فرعون کا بننے والا ہے۔''

اور اس نے چغے کی کلاہ سر پر سے سرکا دی۔ پورے چاند کی چاندنی میں شہزادہ سیتی کا چہرہ جوش و غصے سے چمک رہا تھا۔

یک لخت موت کی سی خاموشی چھا گئی اور پھر میں نے ایک عجیب اور یادگار منظر دیکھا۔ آگے والوں نے پیچھے والوں کو اور پیچھے والوں نے اور پیچھے کھڑے ہوؤں کو حقیقت سے آگاہ کیا اور جو بھی اس حقیقت سے آگاہ ہوتا گیا سجدے میں گرتا گیا اور چند لمحوں بعد ہی پورا مجمع سجدے میں پڑا ہوا تھا اور میں نے کسی کو کہتے سنا۔

''خداوندِ فرعون کا بیٹا! ولی عہدِ سلطنت اور پسرِ رع! دیوتا رحم کریں! اسی کے رخسار پر تھپڑ مارا گیا۔ اس گستاخی کی سزا موت ہو سکتی ہے۔''

''اس افسر کا نام کیا ہے؟'' شہزادہ نے اس افسر کی طرف اشارہ کیا جس نے بوڑھے عبرانی کو قتل کیا تھا اور جس کی تلوار کا شکار ہونے سے میں بال بال بچ گیا تھا۔''

بھیڑ میں سے کسی نے جواب دیا۔ ''اس کا نام خوکا ہے حضور۔''

''اسے دیوتا آمن کے ہیکل کی سیڑھیوں کے سامنے لاؤ۔ شہزادے نے اپنے محافظوں سے کہا جو خوکا کو گرفتار کئے کھڑے تھے۔'' دوست عن آ! اگر تم چل سکتے ہو تو میرے ساتھ آؤ۔ میرے کندھے کا سہارا لے لو۔''

میں نے شہزادے کے کندھے پر ہاتھ رکھ دیا اور بدقت تمام کوئی سو قدم چل کر دیوتا آمن کے ہیکل کی سیڑھیوں کے سامنے پہنچا۔ ہم سیڑھیاں چڑھ کر چبوترے پر پہنچے جس پر ایک مخروطی چوٹی والا مینار کھڑا تھا اور یہ مینار بازے ہیکل کے عین سامنے تھا اور چبوترے پر شہزادہ بیٹھ گیا۔

''میں فرعون رعمسیس کے شہر تانیس کا گورنر اور مصر کے تاج و تخت کا صحیح وارث شہزادہ سیتی اپنا دربار یہاں دیوتا آمن کے ہیکل کی سیڑھیوں پر لگانے کا اعلان کرتا ہوں۔ چونکہ میں ولی عہد اور اس شہر کا حاکم ہوں اس لئے مجھے ہر وقت اور ہر جگہ دربار لگانے، انصاف کرنے اور مجرم کو موت کی سزا دینے یا کوئی فیصلہ کرنے کا مجھے، ولی عہد سیتی کو اختیار ہے۔

دربار لگ گیا، دربار لگ گیا، لوگ چلائے۔

''تو دیکھو اور سنو مقدمہ یوں ہے۔'' سیتی نے کہا۔ ''اس شخص پر جس کا نام خوکا ہے، جو فرعون کے افسر کی وردی پہنا ہے ایک عبرانی کے قتل کا الزام ہے۔ صرف یہی نہیں بلکہ اس نے وقائع نگار عن آپر بھی قاتلانہ حملہ کیا تھا۔ اب گواہ طلب کئے جائیں۔ عبرانی بزرگ کی لاش ہمارے سامنے رکھ دی جائے، وہ لڑکی بھی حاضر کی جائے جس نے عبرانی بزرگ کو بچانے کی کوشش کی تھی تاکہ وہ بھی اپنا بیان دے۔''

عبرانی کی لاش شہزادے کے سامنے رکھ دی گئی۔ اس کی بے نور اور پتھرائی ہوئی آنکھیں کھلی تھیں اور پھر سپاہیوں نے بلکتی لڑکی کو شہزادے کے سامنے لا کھڑا کیا۔

''خاتون رونا بند کرو۔'' سیتی نے کہا۔

لیکن لڑکی ہچکیاں لیتی رہی۔

''خاتون رونا بند کرو'' سیتی نے پھر کہا۔ اور دنیا کو پیدا کرنے والے دیوتا[1] ضمنو اور سچائی کی دیوی مائت[2] کی قسم کھا کر کہو کہ جو کچھ کہو گی سچ کہو گی۔''

''سچ کہوں گی۔''

لڑکی نے اپنی خوبصورت اور پرنم آنکھوں سے شہزادے کی طرف دیکھا اور نہایت شیریں اور مترنم آواز میں، جیسے چاندی کی گھنٹیاں بج رہی ہوں یوں جواب دیا۔

اے شہزادۂ مصر! میں اسرائیلی قوم کی لڑکی ہوں اس لئے مصر کے دیوتاؤں کی قسم نہیں کھا سکتی۔''

شہزادے نے غور سے اُس کی طرف دیکھ کر پوچھا۔

تو پھر اے عبرانی خاتون! کون سے دیوتا کی قسم کھا سکتی ہو۔''

اپنے پروردگار یہوداہ کی جو ابد سے ہے اور ازل تک رہے گا جس کا نہ کوئی باپ ہے اور نہ بیٹا جو دنیا کا خالق اور دونوں جہانوں کا پروردگار ہے۔''

''شاید اسی خدا کا دوسرا نام ضمنو ہے۔'' شہزادے نے مسکرا کر کہا۔ ''بہت اچھا خاتون، تم اپنے خدا کی قسم کھا کر کہو کہ جو کچھ کہو گی سچ اور صرف سچ کہو گی۔''

''میں مراپی، قوم اسرائیل کے قبیلے لاوی کے ایک فرد ناتھان کی بیٹی، اپنے پیدا کرنے والے خدا کی، جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، قسم کھاتی ہوں کہ جو کچھ کہوں گی سچ سچ کہوں گی۔

---

[1] اس دیوتا کا دھڑ آدمی کا ہوتا تھا اور سر بھیڑ کا، اس پر مقدس تاج ہوتا تھا جس کی حفاظت ایک سانپ کیا کرتا تھا۔ کہتے ہیں کہ یہ مصر کا سب سے پرانا دیوتا تھا جسے دنیا کا پیدا کرنے والا تسلیم کرتے تھے چنانچہ اس کی تصویریں بناتے تھے کہ بیٹھا اپنے ہاتھ میں مٹی کے پتلے گھڑ رہا ہے۔

[2] مائت قانون کی دیوی اور ''آمن رع'' یعنی سورج دیوتا کی بیٹی سمجھا جاتی تھی اُس کی صورت عورت کی سی بناتے تھے اور اس کے سر پر قانون کا پرلگا رہتا تھا۔ (مظہر الحق علوی)

''میرا پی! بتاؤ اس بزرگ عبرانی کی موت کے متعلق تم کیا جانتی ہو؟''

''اس سے زیادہ کچھ نہیں حضور جتنا کہ آپ جانتے ہیں بزرگ جن کی لاش آپ کے سامنے پڑی ہے بنی اسرائیل کے ایک معزز بزرگ اور میرے والد ہیں۔ افسر خوکا فرعون کے کسی کام کے لئے آدمی لینے ارض جاشان میں جہاں بنی اسرائیل آباد ہیں اس وقت آئے تھے جب دھان کی فصل پک کر تیار ہو گئی تھی۔ افسر خوکا نے مجھے دیکھا اور مجھے اپنی داشتہ بنانا چاہا میرے والد نے انکار کر دیا کیونکہ میری نسبت ایک عبرانی نوجوان سے ہو گئی ہے۔ اس کے علاوہ ہماری شریعت اور قانون کی رو سے یہ بہت بڑا جرم اور گناہ ہے کہ قوم اسرائیل کی کوئی لڑکی کسی مصری سے بیاہ دی جائے۔ خوکا اس پر آگ بگولا ہو گیا اور اس نے میرے والد کو پکڑ لیا۔ حالانکہ وہ قوم بنی اسرائیل میں عزت و احترام کی نظر سے دیکھے جاتے ہیں اس کے علاوہ ان کی عمر بھی اس حد سے تجاوز کر گئی تھی جو فرعون نے کام کرنے والوں کے لئے مقرر کر رکھی ہے لیکن خوکا نے انھیں کام پر بھیج دیا ان کا قصور یہ تھا کہ انہوں نے خوکا کی بات نہ مانی تھی۔ چند دنوں پہلے میں نے خواب دیکھا تھا کہ میرے والد سخت بیمار ہیں۔ یہ خواب مجھے مسلسل راتوں میں نظر آیا چنانچہ میں بے چین ہو کر اپنے والد کی خبر معلوم کرنے یہاں تانیس چلی آئی اور آج صبح میں نے انھیں تلاش کر لیا اور اس کے بعد جو ہوا اس سے تو حضور واقف ہی ہیں۔''

''اور بھی کچھ کہنا چاہتی ہو؟'' شہزادے نے پوچھا۔

''خوکا نے مجھے اپنے والد کو کھانا کھلاتے دیکھ لیا۔ وہ جھلسا دینے والے دھوپ میں زمین کھودتے کھودتے نیم جان ہو رہے تھے۔ چونکہ وہ قوم اسرائیل کے معزز فرد تھے اس لئے ایسے کاموں کے عادی نہ تھے۔ خوکا نے میرے سامنے اُن سے پوچھا کہ کیا اب بھی وہ مجھے اس کے حرم میں دینے سے انکار کرتے ہیں؟ میرے والد نے جواب دیا کہ اس سے بیاہ دینے سے تو ہزار درجہ بہتر یہ ہے کہ وہ مجھے دریائے نیل کے گھڑیالوں کے سامنے پھینک دیں——'' بہت اچھا۔ خوکا نے کہا ''سن لے اے مغرور عبرانی ناتھان تو کل کا سورج نہ دیکھ سکے گا اور پھر تیری لاش نیل کے گھڑیالوں کے سامنے ڈال دی جائے گی''—— ''یوں ہی سہی'' میرے والد نے جواب دیا۔ اور تو بھی سن لے خوکا کہ اگر ایسا ہوا جیسا کہ تو کہتا ہے تو یاد رکھ تو بھی کل کا سورج نہ دیکھ سکے گا۔ میں قوم اسرائیل سے ہوں اور صرف ایک خدا سے پرستش کرتا ہوں۔ چنانچہ میری بددعا رائیگاں نہ جائے گی اور تو دیکھے گا کہ میری یہ سخن گوئی سچ ثابت ہو گی۔ اس کے بعد ہمارے گفتگو میرے پروردگار کے سامنے ہو گی اور وہی تجھے تیرے مظالم کی سزا دے گا۔''

اس کے بعد کے واقعات تو حضور کو معلوم ہی ہیں کہ ایک سپاہی نے میرے والد پر چابک برسائے۔ اتنا اور عرض کر دوں کہ خوکا نے سپاہیوں سے کہا تھا کہ اگر میرے والد نہ چل سکیں اور پیچھے رہ

جائیں تو سپاہی انھیں بے دریغ پیٹیں۔ اس کے بعد میرے والد کو خوکا نے قتل کر دیا۔ اس لئے کہ انھوں نے غصے میں آ کر اس سپاہی کے سر پر بیلچہ دے مارا تھا جس نے ان پر چابک برسائے تھے۔ بس مجھے اس سے زیادہ کچھ نہیں کہنا ہے۔ میری حضور سے درخواست ہے کہ والد صاحب کی لاش ارض جاشان میں پہنچا دی جائے کہ ہم اپنی رسم کے مطابق اُن کی تجہیز و تکفین کریں اور مجھے بھی اپنی قوم میں بھیج دیا جائے۔''

''تمہیں کس کے پاس پہنچایا جائے خاتون؟ تمہاری والدہ کے پاس؟''

''میری والدہ کا جوشامی تھیں، مدت ہوئی کہ انتقال ہو گیا۔ میں اپنے چچا جابیز کے پاس جاؤں گی۔''

''اچھا تمہیں پہنچا دیا جائے گا۔ اب تم ذرا ایک طرف ہٹ جاؤ کیونکہ مقدمہ اب تک فیصل نہیں ہوا ہے۔ اس کے بعد ہی ہم تمہاری درخواست کی طرف متوجہ ہوں گے۔'' سیتی نے کہا۔ ''عن آ! سامنے آؤ اور مصر کے دیوتاؤں کی قسم کھا کر کہو کہ اس بوڑھے عبرانی کی موت کے متعلق تم کیا جانتے ہو اور تم نے کیا دیکھا—— صرف میراپی کا بیان کافی نہیں ہے کسی کی شہادت کے بغیر مقدمہ فیصل نہیں کیا جا سکتا۔

چنانچہ میں نے دیوتاؤں کی قسم کھائی اور عبرانی کے قتل کا پورا واقعہ سنا دیا۔

''خوکا'' جب میں اپنا بیان ختم کر چکا تو سیتی نے کہا۔ ''تمہیں کچھ کہنا ہے۔؟''

''صرف یہ حضور۔'' خوکا نے سجدہ کرنے کے بعد کہا ''کہ حضور کو تھپڑ مارنے کی گستاخی مجھ سے بے خبری میں ہو گئی۔ میں نہیں جانتا کہ چرواہے کے چغے میں آپ کی مقدس و محترم شخصیت پوشیدہ ہے۔ میری اس گستاخی کی سزا موت ہو سکتی ہے لیکن حضور میری یہ خطا معاف کر دی جائے کیونکہ نادانستگی میں مجھ سے یہ گستاخی ہو گئی۔ اب رہا اس عبرانی کے قتل کا سوال تو حضور یہ کوئی جرم نہیں۔ اسرائیل یہاں ہیں ہی اس لئے کہ ہم انھیں قتل کریں اور انہیں قتل کرنا عین ثواب ہے کیونکہ یہ لوگ ہمارے دیوتاؤں کو باطل کہتے ہیں—— چنانچہ یہ باغی ہیں۔''

''خوکا! تمہارا جرم یہ نہیں ہے کہ تم نے شہزادہ سیتی کو تھپڑ مارا بلکہ یہ ہے کہ تم نے ایک عبرانی کو بلاوجہ قتل کر دیا۔'' سیتی نے کہا۔ ''کس قانون نے تمہیں ایسا کرنے کی اجازت دی ہے؟ تم اسے باغی کہتے ہو۔ اگر ایسا ہی تھا تو تمہیں چاہیے تھا کہ فرعون کے منتخب کردہ منصفوں کے سامنے اسے باغی ثابت کر دیتے اور پھر وہی اسے سزا دے سکتے تھے۔ تمہیں اس عبرانی کی، خواہ وہ باغی ہو یا نہ ہو، قتل کرنے کا کوئی حق نہ تھا۔ اب رہا دیوتاؤں کو باطل سمجھنے کا الزام تو یہ کوئی بات نہ ہوئی۔ ہم اپنے دیوتاؤں کو اور عبرانی اپنے خدا کو سچا کہتے ہیں اور ابتدائے آفرینش سے ایسا ہوتا آ رہا ہے۔ اس کا فیصلہ نہ تم کر سکتے ہو نہ ہم کہ کس کا مذہب سچا ہے۔ عبرانیوں کا یا مصریوں کا۔ البتہ زمانہ خود اس کا فیصلہ کر دے گا۔''

''میں تعلیم یافتہ نہیں ہوں حضور اور قانون سے بھی واقف نہیں ہوں البتہ یہ ضرور عرض کروں گا کہ اس لڑکی نے جو کچھ کہا ہے غلط اور سراسر افترا پردازی ہے۔''

''کم سے کم یہ تو حقیقت ہے کہ جس بوڑھے کی لاش ہمارے سامنے پڑی ہے وہ تمہاری تلوار سے قتل ہوا ہے اور خود تمہیں بھی اس سے انکار نہیں—— خوکا جان لو اور پورا مصر بھی جان لے کہ ایک بوڑھے عبرانی کو جو تھکا ہوا اور نیم جان تھا اور جس نے ضرب کا جواب ضرب سے دیا تھا، قتل کرنے کا کسی کو حق نہ تھا۔ خون کا بدلہ خون ہی ہے خواہ خون عبرانی کا ہی کیا گیا ہو یا مصری کا، یہی انصاف کا تقاضا ہے اور یہی فرعون کا قانون ہے۔ افسر خوکا کی گردن ماردی ء جائے۔''

اور دوسرے ہی لمحہ خوکا کا بے سر دھڑ عبرانی کی لاش کے قریب پڑا تھا اور تڑپ رہا تھا۔

''عدالت کی کارروائی ختم ہوئی۔'' سیتی نے کہا۔ ''سپاہی اس لڑکی کو بحفاظت اس کے لوگوں میں پہنچا دیں اور عبرانی کی لاش بھی ارض جاشان میں پہنچا دی جائے۔ یاد رکھو اگر اس لڑکی کی توہین کی گئی یا اسے کسی طرح ستایا گیا تو ان سپاہیوں کو جو اس کے ساتھ جا رہے ہیں اپنی جانوں سے ہاتھ دھونا پڑیں گا۔ عن آ! تم ہمارے ساتھ چلو۔ ہمارے محافظوں میں سے دو آگے اور دو ہمارے پیچھے چلیں۔''

شہزادہ اٹھا اور لوگ سجدے میں گر گئے اور جب شہزادہ سیتی جانے کے لئے آگے بڑھا تو میراپی آگے آئی اور یوں اس نے کہا:-

اے رحم دل اور انصاف پسند شہزادے! میں کس زبان سے آپ کو شکریہ ادا کروں۔ شہزادے! آج سے میراپی آپ کی کنیز ہے اور ہمیشہ رہے گی۔''

اور بنی اسرائیل کے چاند میراپی سے وہ ہماری ملاقات تھی۔

ہم واپس لوٹے۔ اور جب ہم بازار سے گزر رہے تھے تو میں نے اپنی پیچھے لوگوں کو بھنھنانے کی آواز سنی۔ کچھ لوگ شہزادے کے انصاف کی تعریف کر رہے تھے اور کچھ کہہ رہے تھے کہ اس نے ایک عبرانی غلام کے عوض ایک فرعونی افسر کو سزائے موت دے کر سخت غلطی کی ہے۔

ہم خاموشی سے اپنے خیالات میں گم چلتے رہے یکا یک بادل کے ایک ٹکڑے نے چاند کو اپنی آغوش میں لے لیا اور روئے زمین پر اندھیرا چھا گیا۔ چند ثانیوں بعد بادل کے کنارے سے ایک نورانی لکیر سی جو باریک اور نوکیلی تھی نکل کر آسمان پر بڑھنے لگی۔ سیتی چند ثانیوں تک اس نورانی لکیر کو دیکھتا رہا اور پھر بولا۔

''عن آ! تم نے وہ نورانی لکیر دیکھی؟ وہ تمہیں کس چیز سے مشابہ معلوم ہوتی ہے۔'' ''حضور! مجھے تو وہ لکیر تلوار سمان معلوم ہوتی ہے۔'' میں نے جواب دیا'' جو مصر پر کسی انجانی قوت اور انجانے دیوتا

نے بلند کر رکھی ہے۔ ہاں! واقعی وہ تلوار ہی ہے۔ دیکھئے حضور اس کی دھار سے بادلوں کے ننھے ننھے ٹکڑے خون کے قطروں کی طرح ٹپک رہے ہیں۔ اور.....اور دیکھئے حضور! اس نورانی تلوار کا دستہ سنہری ہے اور اس کے عقب میں کوئی شبیہ نظر آ رہی ہے۔ شاید کسی دیوتا کی آنکھوں سے شعلے نکل رہے ہیں اور اس کی بھنویں بڑے بھیانک انداز میں تنی ہوئی ہیں — حضور معاف فرمائیں میرے دل میں ایک طرح کا خوف جاگزیں ہو رہا ہے۔ حالانکہ یہ نہیں جانتا کہ یہ خوف کس وجہ سے ہے۔"

"عن آ! تم نے شاعرانہ طبیعت اور ذہن پایا ہے۔ تاہم اس وقت جو تم دیکھ رہے ہو میں بھی دیکھ رہا ہوں۔ یہ نورانی شعاع جو بادل کے کنارے سے پھوٹی ہے شاید مصر کی تباہی و بربادی کی علامت ہے۔ میرے خیال میں یہ انتقام کی تلوار ہے جو کسی ان دیکھی قوت نے اہل مصر کے سروں پر بلند کی ہے — دیکھو! عن آ! وہ نورانی لکیر، انتقام کی تلوار، فرعون کے محل اور ہیکل پر گرتی دکھائی دیتی ہے۔ سمجھ میں نہیں آتا کہ — لو وہ شعاع غائب ہوگئی۔ عن آ! کچھ ہونے والا ہے۔ یقیناً کچھ ہونے والا ہے۔ آؤ عن آ! اب چل کر کھانا کھائیں۔ میں بھوک اور پیاس محسوس کر رہا ہوں، تم بھی محسوس کر رہے ہوگے اور پھر تم تو زخمی بھی ہو۔"

محافظ سلام کر کے رخصت ہوئے۔ ہم شہزادے کے خاص کمرے میں پہنچے۔ جہاں شاہی طبیب نے میرے زخموں کی مرہم پٹی کی۔ اس کے بعد غلاموں نے مجھے سبک اور سنہری لباس پہنایا اور پھر مجھے کمرۂ طعام میں پہنچا دیا گیا جہاں شہزادہ میرا یوں منتظر تھا گویا میں وقائع نگار نہیں بلکہ تانیس کا کوئی معزز امیر ہوں۔ شہزادے نے اپنے دائیں ہاتھ والی کرسی کی طرف اشارہ کیا۔ جب میں اس کرسی پر بیٹھنے لگا تو خود شہزادے نے اٹھ کر کرسی میرے لئے آگے بڑھا دی۔ میں ایسی عزت افزائی کا مستحق نہ تھا چنانچہ شرم سے پانی پانی ہوگیا — آج تک مجھے وہ چرمی بیٹھک والی کرسی یاد ہے جس کی ہتھیلیوں پر دو ابوالہول بنے ہوئے تھے اور جس کی پشت پر ایک دائرے میں فرعون مصر عمسیس اعظم کا نام اور القاب سنہری حرفوں میں کندہ تھے کیونکہ یہ کرسی اسی باجبروت فرعون کی تھی۔

دو قابیں، ایک میرے اور ایک شہزادے کے سامنے رکھ دی گئیں اور پھر کھانا چنا گیا جو بے حد سادہ تھا کیونکہ شہزادہ خوش خوراک تھا اور مرغن غذائیں پسند نہ کرتا تھا۔ وہ ہر معاملے میں کھانے پینے اور کپڑے پہننے میں بھی سادگی پسند واقع ہوا تھا۔ ایک غلام شراب کی صراحی لایا۔ شراب کھجور کی تھی لیکن بے حد لذیذ۔ غلام جام بھر بھر کے مجھے اور شہزادے کو دینے لگا۔

کھانے کے درمیان شہزادہ میرے پیشے اور میری کہانیوں کے متعلق سوالات پوچھتا رہا۔ میری کہانیوں سے معلوم ہوتا ہے اسے بہت زیادہ دلچسپی تھی۔ اگر اس وقت کوئی ہمیں دیکھتا اور ہماری

باتیں سنتا تو وہ مجھے شہزادے کا استاد اور اسے میرا شاگرد سمجھتا۔ وہ میری ہر بات نہایت غور و توجہ سے سنتا اور وقائع نگاری اور فن افسانہ نگاری کے متعلق میرے منہ سے نکلے ہوئے ایک ایک لفظ کو سنتا سمجھتا۔ اور ایسی خاکساری اور انکساری کا اظہار کرتا کہ بولتے بولتے میری زبان لڑکھڑا جاتی۔ اس خونی ڈرامے کے متعلق جو ابھی تھوڑی دیر پہلے آمن رع ہیکل کے سامنے کھیلا گیا تھا۔ شہزادے نے ایک لفظ تک نہ کہا۔ یوں معلوم ہوتا تھا جیسے وہ میرا پی، اس کے والد کا قتل اور خوکا کے قتل کو بالکل ہی بھول گیا۔

جب کھانا ختم ہو چکا تو شہزادے نے شراب کا وہ جام جو بے حد نفیس، سفید اور انڈے کے چھلکے کی طرح نازک تھا، اٹھایا اور چند ثانیوں تک اسے دیکھتا رہا۔ اور اس کے بعد بولا۔

"عن آ! آج کا دن ہمارے لئے یادگار دن ہے کیونکہ ہم دونوں نے کئی ہنگامی گھنٹے ساتھ گذارے ہیں۔ ہم دونوں ایک ہی دن پیدا ہوئے ہیں اور اگر بخومیوں کا علم جھوٹا نہیں ہے تو ہمارے ستارے بھی ایک ہیں۔ عن آ! تم مجھے پسند ہو، بہت پسند۔ حالانکہ نہیں جانتا کہ میرے متعلق خیالات کیا ہیں۔ لیکن یہ حقیقت ہے کہ تمہاری موجودگی میں مَیں سکون اور اطمینان محسوس کرنے لگتا ہوں۔ یہ واقعی عجیب بات ہے کیونکہ آج تک کسی بھی شخص کے قرب نے مجھے ایسا سکون نہیں بخشا۔"

"عن آ! آج صبح میں ایک قدیم دستاویز دیکھ رہا تھا تو اتفاقاً ایک تحریر پر نظر پڑ گئی جس سے معلوم ہوا کہ قدیم زمانے میں ولی عہدِ سلطنت کو اپنا ایک ذاتی منشی رکھنے کا شوق حاصل تھا اور یقیناً اب بھی ہے کیونکہ مصر میں کوئی قانون بدلتا نہیں، اس منشی کی تنخواہ ان ٹیکسوں سے ادا کی جاتی ہے جو مزدوروں اور کاشتکاروں سے وصول کئے جاتے ہیں۔ کئی پشتوں سے ذاتی منشی رکھنے کی رسم ختم ہوگئی اور اس کا سبب یہ ہے کہ اکثر شہزادوں کو پڑھنے لکھنے کے بجائے سیر و شکار کا شوق زیادہ تر ہوتا ہے اور یہ بھی اتفاق ہے کہ آج ہی میں نے وزیر ہامان[1] سے اس بات کا ذکر کیا۔

غالباً تم نہیں جانتے عن آ کہ وزیر ہامان حد درجہ بخیل ہے اور مجھ سے سونے کے ایک ایک ٹکڑے کا حساب طلب کرتا ہے اور جو میں خرچ کرتا ہوں گویا یہ رقم خود اس کے بٹوے میں سے جاتی ہے۔ بہرحال میں نے اس سے کہا کہ میں بھی اپنا ایک خاص منشی رکھنا چاہتا ہوں تو اس نے اپنی مخصوص کینہ ورانہ مسکراہٹ کے ساتھ جواب دیا۔

شہزادے پورے مصر میں ایک منشی بھی اس قابل نہیں ہے کہ اپنے پاس آپ اسے رکھیں۔ اس

---

[1] اصل انگریزی ناول میں اس وزیر کا نام نہاسی لکھا ہے لیکن چونکہ قرآن مجید میں اسے ہامان کہا ہے اس لئے اس ترجمہ میں میں نے نہاسی کے بجائے ہر جگہ ہامان ہی لکھا ہے۔ اس کا اصل نام بکس خونس تھا اور وہ قارون کا ہم عصر تھا جو اپنی دولت کے ساتھ حکم خدا سے زمین میں دھنس گیا۔ (مظہر الحق علوی)

کے باوجود اگر آپ اپنا ایک منشی رکھنا ہی چاہتے ہیں تو میں اسے شاہی خزانے سے اتنی تنخواہ دوں گا جتنی کہ گیارہویں سلسلے کے فراعنہ اپنے منشیوں کو دیا کرتے تھے۔"

"چنانچہ عن آ! یہ عہدہ میں تمہیں ایک ماہ کے لئے پیش کرتا ہوں، کیونکہ ہامان نے کہا کہ میں کسی بھی منشی کو ایک ماہ سے زیادہ برداشت نہ کرسکوں گا۔ بہرحال دیکھنا ہے کہ اس سے بات کہاں تک سچ ثابت ہوتی ہے — میں نہیں جانتا ہوں کہ گیارہویں سلسلے کے فراعنہ اپنے مشیروں کو کیا تنخواہ دیتے تھے البتہ اس کا ضرور وعدہ کرتا ہوں کہ تنخواہ تمہیں وقت پر ملتی رہے گی۔"

"کس زبان سے حضور کا شکریہ ادا کروں؟" میں نے کہنا شروع کیا۔

"عن آ شکریہ ادا نہ کرو۔ اگر تم دانا و بینا ہو تو یہ عہدہ کبھی قبول نہ کرو گے۔ تم پمبا ساسے تو مل ہی چکے ہو۔ ہامان پمبا ساسے دس گنا زیادہ لالچی اور کینہ توڑ ہے۔ وہ ظالم، چور اور پورا شیطان ہونے کے باوجود فرعون کی ناک کا بال بنا ہوا ہے اور ہر دن اور ہر گھڑی فرعون کا کان بھرتا رہتا ہے وہ تمہاری زندگی عذاب کردے گا اور جہاں روپئے پیسے کا سوال ہوگا وہ ہر جائز و ناجائز طریقے سے تمہاری جیبیں خالی ہی کرنے کی کوشش کرے گا۔ حتیٰ کہ پیتل کے ایک چھلے کے لئے وہ تم سے گھنٹوں تک جھگڑتا رہے گا۔ اس کے علاوہ عن آ! یہ جگہ بھی بڑی بیزار کن ہے اور مجھے صرف خواب دیکھنے کی عادت ہے۔ بلکہ میں کبھی کبھی غصے بھی ہو جاتا ہوں۔ عن آ! میرا شکریہ ادا نہ کرو بلکہ میری پیش کش ٹھکرا دو، یہ عہدہ قبول کرنے سے انکار کردو اور واپس اپنے آبائی وطن ممفس چلے جاؤ — عن آ! فرعونِ وقت درباریوں کے ہاتھوں کٹھ پتلی بنا ہوا ہے۔ وہ موم کا پتلا ہے جو خود نہیں بولتا بلکہ اس کے پیچھے چھپ کر دوسرے لوگ بولتے ہیں، اور وہ اپنے ہاتھ میں جو عصائے شاہی لئے ہوتا ہے ڈوریوں سے بندھا ہوتا ہے اور ڈوریوں کے دوسرے سرے وزیر ہامان کے ہاتھ میں ہیں۔ اب خیال کر عن آ جب خود فرعون کا یہ حال ہے تو اس کے بیٹے کا کیا حال ہوگا۔ عن آ! واپس ممفس چلے جاؤ۔ وہاں میں تمہیں قدیم دستاویزی نقل کرنے کے لئے بھیجتا رہوں گا۔ اور وزیر ہامان جو تنخواہ مقرر کرے گا وہ تمہیں ملتی رہے گی۔

"حضور کے اس خلوص و محبت کا شکریہ ادا کرنے کیلئے میرے پاس الفاظ نہیں ہیں۔..... اس کے باوجود میں حضور کی پیشکش قبول کرتا ہوں اور بخوشی قبول کرتا ہوں۔ اب رہا وزیر ہامان تو میں اس سے نہیں ڈرتا، اس کی زیادتیاں حد سے تجاوز کر گئیں تو میں اس کے متعلق ایک ایسی کہانی لکھوں گا کہ پورا مصر وزیر ہامان پر ہنسنے اور آوازے کسنے لگے گا۔"

"عن آ! میں تمہیں جتنا ہوشیار اور عقلمند سمجھے ہوئے تھا تم اس سے بھی زیادہ نکلے۔ ہامان کے متعلق میں کوئی کہانی لکھنے کا خیال مجھے آج تک نہ آیا حالانکہ وزیر کے متعلق بہت سی دلچسپ باتیں میں

اپنے معتمدوں کے سامنے کرتا ہوں، تم چاہو تو انہیں کہانیاں کرلو۔"

شہزادے نے میز پر کہنیاں رکھ کے اور اپنی ہتھیلیوں کو کٹورا بنا کے اس میں اپنی ٹھوڑی ڈال دی اور میری طرف دیکھتے ہوئے گمبھیر آواز میں بولا۔

یہ عہد تم نے کیوں قبول کیا؟ ٹھہرو مجھے کہنے دو؟ ہاں گو تم دولت کے بھوکے نہیں، جاہ و حشم تو نہیں چاہتے۔ بڑے بڑے لوگوں میں بیٹھ کر تم فخر کرنا نہیں چاہتے۔ اگر میرا اندازہ غلط نہیں ہے اور یقیناً نہیں ہے تو ان میں سے ایک بات بھی تم نہیں چاہتے۔ تو پھر سوال یہ ہے کہ تم نے یہ عہدہ کیوں قبول کیا؟ تم ایک آزاد منش ہو، فنکار ہو اور ٹھوکر مار کر دولت پیدا کرسکتے ہو۔ تمہارے قلم کی ایک جنبش کسی کو شہرت و عزت کی انتہائی بلندیوں تک پہنچا سکتی ہے اور کسی کو ذلت و خواری کی انتہائی گہرائیوں میں گرا سکتی ہے۔ پھر تم کیوں ملازمت کر کے کسی کے غلام بننا چاہتے ہو؟ تم کیوں اپنی آزادی کو چند ٹکوں کے عوض فروخت کر رہے ہو؟ اور وہ بھی یہ جانتے ہوئے کہ تمہاری جگہ دربار میں فرعون کے تخت کی نچلی سیڑھی سے بھی دور ہوگی اور یہ کہ فرعون کا کوئی خادم، کوئی کم مرتبہ شخص بھی تمہیں جھڑک دے گا۔ تم کیوں یہ عہدہ قبول کر رہے ہو۔

"اس کی چند وجوہات خاص ہیں حضور! اوّل تو یہ کہ تخت و تاج سے تاریخ اور تاریخ سے تخت و تاج وابستہ ہیں۔ تخت و تاریخ بناتے ہیں اور میرے خیال میں مصر میں کوئی زبردست انقلاب آنے والا ہے اور اس انقلاب سے میں اپنا رشتہ جوڑ لینا چاہتا ہوں کہ میرا نام تاریخ کے اوراق میں محفوظ رہے۔ یہ اسی صورت میں ممکن ہے کہ میں یہ عہدہ قبول کرلوں۔ دوسری وجہ یہ ہے کہ حضور کہ دیوتا کبھی کبھار ہی انسانوں پر مہربان ہوتے ہیں اور اس وقت ان کے عطیے کو ٹھکرانا نہ صرف حماقت بلکہ گناہ ہے اور اور تیسری وجہ....."

میں خاموش ہوگیا۔

خاموش کیوں ہوگئے۔ کہو عن آ کیونکہ یہ تیسری وجہ بھی اہم اور صحیح ہوگی۔"

"تیسری بات یہ ہے حضور — کہ یہ الفاظ ایک مرد کی زبان سے عجیب معلوم ہوں گے..... کہ میں آپ کو چاہنے لگا ہوں۔ آج سے پہلے میں نے کبھی کسی سے ایسی محبت نہیں کی جیسی کہ آپ سے کر رہا ہوں۔ حتیٰ کہ اپنے والد سے بھی نہیں۔ میں نہیں جانتا کہ ایسا کیوں ہوا۔ یقیناً اس لئے نہیں کہ آپ ولی عہد سلطنت ہیں۔"

یہ سن کر شہزادے نے سر جھکا لیا اور ایسا خاموش ہوا کہ میں اپنی گستاخی پر دل ہی دل میں سہم گیا اور مجھے یقین ہوگیا کہ سیتی کو میری بات بری معلوم ہوئی ہے۔

بھی لوگ تھے سروقد کھڑے ہوئے۔ کیڑوں کی سرسراہٹ اور ہتھیاروں کی جھنکار سے کمرے کی فضا معمور ہوگئی۔ اب فرعون بیٹھ گیا اور ایک بار پھر سب ایک زبان ہو کر چلائے۔

''زندگی! خون! قوت! فرعون! فرعون! فرعون!

پھر موت کی سی خاموشی چھا گئی اور اس خاموشی میں مَیں نے فرعون کو یوسرٹی سے یوں کہتے سنا۔

''آمن مسیس اور دوسرے شہزادے تو موجود ہیں لیکن ہماری آنکھیں ولی عہد سیتی کو نہیں دیکھ رہیں۔''

''کہیں ستونوں کے پیچھے بیٹھے ہوں گے۔'' یوسرٹی نے جواب دیا۔ ''میرے بھائی کو شان وشوکت اور تکلف سے نفرت ہے۔''

سیتی ٹھنڈا سانس لے کر اٹھا مجھے اور بے کن خوسو کو اپنے پیچھے آنے کا اشارہ کیا۔ ہم تینوں خدائے مصر کے سامنے پہنچے۔

''سلام اے خدائے مصر اور میرے پدر۔'' سیتی نے جھک کر کہا۔

''سلام اے ولی عہد اور میرے پسر بیٹھو۔''

تخت کے قدموں میں قدرے دائیں طرف رکھی ہوئی کرسی پر شہزادہ بیٹھ گیا، بائیں طرف اور تخت سے ذرا دور آمن مسیس بیٹھا ہوا تھا۔ میں اور بے کن خوسو شہزادے کی کرسی کے پیچھے مودب کھڑے ہو گئے۔

اور دربار کی کارروائی شروع ہوئی۔ لوگ اپنی اپنی درخواستیں لے کر یکے بعد دیگرے فرعون کے سامنے آنے لگے۔ یہ لوگ اپنی درخواستیں لکھ کر لائے تھے۔ وزیر ہامان ان سے درخواستیں لے کر ایک چرمی تھیلے میں ڈالتا جاتا تھا جسے ایک سیاہ فام غلام پکڑے تھا۔ بعض لوگوں کو جن کی درخواستیں پچھلے دربار میں موصول ہوئی تھیں تحریری جواب مل گئے۔ پھر صحرائی قبائل کے شیوخ آئے اور ان قلعوں کے حاکم جو شام کی سرحد پر تھے اور تاجر جن کو کسی فرعونی افسر نے نقصان پہنچایا تھا ان سب کی التجاؤں، درخواستوں اور شکایتوں کو وقائع نگار تحریر کرتا جاتا تھا۔ بعض کے مقدمے اسی وقت فیصل ہو گئے، بعض کے دوسرے دربار تک ملتوی رکھے گئے اور یہ سب وزیر ہامان کر رہا تھا فرعون تخت پر خاموش بیٹھا تھا۔ اور اپنی باریک آنکھوں سے کہیں خلا میں دیکھ رہا تھا۔

''عن آ! میں نے کہا تھا نا کہ بڑا ہی اکتا دینے والا کام ہے یہ۔'' شہزادے نے گردن گھمائے بغیر سرگوشی میں کہا۔ ''اب تو تم یہی سوچتے ہو گے کہ ممفس میں بیٹھے کہانیاں لکھا کرتے اور یہاں نہ آتے۔''

اس سے پہلے کہ میں کوئی جواب دیتا کمرے کے دروازے کے قریب کھڑے ہوئے لوگوں میں کھلبلی سی مچ گئی۔ لوگ گھبرا گھبرا کر دائیں بائیں دبنے اور ایک دوسرے پر گرنے لگے۔ ہم سب ایک طرف متوجہ ہو گئے۔

اور میں نے دیکھا کہ ایک طویل القامت شخص عجب شان و تمکنت اور بے خوفی سے تختِ فرعون کی طرف بڑھا چلا آ رہا تھا۔ حالانکہ وہ معمر تھا لیکن اس کی کمر میں خم نہ آیا تھا اور نہ اس کی داڑھی اور سر کے بال ہی سفید ہوئے تھے۔ وہ بھیڑ کی کھال کی عبا پہنے تھا جیسی کہ عموماً گڈریے پہنا کرتے ہیں۔ اس کے ہاتھ میں ایک لمبا اور قدرے موٹا عصا تھا۔ اس کے چہرے سے ایسا رعب و داب ہویدا تھا کہ دیکھتے ہی بدن پر لرزہ پڑ جاتا تھا وہ سر جھکائے ایک شانِ بے اعتنائی سے بڑھا چلا آ رہا تھا اور لوگ دائیں بائیں دب کر اسے راستہ دیتے جاتے تھے اور وہ آنے والا اکیلا نہ تھا۔ اس کے پیچھے ہی دوسرا شخص تھا جو شکل وصورت میں پہلے جیسا ہی مگر عمر اس سے زیادہ تھا اس کی داڑھی اور سر کے بال صحرا کی ریت کی طرح سفید ہو رہے تھے۔ وہ بھی بھیڑ کی کھال کی عبا پہنے تھا اور اس کے ہاتھ میں بھی عصا تھا۔ اب درباری آپس میں سرگوشیاں کرنے لگے اور میں نے سنا کہ وہ گھبرائی ہوئی آواز میں کہہ رہے تھے۔

''بنی اسرائیل کے پیغمبر! بنی اسرائیل کے پیغمبر!''

وہ دونوں فرعون کے تخت کے سامنے جا کھڑے ہوئے انہوں نے فرعون کو سجدہ نہ کیا اور سلام بھی نہ کیا۔ فرعون نے ان کی طرف دیکھا لیکن منہ سے کچھ کہہ نہ سکا۔ چند ثانیوں تک کوئی کچھ نہ بولا اور نہ ہی کسی کو یہ ہمت ہوئی کہ آگے بڑھ کر دونوں پیغمبروں کے سر جبراً فرعون کے سامنے جھکا دے۔ پھر پہلے پیغمبر نے نہایت گونجدار آواز میں کہا۔

''فرعون! پہچانتا ہے مجھے؟''

''پہچانتا ہوں۔'' فرعون نے نیچی آواز میں کہا۔ ''ہم دونوں ساتھ کھیلے ہیں اور تم وہی تو ہو جسے میری بہن[1] نے جواب اس دنیا میں نہیں دریائے نیل میں ایک ٹوکری میں بہتے پایا تھا اور تمہیں نیل سے نکال کر تمہارا نام — ''پانی سے نجات پایا ہوا رکھا ہے۔''

''سنو فرعون! رب العالمین نے مجھے اپنا رسول اور پیغمبر بنا کر تمہارے پاس بھیجا ہے۔''

''رب العالمین کیا؟''

''وہ آسمانوں کا زمین کا اور دونوں کے بیچ میں جو کچھ ہے سب کا رب ہے۔''

فرعون ہنسا اور یوں کہا۔

---

[1] حضرت موسیٰ کو جس عورت نے نیل سے نکالا تھا اس کو قرآن عزیز نے فرعون کی بیوی کہا ہے، لیکن تورات میں اس کو فرعون کی بیٹی کہا ہے۔ مفسرین اس اختلاف کو زیادہ اہمیت نہیں دیتے اور کہتے ہیں کہ حضرت موسیٰ کو اٹھایا تو ہے فرعون کی بیٹی نے لیکن آپ کو بیٹا بنانے کی خواہش فرعون کی بیوی آسیہ نے کی ہے۔ یہ رعمسیس دوم کا دورِ حکومت تھا۔ جب بنی اسرائیل کی نرینہ اولاد فرعون کے حکم سے قتل کر دی جاتی تھی۔ جب آپ فرعون کے مقابلے میں آئے تو آپ کا سن شریف اسی سال کا تھا۔ (قصص القرآن جلد اول)

تیسرا باب

شہزادی یوسرٹی

''چلو یہ معاملہ تو ختم ہوا۔'' سیتی نے کہا ''میرے خیال میں اب چل کر سونا چاہیے کہ جب آدمی سو جاتا ہے تو ہر چیز ختم ہو جاتی ہے۔ شاید تم کہو گے بہت سی چیزوں کی ابتدا ہوتی ہے۔''

اور جب شہزادہ یوں کہہ رہا تھا تو ان پردوں میں، جو کمرے کے آخری سرے پر لٹک رہے تھے جنبش ہوئی اور دوسرے ہی لمحہ پمبا سا اپنی داڑھی لہراتا اور اپنا عصا لئے ہمارے سامنے کھڑا تھا۔

اب کیا ہوا بھئی؟ شہزادے نے کہا ''سچ تو یہ ہے عن آ کہ آج تک مجھے چین سے کھانا بھی نصیب نہ ہوا لیکن پہلے تو بتاؤ پمبا سا کہ جب آدمی سو جاتا ہے تو ہر چیز کا خاتمہ ہو جاتا ہے یا ان کی ابتدا ہوتی ہے۔ میں اور عن آ اس معاملے میں مختلف الرائے ہیں۔ چنانچہ اس کا فیصلہ تم ہی کرو، لیکن یہ نہ بھولو کہ اس دنیا میں آنے سے پہلے ہم شاید سو ہی رہے تھے کیونکہ اس وقت کا حال ہمیں نہیں معلوم اور موت بھی شاید نیند ہی ہے۔ اگر تم نے ممیوں کو ان کے مقبرے میں دیکھا ہے تو یقیناً تم یہی کہو گے کہ یہ مردے دراصل محوِ خواب ہیں۔ ہاں اب بتاؤ۔''

پمبا سا نے میز پر رکھی ہوئی صراحی کی طرف اور پھر ہم دونوں کی طرف دیکھا۔ اس کا خیال ہے کہ آج اس کے آقا نے شاید کچھ زیادہ پی لی ہے۔ پھر اس نے نہایت کرخت اور بھونڈی آواز میں کہا۔

''وہ تشریف لا رہی ہیں، وہ تشریف لا رہی ہیں۔''

وہ اگر تشریف لا رہی ہیں تو لانے دو اور پھر اس کی اطلاع دو دفعہ دینے کی کیا ضرورت تھی؟ ہاں اب یہ بتاؤ کہ کون تشریف لا رہی ہیں؟''

''بنت رع، مصر کی ہونے والی ملکہ، فرعون وقت کی نور نظر اور حضور کی سوتیلی بہن شہزادی یوسرٹی۔''

''تو پھر آنے دو۔ عن آ! اگر تم تھک جاؤ تو بے شک اٹھ کر چلے جانا۔ خادم تمہیں تمہاری خواب گاہ تک پہنچا دیں گے۔''

پمبا سا الٹے قدموں واپس گیا اور چند لمحوں بعد ہی ایک خاتون جس کے چہرے سے شاہی

جلال عیاں تھا اور جو فوق البھڑک لباس پہنے تھی کمرے میں داخل ہوئی۔ اس کے ساتھ چار کنیزیں تھیں جو پردوں کے قریب ہی رک گئیں سیتی نے آگے بڑھ کر خاتون کے دونوں ہاتھ اپنے ہاتھ میں لئے اور اس کی پیشانی پر بوسہ دیا اور پھر چند قدم پیچھے ہٹ کر خاموش کھڑا ہو گیا۔ چند ثانیوں تک وہ دونوں ایک دوسرے کو دیکھتے رہے۔ اور اس وقت میں نے اس خاتون کا جائزہ لیا جو مصر میں حسین دخترِ رع، کے نام سے مشہور تھی —— مجھے تو وہ اتنی زیادہ حسین نہ معلوم ہوئی شاید اس لئے کہ اس کے چہرے سے خفگی عیاں تھی۔ چہرے سے ایسا جلال عیاں تھا کہ اگر وہ دہقانی عورتوں کے کپڑے پہنے ہوتی تب بھی شاید گھرانے کی فرد معلوم ہوتی۔ چہرے پر کے جلال اور کرختگی نے اس کے حسن کو دبا دیا تھا۔ اس کے چہرے پر اس ملاحت کا شائبہ تک نہ تھا جو حسن کا خاصہ ہے۔ اس کی آنکھوں میں عجیب طرح کی چمک تھی ہونٹ پتلے اور ناک تیکھی۔ اگر وہ عورتوں کا لباس پہنے نہ ہوتی اور اگر لباس کے نیچے چھاتیوں کا ابھار نظر نہ آ رہا ہوتا تو میں اسے شہزادی کے بجائے شہزادہ ہی سمجھتا۔ اس کا ناک نقشہ اپنے سوتیلے بھائی کا سا تھا۔

''تمہارا آنا مبارک ہو بہن'' سیتی نے کہا اور اس کی اس مسکراہٹ میں طنز تھا۔ ''سرخ کناروں والا جھلمل جھلمل کرتا ہوا لباس، زمرد کا گلوبند، نازک سر پر سنہری تاج، کلائیوں میں منقش کنگن ایک عصائے شاہی کی کسر ہے۔''

بہن! اپنے اس فرماں بردار اور محبت کرنے والے بھائی کے پاس آنے کے لئے اس تکلیف کی کیا ضرورت تھی؟ تم ایک درویش کے حجرے کی تاریکی میں دیوتا رع کی کرن کی طرح اچانک آ گئی ہو اور بچارے درویش کی آنکھیں چندھیا گئی ہیں بلکہ یوں کہو کہ درویشوں کی'' شہزادے نے میری طرف اشارہ کیا۔

''سیتی میرا مذاق نہ اڑاؤ۔'' اس نے رعب دار مردانہ آواز میں کہا۔ ''یہ لباس اور زیورات میں اس لئے پہنی ہوں کہ مجھے پسند ہیں اس کے علاوہ رات کا کھانا میں نے خدائے مصر کے ساتھ کھایا ہے اور جو لوگ فرعون کے دستر خوان میں شریک ہوں انھیں ڈھنگ کا لباس پہننا چاہیے۔ حالانکہ میں نے دیکھا ہے تم اس کا الٹا ہی کرتے ہو۔''

''واقعی! تب تو بڑی خوش قسمت ہو تم اور میں یہی سمجھتا ہوں کہ خدائے مصر اور والد بزرگوار بھی آج بہت خوش ہوں گے۔ لیکن تم ان کے پاس سے اتنی جلدی کیوں چلی آئیں؟

''اس لئے کہ خود انھوں نے مجھے تمہارے پاس ایک پیغام دے کر بھیجا ہے'' وہ خاموش ہو گئی۔ چند ثانیوں تک مجھے گھورتی رہی اور پھر بولی۔ یہ کون آدمی ہے؟ آج سے پہلے میں نے اسے نہیں دیکھا؟''

''بڑی بدقسمت ہو یوسرٹی کہ اس آدمی کو نہیں جانتیں۔ اس کا نام عن آ ہے۔ یہ وقائع نگار ہے

وکریم کے ساتھ ساتھ قہار و جبار بھی ہے۔ سن لے اے فرعون کہ حکومت اور غرور کے نشے میں تو نے غلط فیصلہ کیا تو تو اور تیرا ملک خدا کے عذاب سے نہ بچ سکے گا اور جب اس کا عذاب آئے گا اے فرعون تو نیل کے دونوں کناروں پر کی بستیوں میں تہلکہ پڑ جائے گا۔ لوگ چھپتے پھریں گے لیکن خدا کا عذاب انھیں ہر جگہ آئے گا۔ اے فرعون! اپنی اور مصر کی تباہی کو دعوت نہ دے۔''

یہ سنتے ہی فرعون سفتاح شدید غصے سے کانپنے لگا اور چیخ کر بولا۔

''موسیٰ! تو مجھے ڈراتا اور دھمکاتا ہے۔ تو! جو میرے محل میں اور میرے ٹکڑوں پر پلا ہے۔''

تو مجھے ڈراتا ہے جو ایک قبطی کو مار کر میرے خوف سے صحرا کی طرف بھاگ گیا تھا۔ موسیٰ میں تیرا خدا ہوں۔ اگر تو نے مجھے چھوڑ کر کسی دوسرے خدا کی پرستش کی تو تجھے قید میں ڈلوادوں گا اور تیرے ساتھ تیرے بھائی کو بھی جس کی رنگت دھوپ میں اینٹیں تھاپتے تھاپتے جھلس گئی ہے وقائع نگارو! میرا یہ حکم تحریر کرو۔ اور اے موسیٰ اور اے ہارون میرا یہ حکم تم خود اپنی قوم تک پہنچادو کہ وہ اسی طرح اینٹیں تھاپتے رہیں گے۔ تم لوگ مصر میں رہ کر موٹے اور سرکش ہو گئے ہو۔ لیکن تمہارا غرور توڑ دوں گا اور موسیٰ تو اپنی پیغمبری بھول جائے گا۔ سن اے موسیٰ کہ بنی اسرائیل اب نہ صرف اینٹیں تھاپیں گے بلکہ اینٹوں کے لئے گھاس اور تنکے بھی وہی جمع کریں گے اور اب میں دیکھوں گا کہ تیرا رب میرا کیا بگاڑ لیتا ہے!''

دربار میں سناٹا چھا گیا اور پھر موسیٰ و ہارون نے اپنا اپنا عصا فرعون کی طرف اٹھا دیا اور دونوں نے ایک زباں ہو کر یوں کہا۔

''فرعون! وہ وقت دور نہیں جب تو اس دنیا سے رخصت ہو کر اپنے گناہوں کی سزا بھگتنے کے لئے رب العزت کے حضور پہنچ جائے گا اور اس وقت تجھے معلوم ہوگا کہ میرا رب کیسا انصاف کرنے والا ہے۔ کیسی قوتوں والا ہے۔ اے فرعون! اس دنیا میں تیرے تھوڑے دن باقی رہ گئے ہیں۔ میرے پروردگار نے تیرے دل پر مہر لگا دی ہے اور تیری آنکھوں پر پردہ ڈال دیا ہے کہ نہ تو کچھ سوچتا ہے اور تو دیکھتا ہے۔ سن اے فرعون! مصری تباہ ہوں گے۔ مصر پر عذاب الٰہی نازل ہوگا کہ تم سے پچھلی قوموں عاد اور ثمود پر بھی نازل ہوا تھا۔ مصریوں کا انجام خون اور بھیانک اندھیرے میں ہوگا اور اے فرعون بنی اسرائیل تیری غلامی سے آزاد رہیں گے اور خوش کے نعرے لگاتے مصر سے رخصت ہوں گے اور اس سرزمین میں پہنچیں گے جسے دینے کا خدا نے ہم سے وعدہ کیا ہے۔''

اور اتنا کہنے کے بعد موسیٰ اور ہارون پلٹ کر چل دیئے۔ کسی نے انھیں نہ روکا۔ کوئی روک ہی نہ سکا۔ ہر شخص ایک سناٹے کے عالم میں اپنی جگہ پر کھڑا تھا اور دربار میں خاموشی طاری تھی۔ ہر شخص خائف تھا اور فرعون بت بنا بیٹھا تھا اور اس کا چہرہ، جو چند ثانیوں پہلے غصے سے سرخ ہو رہا تھا، مرد ے

سمان سفید تھا۔ یوسرٹی نے دونوں ہاتھوں سے اپنی آنکھیں ڈھک لی تھیں۔ جیسے اسے کوئی بھیانک منظر نظر آ رہا ہو جسے وہ دیکھنا نہ چاہتی تھی۔ سیتی بے چینی سے پہلو بدل رہا تھا کیونکہ بڑے ہی لرزہ خیز الفاظ تھے جو بنی اسرائیل کے پیغمبروں نے کہے تھے۔

فرعون کا اشارہ پا کر وزیر ہامان نے آہستہ آہستہ اپنا عصا تین دفعہ سنگین فرش پر بجایا اور دروازے کی طرف اشارا کیا۔ یہ اشارا تھا اس بات کا کہ دربار برخواست ہوا۔ لوگ جانے لگے، لیکن وہ اتنے خوفزدہ تھے کہ کسی نے آپس میں بات نہ کی۔ ان کی قوت گویائی جیسے سلوب ہو گئی تھی یہاں تک کہ خاص خاص امرا اور شہزادوں کے علاوہ دربار میں کوئی نہ رہا۔ اب سیتی اٹھا اور فرعون کے سامنے جھکنے کے بعد اس نے یوں کہا۔

خدائے مصر! بنی اسرائیل کے پیغمبروں نے بڑی بھیانک پیشگوئی کی ہے۔ صرف یہی نہیں انھوں نے آپ کو بددعا دی ہے جو خاکم بہ دہن آپ کی مقدس زندگی کے خاتمے کا اعلان کر گئے ہیں اور انھوں نے مصر پر عذاب نازل ہونے کی پیشینگوئی کی ہے جیسا کہ عاد و ثمود پر نازل ہوا تھا اور اے فرعون ان دونوں قوموں کا حال میں نے سنا ہے —— خدائے مصر معاف فرمائیں لیکن یہ حقیقت ہے کہ بنی اسرائیل پر ناقابل برداشت مظالم توڑے جا رہے ہیں اور موسیٰ و ہارون کے غم و غصہ کا یہی سبب ہے چنانچہ میری خدائے مصر سے درخواست ہے کہ مجھے تحریری اجازت نامہ عطا کیا جائے کہ میں ارض جاشان میں جا کر تحقیق کروں کہ بنی اسرائیل پر فرعونی افسروں کے مظالم کی جو داستان بیان کی جاتی ہے اس میں کہاں تک صداقت ہے اور پھر آپ کے حضور اس کی مکمل تحریری روداد پیش کر دوں۔ اس کے بعد اگر خدائے مصر محسوس فرمائیں۔ کہ بنی اسرائیل حقیقت میں ظلم کی چکی میں پس رہے ہیں تو آپ ان کی محنت و مشقت میں تخفیف فرما کر موسیٰ و ہارون کی بددعا اور پیشین گوئی کو بے اثر کر دیں۔ خدائے مصر معاف فرمائیں، لیکن میرا خیال ہے کہ موسیٰ اور ہارون کی بددعا کو کوئی اہمیت نہ دینا اور اسے ہنسی میں اڑا دینا ناعاقبت اندیشی ہے۔ مجھے تو یہ دونوں جھوٹے نہیں معلوم ہوتے۔ میں ان کے خدا کو نہیں جانتا کہ کون ہے اور کیسا ہے۔ لیکن موسیٰ و ہارون نے جس بے خوفی سے گفتگو کی ہے اس سے تو یہی معلوم ہوا ہے کہ ان کا خدا واقعی بڑی قوتوں والا ہے جو ان کا پشت پناہ ہے۔''

سیتی کی یہ تقریر سن کر میں سوچ رہا تھا کہ ایک بار پھر فرعون غصہ ہو جائے گا، لیکن میرا یہ خوف بے جا ثابت ہوا کیونکہ فرعون جب بولا تو اس آدمی کی سی تھکی ہوئی آواز میں بولا جو مایوس سہا ہوا ہو۔

''جیسی تمہاری مرضی میرے بیٹے۔'' اس نے کہا۔ ''لیکن اپنے سارے محافظ سپاہیوں کا دستہ

''میں زیادہ برداشت نہیں کرسکتی۔ حد ہوتی ہے ایک بات کی۔'' یوسرٹی نے اٹھتے ہوئے کہا ''فرعون کا حکم سن لو۔ کل دوپہر سے پہلے تمہیں فرعون کے دربار میں حاضر ہونا ہے جہاں تم سے باز پرس کی جائے گی۔ ایک ذلیل عبرانی کے بدلے میں ایک مصری افسر کو سزائے موت دے کر تم نے سخت غلطی کی ہے اور بڑی ناعاقبت اندیشی کا ثبوت دیا ہے۔ مجھے اور بھی کچھ کہنا ہے لیکن چونکہ وہ بات صرف تمہارے ہی کانوں کے لئے ہے اس لئے وہ پھر کہوں گی۔ اب اجازت چاہتی ہوں۔''

''اتنی جلدی کیا ہے؟ میں تو تمہیں اس عبرانی کا واقعہ سنانا چاہتا تھا۔ خصوصاً ایک لڑکی کے متعلق جس کا نام..... کیا نام تھا اس کا عن آ؟''

''میراپی۔ جو بنی اسرائیل کا چاند'' کے نام سے مشہور ہے۔'' میں نے ڈرتے ڈرتے جواب دیا۔

''ہاں میراپی، بنی اسرائیل کا چاند، یقین مانو یوسرٹی ایسی حسین لڑکی میں نے تو پہلے کبھی دیکھی نہیں۔''

''تو یوں کہو کہ اس معاملے کی تہہ میں لڑکی ہے۔ مجھے پہلے ہی سے شک تھا۔

''کون سے معاملے میں تہہ میں لڑکی نہیں ہوتی یوسرٹی؟ حتیٰ کہ فرعون نے ایک لڑکی کو ہی پیغامبر بنا کر میرے پاس بھیجا ہے اور یہ فرعون نے مجھ سے جواب طلب کرنے کا جو فیصلہ کیا ہے نا تو اس کام میں بھی مجھے تو کسی لڑکی کا ہی ہاتھ معلوم ہوتا ہے۔ پمبا سا! شہزادی صاحبہ کی کنیزوں کو بلا دو، آپ تشریف لے جائیں گی۔''

اور یوسرٹی غصے سے پیر پٹختی چلی گئی۔ میں اپنے ماتھے سے پسینہ پونچھتا اٹھا۔ شہزادہ سیتی آتش دان کے سامنے کھڑا ہنس رہا تھا۔

''عن آ'' اس نے کہا۔ ''شہزادی کی ایک ایک بات لکھ لینا۔ میرے خیال میں اس میں کوئی گہرے معنی پوشیدہ ہیں۔''

''لکھنے کی کوئی ضرورت نہیں۔ شہزادی صاحبہ کے منہ سے نکلا ہوا ایک ایک لفظ آتشیں بن کر میرے دماغ میں چپک گیا ہے۔ میں ان کی آج کی باتیں کبھی فراموش نہ کرسکوں گا۔ خصوصاً اس لئے کہ آج ہی سے شہزادی صاحبہ کو مجھ سے نفرت ہوگئی ہے۔''

یہ نفرت اس جھوٹی اور دکھاوے کی محبت سے بدرجہ بہتر ہے جس کا اظہار اگر تم میرے دوست نہ ہوتے تو، وہ تمہارے سامنے کرتی ـــــ عورتوں میں یہ عجیب خصوصیت ہوتی ہے کہ وہ دل ہی دل میں اس کا احترام کرتی ہیں جس سے وہ بظاہر نفرت کرتی ہے۔ لیکن ان کی محبت سے دیوتا بچائیں کہ وہ

بے چارہ کہیں کا نہیں رہتا۔ خصوصاً جب وہ محبت محض جھوٹی دکھاوے کی ہو اور کسی خاص غرض سے کی گئی ہو۔ چنانچہ عن آ! جس شخص سے عورت محبت کرے اسے ہر وقت ہوشیار رہنا چاہئے۔ میری بات یاد رکھو عن آ کہ ایک وقت وہ آئے گا کہ تمہارا شمار یوسرٹی کے معتمد مشیروں میں ہوگا۔''

اور یہاں میں وقائع نگار عن آ، یہ بتا دینا ضروری سمجھتا ہوں کہ جب سفتاح فرعون بنا اور یوسرٹی اس کی ملکہ تو شہزادہ سیتی کی پیشین گوئی حرف بہ حرف سچ ثابت ہوئی۔ اور اس کے بعد جب یہ مغرور شہزادی بستر مرگ پر پڑی ہوئی تھی تو اس نے مجھے طلب کیا اور اقرار کیا کہ شروع سے ہی وہ دل ہی دل میں میری عزت کرتی ہے اور مجھے وفادار اور سچا سمجھتی ہے حالانکہ یہ کہتے وقت شاید وہ بھول گئی تھی، ایک وقت اس نے مجھ سے سخت دشمنی کا ثبوت دیا تھا، صرف یہ ہی نہیں بلکہ وہ مجھے اپنا دشمن سمجھتی تھی اور شہزادہ سیتی کی ہر حرکت کو مجھ سے منسوب کرتی اور اور مجھے ہی بات کا الزام دیتی کیونکہ اس کے خیال میں سیتی بھولا اور کم عقل تھا اور میرے اشاروں پر ناچتا تھا، دیوتا جانتے ہیں کہ یہ الزام قطعی غلط تھا۔

لیکن چونکہ اسی رات، جس کا ذکر ہو رہا ہے میں ان باتوں کو جانتا نہ تھا اور نہ یہ یقین نہ کرسکتا تھا کہ یوسرٹی دل ہی دل میں میری عزت کرتی ہے، اس لئے میں سہما ہوا تھا۔

''حضور نے شہزادی کی مرضی کے مطابق مجھے رخصت کر دیا ہوتا تو بہتر ہوتا۔'' میں نے کہا۔

''یہ بات شہزادی صاحبہ کو یقیناً بری معلوم ہوئی ہے چنانچہ ہوسکتا ہے کہ وہ میرا سر قلم کر دیں۔''

تو پھر تمہارے ساتھ اسے میرا سر بھی قلم کرنا پڑے گا۔ عن آ! میں نے ایک خاص مقصد کے تحت تمہیں یہاں روکا تھا۔ مقصود اس سے شہزادی کو چڑانا یا غصہ دلانا نہ تھا۔ سنو عن آ! یہ تمہیں معلوم ہی ہوگا کہ شروع سے ہی یہ ہوتا آیا ہے کہ فرعون یا وہ شہزادہ جو فرعون بننے والا ہو اپنی بے حد قریبی رشتہ دار یا اکثر اوقات اپنی بہن سے شادی کرتا ہے کہ شاہی گھرانے کا خون خالص اور لال غیر مخلوط رہے۔''

''جی ہاں یہ میں جانتا ہوں۔ یہ رواج صرف فراعنہ میں ہی نہیں بلکہ اب امرا میں بھی عام ہو چلا ہے۔ اکثر معزز لوگوں نے اپنی بہنوں سے شادیاں کر لی ہیں۔ بڑا ہی واہیات اور گھناؤنا رواج ہے۔''

''میں تم سے متفق ہوں اس کے علاوہ اس طرح نسل بھی ذہنی اور جسمانی طور پر کمزور ہو جاتی ہے۔ شاید یہی سبب ہے کہ میرے والد اپنے والد کی طرح اور خود میں اپنے والد، موجودہ خدائے مصر کی طرح ہوشیار، زیرک اور طاقتور نہیں ہوں۔''

اس کے علاوہ بہن کی محبت کو بیوی کی محبت میں تبدیل کرنا بہت مشکل ہے، اس محبت میں جو بیوی سے ہوتی ہے زمین آسمان کا فرق ہے۔''

''ہاں یہ واقعی مشکل، بہت مشکل کام ہے اور جب اس مشکل کو حل کرنے یعنی بہن کی محبت کو

''خدائے مصر! رسم قدیم کی رو سے آمن میسس کے حق پر میرا حق مقدم ہے اور اس سے پہلے تاج وتخت کی وارث میں ہوں۔''

آمن میسس نے کچھ کہنے کے لئے لب کھولے ہی تھے کہ فرعون نے ہاتھ اٹھا کر اسے خاموش رہنے کا اشارہ کیا۔

''اس کے متعلق کوئی آخری فیصلہ کرنا کاہنوں اور ہمارے عالم مشیروں کا کام ہے۔'' فرعون نے کہا۔ چنانچہ یوسرٹی اور آمن میسس تم دونوں خاموش رہو۔ دیوتا وہ وقت نہ لائیں کہ مصر کے تخت کی خاطر ملک میں خانہ جنگی کا سلسلہ شروع ہو جائے۔ سنو سیتی! تم اب تک غیر شادی شدہ ہو اور اگر کسی ایک یا بہت سی عورتوں سے تمہاری اولاد ہے تو ظاہر ہے کہ وہ شاہی خاندان سے نہیں۔''

''میری کوئی اولاد نہیں خدائے مصر۔

''نہ ہوگی۔ آمن میسس کے تو دوسری عورتوں سے بہت سے بچے ہیں جنہیں ہم نے بھی خود دیکھا ہے۔ البتہ اس کی بیوی یانوری سے جو شاہی خاندان سے تعلق رکھتی ہے، کوئی اولاد نہیں۔''

''اس میں کوئی تعجب کرنے کی بات بھی نہیں۔ میری بیوی میری چچی بھی ہے اور چچیاں اکثر بانجھ ہی ہوتی ہیں۔'' آمن میسس بڑبڑایا۔

''ہماری بیٹی اور شہزادیٔ مصر یوسرٹی بھی اب تک کنواری ہے۔''

''لو بھئی عن آ! اب آ رہی ہے شامت۔'' سیتی نے میرے کان میں کہا۔

''چنانچہ فرعون نے اپنی بات جاری رکھی۔'' سیتی تم ہمارے ارادے سے باخبر ہو گئے کیونکہ ہم نے یوسرٹی کو گذشتہ رات تمہارے پاس اس لئے بھیجا تھا کہ وہ ہمارا یہ حکم.....''

''شہزادیٔ نے خدائے مصر کے کسی حکم کا ذکر نہیں کیا سوائے اس کے کہ میں آج دربار میں حاضر رہو۔'' سیتی نے کہا۔

''تم تنہا کب تھے کہ میں خدائے مصر کا حکم تمہیں سناتی۔'' یوسرٹی نے میری طرف دیکھا۔

''بہر حال اب خود ہمارے منہ سے ہمارا فرمان سن لو۔ سنو! ہم چاہتے ہیں کہ تمہاری شادی یوسرٹی سے جلد از جلد ہو جائے تا کہ فرعون رعمسیس کی نسل میں کسی طرح کا رخنہ نہ پڑے اور تمہارے بعد بھی رعمسیس کی اولاد ہی کی حکومت رہے۔'' یوسرٹی نے شہزادے پر نظریں گاڑ دیں۔ میں بھی گھٹنے پر کاغذ رکھے۔ اور ہاتھ میں قلم لئے شہزادے کی طرف دیکھ رہا تھا میں نے دیکھا کہ سیتی کے ہونٹ کانپنے لگے اور اس کے چہرے سے نفرت سے کراہت کے آثار ہویدا ہوئے۔

''میں نے خدائے مصر کا فرمان سنا۔'' اس نے مردہ سی آواز میں کہا۔

''اگر تمہیں کچھ کہنا ہے تو بلا جھجک کہو۔'' فرعون نے کہا۔

''میں صرف یہ چاہتا ہوں کہ اس شادی کے متعلق میری بہن یوسرٹی کی بھی رائے معلوم کر لی جائے۔ آج تک انھوں نے مجھ سے ایک بہن کی طرح محبت کی ہے۔ کیا وہ اب ایک بیوی کی طرح مجھ سے محبت کر سکیں گی؟''

''اس معاملے میں اور ہر معاملے میں خدائے مصر کی مرضی میری مرضی ہے۔'' یوسرٹی نے کہا۔

''سن لیا تم نے سیتی؟'' فرعون سفتاح نے کہا۔ ''فراعنہ میں قدیم سے ہی یہ رسم چلی آتی ہے۔ پھر یوسرٹی تم سے شادی کرنے سے کیوں انکار کر دیتی! اور بہ فرض محال ایسا ہوا بھی ہوتا تو وہ کسی کی بیوی بنتی؟ آمن میسس شادی شدہ ہے اب صرف سفتاح، یوسرٹی کا بھائی باقی رہ جاتا ہے جو عمر میں یوسرٹی سے چھوٹا ہے۔''

''میں بھی تو اپنی بہن سے دو سال چھوٹا ہوں۔'' سیتی نے نیچی آواز میں کہا۔ خیریت گذری کہ یوسرٹی کے یہ الفاظ نہ سنے۔

''اور پھر میں ایسے بدصورت اور بدہیت آدمی سے کبھی شادی نہ کروں گی۔'' یوسرٹی نے کہا۔

فوراً ہی ایک نوجوان تخت کے پیچھے نکل کر سامنے آیا۔ وہ پستہ قد تھا اور اس کے بال بھورے رنگ کے تھے۔ وہ بے حد چالاک اور عیار معلوم ہوتا تھا لومڑی کی طرح (چنانچہ اسی لئے وہ مصر میں توت کے نام سے مشہور تھا۔ توت ہمارا وہ دیوتا ہے جس کا چہرہ لومڑی جیسا ہے) اس نوجوان کا چہرہ غصے سے سرخ ہو رہا تھا اور اس کی آنکھوں میں سے شعلے نکل رہے تھے۔

''میں اسے برداشت نہیں کر سکتا۔'' اس نے کہا ''حد ہوتی ہے کسی بات کی۔ میری بہن یوں سر دربار میری توہین کرے اور..... اس لئے کہ میں ایک پیر سے لنگڑا ہوں؟ اور اس میں میرا کیا قصور ہے۔ بچپن میں میری دایا نے مجھے گرا دیا اور میری ٹانگ کی ہڈی ٹوٹ گئی۔''

''معلوم ہوتا ہے دایا نے سفتاح کے دادا کو بھی گرا دیا ہوگا کیونکہ وہ بھی لنگڑا تھا۔'' بے کن خوسو نے میرے کان میں کہا۔

''سفتاح غصہ نہ کرو۔ یوسرٹی نے سچ کہا ہے۔'' فرعون بولا۔

''کیا سچ کہا ہے؟ یہی کہ وہ مجھ سے کبھی شادی نہ کرے گی! حالانکہ میں بچپن سے ہی اس کا اس کے حسن کا دیوانہ ہوں اور اس لئے آج تک میں نے شادی نہیں کی۔''

''دیوتا جانے کون بدنصیب ہوگی وہ عورت جو تمہاری بیوی بنے گی۔ بہر حال تم میرا خیال چھوڑ دو اور کسی دوسری عورت کے حسن کے دیوانے بن جاؤ۔ میری طرف سے تمہیں اس کی اجازت ہے۔''

''حضور نے مجھے یہ کیوں کہا کہ میں وقائع نگار ہوں؟'' جب ہم شہزادے کے کمرے سے نکل رہے تھے تو پمبا سا نے کہا۔

''اس لئے کہ یہی میرا پیشہ ہے'' میں نے جواب دیا۔

پمبا سا نے میری طرف دیکھا اور پھر اپنا سر اس طرح ہلایا کہ اس کی سفید اور لمبی داڑھی ہیکل کی چھت پر نصب کئے ہوئے جھنڈے کی طرح لہرانے لگی۔

''نہیں آپ وقائع نگار نہیں، ساحر ہیں اور ایسے زبردست کہ ایک ہی گھنٹہ میں شہزادے کا دل موہ لیا۔ یہ کام تو کوئی شخص نیل کی دوطغیانیوں کے عرصے میں نہیں کرسکتا۔ اگر آپ نے پہلے ہی بتا دیا ہوتا کہ آپ ایسے زبردست ساحر ہیں تو آپ کو اتنے دنوں تک ڈیوڑھی میں انتظار نہیں کرنا پڑتا چنانچہ لاعلمی جو اس غلام سے گستاخی ہوگئی ہے انہیں آپ اپنی رحم دلی سے معاف کردیں۔

طلوع آفتاب کے بعد چوتھا گھنٹہ تھا کہ میں نے اپنے آپ کو عمر میں پہلی مرتبہ فرعون کے دربار میں دوسرے درباریوں کے ساتھ پایا۔ سیتی کے ساتھ دربار میں گیا تھا جہاں فرعون لوگوں کی درخواستیں اور شکایتیں سن کر مناسب فیصلہ کرتا اور احکامات جاری کیا کرتا تھا۔ وہ بہت بڑا کمرہ تھا جس کی چھت بہت سے ستونوں پر ٹکی ہوئی تھی اور ان ستونوں پر دیوتاؤں کے بت بنے ہوئے تھے۔ ستونوں کے بیچ میں مشہور فراعنہ کے قدآدم مجسمے تھے۔ کمرے کے آخری سرے پر اور دروازے کے عین مقابل فرعون کا سنہری تخت تھا۔ کمرے میں ہلکی ہلکی روشنی پھیلی ہوئی تھی کیونکہ روشندان بہت اوپر تھے۔ میں سورج کی تیز روشنی میں سے اس کمرے میں آیا تو پہلے چند ثانیوں تک مجھے کچھ نظر نہ آیا۔ رفتہ رفتہ میری آنکھیں اس دھندلکے میں دیکھنے لگیں اور درباری اور سرمنڈے ہوئے کاہن اور مہنت پُراسرار سایوں کی طرح حرکت کرتے نظر آئے۔

امرائے سلطنت، مہنتوں اور کاہنوں کے علاوہ وہاں دوسرے لوگ بھی تھے۔ مثلاً صحرائے عرب کے شیوخ، شام کے تاجر، کنعان کے بیوپاری، وادیٔ سنیا کے چرواہے جو بھیڑوں کی کھالوں کی تجارت کرتے تھے اور مصر کے کاشتکار جو عرضداشتیں پیش کرنے آئے تھے اور دوسرے لوگ جنہیں ایک خاص مقام سے آگے بڑھنے کی اجازت نہ تھی۔ وہ سب کی سب اپنی جگہ پر کھڑے فرعون کی آمد کے منتظر تھے۔ وہ آپس میں سرگوشیاں کررہے تھے اور قدیم مقبرے میں پھڑپھڑاتی ہوئی چمگادڑوں کی طرح ادھر اُدھر سرک رہے تھے۔

دربار کے کمرے میں چھوٹی چھوٹی ڈیوڑھیاں سی بنی ہوئی تھیں، اور یہ شاہی گھرانے کے افراد کی نشستیں تھیں۔ ہم بھی ایک ڈیوڑھی میں بیٹھے ہوئے تھے۔ شہزادہ سیتی سرخ کوروں والا چغہ زیب

تن کئے ہوئے تھے اور ماتھے پر سانپ کی شکل کا فیتہ لپٹے تھا جو شاہی گھرانے کا خاص نشان تھا لپٹے وہ قدرے آگے جھکا فرعون کا منتظر تھا۔ ہم اس کے پیچھے مؤدب کھڑے تھے چند لمحوں تک وہ اس شخص کی طرح خاموش بیٹھ رہا جس کے خیالات کہیں اور ہی بھٹک رہے ہوں۔ آخر کار وہ گردن گھما کر مجھ سے مخاطب ہوا۔

''اُف! کتنا بیزار کن کام ہے! عن آ! اگر تم اپنی تازہ کہانی لے آئے ہوتے تو وقت کٹ جاتا۔''

''حضور فرمائیں تو میں زبانی ہی وہ کہانی سنادوں۔''

نہیں رہنے دو۔ ممکن ہے کہ تمہاری کہانی سننے میں، میں ایسا محو ہوجاؤں کہ بھول جاؤں کہ میں کہاں ہوں اور کون ہوں۔ دیکھو' اور اس نے ایک شخص کی طرف اشارہ کیا جو ہمارے سامنے یوں گزر رہا تھا جیسے ہمیں دیکھا ہی نہیں۔ وہ بشرے سے حد درجہ ظالم، تندخو اور مغرور معلوم ہوتا تھا۔ ''یہ میرا چچیرا بھائی آمن مسیس ہے۔ بتاؤ تم نے اس کے متعلق کیا اندازہ لگایا ہے؟''

''حضور معاف فرمائیں! آپ کے چچیرے بھائی ہر چند کہ قبول صورت ہیں لیکن ضدی طبیعت کے مالک، ظالم، مغرور اور جسمانی طور پر طاقتور معلوم ہوتے ہیں''

''ظاہر تو سب ہی دیکھ سکتے ہیں کچھ اور بتاؤ عن!''

''میرے خیال میں۔'' میں نے آواز دبا کر کہا کہ کوئی دوسرا نہ سنے۔ ''ان کا دل ان کے بالوں کی طرح سیاہ ہے۔ وہ حاسد ہیں اور اس جذبے نے انہیں لومڑی کی طرح چالاک اور بھیڑیے کی طرح بے درد بنا دیا ہے۔ اور اگر میرا اندازہ غلط نہیں ہے تو حضور وہ آپ سے جلتے ہیں۔ اگر انہیں موقع ملا تو وہ آپ کو..... میں جملہ پورا نہ کرسکا اور خاموش ہوگیا۔

عن آ! کیا انسان ایسا ہی صاف دل اور معصوم نہیں رہ سکتا جیسا کہ وہ پیدا ہوا ہے؟ — بہر حال تمہارا اندازہ غلط نہیں بے شک آمن مسیس حاسد ہے اور اگر اسے موقع ملے تو وہ مجھے نقصان پہنچادے، لیکن یہ تو بتاؤ عن آ کہ آخر میں فتح کس کی ہوگی؟''

میں سوچ ہی رہا تھا کہ اس سوال کا کیا جواب دوں کہ دفعتاً مجھے احساس ہوا کہ کوئی شخص ہمارے پاس کھڑا ہے۔ میں نے گردن گھما کر دیکھا۔ ایک بوڑھا وہیں کھڑا تھا۔ اس کا چہرہ چوڑا اور سر گنجا تھا۔ گھنی بھنوؤں تلے اس کی آنکھیں راکھ میں دبی ہوئی چنگاریوں کی طرح چمک رہی تھیں۔ وہ صنوبر کی لکڑی کی لاٹھی دونوں ہاتھوں سے پکڑے تھا اور اس کے ہاتھ ممیوں کے ہاتھوں کی طرح خشک تھے۔ چند ثانیوں تک وہ ہمیں یوں گھور گھور کر دیکھتا رہا جیسے ہمارے باطن کا جائزہ لے رہا ہو اور پھر نہایت بشاشت سے بولا۔

''سلام اے شہزادۂ مصر۔''

''بے کن خوسو کہہ رہا تھا کہ وہ شاہی خاندان کی ان گنت منگنیوں کی رسومات دیکھ چکا ہے۔ لیکن ایسی مرعوب کن رسم اس نے پہلے نہ دیکھی تھی۔ آپ نے بڑی شان سے شہزادی کی پیشانی پر بوسہ دیا تھا اور پہلی بحثا بحثی کے بعد بھی آپ کا سلوک اُن کے ساتھ بے حد مناسب اور قابل تعریف رہا۔''

''اور آخر تک رہے گا۔ بشرطیکہ شہزادی نے اس ایک بوسے کے علاوہ مجھ سے کچھ اور طلب نہ کیا—اف کتنی نفرت انگیز اور ذلیل بات ہے! جو پہلے بہن ہو، وہی تمہاری بیوی بن جائے۔ کم سے کم میں تو اپنی بہن کے ساتھ زن وشو کے تعلقات قائم نہ کرسکوں گا۔ پیشانی چومنے میں کوئی حرج نہیں۔ کیونکہ میں بچپن سے اس کی پیشانی چومتا آیا ہوں، لیکن وہ بات نہ ہوگی—عن آ! تم اپنی شادی کا قصہ سناؤ—شروع سے آخر تک۔''

☆☆

پانچواں باب

ساحر ''کی''

مندرجہ بالا واقعہ کے بعد اور اپنی شادی سے پہلے سیتی اپنی منگیتر سے پھر ملا یا نہیں یہ میں نہیں جانتا کیونکہ اس بارے میں شہزادے نے بھی مجھے کچھ نہ بتایا۔ میں اپنے عزیز ترین دوست کی شادی میں شریک نہ ہوسکا کیونکہ مجھے ممفس جانے کی اجازت مل گئی تھی کہ میں اپنا مکان اور غیر ضروری سامان فروخت کردوں اور پھر اطمینان اور یکسوئی سے شہزادے کے خاص وقائع نگار کی خدمت انجام دے سکوں۔ چنانچہ یوں ہوا کہ شہزادے کی منگنی کے پورے چودہ دن بعد میں ایک بار پھر شہزادے کے خاص قصر کے دروازے کے سامنے تھا اور میرا ایک خدمت گار اس گدھے کی رسی پکڑے میرے ساتھ کھڑا تھا جس پر میرے مسودات اور ضروری کاغذات کے پلندے لدے ہوئے تھے۔ اس دفعہ مجھے دھکے دے کر نکالنے کے بجائے محافظوں نے میرا استقبال کیا۔ ابھی میں سنگ مرمر کے زینے کے قریب پہنچا بھی نہ تھا کہ بوڑھا حاجب پمبا سا نمودار ہوا اور ایک ایک وقت میں دو دو سیڑھیاں پھلانگتا اس تیزی سے اترنے لگا کہ اس کا سفید چغہ اور اس سے زیادہ سفید داڑھی ہوا میں لہرانے لگی اور مجھے خوف ہوا کہ بڑے میاں کہیں لڑھک کر ہاتھ پاؤں نہ توڑ بیٹھیں۔

''خوش آمدید اے عالم فاضل وقائع نگار خوش آمدید''۔ پمبا سا نے کہا۔ ''تمہارا آنا مبارک ہو—جب سے تم گئے ہو حضور تمہارے یوں منتظر ہیں کہ کسان بارشوں کے بھی ایسے منتظر نہ ہوتے ہوں گے۔ روزانہ وہ مجھ سے پوچھتے ہیں کہ تم آئے یا نہیں اور جناب جب میں نفی میں جواب دیتا تو حضور مجھ پر خفا ہوتے۔ گویا میں نے تمہیں ہی ممفس میں روک رکھا تھا۔ دیوتاؤں کی قسم اگر آج تم نہ آتے تو حضور کل مجھ بوڑھے کو ممفس روانہ کردیتے کہ تمہیں اپنے ساتھ لیتا آؤں اور جناب اس بارے میں تو مجھے بلاناغہ سخت اور سست کہا جاتا تھا کہ میں نے تمہارے ساتھ محافظوں کا ایک دستہ کیوں نہ بھیج دیا اور اگر میں ایسا کرتا تو وزیر ہامان مجھے زندہ نہ چھوڑتا۔ عن آ! میرے دوست! مجھے بھی وہ منتر سکھا دو جس کے ذریعہ تم نے شہزادے کو یوں اپنا لیا ہے کہ وہ تمہارے بغیر ایک پل نہیں رہ سکتے—اس کے عوض میں اپنی ساری

تھا اور ہاتھ میں عصائے شاہی جو قوت اور دوام کی علامت ہے اور جو ہر وقت فرعون کے ہاتھ میں رہتا ہے۔ سیتی بھی غائب ہو گیا اور پھر دوسرے لوگ آئے جنہیں میں پہچان نہ سکا البتہ ایک شبیہہ میں نے پہچان لی۔ وہ شہزادی یوسرٹی تھی۔

اور اب وہاں کچھ نہ تھا۔ شبہیں فضا میں تحلیل ہو گئی تھیں اور میں یہ واقعات بے کن خوسو کو اس آدمی کی طرح سنا رہا تھا جس پر سحر کے ذریعہ غیر فطری نیند طاری کر دی گئی ہو۔ دفعتاً سحر ٹوٹ گیا۔ مجھے ہوش سا آ گیا اور میں اس احمقانہ تصور پر ہنس پڑا لیکن وہ دونوں سیتی اور بے کن خوسو مسکرائے تک نہیں۔

''میرا اور ساحر کی کا اندازہ غلط نہیں ہے۔'' بے کن خوسو نے کہا ''تم غیب داں نہیں ہو۔ تاہم اس کا عنصر تم میں پایا جاتا ہے۔ آج صبح جب ساحر کی نے مجھ سے کہا تھا کہ دربار میں میری ملاقات اس شخص سے ہوگی جو شہزادے سے محبت کرتا ہے تو میں ہنس پڑا تھا کیونکہ ایک مرد ایک عورت سے ہی محبت کر سکتا ہے اور یہاں یہ عجیب معاملہ ہوا ہے کہ ایک مرد دوسرے مرد کو دل و جان سے چاہنے لگا ہے! بہر حال یہاں سے جاتے ہی اس کے متعلق ساحر کی سے مزید گفتگو کروں گا۔ ہش۔ خدائے مصر جلوہ افروز ہو رہے ہیں۔''

اور کہیں دور سے فوراً ہی ایک گونجدار آواز سنائی دی۔

''زندگی! خون! قوت! فرعون!

☆☆

چوتھا باب

خدا کے رسول

''زندگی! خون! قوت! فرعون! کی آوازوں سے کمرے کے در و دیوار کانپ گئے اور جو شخص جہاں کھڑا تھا وہیں سجدے میں گر گیا۔ شہزادہ سیتی اور بوڑھا بے کن خوسو بھی سجدے میں گر گئے اور میں بھی سجدے میں گر گیا۔ دربار کے کمرے میں ایسی گہری خاموشی چھا گئی کہ میں لوگوں کے سانس لینے کی آوازیں سن سکتا تھا۔

اور فرعون منفتاح، خدائے مصر، پسرِ رع اور فراعنہ کا جانشین اور مصر کے ہیکلوں کا کاہن اعلیٰ دربار کے کمرے میں داخل ہوا۔ وہ ایسا فوق البھڑک لباس پہنے تھا کہ اس پر نظر نہ ٹھہرتی تھی اور وہ دیوتا رع کا اوتار، یوں چل رہا تھا کہ زمین تھراتی تھی۔ وہ بوڑھا تھا اور اُس کا چہرہ جھریوں کا جالا ہو کر رہ گیا تھا۔

فرعون سے کوئی دو قدم پیچھے وزیر ہامان چل رہا تھا۔ مرجھایا ہوا اور ممی کا سا کرخت اور جذبات سے عاری چہرہ، اُس کی آنکھوں سے عیاری مترشح تھی اسی کے ساتھ کاہن اعظم چل رہا تھا جو ''راد'' کہلاتا ہے۔ اس کے پیچھے فرعون کے دسترخوان کا نگراں ہو رہا تھا اور اس کے پیچھے فرعون کے ہاتھ دھلانے والا اور ''بوتی'' فرعون کا وقائع نگار اور بہت سے لوگ جن کے نام میں نہیں جانتا۔ پھر پنکھا بردار تھے اور ان کے بعد وہ امرا جو ''فرعون کے ہم پیالہ'' کہلاتے تھے اور ان کے پیچھے سیاہ فام غلام تیغے اٹھائے اور سر جھکائے چل رہے تھے اس پورے گروہ میں صرف ایک عورت تھی جو خدائے مصر اور ہامان کے بیچ میں چل رہی تھی اور یہ عورت شہزادی یوسرٹی تھی جس کے چہرے کا رنگ اس وقت اڑا ہوا تھا اور وہ کچھ بے چین سی نظر آتی تھی۔

فرعون تخت کے نمینے کے قریب پہنچا تو ہامان اور راؤ نے آگے بڑھ کر اسے سہارا دیا لیکن فرعون نے ہاتھ ہلا کر دونوں کو ہٹا دیا اور اپنی دختر یوسرٹی کو آگے بڑھنے کا اشارہ کیا۔ وہ آگے بڑھی اور فرعون اس کے کندھے پر ہاتھ رکھ کے زینہ چڑھنے لگا اور جب تخت تک پہنچا تو اس کا سانس پھول گیا۔ چند ثانیوں تک وہ کھڑا رہا۔ یوسرٹی زینے کے سب سے اوپر والی سیڑھی پر بیٹھ گئی۔ خدائے مصر ایک عظیم دیوتا کی طرح تخت کے سامنے کھڑا اپنے درباریوں کو دیکھتا رہا۔ دفعتاً اس نے اپنا عصا اٹھایا اور دربار میں جتنے

بھی لوگ تھے سروقد کھڑے ہوئے۔ کیڑوں کی سرسراہٹ اور ہتھیاروں کی جھنکار سے کمرے کی فضا معمور ہوگئی۔ اب فرعون بیٹھ گیا اور ایک بار پھر سب ایک زبان ہو کر چلائے۔

''زندگی! خون! قوت! فرعون! فرعون! فرعون!

پھر موت کی سی خاموشی چھا گئی اور اس خاموشی میں، مَیں نے فرعون کو یوسرٹی سے یوں کہتے سنا۔

''آمن مسیس اور دوسرے شہزادے تو موجود ہیں لیکن ہماری آنکھیں ولی عہد سیتی کو نہیں دیکھ رہیں۔''

''کہیں ستونوں کے پیچھے بیٹھے ہوں گے۔'' یوسرٹی نے جواب دیا۔ ''میرے بھائی کو شان وشوکت اور تکلف سے نفرت ہے۔''

سیتی ٹھنڈا سانس لے کر اٹھا مجھے اور بے کن خوسو کو اپنے پیچھے آنے کا اشارہ کیا۔ ہم تینوں خدائے مصر کے سامنے پہنچے۔

''سلام اے خدائے مصر اور میرے پدر۔'' سیتی نے جھک کر کہا۔

''سلام اے ولی عہد اور میرے پسر بیٹھو۔''

تخت کے قدموں میں قدرے دائیں طرف رکھی ہوئی کرسی پر شہزادہ بیٹھ گیا، بائیں طرف اور تخت سے ذرا دور آمن مسیس بیٹھا ہوا تھا۔ میں اور بے کن خوسو شہزادے کی کرسی کے پیچھے مودّب کھڑے ہو گئے۔

اور دربار کی کارروائی شروع ہوئی۔ لوگ اپنی اپنی درخواستیں لے کر یکے بعد دیگرے فرعون کے سامنے آنے لگے۔ یہ لوگ اپنی درخواستیں لکھ کر لائے تھے۔ وزیر ہامان ان سے درخواستیں لے کر ایک چرمی تھیلے میں ڈالتا جاتا تھا جسے ایک سیاہ فام غلام پکڑے تھا۔ بعض لوگوں کو جن کی درخواستیں پچھلے دربار میں موصول ہوئی تھیں تحریری جواب مل گئے۔ پھر صحرائی قبائل کے شیوخ آئے اور ان قلعوں کے حاکم جو شام کی سرحد پر تھے اور تاجر جن کو کسی فرعونی افسر نے نقصان پہنچایا تھا ان سب کی التجاؤں، درخواستوں اور شکایتوں کو وقائع نگار تحریر کرتا جاتا تھا۔ بعض کے مقدمے اسی وقت فیصل ہو گئے، بعض کے دوسرے دربار تک ملتوی رکھے گئے اور یہ سب وزیر ہامان کر رہا تھا فرعون تخت پر خاموش بیٹھا تھا۔ اور اپنی باریک آنکھوں سے کہیں خلا میں دیکھ رہا تھا۔

''عن آ! میں نے کہا تھا نا کہ بڑا ہی اکتا دینے والا کام ہے یہ۔'' شہزادے نے گردن گھمائے بغیر سرگوشی میں کہا۔ ''اب تو تم یہی سوچتے ہو گے کہ ممفس میں بیٹھے کہانیاں لکھا کرتے اور یہاں نہ آتے۔''

اس سے پہلے کہ میں کوئی جواب دیتا کمرے کے دروازے کے قریب کھڑے ہوئے لوگوں میں کھلبلی سی مچ گئی۔ لوگ گھبرا گھبرا کر دائیں بائیں دبنے اور ایک دوسرے پر گرنے لگے۔ ہم سب ایک طرف متوجہ ہو گئے۔

اور میں نے دیکھا کہ ایک طویل القامت شخص عجب شان و تمکنت اور بے خوفی سے تختِ فرعون کی طرف بڑھا چلا آ رہا تھا۔ حالانکہ وہ معمر تھا لیکن اس کی کمر میں خم نہ آیا تھا اور نہ اس کی داڑھی اور سر کے بال ہی سفید ہوئے تھے۔ وہ بھیڑ کی کھال کی عبا پہنے تھا جیسی کہ عموماً گڈریے پہنا کرتے ہیں۔ اس کے ہاتھ میں ایک لمبا اور قدرے موٹا عصا تھا۔ اس کے چہرے سے ایسا رعب و دبدبہ ہویدا تھا کہ دیکھتے ہی بدن پر لرزہ پڑ جاتا تھا وہ سر جھکائے ایک شانِ بے اعتنائی سے بڑھا چلا آ رہا تھا اور لوگ دائیں بائیں دب کر اسے راستہ دیتے جاتے تھے اور وہ آنے والا اکیلا نہ تھا۔ اس کے پیچھے ہی دوسرا شخص تھا جو شکل وصورت میں پہلے جیسا ہی مگر عمر اس سے زیادہ تھا اس کی داڑھی اور سر کے بال صحرا کی ریت کی طرح سفید ہو رہے تھے۔ وہ بھی بھیڑ کی کھال کی عبا پہنے تھا اور اس کے ہاتھ میں بھی عصا تھا۔ اب درباری آپس میں سرگوشیاں کرنے لگے اور میں نے سنا کہ وہ گھبرائی ہوئی آواز میں کہہ رہے تھے۔

''بنی اسرائیل کے پیغمبر! بنی اسرائیل کے پیغمبر!''

وہ دونوں فرعون کے تخت کے سامنے جا کھڑے ہوئے انہوں نے فرعون کو سجدہ نہ کیا اور سلام بھی نہ کیا۔ فرعون نے ان کی طرف دیکھا لیکن منہ سے کچھ کہہ نہ سکا۔ چند ثانیوں تک کوئی کچھ نہ بولا اور نہ ہی کسی کو یہ ہمت ہوئی کہ آگے بڑھ کر دونوں پیغمبروں کے سر جبراً فرعون کے سامنے جھکا دے۔ پھر پہلے پیغمبر نے نہایت گونجدار آواز میں کہا۔

''فرعون! پہچانتا ہے مجھے؟''

''پہچانتا ہوں۔'' فرعون نے نیچی آواز میں کہا۔ ''ہم دونوں ساتھ کھیلے ہیں اور تم وہی تو ہو جسے میری بہن[1] نے جواب اس دنیا میں نہیں دریائے نیل میں ایک ٹوکری میں بہتے پایا تھا اور تمہیں نیل سے نکال کر تمہارا نام — ''پانی سے نجات پایا ہوا رکھا ہے۔''

''سنو فرعون! رب العالمین نے مجھے اپنا رسول اور پیغمبر بنا کر تمہارے پاس بھیجا ہے۔''

''رب العالمین کیا؟''

''وہ آسمانوں کا زمین کا اور دونوں کے بیچ میں جو کچھ ہے سب کا رب ہے۔''

فرعون ہنسا اور یوں کہا۔

---

[1] حضرت موسیٰ کو جس عورت نے نیل سے نکالا تھا اس کو قرآن عزیز نے فرعون کی بیوی کہا ہے، لیکن تورات میں اس کو فرعون کی بیٹی کہا ہے۔ مفسرین اس اختلاف کو زیادہ اہمیت نہیں دیتے اور کہتے ہیں کہ حضرت موسیٰ کو اٹھایا تو ہے فرعون کی بیٹی نے لیکن آپ کو بیٹا بنانے کی خواہش فرعون کی بیوی آسیہ نے کی ہے۔ یہ عمسیس دوم کا دورِ حکومت تھا۔ جب بنی اسرائیل کی نرینہ اولاد فرعون کے حکم سے قتل کر دی جاتی تھی۔ جب آپ فرعون کے مقابلے میں آئے تو آپ کا سن شریف اسی سال کا تھا۔ (قصص القرآن جلد اول)

''موسیٰ[1]! عجیب بات کہتے ہو تم!''

''وہ تمہارا بھی رب ہے اور تمہارے باپ داداؤں کا بھی رب ہے۔'' موسیٰ کے بھائی ہارون نے کہا۔

فرعون نے قہقہہ لگایا اور درباریوں سے کہا۔

''جو پیغمبر تمہارے پاس بھیجا گیا ہے نرا دیوانہ ہے۔''

''فرعون!'' موسیٰ نے کڑک کر کہا۔ ''مشرق و مغرب اور دونوں کے بیچ میں جو کچھ ہے وہ سب کا رب ہے۔''

فرعون نے وزیر ہامان سے کہا۔

''میرے لئے ایک بہت بلند گھر بناؤ۔ میں اس پہ چڑھ کر دیکھوں گا کہ موسیٰ کا رب کیسا ہے۔''

''میرا رب مالکِ کل ہے وہ مارتا ہے.....''

''یہ تو میں بھی کر سکتا ہوں موسیٰ ابھی ایک اشارہ کروں تو لوگ خود تمہاری اور بھائی ہارون کی گردن اڑا دیں۔''

''میرا رب جلاتا بھی ہے۔''

اور یہ سن کر فرعون پر سکتہ سا طاری ہو گیا۔ چند ثانیوں تک وہ خاموش بیٹھا رہا اور پھر جھنجھلا کر بولا۔

''کیا چاہتے ہو تم؟''

''ہم اپنے پروردگار کی طرف سے دو اہم باتیں لے کر آئے ہیں۔ فرعون خدا کے سامنے جھک جا اور بنی اسرائیل کو میرے ساتھ جانے دے تاکہ ہم یہاں سے تین دن کی مسافت پر بیابان میں اپنے خدا کے حضور قربانی پیش کریں۔''

''تم یہاں قربانی کیوں نہیں کرتے؟''

''اس لئے کہ ہم جس جانور[2] کی قربانی کریں گے اسے مصری مقدس و محترم سمجھتے ہیں'' ہارون نے کہا۔

''موسیٰ! تو مجھ پر حکم چلاتا ہے۔ میں تجھے اور تیری قوم کو نہ جانے دوں گا اور کیوں جانے دوں؟''

''بہتر ہے کہ اس سوال کا جواب تم اپنے بیٹے سیتی سے طلب کرو۔'' ہارون نے کہا۔ ''پوچھو

[1] موسیٰ مصری لفظ ہے۔ صحیح تلفظ ''ماشہ'' ہے۔ یعنی پانی سے نجات پایا ہوا۔ [2] مراد گائے سے ہے جسے مصری مقدس سمجھتے تھے۔
(مظہر الحق علوی)

اس سے کہ گزشتہ رات اس نے بازار میں کیا دیکھا؟ پوچھو اس سے اے فرعون! کہ اس نے ایک افسر کو کیوں ہلاک کیا۔ بنی اسرائیل پر بہت ظلم ہو چکا۔ وہ بہت کچھ برداشت کر چکے۔ اب میرے رب کا حکم یوں ہے کہ وہ تمہاری غلامی سے نجات پائیں اے فرعون! اگر تمہارا بیٹا ان سوالوں کے جواب دیتے ہوئے ڈرتا ہے اس لڑکی سے پوچھ، جس کا نام میراپی ہے اور جو بنی اسرائیل کا چاند کہلاتی ہے۔ اے ناتھان کی بیٹی آگے آؤ۔''

اور میراپی فرعون کے تخت کے سامنے آ کھڑی ہوئی اور آتے ہی اُس نے شہزادے پر ایک نظر ڈالی۔ وہ سفید لباس پہنے تھی اور سر پر سیاہ اوڑھنی ڈالے تھی۔ بنی اسرائیل کے چاند کا حسن دیکھ کر میں حیران رہ گیا۔

''بول! اے لڑکی۔'' فرعون نے کہا۔

میراپی نے اپنی مترنم آواز میں پورا واقعہ سنا دیا۔

''میرے بیٹے! اس لڑکی نے جو کچھ کہا کیا وہ سچ ہے؟' جب میراپی خاموش ہوئی تو فرعون نے سیتی سے پوچھا۔

''جی ہاں اے خدائے مصر اس کا ایک ایک لفظ سچ ہے۔''

''میں نہیں کہہ سکتا کہ اس معاملے میں تم نے جو انصاف کیا وہ کہاں تک صحیح اور کہاں تک غلط ہے تاہم اتنا ضرور کہوں گا چونکہ خوکا نے تمہیں تھپڑ مارا تھا اس لئے اس کی سزا موت ہی ہو سکتی ہے۔

فرعون خاموش ہو گیا اور چند ثانیوں تک کہیں خلا میں گھورتا رہا اور پھر اس نے یوں کہا۔

''موسیٰ! اب تم کیا چاہتے ہو؟ تم نے سن ہی لیا۔ اس افسر کی گردن ماردی گئی۔ چنانچہ معاملہ ختم ہوا۔ اب تم اپنی قوم میں واپس جاؤ۔''

''نہیں فرعون! معاملہ ختم نہیں ہوا ہے۔ معاملہ تو اب شروع ہوا ہے۔ ہارون نے کہا۔

''تم اور کیا چاہتے ہو؟''

''فرعون'' موسیٰ نے کہا۔ ''سرکشی سے باز آ اور اپنے پیدا کرنے والے کے سامنے جھک جا اب فرعون! بنی اسرائیل کو اپنی غلامی سے آزاد کر۔ بنی اسرائیل سے اب اینٹیں تھاپنے اور تمہارے شہروں کی فصیلیں بنانے کا کام نہ لیا جائے۔''

''اور اگر میں انکار کروں تو؟'' فرعون نے پوچھا۔

''تو سن اے فرعون کہ ابراہیم کے خدا اور یوسف کے خدا اور ہمارے خدا اور زمینوں اور آسمانوں کے خدا کا قہر و غضب تجھ پر اور تیرے ملک پر نازل ہوگا۔ ہمارا رب بڑی قوتوں والا ہے اور رحیم

وکریم کے ساتھ ساتھ قہار و جبار بھی ہے۔ سن لے اے فرعون کہ حکومت اور غرور کے نشے میں تو نے غلط فیصلہ کیا تو تو اور تیرا ملک خدا کے عذاب سے نہ بچ سکے گا اور جب اس کا عذاب آئے گا اے فرعون تو نیل کے دونوں کناروں پر کی بستیوں میں تہلکہ پڑ جائے گا۔ لوگ چھپتے پھریں گے لیکن خدا کا عذاب انھیں ہر جگہ آئے گا۔ اے فرعون! اپنی اور مصر کی تباہی کو دعوت نہ دے۔''

یہ سنتے ہی فرعون سفتاح شدید غصے سے کانپنے لگا اور چیخ کر بولا۔

''موسیٰ! تو مجھے ڈراتا اور دھمکاتا ہے۔ تو! جو میرے محل میں اور میرے ٹکڑوں پر پلا ہے۔''

تو مجھے ڈراتا ہے جو ایک قبطی کو مار کر میرے خوف سے صحرا کی طرف بھاگ گیا تھا۔ موسیٰ میں تیرا خدا ہوں۔ اگر تو نے مجھے چھوڑ کر کسی دوسرے خدا کی پرستش کی تو تجھے قید میں ڈلوا دوں گا اور تیرے ساتھ تیرے بھائی کو بھی جس کی رنگت دھوپ میں اینٹیں تھاپتے تھاپتے جھلس گئی ہے وقائع نگارو! میرا یہ حکم تحریر کرو۔ اور اے موسیٰ اور اے ہارون میرا یہ حکم تم خود اپنی قوم تک پہنچا دو کہ وہ اسی طرح اینٹیں تھاپتے رہیں گے۔ تم لوگ مصر میں رہ کر موٹے اور سرکش ہو گئے ہو۔ لیکن تمہارا غرور توڑ دوں گا اور موسیٰ تو اپنی پیغمبری بھول جائے گا۔ سن اے موسیٰ کہ بنی اسرائیل اب نہ صرف اینٹیں تھاپیں گے بلکہ اینٹوں کے لئے گھاس اور تنکے بھی وہی جمع کریں گے اور اب میں دیکھوں گا کہ تیرا رب میرا کیا بگاڑ لیتا ہے!''

دربار میں سناٹا چھا گیا اور پھر موسیٰ و ہارون نے اپنا اپنا عصا فرعون کی طرف اٹھا دیا اور دونوں نے ایک زباں ہو کر یوں کہا۔

''فرعون! وہ وقت دور نہیں جب تو اس دنیا سے رخصت ہو کر اپنے گناہوں کی سزا بھگتنے کے لئے رب العزت کے حضور پہنچ جائے گا اور اس وقت تجھے معلوم ہو گا کہ میرا رب کیسا انصاف کرنے والا ہے۔ کیسی قوتوں والا ہے۔ اے فرعون! اس دنیا میں تیرے تھوڑے دن باقی رہ گئے ہیں۔ میرے پروردگار نے تیرے دل پر مہر لگا دی ہے اور تیری آنکھوں پر پردہ ڈال دیا ہے کہ نہ تو کچھ سوچتا ہے اور تو دیکھتا ہے۔ سن اے فرعون! مصری تباہ ہوں گے۔ مصر پر عذاب الٰہی نازل ہو گا کہ تم سے پچھلی قوموں عاد اور ثمود پر بھی نازل ہوا تھا۔ مصریوں کا انجام خون اور بھیانک اندھیرے میں ہو گا اور اے فرعون بنی اسرائیل تیری غلامی سے آزاد رہیں گے اور خوش کے نعرے لگاتے مصر سے رخصت ہوں گے اور اس سرزمین میں پہنچیں گے جسے دینے کا خدا نے ہم سے وعدہ کیا ہے۔''

اور اتنا کہنے کے بعد موسیٰ اور ہارون پلٹ کر چل دیئے۔ کسی نے انھیں نہ روکا۔ کوئی روک ہی نہ سکا۔ ہر شخص ایک سناٹے کے عالم میں اپنی جگہ پر کھڑا تھا اور دربار میں خاموشی طاری تھی۔ ہر شخص خائف تھا اور فرعون بت بنا بیٹھا تھا اور اس کا چہرہ، جو چند ثانیوں پہلے غصے سے سرخ ہو رہا تھا، مرد [illegible]

سمان سفید تھا۔ یوسرٹی نے دونوں ہاتھوں سے اپنی آنکھیں ڈھک لی تھیں۔ جیسے اسے کوئی بھیانک منظر نظر آ رہا ہو جسے وہ دیکھنا نہ چاہتی تھی۔ سیتی بے چینی سے پہلو بدل رہا تھا کیونکہ بڑے ہی لرزہ خیز الفاظ تھے جو بنی اسرائیل کے پیغمبروں نے کہے تھے۔

فرعون کا اشارہ پا کر وزیر ہامان نے آہستہ آہستہ اپنا عصا تین دفعہ سنگین فرش پر بجایا اور دروازے کی طرف اشارا کیا۔ یہ اشارا تھا اس بات کا کہ دربار برخواست ہوا۔ لوگ جانے لگے، لیکن وہ اتنے خوفزدہ تھے کہ کسی نے آپس میں بات نہ کی۔ ان کی قوت گویائی جیسے سلوب ہو گئی تھی یہاں تک کہ خاص خاص امرا اور شہزادوں کے علاوہ دربار میں کوئی نہ رہا۔ اب سیتی اٹھا اور فرعون کے سامنے جھکنے کے بعد اس نے یوں کہا۔

خدائے مصر! بنی اسرائیل کے پیغمبروں نے بڑی بھیانک پیشگوئی کی ہے۔ صرف یہی نہیں انھوں نے آپ کو بددعا دی ہے جو خاکم بہ دہن آپ کی مقدس زندگی کے خاتمے کا اعلان کر گئے ہیں اور انھوں نے مصر پر عذاب نازل ہونے کی پیشینگوئی کی ہے جیسا کہ عاد و ثمود پر نازل ہوا تھا اور اے فرعون ان دونوں قوموں کا حال میں نے سنا ہے —— خدائے مصر معاف فرمائیں لیکن یہ حقیقت ہے کہ بنی اسرائیل پر ناقابل برداشت مظالم توڑے جا رہے ہیں اور موسیٰ و ہارون کے غم و غصہ کا یہی سبب ہے چنانچہ میری خدائے مصر سے درخواست ہے کہ مجھے تحریری اجازت نامہ عطا کیا جائے کہ میں ارض جاشان میں جا کر تحقیق کروں کہ بنی اسرائیل پر فرعونی افسروں کے مظالم کی جو داستان بیان کی جاتی ہے اس میں کہاں تک صداقت ہے اور پھر آپ کے حضور اس کی مکمل تحریری روداد پیش کر دوں۔ اس کے بعد اگر خدائے مصر محسوس فرمائیں۔ کہ بنی اسرائیل حقیقت میں ظلم کی چکی میں پس رہے ہیں تو آپ ان کی محنت و مشقت میں تخفیف فرما کر موسیٰ و ہارون کی بددعا اور پیشین گوئی کو بے اثر کر دیں۔ خدائے مصر معاف فرمائیں، لیکن میرا خیال ہے کہ موسیٰ اور ہارون کی بددعا کو کوئی اہمیت نہ دینا اور اسے ہنسی میں اڑا دینا ناعاقبت اندیشی ہے۔ مجھے تو یہ دونوں جھوٹے نہیں معلوم ہوتے۔ میں ان کے خدا کو نہیں جانتا کہ کون ہے اور کیسا ہے۔ لیکن موسیٰ و ہارون نے جس بے خوفی سے گفتگو کی ہے اس سے تو یہی معلوم ہوا ہے کہ ان کا خدا واقعی بڑی قوتوں والا ہے جو ان کا پشت پناہ ہے۔''

سیتی کی یہ تقریر سن کر میں سوچ رہا تھا کہ ایک بار پھر فرعون غصہ ہو جائے گا، لیکن میرا یہ خوف بے جا ثابت ہوا کیونکہ فرعون جب بولا تو اس آدمی کی سی تھکی ہوئی آواز میں بولا جو مایوس سہما ہوا ہو۔

''جیسی تمہاری مرضی میرے بیٹے۔'' اس نے کہا۔ ''لیکن اپنے سارے محافظ سپاہیوں کا دستہ

لیتے جانا۔ان عبرانیوں کی طرف سے مطمئن نہیں ہوں۔مبادا وہ تمہیں گزند پہنچانے کی کوشش کریں یہ لوگ بھی مکسوس[1] کی طرح جن کا خون ان میں سے بہت سوں کی رگوں میں گردش کر رہا ہے مصریوں سے نفرت کرتے ہیں۔یہی تو وہ قوم ہے جس نے ہمارے خلاف نوبیا کے وحشیوں سے ساز باز کی تھی اور انہی کے پیغمبر اب کسی ان دیکھے خدا کا نام لے کر ہمیں ڈرا دھمکا رہے ہیں۔سیتی مجھے عبرانیوں پر اعتبار نہیں۔تاہم تمہاری مرضی کے مطابق تحریری اجازت نامہ تمہیں مل جائے گا۔سیتی تم ضرورت سے زیادہ رحم دل ہو،خصوصاً ان عبرانیوں کے معاملے میں،چنانچہ ہمارا فیصلہ ہے کہ تم تنہا نہ جاؤ گے بلکہ آمن مسیس بھی تمہارے ساتھ جائے گا۔بس ہم کہہ چکے۔"

"زندگی! خون! قوت! فرعون! فرعون! فرعون!" سیتی اور آمن مسیس نے کہا۔

"میرا خیال تھا کہ اب دربار کی کارروائی ختم ہوئی لیکن ایسا نہ ہوا۔

"محافظ دستے کے سپاہی کمرے کے آخری سرے پر چلے جائیں۔" فرعون نے کہا۔"ہمارے مشیر یہیں ٹھہرے رہیں۔"

میں جانے کے لئے پلٹا تو سیتی نے مجھے روکتے ہوئے کہا۔

"عن آ! تم یہیں ٹھہرو،خدائے مصر جو کچھ کہیں تحریر کر لو۔"

فرعون نے میری طرف دیکھ کر سیتی سے پوچھا۔

"یہ کون مہاشے ہیں؟"

"اے خدائے مصر!" سیتی نے جواب دیا۔"یہ میرا خاص وقائع نگار اور معتمد ہے اگر یہ نہ ہوتا تو گذشتہ رات میں زخمی ہو جاتا۔

"اگر تمہیں اس آدمی پر اعتبار ہے تو یونہی سہی" فرعون نے کہا۔"لیکن تمہارے وقائع نگار نے یہاں جو کچھ سنا اور دیکھا اس کا ایک لفظ بھی اگر بھولے سے اس کی زبان پر آیا تو اس کی سزا موت ہوگی۔"

یوسرٹی نے چیں بہ جبیں ہو کر پہلے مجھے اور پھر سیتی کو دیکھا۔شاید وہ کچھ کہنا چاہتی تھی لیکن پھر اس خیال سے چپ ہو رہی کہ فرعون کا حکم بدلا نہیں جا سکتا۔بے کن خو سو بھی فرعون کے خاص مشیر کی

[1] تقریباً ۱۸۰۰ء قبل مسیح میں ایک وحشی قوم خانہ بدوش سوئز سے گذر کر مصر پر ٹوٹ پڑی جس کے سامنے مصری ٹھہر نہ سکے اس فاتح قوم کو مکسوس (گڈریے) کہا جاتا ہے۔مورخین اس بات پر متفق الرائے ہیں کہ یہ لوگ عرب کے بدوی تھے جو قحط سالی سے عاجز آ کر مصر کے تر و تازہ ملک میں گھس آئے تھے۔اس فاتح قوم کے سردار کا نام "سالاتیس" تھا جو بعد میں فرعون بنا اور ممفس کو اپنا دارالسلطنت قرار دیا۔حضرت یوسف جب مصر کے بازاروں میں بکے تھے تو مصر پر مکسوس ہی کی حکومت تھی اس خاندان کی حکومت مصر پر کوئی دو سو سال تک رہی اور پھر مصر کے اصلی باشندے اُن پر غالب آئے۔مصر کا سب سے بڑا بت اور دنیا کا عجوبہ ابوالہول اسی فاتح قوم کی یادگار ہے۔
(مظہر الحق علوی)

حیثیت سے وہیں رکا رہا۔جب دوسرے لوگ کمرے کی انتہائی سرے پر جا چکے اور فرعون کے قریب خاص خاص آدمیوں کے علاوہ کوئی نہ رہا تو خدائے مصر نے نہایت گمبھیر اور فیصلہ کن آواز میں یوں کہا۔

"سیتی،تنہا تم ہی میرے بیٹے ہو جو کہ میری بیوی ملکہ نفرتی کے سے ہو۔تمہاری ماں شاہی خاندان سے تھی اور اس کے خون میں کسی طرح کی آمیزش نہ تھی۔یہ سچ ہے کہ تم پہلوٹھی کی اولاد نہیں ہو کیونکہ شہزادہ "راماسو" اور فرعون نے عورتوں کے سے چہرے والے ایک شخص کی طرف اشارا کیا جو بشرے سے بے وقوف معلوم ہوتا تھا عمر میں تم سے بڑا ہے لیکن یہ بات تو خود راماسو بھی جانتا ہے کہ ہر چند وہ عمر میں تم سے دو سال بڑا ہے لیکن وہ مصر کے تاج و تخت کا وارث نہیں ہو سکتا۔اس کی ماں.....شامی ہے راماسو! ہم غلط تو نہیں کہہ رہے۔"

"نہیں اے خدائے مصر آپ غلط نہیں کہہ رہے" راماسو نے جواب دیا اور پھر مجھے تاج و تخت کی کوئی خواہش بھی نہیں۔حضور نے مجھے جو عہدہ جائیداد اور دولت عطا کی ہے وہ میرے لئے کافی سے زیادہ ہے۔"

"راماسو کے یہ الفاظ لکھ لئے جائیں۔" فرعون نے کہا"اور اس کی ایک نقل تانیس اور طب کے ہیکلوں میں رکھ دی جائے تاکہ سند رہے اور بعد میں کسی طرح کا جھگڑا نہ پڑے۔"

"فرعون کے وقائع نگار اور سیتی کے اشارے پر میں بھی راماسو کے الفاظ لکھ چکا تو فرعون نے اپنی بات جاری رکھتے ہوئے کہا۔

"چنانچہ سیتی! مصر کے تاج و تخت کے صحیح وارث تم ہی ہو۔اور اگر ان عبرانی پیغمبروں کی پیشین گوئی غلط نہیں ہے تو بہت جلد تم میری جگہ بیٹھے ہو گے۔"

"دیوتا حضور کو ہمیشہ سلامت رکھیں۔" سیتی نے کہا۔"اے خدائے مصر! مجھے تاج و تخت کا لالچ نہیں ہے اور نہ ہی میں شہرت و عظمت کا خواہاں ہوں۔دیوتا گواہ ہیں کہ میں آپ کو تندرست اور سلامت دیکھنا چاہتا ہوں۔"

"سیتی! کوئی ہمیشہ سلامت نہیں رہا۔پھر خدائے مصر اور دیوتا رع کے اوتار ہیں اس کے باوجود ایک نہ ایک دن ہمیں اوزبرس کے حضور جانا ہے۔تمہیں تاج و تخت کا لالچ ہو یا نہ ہو بہر حال یہ تمہارا جائز حق ہے۔اگر تم اپنے اس حق سے دست بردار ہو گئے تو پھر اس پر تمہارے چچیرے بھائی آمن میسس کا حق ہوگا جو صحیح النسب ہے اور پھر کوئی نہیں جانتا کہ اس کے بعد کون تخت پر بیٹھے گا حالانکہ پھر تمہاری سوتیلی بہن اور ہماری بیٹی یوسرٹی کا درجہ ہے۔"

اب پہلی دفعہ یوسرٹی نے زبان کھولی اور بڑی بے پروائی سے اس نے یوں کہا۔

''خدائے مصر! رسم قدیم کی رو سے آمن میسس کے حق پر میرا حق مقدم ہے اور اس سے پہلے تاج وتخت کی وارث میں ہوں۔''

آمن میسس نے کچھ کہنے کے لئے لب کھولے ہی تھے کہ فرعون نے ہاتھ اٹھا کر اسے خاموش رہنے کا اشارہ کیا۔

''اس کے متعلق کوئی آخری فیصلہ کرنا کاہنوں اور ہمارے عالم مشیروں کا کام ہے۔'' فرعون نے کہا۔ چنانچہ یوسرٹی اور آمن میسس تم دونوں خاموش رہو۔ دیوتا وہ وقت نہ لائیں کہ مصر کے تخت کی خاطر ملک میں خانہ جنگی کا سلسلہ شروع ہو جائے۔ سنو سیتی! تم اب تک غیر شادی شدہ ہو اور اگر کسی ایک یا بہت سی عورتوں سے تمہاری اولاد ہے تو ظاہر ہے کہ وہ شاہی خاندان سے نہیں۔''

''میری کوئی اولاد نہیں خدائے مصر۔

''نہ ہوگی۔ آمن میسس کے تو دوسری عورتوں سے بہت سے بچے ہیں جنہیں ہم نے بھی خود دیکھا ہے۔ البتہ اس کی بیوی یانوری سے جو شاہی خاندان سے تعلق رکھتی ہے، کوئی اولاد نہیں۔''

''اس میں کوئی تعجب کرنے کی بات بھی نہیں۔ میری بیوی میری چچی بھی ہے اور چچیاں اکثر بانجھ ہی ہوتی ہیں۔'' آمن میسس بڑبڑایا۔

''ہماری بیٹی اور شہزادیٔ مصر یوسرٹی بھی اب تک کنواری ہے۔''

''لو بھئی عن آ! اب آرہی ہے شامت۔'' سیتی نے میرے کان میں کہا۔

''چنانچہ فرعون نے اپنی بات جاری رکھی۔'' سیتی تم ہمارے ارادے سے باخبر ہو گئے کیونکہ ہم نے یوسرٹی کو گذشتہ رات تمہارے پاس اس لئے بھیجا تھا کہ وہ ہمارا یہ حکم.....''

''شہزادیٔ نے خدائے مصر کے کسی حکم کا ذکر نہیں کیا سوائے اس کے کہ میں آج دربار میں حاضر رہوں۔'' سیتی نے کہا۔

''تم تنہا کب تھے کہ میں خدائے مصر کا حکم تمہیں سناتی۔'' یوسرٹی نے میری طرف دیکھا۔

''بہر حال اب خود ہمارے منہ سے ہمارا فرمان سن لو۔ سنو! ہم چاہتے ہیں کہ تمہاری شادی یوسرٹی سے جلد از جلد ہو جائے تا کہ فرعون رعمسیس کی نسل میں کسی طرح کا رخنہ نہ پڑے اور تمہارے بعد بھی رعمسیس کی اولاد ہی کی حکومت رہے۔'' یوسرٹی نے شہزادے پر نظریں گاڑ دیں۔ میں بھی گھٹنے پر کاغذ رکھے۔ اور ہاتھ میں قلم لئے شہزادے کی طرف دیکھ رہا تھا میں نے دیکھا کہ سیتی کے ہونٹ کانپنے لگے اور اس کے چہرے سے نفرت سے کراہت کے آثار ہویدا ہوئے۔

''میں نے خدائے مصر کا فرمان سنا۔'' اس نے مردہ سی آواز میں کہا۔

''اگر تمہیں کچھ کہنا ہے تو بلا جھجک کہو۔'' فرعون نے کہا۔

''میں صرف یہ چاہتا ہوں کہ اس شادی کے متعلق میری بہن یوسرٹی کی بھی رائے معلوم کر لی جائے۔ آج تک انھوں نے مجھ سے ایک بہن کی طرح محبت کی ہے۔ کیا وہ اب ایک بیوی کی طرح مجھ سے محبت کر سکیں گی؟''

''اس معاملے میں اور ہر معاملے میں خدائے مصر کی مرضی میری مرضی ہے۔'' یوسرٹی نے کہا۔

''سن لیا تم نے سیتی؟'' فرعون سفتاح نے کہا۔ ''فراعنہ میں قدیم سے ہی یہ رسم چلی آئی ہے۔ پھر یوسرٹی تم سے شادی کرنے سے کیوں انکار کر دیتی! اور بہ فرض محال ایسا ہوا بھی ہوتا تو وہ کسی کی بیوی بنتی؟ آمن میسس شادی شدہ ہے اب صرف سفتاح، یوسرٹی کا بھائی باقی رہ جاتا ہے جو عمر میں یوسرٹی سے چھوٹا ہے۔''

''میں بھی تو اپنی بہن سے دو سال چھوٹا ہوں۔'' سیتی نے نیچی آواز میں کہا۔ خیریت گذری کہ یوسرٹی کے یہ الفاظ نہ سنے۔

''اور پھر میں ایسے بدصورت اور بدہیت آدمی سے کبھی شادی نہ کروں گی۔'' یوسرٹی نے کہا۔

فوراً ہی ایک نوجوان تخت کے پیچھے نکل کر سامنے آیا۔ وہ پستہ قد تھا اور اس کے بال بھورے رنگ کے تھے۔ وہ بے حد چالاک اور عیار معلوم ہوتا تھا لومڑی کی طرح (چنانچہ اسی لئے وہ مصر میں توت کے نام سے مشہور تھا۔ توت ہمارا وہ دیوتا ہے جس کا چہرہ لومڑی جیسا ہے) اس نوجوان کا چہرہ غصے سے سرخ ہو رہا تھا اور اس کی آنکھوں میں سے شعلے نکل رہے تھے۔

''میں اسے برداشت نہیں کر سکتا۔'' اس نے کہا ''حد ہوتی ہے کسی بات کی۔ میری بہن یوں سر دربار میری توہین کرے اور.....اس لئے کہ میں ایک پیر سے لنگڑا ہوں؟ اور اس میں میرا کیا قصور ہے۔ بچپن میں میری دایا نے مجھے گرا دیا اور میری ٹانگ کی ہڈی ٹوٹ گئی۔''

''معلوم ہوتا ہے دایا نے سفتاح کے دادا کو بھی گرا دیا ہوگا کیونکہ وہ بھی لنگڑا تھا۔'' بے کن خوسو نے میرے کان میں کہا۔

''سفتاح غصہ نہ کرو۔ یوسرٹی نے سچ کہا ہے۔'' فرعون بولا۔

''کیا سچ کہا ہے؟ یہی کہ وہ مجھ سے کبھی شادی نہ کرے گی! حالانکہ میں بچپن سے ہی اس کا اس کے حسن کا دیوانہ ہوں اور اس لئے آج تک میں نے شادی نہیں کی۔''

''دیوتا جانے کون بدنصیب ہوگی وہ عورت جو تمہاری بیوی بنے گی۔ بہر حال تم میرا خیال چھوڑ دو اور کسی دوسری عورت کے حسن کے دیوانے بن جاؤ۔ میری طرف سے تمہیں اس کی اجازت ہے۔''

یوسرٹی نے تمسخر کرتے ہوئے کہا۔

''میرا مذاق نہ اُڑاؤ یوسرٹی۔ایک دن خود تم اپنی مرضی سے مجھے اپنا شوہر تسلیم کرلوگی۔کیونکہ سیتی ہمیشہ زندہ رہنے والا نہیں۔''

دیوتا جانیں کیسی منحوس گھڑی تھی وہ کہ بعد میں ایسا ہوا۔واقعی بعد میں یوسرٹی نے سفتاح سے شادی کرلی کہ وہ اس کے ذریعے مصر پر حکومت کرسکے کیونکہ مصری اب اس بات کو برداشت نہیں کرسکتے تھے کہ ایک کمزور عورت مصر کی ملکہ ہو۔حالانکہ پہلے ایک عورت ملکہ ہشت سی پشت مصر پر نہایت شان سے حکومت کرچکی تھی،لیکن وہ زمانہ اور تھا اور اب زمانہ بدل چکا تھا۔مصر کمزور ہورہا تھا۔عبرانیوں نے اس کو بالکل ہی تباہ کردیا تھا۔

''خاموش رہو سفتاح۔''فرعون نے چیخ کر کہا۔''تمھاری حیثیت کیا ہے؟تم جو کچھ ہو ہماری وجہ سے ہو۔چنانچہ خبردار ایسے الٹے سیدھے خیالات کو اپنے دل میں جگہ نہ دو اور شہزادوں کی موت کی پیشین گوئیاں نہ کرو۔اگر پھر تم نے ایسی گستاخی کی تو جلاوطن کردیئے جاؤ گے اور کوئی جانے گا بھی نہیں کہ تم کون تھے اور کہاں گئے؟——اور یہ دیکھ کر ہمیں مسرت حاصل ہوئی کہ ہمارے تخت کی وارثہ ہوشیار،زیرک اور قابل ہے۔ہم اپنی بیٹی پر جتنا بھی فخر کریں بجا ہے۔''

''اس کے برخلاف مجھے اپنی کم مائیگی کا احساس ہے۔''سیتی نے کہا۔چنانچہ میں ایسی قابل شہزادی کا شوہر بننے کا اہل نہیں۔البتہ مصر کے تمام دیوتاؤں کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ آخر دم تک اپنی بہن کا وفادار رہوں گا۔''

''تو صاف صاف کیوں نہیں کہتے کہ مجھ سے شادی کرنے کے بجائے تم مصر کے تخت وتاج سے دست بردار ہونا بہتر سمجھتے ہو۔''یوسرٹی نے کہا۔اس عزت افزائی کا شکریہ۔کان کھول کر سن لو سیتی کہ مصر پر تم حکومت کرو یا میں مَیں تم سے شادی نہ کروں گی۔''

''یہ ہم کیا سن رہے ہیں؟''فرعون چلایا''کیا تم دونوں یہ چاہتے ہو کہ لوگ یہ کہہ کر ہمارا مذاق اڑائیں کہ خود اس کی اولاد نے ہی فرعون کا حکم نہ مانا!کون ہے جو ہمارے حکم سے سرتابی کرنے کی جرأت کرسکے!میں دیوتا رع کا اوتار ہوں۔خدائے مصر ہوں اور جو ہمارا حکم نہیں مانتا ہمارے غضب میں مبتلا ہوجاتا ہے۔جان لو کہ ہمارا حکم اٹل ہے۔وقائع نگار ہمارا فرمان تحریر کریں۔شہر طب سے بحرۂ احمر تک اعلان کردیا جائے کہ آج کے تیسرے دن دیوی ہاتور کے مندر میں شہزادے سیتی کے جو پسر رع ہے، شادی شہزادی یوسرٹی سے،جو نسوانی طاقت کی مظہر دیوی ہاتور کی چہیتی اور ہماری بیٹی ہے،کردی جائے گی یہ ہمارا،مصریوں کے خدا اور دیوتا رع کے اوتار کا فرمان ہے اور اٹل ہے۔''

''زندگی!خون!قوت!فرعون!فرعون!فرعون!وہاں کھڑے ہوئے لوگ چلائے۔

اب چند امراء جن کا دربار میں خاص درجہ تھا،آگے بڑھے اور سیتی کو فرعون کے تخت کے سامنے لے گئے۔پھر یوسرٹی کو سیتی کے پہلو میں بٹھا دیا گیا۔ایک حبشی غلام سونے کا بڑا سا جام لایا جو شراب سے لبالب بھرا ہوا تھا اور مجھے وہ شراب،دیوتا جانے کیوں،خون جیسی معلوم ہوئی۔یوسرٹی نے وہ جام دونوں ہاتھوں سے پکڑا اور گھٹنوں کے بل جھک کر شہزادے کی طرف بڑھا دیا۔سیتی نے جام منہ سے لگا کر ایک گھونٹ شراب پی اور جام پھر شہزادی کو دے دیا۔اس نے اپنے لب اسی جگہ رکھے جہاں شہزادے نے رکھے تھے اور اس نے اس طرح اس نے بھی ایک گھونٹ شراب پی۔یہ رسم تھی اس منگنی کی جو کسی حال میں نہ ٹوٹ سکتی تھی اس منگنی کی تصویر جو میں نے الفاظ میں بیان کی ہے سونے کے اس چوڑے کنگن پر کندہ کردی گئی جو سیتی،جب وہ فرعون بنا،پہنا کرتا تھا اور جسے بعد میں،میں نے مردہ یوسرٹی کی سرد اور اکڑی ہوئی کلائی میں ڈال دیا تھا اور اب وہ کنگن اس مغرور شہزادی کی حنوط شدہ لاش کی کلائی میں پڑا ایک انجانے مقبرے میں دفن ہے۔

شراب پینے کے بعد شہزادے نے اپنا ہاتھ بڑھایا جسے یوسرٹی نے چوم لیا۔شہزادے نے قدرے آگے جھک کر یوسرٹی کی پیشانی پر اور دونوں بھنوؤں کے بیچ میں بوسہ دیا۔اس کے بعد فرعون اٹھ کر تخت کی آخری سیڑھی پر آ کھڑا ہوا۔اس نے شاہی عصا پہلے سیتی اور پھر یوسرٹی کے سر پر رکھا اور ان دونوں کو خیر وبرکت کی دعا دی۔

اور اس طرح سیتی کی منگنی یوسرٹی سے ہوگئی اور فرعون سفتاح یوسرٹی کے کندھے کا سہارا لیکر دربار سے چلا گیا۔

اور اس کے تھوڑی دیر بعد میں شہزادے کے کمرے میں کھڑا تھا۔

چلو یہ قصہ تو ختم ہوا۔''سیتی نے کہا۔اب میں ایک طرح کا سکون محسوس کررہا ہوں۔عن آ!کبھی سردیوں میں تم دریا پر نہانے گئے ہو؟اگر گئے ہو تو تمہیں تجربہ ہوگا کہ پانی میں گھسنے سے پہلے آدمی کنارے پر کھڑا کانپتا اور ڈرتا رہتا ہے کہ پانی بہت سرد ہوگا۔لیکن ہمت کرکے جب وہ پانی میں کود ہی پڑتا ہے تو عجیب طرح کا سکون اور فرحت محسوس کرتا ہے۔''

''ٹھیک ہے حضور۔لیکن معاف کیجئے،جب وہ پانی سے باہر آتا ہے تو پہلے سے کئی گنا زیادہ سردی محسوس کرتا ہے۔''

''بالکل سچ کہا۔چنانچہ عقلمندی اسی میں ہے کہ وہ پانی سے باہر ہی نہ آئے یہاں تک کہ وہ ڈوب مرے یا گھڑیالوں کا لقمہ بن جائے——لیکن یہ بتاؤ عن آ کہ ہماری منگنی کیسی رہی۔''

''بے کن خوسو کہہ رہا تھا کہ وہ شاہی خاندان کی ان گنت منگنیوں کی رسومات دیکھ چکا ہے۔ لیکن ایسی مرعوب کن رسم اس نے پہلے نہ دیکھی تھی۔ آپ نے بڑی شان سے شہزادی کی پیشانی پر بوسہ دیا تھا اور پہلی بحثا بحثی کے بعد بھی آپ کا سلوک اُن کے ساتھ بے حد مناسب اور قابل تعریف رہا۔''

''اور آخر تک رہے گا۔ بشرطیکہ شہزادی نے اس ایک بوسے کے علاوہ مجھ سے کچھ اور طلب نہ کیا—اف کتنی نفرت انگیز اور ذلیل بات ہے! جو پہلے بہن ہو، وہی تمہاری بیوی بن جائے۔ کم سے کم میں تو اپنی بہن کے ساتھ زن وشو کے تعلقات قائم نہ کرسکوں گا۔ پیشانی چومنے میں کوئی حرج نہیں۔ کیونکہ میں بچپن سے اس کی پیشانی چومتا آیا ہوں، لیکن وہ بات نہ ہوگی—— عن آ! تم اپنی شادی کا قصہ سناؤ—— شروع سے آخر تک۔''

☆☆

پانچواں باب

ساحر ''کی''

مندرجہ بالا واقعہ کے بعد اور اپنی شادی سے پہلے ستی اپنی منگیتر سے پھر ملا یا نہیں یہ میں نہیں جانتا کیونکہ اس بارے میں شہزادے نے بھی مجھے کچھ نہ بتایا۔ میں اپنے عزیز ترین دوست کی شادی میں شریک نہ ہوسکا کیونکہ مجھے ممفس جانے کی اجازت مل گئی تھی کہ میں اپنا مکان اور غیر ضروری سامان فروخت کردوں اور پھر اطمینان اور یکسوئی سے شہزادے کے خاص وقائع نگار کی خدمت انجام دے سکوں۔ چنانچہ یوں ہوا کہ شہزادے کی منگنی کے پورے چودہ دن بعد میں ایک بار پھر شہزادے کے خاص قصر کے دروازے کے سامنے تھا اور میرا ایک خدمت گار اس گدھے کی رسی پکڑے میرے ساتھ کھڑا تھا جس پر میرے مسودات اور ضروری کاغذات کے پلندے لدے ہوئے تھے۔ اس دفعہ مجھے دھکے دے کر نکالنے کے بجائے محافظوں نے میرا استقبال کیا۔ ابھی میں سنگ مرمر کے زینے کے قریب پہنچا بھی نہ تھا کہ بوڑھا حاجب پمبا سا نمودار ہوا اور ایک ایک وقت میں دو دو سیڑھیاں پھلانگتا اس تیزی سے اترنے لگا کہ اس کا سفید چغہ اور اس سے زیادہ سفید داڑھی ہوا میں لہرانے لگی اور مجھے خوف ہوا کہ بڑے میاں کہیں لڑھک کر ہاتھ پاؤں نہ توڑ بیٹھیں۔

''خوش آمدید اے عالم فاضل وقائع نگار خوش آمدید''۔ پمبا سا نے کہا۔ ''تمہارا آنا مبارک ہو—جب سے تم گئے ہو حضور تمہارے یوں منتظر ہیں کہ کسان بارشوں کے بھی ایسے منتظر نہ ہوتے ہوں گے۔ روزانہ وہ مجھ سے پوچھتے ہیں کہ تم آئے یا نہیں اور جناب جب میں نفی میں جواب دیتا تو حضور مجھ پر خفا ہوتے۔ گویا میں نے تمہیں ہی ممفس میں روک رکھا تھا۔ دیوتاؤں کی قسم اگر آج تم نہ آتے تو حضور کل مجھ بوڑھے کو ممفس روانہ کردیتے کہ تمہیں اپنے ساتھ لیتا آؤں اور جناب اس بارے میں تو مجھے بلاناغہ سخت اور سست کہا جاتا تھا کہ میں نے تمہارے ساتھ محافظوں کا ایک دستہ کیوں نہ بھیج دیا اور اگر میں ایسا کرتا تو وزیر ہامان مجھے زندہ نہ چھوڑتا۔ عن آ! میرے دوست! مجھے بھی وہ منتر سکھا دو جس کے ذریعہ تم نے شہزادے کو یوں اپنا لیا ہے کہ وہ تمہارے بغیر ایک پل نہیں رہ سکتے—اس کے عوض میں اپنی ساری

دولت جو میں خون پسینہ ایک کر کے جمع کی ہے تمہیں دے ڈالوں گا۔ تو سکھاؤ گے مجھے وہ منتر!'' ''تمہیں نہ سکھاؤں گا تو کسے سکھاؤں گا پمبا سا! سنو! یہ ہے وہ منتر۔ روپے پیسے کا لالچ نہ کرو، ڈینگیں نہ مارو اور کہانیاں لکھو پھر شہزادہ تمہیں مجھ سے بھی زیادہ چاہنے لگے گا، لیکن یہ تو بتاؤ پمبا سا کہ حضور کی شادی کیسی رہی۔ میں نے اڑتی اڑتی خبر سنی ہے کہ ایسا جشن اہل مصر نے پہلے کبھی نہ دیکھا۔

''اور تم نے یہ غلط خبر نہیں سنی۔ اتنی عمر ہونے کو آئی، لیکن میں نے کسی کی شادی کا جشن ایسا شاندار نہیں دیکھا۔ یوں معلوم ہوتا تھا کہ دیوتا اور زیریس کی شادی دیوی ایزیس سے ہو رہی ہے۔ دلہا، یعنی ہمارا شہزادہ دیوتا اور زیریس کا شاہی لباس زیب تن کئے ہوئے تھا اور پھر شادی کا جلوس اور وہ دعوت جو خدائے مصر نے دی تھی اس منظر کو بیان کرنے کے لئے الفاظ نہیں۔ خود شہزادہ مصر ایسے مرعوب ہوئے کہ انہوں نے آنکھیں بند کر لیں۔ جیسے وہ سونے کی چمک اور دلہن کے چہرے کی دمک سے چندھیا گئی ہوں۔ خود حضور نے مجھے بتایا کہ واقعی ان کی آنکھیں چندھیا گئی تھیں، اور یہ وضاحت حضور نے اسی لئے کر دی کہ کہیں میں یہ نہ سمجھ لوں کہ حضور اونگھ گئے ہیں۔ ہی، ہی، ہی اور پھر امراء کو خلوت عطا ہوئے اور ہمیں انعامات ملے چنانچہ مجھے — آہم — خیر یہ بتانے کی کوئی ضرورت نہیں کہ مجھے کیا ملا — اور عن آ! اس وقت بھی میں تمہیں نہ بھولا اور میں نے حضور کے کان میں کہا کہ وہ تمہارے لئے بھی کوئی اچھی سی چیز الگ رکھ لیں۔''

''اور حضور نے کیا جواب دیا؟''

''انھوں نے کہا وہ تم کو بھولے نہیں ہیں۔ میں نے حیرت سے حضور کی طرف دیکھا کیونکہ ان کے ہاتھ میں کوئی چیز نہ تھی جو انھوں نے تمہارے لئے رکھ لی ہو — '' یوں آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر کیا دیکھ رہے ہو۔'' حضور نے کہا۔ ''یہ ہے عن آ کے لئے'' اور انھوں نے اسی مردار انگوٹھی کی طرف اشارہ کیا جو حضور کی بیچ کی انگلی میں پھنسی ہوئی تھی۔ انگوٹھی سونے کی ہے اور بہت قدیم ہے اور اس پر ''دیوتا اور فرعون کا چہیتا'' کندہ ہے عن آ! انگوٹھی ہر چند سونے کی اور قدیم ہے لیکن کچھ زیادہ قیمتی نہیں، میرا خیال ہے کہ حضور اس انگوٹھی کی جگہ اب دوسری اور اس سے بہتر انگوٹھی پہننا چاہتے ہیں — شہزادی صاحبہ نے بے حد قیمتی انگوٹھی اپنے شوہر کو دی ہے۔''

اس عرصے میں گدھے پر سے میرا سامان اتارا جا چکا تھا اور نوبیائی غلام گدھے کو ایک طرف لئے جا رہے تھے۔ چنانچہ ہم زینہ طے کر کے دالان میں پہنچے۔

''اس طرف۔'' پمبا سا نے کہا۔ ''مجھے حکم ہے کہ تم جب بھی آؤ میں تمہیں شہزادے کے پاس پہنچا دوں خواہ اس وقت ولی عہد سلطنت استراحت ہی کیوں نہ فرما رہے ہوں۔ اس وقت حضور بڑے

کمرے میں اپنی دلہن کے ساتھ بیٹھے ہوئے ہیں جہاں وہ شہروں کے نمائندوں سے حلف وفاداری اور تحائف قبول فرما رہے تھے آخری شخص ابھی کوئی آدھے گھنٹے پہلے رخصت ہوا ہے۔''

''میں ذرا نہا دھو کر کپڑے ..... میں نے کہنا شروع کیا۔

''بالکل نہیں۔ مجھے حکم ہے کہ میں تمہیں فوراً حضور کے پاس پہنچا دوں۔ اور میں اس حکم کی خلاف ورزی کر کے آپ اپنی موت کو دعوت دینا نہیں چاہتا۔'' پمبا سا نے کہا اور آگے بڑھ کر کمرے کے دروازے پر پڑا ہوا زردوزی پردہ اٹھا دیا۔

''دیوتا آمن کی قسم۔'' شہزادے کی تھکی ہوئی آواز سنائی دی ''پھر کوئی آ رہا ہے مہنت یا شاید امراء تیار ہو جاؤ بہن۔''

''دیوتاؤں کے لئے اب مجھے بہن نہ کہو۔'' یوسرٹی کی آواز آئی۔ ''اب میں تمہاری بیوی ہوں بہن نہیں اور یوں بھی تمہاری حقیقی بہن کب تھی۔''

''معافی چاہتا ہوں آئندہ ایسی غلطی نہ ہوگی۔ بات یہ ہے کہ بچپن سے ہی تمہیں بہن کہتا اور سمجھتا آیا ہوں اسی لئے —— خیر اب میری بیوی تیار ہو جاؤ پھر کوئی آپ کی قدم بوسی کو حاضر ہو رہا ہے۔ کیوں اب تو ٹھیک ہے نا؟''

اور پمبا سا نے دروازے پر کا پردہ پوری طرح اٹھا دیا اور میں وقائع نگار عن آ دروازے پر کھڑا ہوا تھا، تھکا ہوا مضمحل اور دھول میں اٹا ہوا اور یہ حقیقت ہے کہ اس وقت میں ذرا کانپ بھی رہا تھا اور کمرے میں قدم رکھتے ہوئے ڈر رہا تھا کیونکہ اندر شہزادی یوسرٹی اپنے تمام تر رعب و داب کے ساتھ رونق افروز تھی — میرے سامنے بے حد پر آسائش اور پوری طرح سجا ہوا کمرہ تھا جس کے بیچ میں سونے کی دو کرسیاں رکھی ہوئی تھیں۔ ایک پر شہزادی یوسرٹی بیٹھی تھی جو جگمگاتا ہوا لباس پہنے تھی اور بہت حسین معلوم ہو رہی اور ایک کاغذ ہاتھ میں لئے اس پر کی تحریر پڑھنے میں منہمک تھی یا یوں ظاہر کر رہی تھی اور یہ یقیناً اس آخری نمائندے کا حلف وفاداری تھا جو ابھی آدھے گھنٹے پہلے رخصت ہوا تھا۔ اسی طرح کے دوسرے پلندے فرش پر پڑے تھے۔

دوسری کرسی خالی تھی کیونکہ شہزادہ سیتی کمرے میں ٹہل رہا تھا۔ صاف ظاہر تھا کہ اسی وقت وہ بے چین اور کسی طرح کی دماغی الجھن میں مبتلا ہے۔ اس کا چغہ جس کے بند کھل گئے تھے کندے پر سے ڈھلک گیا تھا اور سر پر تاج بھی ٹیڑھا تھا۔ میں دروازے کی محراب کے اندھیرے میں کھڑا تھا۔ پمبا سا واپس چلا گیا تھا۔ شہزادے اور شہزادی نے اب تک مجھے دیکھا نہ تھا چنانچہ ان دونوں کی گفتگو جاری رہی۔

''میں تو تیار ہوں۔ البتہ سیتی تم بیزار اور پریشان معلوم ہوتے ہو۔ ہاں ایک بات تو بتاؤ کہ تم

نے وقائع نگاروں اور امراء کو شادی کی رسومات ادا ہونے سے پہلے ہی کیوں رخصت کر دیا تھا؟''

''ان کی جھوٹی تعریف اور کورنشوں سے میں عاجز آ گیا تھا۔''

''اگر یوں عاجز آتے رہے تو فرعون کس طرح بن سکو گے؟''

''دیکھا جائے گا— جو بھی ہوا سے حاضر ہونے کی اجازت ہے۔'' سیتی نے قدرے اونچی آواز میں کہا۔

اور میں چند قدم آگے بڑھ کر روشنی میں آ گیا۔

''ارے!'' شہزادہ خوشی سے اچھل پڑا۔ ''یہ تو عن آ ہے۔ ممفس سے آیا ہے، خوش آمدید، میرے دوست، خوش آمدید۔''

''عن آ؟ کون عن آ؟'' یوسرٹی نے پیشانی پر بل ڈال کر پوچھا۔ ''ہاں۔ یاد آیا— وقائع نگار واقعی یہ ممفس سے آ رہا ہے۔''

اور اس نے نفرت و حقارت سے میرے گرد آلود لباس کی طرف دیکھا۔

''شہزادیٔ مصر! میں نے جھجکتے ہوئے جواب دیا۔ ''میری اس ہیئت کذائی کو معاف فرمائیں۔ پمبا سا مجھے سیدھا یہیں لے آیا۔ اس نے کہا تھا کہ شہزادے کا حکم ہے کہ میں جب بھی آؤں اور جس حال میں بھی ہوں حضور کی خدمت میں پہنچا دیا جاؤں۔''

''کیوں سیتی! تمہارا وقائع نگار ممفس سے کوئی اہم اور ضروری خبر لے کر آیا ہے کہ تم نے اسے کپڑے تبدیل کرنے کی بھی مہلت نہ دی۔''؟

''بے شک— کم سے کم میرا تو یہی خیال ہے کہ یہ اہم خبر لے کر آیا ہے— عن آ! تم مسودہ لے آئے ہو نا؟''

''لے آیا ہوں حضور۔'' میں نے جواب دیا حالانکہ نہیں جانتا تھا کہ سیتی کون سے مسودے کے متعلق پوچھ رہا ہے۔

''تو پھر میں اجازت چاہتی ہوں کہ میرے سرتاج ممفس کی وہ اہم خبر سن سکیں گے جس کے لئے وہ اتنا بے تاب ہیں۔'' یوسرٹی نے تلخی سے کہا۔

''ہاں۔ ہاں تم جاؤ یوسرٹی۔ پھر ہمیں ارض جاشان کے سفر کی تیاری بھی کرنی ہے۔ کل ہی عن آ کو لے کر روانہ ہو جاؤں گا۔''

''کل! لیکن آج صبح تو تم کہہ رہے تھے کہ تین دن بعد جاؤ گے!''

''کیا واقعی میں نے کہا تھا بہن— میرا مطلب ہے میری ملکہ! مجھے تو یاد نہیں۔ لیکن شاید کہا

ہو اور اسی لئے کہا ہو کہ اس وقت میں نہیں جانتا تھا کہ عن آ آج ہی واپس آ جائے گا۔''

''تو تم ایک معمولی اور کم درجہ وقائع نگار کو رتھ کار ساتھی بناؤ گے! بہتر ہوتا کہ آمن میسس .....''

''اس کی باتیں بڑی عیارانہ ہوتی ہیں جن سے مجھے نفرت ہے۔''

''یہ کہہ کر تم نے مجھے فکرمند کر دیا ہے سیتی کیونکہ تم نہ تو اپنی محبت چھپا سکتے ہو اور نہ نفرت۔ اگر تمہیں واقعی آمن میسس سے نفرت ہے تو یہ برا ہوا۔ اگر اس نے تمہاری دلی کیفیت معلوم کر لی اور یقیناً کر لے گا تو وہ تمہارا جانی دشمن ہو جائے گا اور اسے اپنا دشمن بنانا خطرناک ثابت ہوگا۔ خیر اگر تمہیں آمن میسس سے نفرت ہے تو سفتاح موجود ہے۔''

''شکریہ۔ مجھے ایک لومڑی کے ساتھ سفر کرنا پسند نہیں۔ اور وہ بھی ایک ہی پنجرے میں۔''

''لومڑی! تم شاہی خاندان کے ایک شہزادے کو لومڑی کہہ رہے ہو۔ بے شک وہ مجھے بھی پسند نہیں لیکن اس کا مطلب یہ تو نہیں کہ تم غیروں کے سامنے شاہی خاندان کے افراد کو ایسے ایسے توہین آمیز لفظوں سے یاد کرو اور انہیں یوں ذلیل کرو— آمن میسس اور سفتاح برے سہی آخر ہیں تو فرعون کی ہی اولاد— خیر ہامان کو اپنے ساتھ رتھ میں بٹھائیے یا پھر بدرقہ کے افسر اعلیٰ کو۔''

''تمہارا خیال ہے یوسرٹی کہ میں اس بوڑھے لالچی کے ساتھ شاہی خزانے اور ٹیکسوں کے متعلق گفتگو کر سکوں گا؟ اور اس دوغلے اور ڈینگے افسر کا کوئی من گھڑت کارنامہ خاموشی سے سن سکوں گا؟''

''یہ میں نہیں جانتی۔ تاہم حیران ضرور ہوں کہ اس وقائع نگار سے کیا باتیں ہوں گی۔ غالباً کہانیاں سنیں گے یا پھر تم کہیں اس عبرانی لڑکی کے متعلق تو گفتگو کرنا نہیں چاہتے جو بنی اسرائیل کا چاند کے نام سے مشہور ہے؟ مجھے تو وہ کچھ اتنی حسین معلوم نہیں ہوئی لیکن تم دونوں کی باتوں سے تو یہی معلوم ہوتا ہے کہ تم اسے دنیا کی حسین ترین لڑکی سمجھتے ہو۔ بہرحال تم جانو اور تمہارا کام مجھے کیا پڑی ہے کہ دوسروں کی باتوں میں دخل دیتی پھروں— تم نے کہا تھا کہ تم مجھے اس سفر میں اپنے ساتھ نہ لے جاؤ گے حالانکہ میں تمہاری بیوی ہوں، اسی وقت سے میں سوچ رہی تھی کہ تم مجھے اپنے ساتھ کیوں نہیں لے جاتے؟ اور یہ معمہ اب حل ہوا مگر میں اپنے شوہر کے رتھ میں سوار ہوئی تو اس کا پیارا وقائع نگار کہاں جاتا ——! بہرحال دیوتا تمہیں ہر آفت بلا سے محفوظ رکھیں۔'' اور وہ خفا ہو کر اٹھی اور دفعتاً سیتی مارے غصہ کے بے قابو ہو گیا۔

''یوسرٹی'' وہ چیخ کر بولا۔ ''تمہاری زبان میں جتنا زہر ہے اتنا کسی سانپ میں بھی نہ ہوگا— — تم کچھ سمجھتی ہو نہیں اور مارے جلن کے جو منہ میں آتا ہے کہے چلی جاتی ہو، میں تمہیں اس لئے اپنے

ساتھ نہیں لے جارہا کہ میں ارض جاشان میں جارہا ہوں جہاں بنی اسرائیل آباد ہیں۔تم سمجھتی کیوں نہیں کہ وہاں خطرہ ہے۔ممکن ہے تلوار بھی چل جائے۔اس کے علاوہ خود خدائے مصر نہیں چاہتے کہ تم ہمارے ساتھ آؤ۔''

''میں اپنی تلخ کلامی کی معافی چاہتی ہوں۔''یوسرٹی نے غیر جذباتی آواز میں کہا''واقعی آپ کو میرا بہت خیال ہے۔مجھے معلوم نہ تھا کہ یہ سفر ایسا خطرناک ہے۔''

اور یہ کہہ کر وہ چلی گئی۔سیتی اسے اس وقت تک دیکھتا رہا جب تک کہ وہ پردوں کے پیچھے جا کر نظروں سے اوجھل نہ ہوگئی۔

''عن آ''سیتی نے کہا۔''ہم صبح سویرے ہی روانہ ہو جائیں گے،لیکن پہلے یہ بتاؤ کہ ارض جاشان سے کوئی ایسا بھی راستہ گذرتا ہے جو دلدلوں کے قریب اور شام سے گذرتا ہوا ہمیں واپس یہاں لے آئے؟اور کیا کوئی ایسا راستہ ہے کہ ہم صحرا عبور کر کے تھیبس پہنچ جائیں اور پھر دریائے نیل میں سفر کرتے ہوئے یہاں آجائیں۔''

''حضور!آپ مجھے اپنی خدمت سے الگ کردیں تو مناسب ہوگا۔میں بہت دور چلا جانا چاہتا ہوں کہ شہزادی کی زبان کے زہریلے تیروں سے محفوظ رہوں۔''

''حیرت ہے عن آ کہ ہم دونوں کے خیالات کتنے مشترک ہیں!بہرحال یہ میرا حکم ہے کہ تم یہیں رہو گے اور میری طرح ہر صدمہ برداشت کرو گے۔وہ جام یاد ہے نا عن آ۔''

''یاد ہے۔لیکن معاف کیجئے،حضور!ایسے زہریلے الفاظ سننے سے تو یہ بہتر ہے کہ آدمی اپنے آپ کو گرم آہنی سلاخوں سے داغ لے۔ان کی تکلیف تو برداشت کی جاسکتی ہے،لیکن ایسے الفاظ کی چبھن کم سے کم میرے لئے تو ناقابل برداشت ہے۔''

اور اسی رات میں نے اسی دہن سے نرم و شیریں الفاظ بھی سنے جس سے تھوڑی دیر پہلے زہریلا واُبلا تھا۔یوسرٹی یا تو بہت بھولی ہے یا پھر خطرناک حد تک چالاک۔اس نے مجھے طلب کیا اور میں ڈرتا لرزتا اس کی خدمت میں حاضر ہوا۔وہ اپنے کمرے میں بیٹھی تھی اور وہاں ایک بوڑھی عورت کے علاوہ کوئی نہ تھا اور وہ عورت بھی بہری اور گونگی معلوم ہوتی تھی۔یوسرٹی نے گردن ہلا کر میرا اسلام لیا اور بیٹھ جانے کا اشارہ کیا اور پھر بے حد نرم آواز میں یوں کہا۔

''عن آ!میں نے جو کچھ کہا ہے اس کا مجھے افسوس ہے لیکن تم خود عقلمند ہو اور سمجھ سکتے ہو کہ اس وقت میں بہت تھکی ہوئی اور پریشان تھی۔عن آ!تم شریف ہو اور وفادار بھی چنانچہ یقین ہے کہ تم آج کے واقعہ کا کسی سے ذکر نہ کرو گے۔''

''اگر میں کچھ کہوں تو دیوتا کریں کہ میری زبان کٹ جائے۔''

''عن آ!معلوم ہوتا ہے کہ میرے شوہر تمہیں مجھ سے بھی زیادہ عزیز رکھتے ہیں چنانچہ یقیناً تم میں کچھ خصوصیات ایسی ہیں جو کسی اور میں نہیں۔آج تک شہزادے نے کسی سے ایسی محبت نہیں کی جیسی کہ تم سے کر رہے ہیں۔حالانکہ تم مرد ہو اور ایک مرد کا دوسرے مرد سے ایسی محبت کرنا ناممکن سی بات ہے چنانچہ میرا اندازہ ہے اور غلط نہیں کہ ایک دن تم شہزادے کے مزاج میں ایسا دخل حاصل کرلو گے کہ وہ تمہارے علاوہ کسی دوسرے کی بات بھی نہ سنیں گے اور وہ تم سے کوئی بات نہ چھپائیں گے۔مختصر یہ کہ ایک دن تم مصر کے فرعون کے بعد سب سے بڑی،معزز اور پرقوت ہستی ہو گے حالانکہ بظاہر وقائع نگار ہی رہو گے۔''

''چنانچہ میں بھی تم سے کچھ چھپانا نہیں چاہتی۔سنو عن آ!میں اس بات کو برداشت نہیں کرسکتی کہ میرے علاوہ کوئی دوسرا شہزادے کے مزاج میں دخل حاصل کرے۔میں عظمت و عروج کی ان بلندیوں تک پہنچنا چاہتی ہوں جہاں آج تک کوئی ملکہ نہیں پہنچی اور یہ میرا جائز حق ہے،لیکن میں دیکھ رہی ہوں کہ یہ مقام مجھے نہیں،تمہیں حاصل ہوگا۔چنانچہ اے عن آ!میں تمہارے سامنے سر جھکاتی ہوں اور اس امید کے ساتھ کہ تمہیں عروج حاصل ہو تو تم مجھ سے نفرت نہ کرو۔میں فطرتاً صاف گو ہوں۔چنانچہ شک و رقابت سے مجبور ہو کر اگر کبھی تلخ باتیں کر جاؤں تو مجھے مجبور سمجھنا۔آج مجھ سے تمہاری شان میں جو گستاخی ہوگئی ہے اسے نظر انداز کر دینا اور آئندہ کے لئے پیشگی ہی معافی چاہ لیتی ہوں کیونکہ مجھے اپنی زبان پر اختیار نہیں۔عن آ!میری تم سے درخواست ہے کہ سیتی کو بری راہ پر نہ ڈال دینا۔وہ بے حد جذباتی ہے اور اس کی ہر بات مان لیتا ہے جس سے وہ محبت کرتا ہے۔عن آ!تم ہوشیار اور زیرک معلوم ہوتے ہو۔چنانچہ میری درخواست ہے کہ تم سیاست کا بغور مطالعہ کرو،شاہی دربار کے آداب سیکھو،اگر ضرورت ہو تو بے شک تمہیں میرے پاس آنے کی اجازت ہے،تاکہ جب شہزادہ تم سے مشورہ کرے تو تم اسے صحیح راہ دکھا سکو۔

''شہزادی صاحبہ!اس کا میں وعدہ کرتا ہوں۔حالانکہ میں کون ہوتا ہوں شہزادۂ مصر کو صحیح راہ دکھانے والا؟تاہم میں شہزادی صاحبہ کے حکم کی تعمیل کروں گا اور وہ تمام علوم سمیٹ لوں گا جس کی طرف حضور نے اشارہ کیا ہے بشرطیکہ وہ میری دسترس سے باہر نہ ہوئے۔۔۔لیکن شہزادیٔ مصر معاف فرمائیں ان کے بقول ولی عہدِ سلطنت ہر چند جذباتی اور نرم دل ہیں تاہم اپنی مرضی کے مالک ہیں۔''

''ممکن ہو تمہارا اندازہ غلط نہ ہو۔آخر میں عن آ!میں تمہارا شکریہ ادا کرتی ہوں اور یقین دلاتی ہوں کہ میں تمہاری دوست ہوں دشمن نہیں۔یہ اور بات ہے کہ میرا مزاج ذرا تیز ہے اور میں اکثر تیز و تلخ باتیں کہہ جاتی ہوں اور اسی وجہ سے شاید تم مجھے اپنی دشمن سمجھ لو۔۔۔اور اب عن آ میں ایک ایسی بات کہنا چاہتی ہوں جو صرف تمہارے تک ہی محدود رہے۔میں جانتی ہوں عن آ کہ سیتی مجھے بیوی کی طرح نہیں

بلکہ ایک بہن یا زیادہ سے زیادہ ایک دوست کی طرح چاہتا ہے۔ اگر اس کے اختیار میں ہوتا تو وہ مجھ سے شادی نہ کرتا، لیکن چونکہ اب شادی ہو چکی ہے اس لئے وہ خاموش ہے۔ اس نے اپنی بیوی کے طور پر مجھے قبول تو کر ہی لیا ہے، لیکن میرے ساتھ زن و شوہر کے تعلقات قائم کرنے کا خیال ہی اس کے لئے کراہت انگیز ہے۔ یہ تعلقات وہ مجھ سے قائم نہ کرے گا۔ چنانچہ عن آ اس کی زندگی میں دوسری عورتیں آئیں گی اور اس کی مجھے کوئی شکایت بھی نہیں کیونکہ زمانہ قدیم سے ہی فراعنہ حرم رکھتے آئے ہیں، لیکن یہ خیال مجھے پریشان کر رہا ہے کہ مبادا کوئی عورت اس کے دل کی ملکہ بن جائے، سیتی اس سے دل بہلانے کے بجائے اس کا غلام بن جائے اور اس وقت میری حیثیت کچھ نہ رہ جائے گی۔ چنانچہ عن آ! اس معاملے میں بھی تمہیں شہزادے کی راہبری کرنا ہے۔"

"یہ ذرا مشکل کام ہے۔ میں شہزادے سے یہ کس طرح کہہ سکتا ہوں کہ آپ اس عورت سے اتنی، اس سے اتنی اور شہزادی صاحبہ سے اتنی محبت کریں! لیکن حضور اس کے خیال سے اتنی پریشان کیوں ہیں جو نہ ہوئی ہے اور نہ ہونے والی ہے۔"

"یہ میں نہیں جانتی کہ تمہیں کیا کہنا چاہئے اور کیا نہ کہنا چاہئے۔ وقت اور موقع کی مناسبت سے تمہیں کچھ نہ کچھ تو کہنا ہی پڑے گا۔ اب رہا یہ سوال کہ میں پریشان کیوں ہوں! تو سنو عن آ! میں کسی عورت کا منحوس و تاریک سایہ اپنے آپ پر محسوس کر رہی ہوں۔ یہ عورت میرے اور میرے شوہر کے درمیان عمیق اور اندھیری خلیج کھود رہی ہے حالانکہ نہیں جانتی کہ کون ہے یہ عورت؟"

"یہ حضور کا وہم ہے۔"

"دیوتا کریں کہ وہم ہی ہو ـــــ آہ عن آ! تم میری دلی کیفیت سے واقف نہیں ہو۔ میں نے اس شخص سے شادی کی ہے جو ایک شوہر کی طرح مجھ سے محبت نہیں کر سکتا۔ میں بیوی ہوتے ہوئے بھی بیوی نہیں ہوں۔ شادی شدہ ہوتے ہوئے بھی کنواری ہوں ـــــ تم پوچھو گے کہ پھر میں نے سیتی سے شادی کیوں کی! اوّل تو اس لئے کہ وہ دوسرے شہزادوں سے مختلف ہے۔ پورے شاہی خاندان میں سیتی کے علاوہ کوئی دوسرا شہزادہ ایسا نہیں جو میرا شوہر بننے کے قابل ہوتا۔ دوم یہ کہ میں محبت سے محروم رہی اور اس محرومیت نے مجھے جاہ طلبی کی طرف مائل کر دیا۔ اب یہی میری خواہش ہے کہ مجھے ایسی عزت، شہرت اور وہ عروج حاصل ہو کہ آج تک کسی کو حاصل نہ ہوا ہو۔ میں ملکۂ مصر ہشت سی شیت کی طرح زبردست ملکہ بن سکتی اور بننا چاہتی ہوں اور یہ عروج میں سیتی سے جو فرعون بننے والا ہے، شادی کر کے ہی حاصل کر سکتی تھی۔ چنانچہ میں نے اس سے شادی کر لی۔ دیوتا کریں کہ میری خواہش پوری ہو اور میرا نام آخر دن تک قائم رہے۔ انقلابات اور زمانے کی گردشیں اسے دھندلا بھی نہ کر سکیں۔ وہ خاموش ہو گئی۔

چند ثانیوں تک کسی خیال میں غرق رہی اور پھر یوں کہا۔

"عن آ! میں نے تم سے کچھ نہیں چھپایا اور ایسا کر کے میں نے غلطی تو نہیں کی یہ وقت بتا دے گا۔"

"شہزادی صاحبہ" میں نے کہا۔ "میں مشکور ہوں کہ آپ نے مجھ پر اعتبار کیا۔ دیوتا مجھے آپ کی خدمت کا اہل ثابت کریں۔ دو دن پہلے ہی میں ایک معمولی وقائع نگار تھا، لیکن آج ولی عہد سلطنت اور ان کی زوجہ کا معتمد اور راز دار ہوں۔ چنانچہ ڈرتا ہوں کہ میرا یہ فوری عروج کہیں میری فوری تباہی کی تمہید نہ ہو۔"

"چنانچہ عقلمندی یہ ہے عن آ اپنے آپ کو اس عروج کا اہل ثابت کرو۔ میں تمہیں ایک تحفہ دینا چاہتی ہوں۔ یہ بتاؤ کہ قلم کے علاوہ تم نے کبھی کوئی ہتھیار بھی پکڑا ہے۔

"جی ہاں۔ تلوار چلا لیتا ہوں۔ حالانکہ مجھے جنگ اور خون خرابے سے نفرت ہے تاہم ابھی چند سالوں پہلے خدائے مصر نے بربریوں پر فوج کشی کی تھی تو ممفس کے دوسرے نوجوانوں کے ساتھ مجھے بھی میدانِ جنگ میں جانا پڑا تھا اور تنہا میں نے دو بربری قتل کئے تھے۔ حالانکہ ان میں سے ایک کی تلوار نے مجھے قریب المرگ پہنچا دیا تھا" اور میں نے اپنے ماتھے پر کے اس نشان کی طرف اشارہ کیا جو اس بربری تلوار کے زخم کا نشان تھا۔ "بس تو ٹھیک ہے ہاں عن آ! میں اس شخص کی زیادہ عزت کرتی ہوں جو بروی کاغذ کو سیاہ کرنے کے بجائے دشمن کے خون سے زمین کو سرخ کرنا بھی جانتا ہے۔"

اور یہ کہہ کر وہ اٹھی اور بڑی شان سے چلتی ہوئی ایک آبنوسی میز کے سامنے بیٹھی اور اس پر رکھے ہوئے صندوق میں سے ایک بیحد نفیس زرہ اور ایک تلوار نکالی جس کا دستہ سونے کا تھا اور شیر کے سر کی شکل کا تھا۔ یہ دونوں چیزیں مجھے دیتے ہوئے یوسرٹی نے یوں کہا۔

"یہ چیزیں میرے دادا رعمسیس کی نشانی ہیں۔ عبرانیوں کا کوئی اعتبار نہیں چنانچہ جب تم وہاں جاؤ تو یہ زرہ اپنے لباس کے نیچے پہن لینا کہ عبرانیوں کی تلواریں اور نیزے تمہارے بدن پر خراش تک نہ لگا سکیں اور یہ تلوار بھی جس کی کاٹ پر اعتبار کیا جا سکتا ہے، اپنی کمر سے باندھ لینا۔ ایسی ہی ایک زرہ میں نے سیتی کو بھی دی ہے۔ چنانچہ خیال رکھنا کہ وہ بھی زرہ پہنے رہے۔ یہ تمہارا فرض ہو گا عن آ کہ وقت آنے پر تم اس تلوار سے شہزادے کی حفاظت کرو گے۔ جاؤ دیوتا ـــ تمہاری حفاظت کریں۔"

"اگر میں اپنے فرض میں کوتاہی کروں تو مصر کے سارے دیوتاؤں کی لعنت ہو مجھ پر۔" میں نے کہا اور وہاں سے چلا آیا۔ میں تیز تیز قدم اٹھاتا اپنے کمرے کی طرف جا رہا تھا کہ تھوڑی دیر سولوں۔ لیکن اس رات دیوتاؤں کو منظور نہ تھا کہ میں بستر پر دراز بھی ہو سکوں۔ چنانچہ جب میں دالان میں سے گذر رہا تھا تو پمبا ساکی صورت نظر آئی وہ اپنی لمبی داڑھی لہراتا میری طرف ہی آ رہا تھا۔ اس نے ان گنت فرشی

سلام کرنے کے بعد کہا کہ شہزادۂ مصر مجھے یاد فرما رہے ہیں۔ میں نے کہا کہ ابھی تھوڑی دیر پہلے ہی تو وہ مجھے یاد فرما چکے تھے۔ پمبا سا نے جواب دیا کہ وہ یہ کچھ نہیں جانتا۔ اس لئے کہ حضور نے مجھے فوراً اس کمرے میں طلب کیا ہے جہاں پہلی دفعہ میں اُن کی خدمت میں حاضر ہوا تھا۔ میں اس کمرے میں پہنچا تو سیتی کو آتش دان کے سامنے کھڑا پایا کیونکہ رات سرد تھی۔ مجھے دیکھتے ہی اس نے پمبا سا سے کہا کہ ان لوگوں کو آنے دو جو باریابی کے منتظر ہیں اور پھر میرے ہاتھ میں زرہ اور تلوار دیکھ کے کہا۔

''اوہ! تو تم شہزادی کے پاس سے آرہے ہو۔ یقیناً تم دونوں میں خاصی طویل گفتگو ہوئی ہوگی۔ کچھ بتانے کی ضرورت نہیں۔ میں جانتا ہوں کہ یوسرٹی نے تم سے کیا کہا ہوگا۔ اس نے تم سے وعدہ لیا ہوگا کہ تم آخر دم تک میری حفاظت کرو گے۔ افوہ! لمبی چوڑی تقریر کر کے تمہیں اپنا فرض یاد دلایا ہوگا اور پھر یہ زرہ دی ہوگی کہ جب ہم ارض جاشان جائیں تو تم اسے اپنے لباس کے نیچے پہن رکھو۔ ایک زرہ مجھے بھی عنایت کی گئی ہے۔ یوسرٹی بڑی محتاط لڑکی ہے اور خطرے کی بو تو بہت پہلے سے سونگھ لیتی ہے — خیر تو عن آ! مجھے احساس ہے کہ تم بے حد تھکے ہوئے ہو اور تمہیں نیند کی سخت ضرورت ہے تاہم میں نے تمہیں بلا بھیجا۔ بات یہ ہے کہ اس وقت بوڑھا بے کن خوسو جس سے تم مل چکے ہو اور مصر کا سب سے بڑا جادوگر جس کا نام ''کی'' ہے آئے ہیں۔ یہ ساحر کی عجیب آدمی ہے کہ ماضی و مستقبل کو کھلی کتاب کی طرح پڑھ لیتا ہے۔ اس وقت غالباً وہ میرے متعلق کوئی پیشن گوئی کرنے آیا ہے۔ چنانچہ میرا خیال ہے کہ تم بھی اس پیشین گوئی کو سننا پسند کرو گے۔''

''جی ہاں۔ لیکن اس جادوگر سے جس سے میں آج تک نہیں ملا، مجھے خوف آتا ہے خصوصاً اس کے غصے سے۔''

''بعض دفعہ غصہ اعتبار کا پیش خیمہ ہوتا ہے اور اس کا تجربہ تمہیں ابھی ابھی ہو چکا ہے وہ آرہا ہے۔ قلم کاغذ تیار رکھو اور وہ دونوں جو کچھ کہیں تحریر کر لو۔''

کمرے کے دروازے پر پڑا ہوا پردہ ہٹا کر بوڑھا بے کن خوسو کمرے میں داخل ہوا اور اس کے پیچھے ''کی'' مصر کا سب سے بڑا جادوگر۔ وہ سفید لباس پہنے تھا اور اس کا منڈا ہوا سر جھاڑ فانوس کی روشنی میں شتر مرغ کے انڈے کی طرح چمک رہا تھا۔ ساحر کی دیوتا آمن کے مندر کا سب سے بڑا مہنت، دیوتاؤں کے حضور قربانی چڑھانے والا، دیوی ایرنیس کا خاص کاہن خیرہب[1] تھا۔ پہلی نظر میں مجھے تو کوئی خاص بات اس ساحر میں نظر نہ آئی۔ وضع قطع سے وہ ساحر سے زیادہ ناصبر معلوم ہوتا تھا۔ وہ پستہ قد اور گٹھے ہوئے بدن کا آدمی تھا۔ چہرے کے نقوش کرخت اور ہونٹوں پر مسکراہٹ، اور اس مسکراتے ہوئے چہرے

[1] سب سے بڑے اور فرعون کے خاص ساحر کا خطاب خیرہب ہوتا تھا۔ مظہر الحق علوی

میں دو عجیب سی آنکھیں جڑی ہوئی تھیں جن کی رنگت نہ کالی تھی اور نہ نیلی۔ اس کی آنکھیں بت کی آنکھوں کی طرح تھیں جو کہیں خلا میں یا آپ کے آر پار دیکھتی رہی تھیں اور بہت زیادہ اندر کی طرف دھنسی ہوئی تھیں۔

جادوگروں کا یہ عجیب جوڑا شہزادے کے سامنے سجدے میں گر گیا۔ پھر وہ اٹھ کر بیٹھ گئے، بے کن خوسو تپائی پر کیونکہ وہ فرش پر بیٹھ کر بدقت اٹھ سکتا تھا اور ساحر کی جو اپنے ساتھی سے عمر میں کم تھا فرش پر پالتی مار کر بیٹھ گیا۔

''کیوں بے کن خوسو کیا کہا تھا میں نے؟'' ساحر کی نے گونجدار آواز میں کہا اور منہ بند کر کے ہنسا۔

''ٹھیک ہے اے خیرہب! تم نے مجھ سے کہا تھا کہ ہم حضور کو ان کے خاص کمرے میں پائیں گے۔ صرف یہی نہیں بلکہ تم نے اس کمرے کی ایک ایک تفصیل بتا دی تھی حالانکہ ہم دونوں آج پہلی دفعہ اس کمرے میں آئے ہیں، اور میں دیکھ رہا ہوں کہ ہر چیز اسی جگہ اور اسی طرح ہے جس طرح کہ تم نے کہی تھی۔ تم نے یہ بھی کہا تھا کہ فرش پر وقائع نگار عن آ بھی بیٹھا ہوا ہوگا جیسے میں تو جانتا ہوں لیکن اے ساحر کی تم نہیں جانتے۔ تم نے یہ بھی کہا تھا کہ عن آ کاغذ قلم لئے ہوگا اور اس کے قریب ایک زرہ اور ایک تلوار جس کا دستہ شیر کی شکل کا ہوگا، پڑی ہوئی ہوگی۔''

''عجیب بات ہے یہ تو۔'' سیتی نے کہا۔ ''لیکن معاف کرنا ساحر کی کہ یہ سب چیزیں بے کن خوسو اس وقت دیکھ رہا ہے اور کہہ رہا ہے۔ ساحر کی! تمہارے علم کا میں قائل ہوں لیکن اگر تم یہ بتا سکو کہ عن آ جو تختی لئے بیٹھا ہے اس پر کیا لکھا ہوا ہے تو یہ ایک بے حد دلچسپ اور حیران کن بات ہوگی کیونکہ نہ بے کن خوسو اور نہ تم اس تختی کی تحریر دیکھ سکتے ہو۔''

ساحر ''کی'' مسکرایا۔ اس کی مسکراہٹ کانوں تک پھیل گئی۔ اس نے سر اٹھا کر اپنی نظریں چھت پر گاڑ دی اور پھر نہایت گمبھیر آواز میں یوں کہنا شروع کیا۔

''وقائع نگار عن آ! خود اپنی ایجاد کردہ ابجد میں مختصر تحریر لکھتے ہیں جسے پڑھنا آسان نہیں۔ تاہم میں اس تختی پر ان مکانات کی قیمت لکھی ہوئی دیکھ رہا ہوں۔ جو وقائع نگار نے کسی شہر میں جس کا نام لکھا ہوا نہیں، فروخت کئے ہیں۔ پھر سفر خرچ کا حساب ہے۔ اس کے بعد بروی کاغذ کے پلندوں کی فہرست ہے۔ پھر یہ لفظ۔ ''سبز چغہ'' اور اس لفظ کے بعد چھلے ہوئے لفظ کا نشان۔''

''یونہی ہے عن آ؟'' سیتی نے پوچھا۔

''بالکل یونہی۔'' میں نے حیرت سے کہا۔ ''سوائے اس کے کہ ''سبز چغہ'' کا لفظ بھی چھلا ہوا ہے۔''

ساحر کی پھر منہ بند کر کے ہنسا اور اب اس نے نظریں مجھ پر گاڑ دیں۔

''شہزادۂ مصر پسند فرمائیں تو میں یہ بھی بتا سکتا ہوں کہ وقائع نگار کی قسمت کی لوح پر کیا تحریر

ہے۔اس کے دل کی لوح پر کون سی یادوں کے نقش ہیں اور اس موم جامے پر کی تحریر بھی پڑھ سکتا ہوں جو وقائع نگار کی گود میں ہے۔تختی پر کی تحریر سے ان تحریر کو پڑھنا آسان ہے اور ان دوسری تحریرات میں بڑی دلچسپ باتیں ہیں۔مثلاً وہ الفاظ جو ابھی چند منٹوں پہلے ہی کہہ گئے ہیں ایک راز کی بات اور وقائع نگار کا جواب۔اور وہ الفاظ جو اسی کمرے میں اس وقت کہے گئے ہیں جبکہ ایک نفیس جام توڑا گیا تھا۔وقائع نگار تم نے جام کے نصف حصے کو بیحد مناسب جگہ چھپا رکھا ہے۔یہ بھی سن لو کہ جام کا ٹکڑا ایک صندوق سینوؤں کے چور خانے میں رکھا گیا ہے اور صندوق وقائع نگار کے کمرے کے مشرقی کونے میں رکھا ہوا ہے۔صندوق سینوؤں کا ہے جس پر رسی بندھی ہے اور جہاں پر گرہ لگائی گئی ہے وہاں بھنورے کی شکل کی مہر لگی ہوئی ہے۔اور یہ مہر ایک قیمتی ہیرے پر ہے اور یہ ہیرا رعمسیس اعظم کے زمانے کا ہے۔اب رہا پیالے کا دوسرا صاف حصہ تو وہ یہی کہیں ہے۔'' گردن گھما کر کمرے کی اس دیوار کی طرف دیکھنے لگا جہاں سنگ جراحت کے چوکور ٹکڑوں کے علاوہ جس کی وہ دیوار تھی اور کچھ نظر نہ آیا لیکن سیتی ہنس پڑا اور پھر اس نے یوں کہا۔

''واہ عن آ! خوب دوستی نبھائی۔معلوم ہوتا ہے کہ تم ہلکے پیٹ کے آدمی ہو۔اس دیوار میں خفیہ طاق ہے جس میں مَیں نے نصف جام رکھا ہے،لیکن اس طاق کے متعلق میں نے تم سے کچھ نہ کہا تھا۔ چنانچہ ظاہر ہوا کہ یوسرٹی نے تمہیں اس کے متعلق بتایا ہوگا۔'' دیوتاؤں کی قسم اگرچہ میں یہ جانتا ہوں کہ اس دیوار میں خفیہ طاق ہے اور دیوتا مجھ سے سمجھیں اگر میں نے کسی سے ایک لفظ بھی کہا ہو۔

''بس بھئی عن آ۔بہت ہوا۔میں جانتا ہوں کہ تم نے کسی سے کچھ نہیں کہا لیکن مصر میں ایسے لوگ بھی ہیں جو کسی کے کچھ کہنے کا انتظار نہیں کرتے اور سب کچھ معلوم کر لیتے ہیں— خیر ساحر کی اب یہ بتاؤ کہ تم یہاں کیوں آئے ہو؟

''یہ تو سب ہی جانتے ہیں حضور کہ آپ عبرانیوں کی بستی میں جا رہے ہیں آپ ولی عہد سلطنت اور مصر کی امیدوں کا سہارا ہیں۔مصر آپ سے محبت کرتا ہے چنانچہ ہم بھی کرتے ہیں۔میں نے اور بے کن خوسو نے اپنے اپنے علم کے مطابق آپ کے اس سفر اور اس میں پیش آنے والے واقعات معلوم کرنے کی کوشش کی ہر چند کہ بعض معاملات میں ہمارے اخذ کردہ نتائج متضاد تھے تاہم اس سے کوئی فرق نہیں پڑ جاتا،اب ہمارا فرض ہے کہ ہم نے جو کچھ معلوم کیا ہے اس سے حضور کو آگاہ کر دیں۔''

''کہو خیر ہب''

''پہلی بات تو یہ کہ حضور کی جان کو خطرہ لاحق ہے۔''

''ساحر کی! آدمی کی جان کو ہر وقت خطرہ لاحق رہتا ہے۔تم یہ کہنا چاہتے ہو کہ میں اس سفر

سے واپس نہ آسکوں گا،مر جاؤں گا یا مارا جاؤں گا،جو کچھ بھی کہنا ہے بے جھجک کہو''۔یہ ''تو ہم جانتے نہیں حضور،البتہ ہمارا اندازہ ہے کہ ہر چند آپ کی جان کو خطرہ ہے لیکن آپ صحیح سلامت واپس آجائیں گے۔ ہمارا یہ اندازہ غلط نہیں ہے،اگر ہوتا تو بعد کے واقعات ہم پر منکشف نہ کیے جاتے۔اس سفر میں حضور کی ملاقات ایک لڑکی سے ہوگی جس سے حضور محبت کرنے لگ جائیں گے۔یہ لڑکی آپ کے لئے مسرتیں اور رنج وغم لائے گی۔''

''تب تو میں یہ سفر ضرور کروں گا کیونکہ اس میں مجھے محبت ملنے والی ہے اور محبت کی تلاش میں لوگ کہاں کہاں کی خاک چھانتے پھرتے ہیں۔یہ بتاؤ ساحر کی کہ کیا میں پہلے بھی اس لڑکی سے مل چکا ہوں یا یہ ہماری پہلی ملاقات ہوگی۔

''ہم یہاں ذرا الجھ گئے ہیں،لیکن اگر ہمارا اندازہ غلط نہیں ہے اور دیوی دیوتاؤں سے سہو نہیں ہوا ہے تو ہمارا خیال ہے کہ آپ اُس لڑکی سے کئی بار مل چکے ہیں بلکہ آپ ہزاروں سال سے ایک دوسرے سے واقف ہیں اسی طرح جس طرح کہ آپ اس وقائع نگار کو جانتے ہیں ہزاروں سال سے،صدیوں سے آپ کا دوست ہے۔''

''یہ کیا بات ہوئی ساحر کی!'' سیتی نے دلچسپی سے پوچھا۔''میں ایک لڑکی کو صدیوں سے کس طرح جان سکتا ہوں جبکہ ابھی میں نوجوان ہی ہوں؟''

''شہزادے!'' ساحر کی نے کہا'' آپ کے بہت سے لقب ہیں اور ان میں سے ایک خدائے تناسخ'' ہے۔کیا میں پوچھ سکتا ہوں کہ آپ کو یہ لقب کیوں ملا اور اس کا کیا مطلب ہے؟''

''بے شک یہ میرا لقب ہے،لیکن یہ نہیں جانتا کہ اس کا مطلب کیا ہے،البتہ یہ ضرور جانتا ہوں کہ میری پیدائش سے پہلے والدہ صاحبہ نے ایک خواب دیکھا اور اسی وجہ سے مجھے یہ لقب ملا۔ساحر کی تم اتنی بہت باتیں جانتے ہو تو کیا'' خدائے تناسخ کا مطلب نہیں سمجھا سکتے۔؟''

''نہیں شہزادے! یہ وہ راز ہے جو مجھ پر ظاہر نہیں کیا گیا۔آج سے چند سال پہلے مصر میں ایک بوڑھا جادوگر تھا جس نے مجھے بہت سی باتیں بتائی تھیں۔چنانچہ دیوتاؤں نے اس بات کا انکشاف اس پر کیا تھا کہ انسان صرف ایک ہی زندگی نہیں گزارتے مرنے کے بعد آدمی کی زندگی کا خاتمہ نہیں ہو جاتا بلکہ وہ بار بار جنم لیتا ہے۔اس جادوگر نے مجھے بتایا تھا کہ ایک خاص زمانے کے بعد وہ جنم لیتا ہے اور اس کی ان دو زندگیوں کے درمیان تاریکی کی ناقابل عبور دیوار حائل ہوتی ہے۔چنانچہ وہ اپنے پچھلے جنم کے واقعات دیکھ اور محسوس نہیں کر سکتا۔اس چیز کو یعنی پچھلے جنم کو'' تناسخ'' کہتے ہیں۔

''اگر یہ سچ ہے تو پھر ایسی زندگی سے کیا حاصل جس کا کوئی واقعہ ہمیں یاد نہ رہے۔خیر تو ان

دو باتوں کے علاوہ بھی تمہارے علم نے تمہیں کچھ بتایا ہے۔''

''جی ہاں حضور! تیسری اور اہم بات یہ ہے کہ اگر آپ نے یہ سفر کیا تو بہت ممکن ہے کہ تخت و تاج سے دست بردار ہونا پڑے۔''

''اگر میں زندہ نہ رہا تو ظاہر ہے کہ تاج و تخت حاصل نہ کر سکوں گا۔''

''یوں نہیں حضور۔ آپ زندہ رہ کر بھی تاج و تخت حاصل نہ کر سکیں گے۔

میں ایک عام شہری کی سی زندگی بسر کر سکتا ہوں اور اگر وقت آیا تو کر لوں گا، لیکن شاید شہزادی ایسی زندگی پسند نہ کرے۔ تو تمہارا مطلب ہے کہ اگر میں نے یہ سفر کیا تو میرے بجائے کوئی دوسرا فرعون بنے گا؟''

''یہ تو ہم نے نہیں کہا شہزادے حالانکہ مطلب یونہی ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ ہمارے علم نے مستقبل کی جو جو تصویر ہمیں دکھائی ہے وہ یوں ہے کہ مصر میں عجیب و غریب باتوں کا ظہور ہو رہا ہے۔ مصر کے تخت کی طرف کوئی اور بڑھ رہا ہے، لیکن جب ہم نے دوبارہ دیکھا تو تخت پر آپ ہی رونق افروز نظر آئے۔''

اور اسی وقت مجھے وہ تصویریں یاد آ گئیں جو بے کن خوسو نے اپنے سحر کے زور سے مجھے فرعون کے دربار میں دکھائی تھیں۔

''یہ تو اور بھی برا ہوا۔ ایک بار تخت و تاج سے محروم ہو کر مجھے دوبارہ اُسی کی خواہش نہ کرنی چاہئے۔'' سیتی نے کچھ سوچتے ہوئے کہا۔ ''ساحر کی یہ سب باتیں تمہیں کون اور کس طرح بتاتا ہے؟''

''یہ باتیں ہمارے ''کا'' بتاتے ہیں جو دراصل ہمارا دوسرا وجود ہیں اور یہ باتیں ہمیں مختلف طرح سے بتائی جاتی ہیں کبھی تو خواب میں اور کبھی پانی سے بھرے ہوئے پیالے میں اور کبھی صحرا کی ریت پر حروف کی شکل میں۔ انسان کے بدن میں ایک ایسی جگہ ہے جہاں ساری قوتیں یوں جمع ہیں جیسے صحرائی کنویں میں پانی۔ ہم اس کنویں سے واقف ہیں ہمارے ''کا'' اس میں غوطہ زن ہو کر ہمارے لئے علم کے موتی لے آتے ہیں۔ کنویں کا پتہ لگا کر ہی میں ساحر بنا ہوں اور اس کا پتہ لگانا آسان نہیں حضور۔''

''چنانچہ تم نے جو کچھ کہا سچ ہے۔ یعنی یہ سب باتیں ہو کر رہیں گی۔''

''بے شک۔''

''اگر ایسا ہی ہے ساحر کی تو مجھے خبردار کرنے سے کیا فائدہ! تم یہ چاہتے ہو کہ میں یہ سفر نہ کروں؟ لیکن ابھی ابھی تم کہہ چکے ہو کہ یہ سب باتیں ہو کر رہیں گی۔ اب اگر میں نے یہ سفر نہ کیا تو تمہاری پیشین گوئی غلط ثابت ہو گی، لیکن سچ آخر سچ ہے اور ہونے والی بات ہو کر رہے گی۔ ہوتی کو نہ تم روک سکتے ہو نہ میں — بہرحال میں تم دونوں کا مشکور ہوں۔ میں یہ سفر ضرور کروں گا، لیکن اگر واپس نہ آیا تو ہماری گفتگو دوسری دنیا میں ہو گی۔ اے مصر کے ساحر و شب بخیر۔''

چھٹا باب

ارض جاشان

تانیس سے ارض جاشان تک کے سفر میں کوئی غیر معمولی واقعہ نہ ہوا۔

میں سیتی کے ساتھ اس کے رتھ میں سوار تھا۔ جاشان مصر کا زرخیز ترین خطہ ہے جو موٹی موٹی چٹانوں اور ٹیلوں کے عقب میں دور تک پھیلتا چلا گیا ہے۔ پورے خطے میں نہروں کا جال بچھا ہوا ہے اور اس وقت جب ہم وہاں پہنچے ہرے بھرے کھیت لہلہا رہے تھے۔ کھیتوں کے بعد چراگاہیں تھیں، سرسبز و شاداب جن میں عبرانیوں کے مویشی چر رہے تھے۔ پھر میدان تھے جن میں عبرانیوں کی بھیڑیں حمیاتی پھر رہی تھیں البتہ خود عبرانیوں کی بستی غریبوں اور بھیک منگوں کی بستی معلوم ہوتی تھیں گارے اور مٹی کے نیچی نیچی جھونپڑیاں بڑی بے ترتیبی سے بنائی گئی تھیں۔ بستی کے بیچ میں ایک پختہ عمارت تھی جس کے سامنے صحن بھی تھا اور دو مینار بھی۔ وہ عمارت جس کے بارے میں ہمیں بتایا گیا عبرانیوں کا معبد تھا جس کے اندرونی اور آخری حصے میں عبرانیوں کے ربیوں کے علاوہ کسی اور کو داخل ہونے کی اجازت نہ تھی۔ اس ساسے معبد کو دیکھ کر میں بے اختیار ہنس پڑا۔ اس پر سیتی نے کہا کہ بدن کو دیکھ کر روح اور معبد کو دیکھ کر خدا کا اندازہ لگانا حماقت ہے۔

ہم نے اس بستی کے باہر پڑاؤ ڈالا اور ہمیں جلد ہی معلوم ہو گیا کہ جاشان اور دوسری جگہ رہنے والے عبرانیوں کی تعداد دس ہزار سے زیادہ ہے تھوڑی دیر بعد ہی جاشان کے عبرانی ہمیں دیکھنے کیلئے امڈ پڑے۔ مردوں کی ناکیں خمیدہ تھیں اور ان کی آنکھوں میں عجیب طرح کی چمک تھی۔ عورتیں حسین تھیں اور ان کے بدن بھی سڈول تھے۔ بچے بیحد پیارے تھے البتہ بوڑھی عورتیں موٹی اور بھدی تھی۔ مرد، عورتیں اور بچے بھیڑ کی کھال کا چغہ پہنے ہوئے تھے، البتہ عورتوں نے چغہ کے نیچے مٹ میلی قمیض پہن رکھی تھی۔ ان کے لہلہاتے ہوئے کھیتوں، ہزاروں مویشیوں اور ان گنت بھیڑوں کو دیکھ کر عبرانیوں کی دولت کا اندازہ لگانا مشکل تھا۔ دولت کی اسی فراوانی کے باوجود یہ قوم اپنے لباس وغیرہ کی طرف سے بے پرواہ تھی حتیٰ کہ عورتیں بھی زیور پہنے ہوئے نہ تھیں۔ صاف ظاہر تھا کہ ان لوگوں کو ہم

مصریوں سے سخت نفرت تھی۔ان کی آنکھوں میں نفرت وحقارت کی چنگاریاں روشن تھیں اور بعض عبرانیوں کو میں نے کہتے سنا بت پرست''۔''کافر''۔کیوں بھئی ان کا خدا کہاں ہے؟ وغیرہ۔یہ لوگ ہمارے مذہب سے ناواقف تھے اس لئے شاید وہ سمجھتے تھے کہ ہم آپیس[1] کو خدا سمجھتے ہیں۔حالانکہ اس کے برخلاف ہم آپیس کو صرف مقدس ومحترم سمجھتے ہیں اور بس۔خیر یہاں تک تو کوئی بات نہ تھی لیکن غضب یہ ہوا کہ راتوں رات عبرانیوں نے ایک گائے ذبح کرڈالی۔صبح اٹھ کر دیکھا تو پڑاؤ کے کنارے پر گائے ذبح کی ہوئی پڑی تھی اور کی جلد میں بہت سے کانٹے ببول کے کانٹوں سے ٹنکے ہوئے تھے۔اور پھنوروں کو بھی ہم مصری مقدس اور تخلیق کرنے والی قوت کا مظہر سمجھتے تھے۔عبرانیوں کی اس شرارت سے ہمارے سب سپاہی اور خادم بھڑک اٹھے،لیکن سیتی نے ہنس کر کہا کہ عبرانی بڑے ستم ظریف واقع ہوئے ہیں—

اس کے بعد ایک اور دوسرا واقعہ ہوا۔ہمارے ایک سپاہی نے جو شراب کے نشے میں دھت تھا ایک عبرانی عورت کو جو نہر پر پانی لینے گئی تھی،چھیڑ دیا اور اس پر دست درازی بھی کرنے کی کوشش کی۔جنگل کی آگ کی طرح یہ خبر ارض جاشان میں پھیل گئی اور کئی ہزار عبرانی تلواریں،نیزے اور بیلچے وغیرہ لے کر ہمارے پڑاؤ کی طرف دوڑ پڑے۔وہ مارے غصے کے بے قابو ہو گئے تھے اس لیے ہم پڑاؤ کے چاروں طرف مسلح سپاہی تعینات کرنے پر مجبور ہو گئے تھے۔

سیتی کو واقعہ کی خبر ہوئی تو وہ فوراً اپنے خیمے سے باہر آیا اور اس نے کہا کہ وہ عورت جس پر دست درازی کی گئی تھی اور اس کے والدین یا رشتہ دار یا شوہر کو حاضر کیا جائے۔وہ عورت حاضر کی گئی۔وہ رو رہی تھی،سینہ پیٹ رہی تھی،بال نوچ رہی تھی اور اپنے سر پر خاک ڈال رہی تھی کہ معلوم ہوتا تھا کہ واقعی کسی نے اسے لوٹ لیا ہے۔حالانکہ صاف ظاہر تھا کہ شرابی سپاہی نے اسے کوئی نقصان نہ پہنچایا تھا۔سیتی نے اس سے پوچھا کہ کیا وہ اس سپاہی کو پہچان لے گی؟ عورت نے آمن میسس کے محافظ دستے کے ایک سپاہی کی طرف اشارہ کیا جس کے چہرے پر اتنی بہت سی خراشیں تھیں کہ معلوم ہوتا تھا کہ وہ بلی سے اپنا منہ نچوا کر آیا ہے۔اس سے اس معاملے کے متعلق پوچھا گیا تو اس نے کہا کہ اسے پورا واقعہ تو یاد نہیں البتہ اس نے اقرار کیا۔اس نے اس عورت کو نہر پر اس وقت دیکھا تھا جب چاند طلوع ہو رہا تھا۔اس نے یہ بھی اعتراف کیا کہ اس نے اس عورت سے ذرا ہنسی دل لگی کر لی تھی۔

[1] آپیس ایک گائے ہوتی تھی جس میں ان علامتوں کا ہونا ضروری تھا۔اس کی پیشانی پر مثلث نما سفید داغ ہو،پیٹھ عقابی اور دم کے بال بکثرت ہوں۔مصریوں کا عقیدہ تھا کہ ایسی گائے آسمان سے پیدا ہونے والی بجلی سے پیدا ہوتی ہے اور یہ کہ زمانے میں دیوتا فتاح آپیس کے روپ میں ظاہر ہوا تھا۔چنانچہ اسی لئے مصری دیوتا فتاح کے بت کا سر گائے کا بناتے تھے۔مصری زندہ آپیس کو بیحد مقوی اور مردہ آپیس کر معبود سمجھتے تھے اور اسی سے مرادیں مانگتے تھے۔(مزید تفصیل کیلئے ملاحظہ ہو ناول ''نیل کی ساحرہ'')

(مظہر الحق علوی)

یہ سنتے ہی عبرانیوں نے شور مچایا کہ سپاہی کی گردن ماردی جائے لیکن سیتی نے کہا کہ سپاہی کا جرم ایسا ہے ہی نہیں کہ اسے سزائے موت دی جائے لیکن چونکہ اس نے ایک شریف عورت کو چھیڑا ہے۔اس لئے اسے سرعام درّے لگائیں جائیں گے تاکہ دوسرے اس سے سبق حاصل کریں اس پر آمن میس جو اس سپاہی کو پسند کرتا تھا اور حقیقت میں وہ اچھا آدمی تھا بھی بشرطیکہ نشے میں نہ ہو غصے میں پیر پٹخ کر اٹھا اور کہا کہ اس کے آدمی کو درے لگانا تو ایک طرف اگر کسی نے اسے چھوا بھی تو برا ہوگا۔آمن میسس نے دھمکی دی کہ اگر اس کے آدمی کو درے لگائے گئے تو وہ اپنا دستہ لے کر چلا جائے گا اور فرعون کے حضور اپنی توہین کی شکایت کرے گا۔

چنانچہ سیتی نے مشیروں سے مشورہ کرنے کے بعد فیصلہ کیا کہ اس مقدمے کا فیصلہ خدائے مصر ہی کریں گے۔اس نے کہا کہ عورت اور اس کے رشتہ دار ایک ماہ کے عرصہ میں فرعون کے دربار میں حاضر ہوں اور اپنا مقدمہ پیش کریں۔عبرانی غصہ اور مایوسی سے بڑبڑاتے چلے گئے اور اس واقعہ کا انجام جس کی ابتدا ایک معمولی سی بات سے ہوئی تھی یہ ہوا کہ دوسری ہی رات اس سپاہی کی لاش اس عالم میں ملی کہ تیز چاقوؤں سے اس کے بدن کا صحیح معنوں میں قیمہ کر دیا تھا۔عورت اور اس کے رشتہ داروں کا کہیں پتہ نہ چلا۔وہ جاشان سے نکل کر صحرا کی وسعتوں میں گم ہو گئے تھے۔اس کے علاوہ ہمیں یہ بھی معلوم نہ ہو سکا کہ اس قتل میں کون کون شریک تھا۔چنانچہ ہم سوائے اس کے کیا کر سکتے تھے کہ سپاہی کی لاش کو خاموشی سے دفنا دیں اور یہی ہم نے کیا۔

دوسرے دن وہ تفتیش شروع کی گئی جس کے لئے ہم وہاں گئے تھے۔بڑے خیمے کے سامنے سیتی اور آمن میسس کرسیوں پر بیٹھے ہوئے تھے۔ان کے پیچھے مسلح پولیس اہلکار بے حس وحرکت کھڑے تھے اور دونوں شہزادوں کے قدموں میں وقائع نگار پالتی مارے بیٹھے تھے اور ان میں مَیں بھی تھا۔اس وقت ہمیں معلوم ہوا کہ عبرانیوں کے پیغمبر موسیٰ وہارون وہاں نہ تھے بلکہ وہ خدا کے حضور قربانی پیش کرنے اور عبادت کرنے بیابان میں گئے ہوئے تھے۔کوئی نہیں جانتا تھا کہ کب واپس آئیں گے۔بہر حال دوسرے پجاری اور جاشان کے معمر ومعزز لوگ حاضر ہوئے اور بڑے گستاخانہ انداز میں اپنا معاملہ پیش کیا۔وہ سب ایک ساتھ بول رہے تھے اور ترجمان کو اُن کی باتوں کا ترجمہ کرنے میں بڑی دقتوں کا سامنا کرنا پڑ رہا تھا۔وہ لوگ مصری زبان سے واقف ضرور تھے لیکن اس وقت ظاہر کر رہے تھے کہ وہ ہماری زبان کا ایک لفظ تک نہیں جانتے۔

وہ اپنی کہانی ابتدا سے سنانے لگے۔یعنی اس وقت سے جبکہ ان کی قوم مصر میں آکر آباد ہوئی تھی اور ان کا ایک پیغمبر (حضرت یوسف) فرعون کا وزیر بنا اور مصر کو قحط سالی میں غلہ جمع کر کے ہلاکت

سے بچایا تھا۔ وہ فرعون جس کے وزیر حضرت یوسف تھے، ہلکوس خاندان سے تھا اور یوسف اور عبرانیوں پر بہت مہربان۔ ہلکوس فراعنہ سے ہم مصریوں کو سخت نفرت ہے کیونکہ وہ لوگ ادنیٰ درجے کے چرواہے تھے جنہوں نے مصر کو غلام بنالیا تھا اور بہت سی خونریز جنگوں کے بعد جنہیں مصریوں نے مصر سے نکالا تھا۔ ان ہی چرواہوں کے دور حکومت میں بنی اسرائیل مصر میں آئے تھے اور وہ فراعنہ بھی چونکہ بنی اسرائیل کی طرح اہل بادیہ تھے اسی لئے اس قوم کو عزیز رکھتے اور ان کی لڑکیوں سے شادیاں کرتے تھے رفتہ رفتہ بنی اسرائیل اتنے امیر اور طاقتور ہو گئے کہ بعد کے فراعنہ ان سے ڈرنے لگے۔

پہلے دن اسرائیلوں نے داستان یہیں تک سنی کیونکہ دن ڈھل چکا تھا۔

دوسرے دن عبرانیوں نے فراعنہ کے ظلم وستم کی داستان شروع کی۔ فراعنہ کے ظلم وستم کے باوجود بنی اسرائیل کی تعداد مادر نیل کے گندے پانیوں پر بھنبھناتے ہوئے مچھروں کی طرح بڑھتی رہی اور یہ قوم دن بہ دن قوت پکڑتی رہی یہاں تک کہ فرعون رعمسیس دوم نے ان کا زور توڑنے کیلئے ایک ظالمانہ ترکیب آزمائی یعنی اس نے حکم دیا کہ بنی اسرائیل کے لڑکے قتل کر دیئے جائیں۔ اسی زمانے میں عمران کے گھر میں لڑکا پیدا ہوا۔ ماں نے اسے جوں توں کر کے تین مہینے تک چھپا کر رکھا اور اس کی پیدائش کی کسی کو خبر نہ کی، لیکن پورے جاشان میں فرعون کے جاسوس پھیلے ہوئے تھے، چنانچہ اس بچہ کو چھپا رکھنا ممکن نہ ہوا۔ عمران کی بیوی بہت پریشان ہوئیں۔ چنانچہ عبرانیوں کے خدا نے عمران کی بیوی اور بچے کی والدہ کے دل میں القا کیا کہ وہ بچے کو ایک صندوق میں بند کر کے نیل میں بہادے۔ انھوں نے ایسا ہی کیا۔ صندوق بہتا ہوا شاہی محل کے کنارے آلگا اور فرعون کے گھرانے میں سے ایک عورت نے اپنے خادموں کے ذریعہ اسے اٹھوالیا اور شاہی محل میں لے گئی اور اس بچے کو اسی عورت جو رعمسیس کی بیٹی اور موجودہ فرعون کی ملکہ بنی تھی اس بچے کو پالا اور یہی بچہ اب عبرانیوں کا پیغمبر (حضرت موسیٰ تھا) [1]

عبرانیوں کی داستان یہاں تک پہنچی تھی کہ سیتی نے انھیں دوسرے دن تک کیلئے رخصت کر دیا۔ کیونکہ شور اور دھوپ نے اسے پریشان کر دیا تھا۔ سیتی نے رتھ تیار کرنے کا حکم دیا اور کہا کہ اس کے خاص رتھ میں نہیں بلکہ معمولی رتھ میں گھوڑے جوتے جائیں پھر وہ مجھے ساتھ لے کر نکل کھڑا ہوا۔ ارض جاشان کے حاکم کو ساتھ لئے گھومنا خطرناک تھا، لیکن سیتی نے میری ایک نہ سنی اور کہا کہ وہ خود اپنی آنکھوں سے دیکھنا چاہتا ہے کہ مصری عبرانیوں سے کیسا سلوک کرتے ہیں۔ چنانچہ ہم تین آدمی روانہ ہوئے یعنی میں خود شہزادہ اور رتھ چلانے والا۔

ایک عبرانی کو منہ مانگی اجرت دے کر راہبر ساتھ لیا جو رکھ کے آگے آگے دوڑ رہا تھا۔ ہم اس

[1] یہ پورا پیراگراف انگریزی میں ناول نہیں ہے۔ مظہر الحق علوی

نہر کی طرف چلے جس کے کنارے پر عبرانی اینٹیں تھاپتے تھے۔ اینٹیں دھوپ میں خشک کرنے کے بعد ان کشتیوں پر لاد دی جاتی تھیں جو ہر وقت نہر میں موجود رہتی تھیں۔ یہ کشتیاں اینٹوں کو اسی مقام تک پہنچا دیتی تھیں جہاں فرعون کوئی عمارت تیار کرا رہا ہوتا۔

ہزارہا عبرانی مصری ناظروں کی نگرانی میں اینٹیں تھاپنے کا کام کرتے تھے یہ ناظر چونکہ نیچ اور کم حیثیت مصری تھے اسی لئے خواہ مخواہ عبرانیوں پر رعب جماتے اور اکثر انھیں مارتے پیٹتے رہتے تھے۔

ہم وہاں پہنچے تو ایک طرف بہت سے لوگ جمع تھے اور اسی بھیڑ میں سے چیخنے چلانے کی آوازیں آرہی تھیں۔ واقعہ معلوم کرنے کے لئے ہم بھی بھیڑ میں گھس گئے اور دیکھا کہ ایک لڑکا زمین پر نیم جاں سا پڑا تھا اور مصری نگراں اس پر کوڑے برسا رہے تھے، کوڑے کی ہر ضرب لڑکے کی کھال ادھیڑ دیتی تھی اور اس کے زخم سے خون کے فوارے ابل پڑے تھے۔ لڑکا ریت پر پڑی ہوئی مچھلی کی طرح تڑپ رہا تھا۔ شہزادے کا اشارہ پا کر میں نے پوچھا کہ لڑکے کو کیوں پیٹا جا رہا ہے۔ ناظر نے بڑی خشونت سے کیونکہ انہوں نے پہچانا نہ تھا، جواب دیا کہ اس لڑکے نے چھ دنوں میں بھی اپنے حصے کی پوری اینٹیں نہ تھاپی تھیں۔ حالانکہ اتنی اینٹیں اسے صرف تین دن میں تھاپ لینا چاہئے تھیں۔

''چھوڑ دو اسے'' سیتی نے بڑے سکون سے کہا۔

''تم مجھ پر حکم چلانے والے ہوتے کون ہو'' ناظر نے کڑک کر پوچھا جو لڑکے کی ٹانگ پکڑے ہوئے تھا۔ بھاگ جاؤ یہاں سے ورنہ اس لڑکے کی جگہ تم نظر آؤ گے۔''

''سیتی نے غصے سے ناظر اعلیٰ کی طرف دیکھا۔

''بتاؤ اسے ہم کون ہیں۔'' اس نے میری طرف گھومتے ہوئے کہا۔

ذلیل کتے۔'' میں نے دو قدم آگے بڑھ کر کہا ''جانتا ہے تو کس سے گفتگو کر رہا ہے۔''

نہ جانتا ہوں اور نہ جاننا چاہتا ہوں۔'' ناظر بولا۔

سیتی نے اپنے لباس پر بھیڑ کی کھال کا چغہ پہن رکھا تھا۔ اس نے کچھ کہے بغیر چغے کے بند کھول دیئے اور لوگوں نے دیکھا کہ ان کے سامنے ولی عہد کھڑا ہوا ہے۔ اس وقت سیتی وہ چار آئینے لگائے تھا جس پر جلی حرفوں میں اس کا نام اور لقب کندہ تھا۔ اسی پر بس نہ کرتے ہوئے اس نے اپنا دایاں ہاتھ اٹھا دیا جس کے بیچ میں وہ مردار انگوٹھی تھی جو اس کے ولی عہد ہونے کی علامت تھی۔ لوگوں پر سکتہ سا طاری ہو گیا اور ایک شخص نے دوسروں سے زیادہ ہوشیار اور تعلیم یافتہ تھا، بے اختیار چلا اٹھا۔

''دیوتاؤں کی قسم — یہ تو — یہ تو خدائے مصر کے فرزند ہیں۔''

اور دوسرے ہی لمحہ عبرانیوں کے علاوہ وہاں جتنے لوگ تھے سجدہ ریز تھے۔

''اٹھو'' شہزادے نے لڑکے سے کہا۔ ''کیوں لڑکے تم نے اپنے مقررہ وقت میں اپنے حصے کی اینٹیں کیوں نہ تیار کر دیں؟''

''کوشش تو بہت کی حضور۔'' لڑکے نے کہا۔ ''لیکن چند مجبوریوں کی وجہ سے اپنا کام پورا نہ کر سکا۔ اول تو اس لئے کہ میں ایک ہاتھ سے معذور ہوں۔ یہ دیکھئے'' اور اس نے اپنے دائیں ہاتھ کی طرف اشارہ کیا جو خنوط شدہ لاش کے ہاتھ کی طرح خشک اور بے جان تھا۔ دوم اس لئے کہ میری والدہ جن کا میں اکلوتا ہوں اور جو بیوی ہیں، سخت بیمار ہیں۔ چنانچہ ہمارے گھر میں کوئی اور ہے نہیں جو میرے لئے گھاس اور تنکے لے آتا اور نہ ہی اتنا امیر ہوں کہ کسی کو اجرت دے کر گھاس اور تنکے منگوالوں یا کسی سے خرید لوں۔ یہ تو آپ جانتے ہیں کہ حضور کہ فرعون کے حکم کے مطابق اب گھاس اور تنکے بھی ہمیں کو لانے پڑتے ہیں۔ چنانچہ حضور میں مقررہ مدت میں اینٹیں نہ تھاپ سکا۔''

''عن آ۔'' سیتی نے کہا۔ ''اس لڑکے کا نام و پتہ معلوم کرو اور دیکھو کہ اس کے مصائب کی داستان غلط تو نہیں۔ اگر واقعی اس کی ماں بیمار ہے تو ہمارے لئے ارض جاشان سے رخصت ہونے سے پہلے اس کے علاج کا خاطر خواہ انتظام ہو جانا چاہئے۔ اس کے ناظر اور نگراں کا نام بھی معلوم کرو اور ان سے کہو کہ کل صبح ہی وہ ہمارے خیمے کے سامنے حاضر ہوں۔ لڑکے چونکہ تم ایک ہاتھ سے معذور ہو اس لئے آئندہ تم سے اینٹیں تھاپنے کا کام نہ لیا جائے گا۔

جب میں سیتی کے ان احکامات کی تعمیل کر رہا تھا تو ناظر و نگراں زمین پر ناک رگڑ رگڑ کے رحم کی درخواست کر رہے تھے، لیکن شہزادہ ان کی طرف ذرا بھی متوجہ نہ ہوا۔ میں نے دیکھا کہ اس کے بشرے سے حد درجہ ناراضی مترشح تھی اور اس کے چہرے کے نقوش کرخت اور ہونٹ سفید ہو گئے تھے ناظر اور نگرانوں نے بھی شہزادے کے غصے کا اندازہ لگا لیا اور انہیں یقین ہو گیا کہ وہ اب ہر سزا کے مستحق ہیں۔ چنانچہ وہ ایسے خوفزدہ ہوئے کہ اسی رات اپنے اہل و عیال کو مصر میں ہی روتا چھوڑ کر شام کے صحرا کی طرف بھاگ گئے اور پھر کبھی مصر میں نہ دیکھے گئے۔

جب میں یہ واقعات لکھ چکا تو ہم پھر رتھ میں سوار ہو گئے۔ سیتی نے رتھ بان سے کہا کہ وہ ہمیں نہر کی دوسرے طرف لے چلے۔ چنانچہ نہر پر بنا ہوا پل عبور کر کے ہم دوسرے کنارے پر پہنچے۔ اس طرف بستی نہ تھی یا تو کھیت تھے یا پھر ریت کے ٹیلے جو کھیتوں کے بعد شروع ہوتے تھے۔ سیتی خاموش تھا اور مجھے بھی کچھ کہنے کی جرأت نہ ہوتی تھی۔ رتھ مزے سے چلا جا رہا تھا اور رتھ بان ہم سے زیادہ گھوڑوں کی طرف متوجہ تھا۔ آخر کار میں نے غروب ہوتے ہوئے سورج کی طرف اشارہ کیا اور کہا کہ اب ہمیں واپس چلنا چاہئے۔

''سورج غرب ہو رہا ہے تو کیا ہوا۔'' سیتی نے کہا۔ ''چاند تو طلوع ہو ہی رہا ہے اور پھر ہمیں خوف کس بات کا ہے؟ ہم اپنے لباس کے نیچے شہزادی کی عنایت کردہ زرہیں پہنے ہوئے ہیں۔ پیٹی میں تلوار بھی موجود ہے۔ چنانچہ نہ تو انسان اور نہ درندے ہمیں نقصان پہنچا سکتے ہیں۔ عن آ شور و شرار لوگوں کے مظالم سے میری طبیعت مکدر ہو گئی ہے۔ چنانچہ صحرا کی خاموشی میری روح کو سکون بخش رہی ہے اور میں یوں محسوس کر رہا ہوں جیسے کوئی غیبی قوت کشاں کشاں مجھے اس طرف لیے جا رہی ہے۔ یہ صحرا اور اس کی خاموشی جیسے میری روح کو اپنی طرف کھینچ رہی ہے۔''

''آپ خوش قسمت ہیں حضور اور ہم بدقسمت ہیں کہ دیوتاؤں نے ہمیں ایسی روح عطا کی ہے جو صحرا اور اس کی خاموشی سے ڈرتی ہے۔'' میں نے ہنس کر کہا اور سیتی بھی ہنس پڑا۔

عین اس وقت رتھ میں جتے ہوئے گھوڑے جو اعلیٰ نسل کے نہ تھے، ایک ٹیلے پر چڑھ نہ سکے اور اس کے قدموں میں ٹھہر گئے۔ رتھ چلانے والے نے ان پر چابک برسانے چاہے، لیکن سیتی نے اسے ایسا کرنے سے روک دیا اور کہا کہ وہ گھوڑوں کو ستا لینے دے۔ چنانچہ ہم رتھ چلانے والے کو وہیں چھوڑ کر ٹیلے پر چڑھ گئے۔ سیتی میرے کندھے پر ہاتھ رکھے ہوئے تھا۔ ابھی ہم چوٹی پر پہنچے ہی تھے کہ ایک آواز سن کر چونکے۔ کوئی لڑکی بیحد دردناک آواز میں گڑگڑا رہی تھی۔ ہم اس لڑکی کو دیکھ نہ سکتے تھے کیونکہ اس کے اور ہمارے درمیان ایک خاردار جھاڑیوں کی باڑ واقع تھی۔

''شاید پھر کسی پر ظلم ہو رہا ہے۔'' سیتی نے نیچی آواز میں کہا۔ ''آؤ دیکھیں۔''

ہم جھاڑیوں کے قریب پہنچے اور جھانک کر دیکھا۔ دوسری طرف صحرا کی خاموشی اور چاندنی میں ایک حسین منظر نظر آیا۔ ہم سے کوئی چار پانچ قدم دور سفید کپڑوں میں ملبوس ایک لڑکی کھڑی تھی، خوش وضع اور نوجوان۔ ہم اس کا چہرہ نہ دیکھ سکتے تھے۔ ایک تو اس لئے کہ وہ ذرا ترچھی کھڑی تھی اور دوم اس لئے کہ لانبے لانبے بالوں نے اس کا چہرہ ڈھک لیا تھا۔ وہ دعا مانگ رہی تھی۔ کبھی عبرانی زبان میں جو ہم بھی تھوڑی بہت جانتے تھے اور کبھی مصری زبان میں، ہر لفظ کے بعد لڑکی کے منہ سے ایک ہچکی نکل جاتی۔

''اے میرے رب، میری مدد کر۔'' اس نے ہچکی لے کر کہا۔ ''اور مجھے میرے گھر تک اور میرے لوگوں میں پہنچا دے۔ پروردگار اپنی اس عاجز بندی کی مدد کر۔ میرے مالک صحرائی درندوں سے اور ان صحرائی ڈاکوؤں سے جو درندوں سے بدتر ہیں مجھے محفوظ رکھ۔''

اس کے ساتھ ہی وہ گھاس کے اس گٹھر پر جو قریب ہی ریت پر پڑا ہوا تھا گھٹنوں کے بل جھک گئی۔ وہ پھر دعا مانگنے لگی اور اس دفعہ مصری زبان میں۔

''اے میرے رب، اے یوسف، موسیٰ اور ہارون کے رب میری مدد کر۔''

ہم آگے بڑھ کر اس سے پوچھے ہی والے تھے کہ وہ ہمارے طرف گھوم گئی۔ اب اس کا چہرہ ہماری طرف تھا جو چاندنی میں دمک رہا تھا۔ اس کا حسن دیکھ کر میں دم بخود رہ گیا اور سیتی چونک پڑا۔ لڑکی کی آنکھوں میں آنسو تھے۔

''میرا پی!'' میں نے سرگوشی میں کہا۔

''بنی اسرائیل کا چاند'' سیتی نے گویا اپنے آپ سے کہا۔ چاند کی طرح حسین اور چاند کی طرح پُراسرار اور پھر وہ چاند کی عبادت کر رہی تھی شاید۔ ایک چاند دوسرے چاند سے مدد کا طالب ہے۔''

وہ شاید مصیبت میں ہے۔ آیئے حضور اس کی مدد کریں۔''

''ٹھہرو عن آ۔ ایسا منظر پھر دیکھنے کو نہ ملے گا۔''

یہ باتیں ہم نے بے حد نیچی آواز میں کی تھیں لیکن معلوم ہوتا ہے کہ میرا پی نے سن لیں کیونکہ دفعتاً اس کے حسین رخ پر خوف کا بادل چھا گیا۔ وہ جلدی سے اٹھی اور گواس کا گٹھر جس پر وہ گھٹنوں کے بل جھکی تھی اٹھا کر سر پر رکھ لیا۔ چند قدم تک وہ تیز تیز چلی، پھر لڑکھڑا کر تکلیف سے کراہ کر بیٹھ گئی اور دوسرے لمحہ ہم دونوں اس کے سامنے کھڑے تھے۔ اس نے خوفزدہ نظروں سے ہمیں دیکھا ہم صحرا نوردوں کے سے چغے پہنے تھے اور ان کی کلاہ میں ہمارے چہرے نصف سے زیادہ چھپے ہوئے تھے۔ اس وقت ہم شاید ان چوروں جیسے معلوم ہو رہے تھے جو راتوں کو صحراؤں میں گھومتے اور اکا دکا مسافروں کو لوٹ لیتے ہیں یا پھر ان بدوں کی طرح معلوم ہو رہے تھے جو غلاموں کی تجارت کرتے ہیں۔

''آہ! صاحبو۔'' اس نے رک رک کر کہا ''خدا کے لئے مجھے — کوئی نقصان نہ پہنچانا۔ خدا گواہ ہے کہ اس چاندی کے تعویذ کے علاوہ میرے پاس کچھ اور نہیں ہے۔''

''کون ہو تم اور یہاں کیا کر رہی ہو؟'' اس نے آواز بدل کر پوچھا۔

''میں ناتھان کی بیٹی میرا پی ہوں۔ اسی ناتھان کی جسے لعنتی خوکا نے بے قصور قتل کر دیا۔

''ہیں تم مصریوں کو لعنتی کہتی ہو! کیوں؟ سیتی نے مصنوعی غصّے سے پوچھا۔''

''اس لئے — اس لئے کہ وہ لعنتی ہی ہیں — اور پھر — میں آپ کو عرب سمجھ رہی تھی جو ہماری طرح ہی مصریوں سے نفرت کرتے ہیں — کم سے کم خوکا تو لعنتی ہی تھا جسے شہزادے نے سزائے موت دی۔''

تو کیا تمہیں اس شہزادے سے بھی نفرت ہے اور تم اسے بھی لعنتی ہی سمجھتی ہو؟''

میرا پی چند ثانیوں تک خاموش رہی اور پھر جھجکتے ہوئے بولی۔

''نہیں۔ مجھے شہزادے سے نفرت نہیں ہے۔''

''کیوں نہیں ہے؟ حالانکہ تم مصریوں سے نفرت کرتی ہو اور شہزادہ نہ صرف مصری بلکہ اس فرعون کا بیٹا ہے جو تمہاری قوم پر ظلم کرتا ہے۔ چنانچہ شہزادہ سب سے زیادہ نفرت ولعنت کا مستحق ہے۔ چنانچہ بتاؤ کہ تمہیں اس سے نفرت کیوں نہیں ہے؟''

''خدا جانے کیوں نہیں۔ میں نے اس سے بھی نفرت کرنے کی کوشش کی لیکن نہ کر سکی، اور پھر اس نے یوں اضافہ کیا جیسے یہ معمہ اب حل ہوا ہو۔''

''اسی نے تو میرے والد کا انتقام لیا تھا۔''

''نفرت نہ کرنے کی یہ کوئی وجہ نہ ہوئی لڑکی! کیونکہ اس نے وہی کیا جو قانون کہتا ہے۔ یعنی خون کا بدلہ خون۔ سنا ہے کہ سیتی ان دونوں جاشان میں آیا ہوا ہے۔ کیا یہ سچ ہے لڑکی، اور کیا تم اس سے ملی ہو یا اسے دیکھا ہے۔ جواب دو لڑکی، ہم اہل بادیہ معلوم کرنا چاہتے ہیں کہ کیا واقعی سیتی جاشان میں آیا ہوا ہے؟''

''جی ہاں۔ وہ جاشان میں ہی ہیں لیکن میں ان سے ملی نہیں اور نہ ہی میں نے انھیں دیکھا۔''

''کیوں؟''

''میں نہیں ملی۔ ایک عبرانی لڑکی کو ولی عہد سلطنت سے کیا سروکار اور وہ اس سے کیوں ملنا چاہے؟''

''ہاں واقعی تمہیں اس سے کیا سروکار'' سیتی نے اپنی اداکاری بھول کر اپنے اصلی لہجہ میں کہا۔ میرا پی نے چونک کر سیتی کی طرف دیکھا تو وہ سنبھلا اور اس نے پھر آواز بدل کر کہا۔

''ابن عم! اگر یہ جھوٹ نہیں کہہ رہی تو یہ وہی ہے۔ جو بنی اسرائیل کا چاند کہلاتی ہے اور اپنے چچا جابیز کے ساتھ جاشان میں رہتی ہے۔ کیا خیال ہے تمہارا؟''

''اے میرے چچا کے بیٹے! میرے خیال میں تو یہ لڑکی جھوٹ بول رہی ہے میں نے کہا'' اور ایسا میں تین وجوہات کی بنا پر کہہ رہا ہوں۔ اول یہ کہ لڑکی رنگ وروپ سے عبرانی معلوم نہیں ہوتی۔ کسی بھی عبرانی کی رنگت میں نے تو ایسی کھلتی ہوئی نہیں دیکھی۔''

''آہ! صاحبو!'' میرا پی نے کہا ''میری ماں شامی تھیں جن کی جلد دودھ کی طرح سفید اور آنکھیں نیلم کی طرح تھیں۔''

''دوم یہ کہ'' میں نے اس کی بات گویا سنی ان سنی کر کے کہا۔ ''لڑکی کہتی ہے کہ وہ سیتی سے ملنے نہیں گئی۔ حالانکہ وہ جاشان میں ہی ہے، اس لڑکی کو چاہئے تھا کہ وہ اس سے ملنے ضرور جاتی۔ اگر یہ لڑکی ناتھان کی ہی بیٹی ہے تو سوال پیدا ہوتا ہے وہ اپنے محسن سے ملنے کیوں نہ گئی؟ اگر یہ واقعی میرا پی ہے تو شہزادے سے ملنے نہ جانے کی دو وجوہات ہو سکتی ہیں، ایک تو یہ کہ اسے شہزادے سے نفرت ہے لیکن

لڑکی اس سے انکار کرتی ہے تو پھر وہ اس سے ڈرتی ہے، لیکن معلوم ہوتا ہے کہ یہ بات بھی نہیں۔ چنانچہ دوسری اور میرے خیال میں نہایت صحیح وجہ یہ ہے کہ لڑکی شہزادے کو پسند کرتی ہے، لیکن چونکہ یہ ذرا مغرور ہے اور حسین مغرور ہی ہوتے ہیں۔ اس لئے یہ شہزادے سے ملنے نہ گئی بلکہ غالباً اس نے شہزادے سے کبھی نہ ملنے کا فیصلہ کرلیا ہے۔

میرے آخری الفاظ سن کر میراپی چونک پڑی اس کے ہونٹوں کے کونے کانپنے لگے جیسے وہ کچھ کہنا چاہتی ہو لیکن وہ کہہ نہ سکی۔ اس کی نظریں جھک گئیں اور چہرہ شاید شرم سے سرخ ہوگیا اور اس عالم میں وہ پہلے سے بھی زیادہ حسین معلوم ہونے لگی۔

آپ لوگ مجھے کیوں پریشان کرتے ہیں؟'' اس نے کہا۔ ''خدا مجھ سے سمجھے۔ اگر میں نے کوئی فیصلہ کیا ہو یہ تو احسان فراموشی ہے۔''

''بے شک لیکن ایسی احسان فراموشی جو کسی کو بری نہ معلوم ہو۔''

''تیسری وجہ یہ کہ میں نے ان دونوں کی باتوں کی طرف دھیان نہ دیتے ہوئے کہا اگر یہ وہی لڑکی ہے جو بنی اسرائیل کا چاند کہلاتی ہے تو یہ ہمیں رات کے وقت صحرا میں یوں اکیلے بھٹکتی ہوئی نہ ملتی۔ میں نے عربوں کو کہتے سنا ہے کہ ناتھان کی بیٹی بیحد شریف اور خاصی دولت مند ہے۔ بہرحال یہ ناتھان کی بیٹی ہو یا نہ ہو۔ یہ تو ہم دیکھ ہی رہے ہیں کہ لڑکی بے حد حسین ہے۔''

''سچ کہا اے ابن عم! ایسی حسین لڑکی آج تک تو میری نظر سے گزری نہیں، آج معلوم ہوتا ہے کہ قسمت ہمارا ساتھ دے رہی ہے۔ ہم بردہ فروشوں سے اس لڑکی کے عوض منہ مانگا انعام حاصل کریں گے۔''

''آہ! صاحبو۔'' میراپی نے اپنی عبا کا کونا انگلی پر لیتے ہوئے کہا۔ ''آپ — آپ شریف معلوم ہوتے ہیں۔ شریف اور نیک میرا دل کہہ رہا ہے کہ آپ وہ نہیں ہیں جو ظاہر کررہے ہیں — آہ! ایک مجبور و بے کس لڑکی پر رحم کیجئے — خدا کی قسم میں نے جو کچھ کہا ہے سچ کہا ہے۔ لیکن آپ مجھے جھوٹی سمجھ رہے ہیں۔ محض اس لئے کہ رات کے وقت میں صحرا میں اکیلی بھٹک رہی ہوں۔ فرعون کا حکم ہے کہ اینٹیں بنانے کے لئے اب گھاس بھی ہمیں ہی لانی پڑے گی — میری پڑوسن دروزہ میں مبتلا ہے اور گھاس لینے نہ جاسکی تھی چنانچہ میں اس کے لئے گھاس لینے آج صبح گھر سے نکلی اور بدقسمتی سے بہت آگے نکل گئی۔ شام ہورہی تھی کہ میرا پاؤں ایک پتھر پر سے پھسلا۔ میں گرتے گرتے بچی لیکن نوکیلے پتھر نے میرا پاؤں زخمی کردیا۔ میں جھوٹ نہیں کہہ رہی یہ دیکھئے۔ اور اس نے اپنا ایک پیر آگے بڑھا دیا۔ بیشک اس کے تلوے میں گہرا زخم تھا جس سے اب تک خون رس رہا تھا — چنانچہ اس زخم کی وجہ سے مجھے چلنے میں بڑی تکلیف ہوتی ہے اور پھر اس گٹھر کو بھی میں پھینک نہیں سکتی کیونکہ دن بھر کی محنت کے بعد میں نے

اتنی گھاس جمع کی ہے۔''

''اے ابن عم! لڑکی شاید سچ کہتی ہے۔ چنانچہ اگر ہم نے اسے گھر تک پہنچا دیا تب بھی ہمیں انعام تو مل ہی جائے گا۔ اس کا چچا جاہیز بھی کافی دولت مند ہے۔'' سیتی نے کہا۔ ''لیکن پہلے یہ تو بتاؤ لڑکی! کہ تم چاند کی طرف کرکے یہ کیا کہہ رہی تھیں کہ دیوی ہاتور تمہاری مدد کریں؟''

''بت پرست مصری ہی محبت اور حسن کی دیوی ہاتور کو پوجتے ہیں۔ ہم نہیں۔''

''میرا تو خیال ہے کہ محبت اور حسن کی دیوی پوری دنیا میں پوجی جاتی ہے۔ خیر تو کیا کہہ رہی تھیں تم؟ شاید کوئی نوجوان ہوگا جسے تم پسند کررہی ہو اور اسی کو بلانا چاہتی تھیں نا تم؟''

''نہیں۔'' میراپی نے ابرو پر بل ڈال کر کہا۔

''تو پھر تم کس کو ناپسند کرتی ہو؟''

میراپی نے سر جھکا لیا۔

''چلو اے ابن عم'' سیتی نے کہا۔ ''یہ لڑکی ہم سے نفرت کرتی ہے شاید اور جھوٹی بھی ہے۔ اگر سچی ہوتی تو ہمارے سوال کا جواب نہ دیتی! چلو ہم چلیں اسے یہیں چھوڑے جاتے ہیں۔ یہ پیر کے زخم کی وجہ سے چل نہیں سکتی اس لئے ہم بعد میں اسے آکر لے جائیں گے۔

''شکر ہے کہ آپ جارہے ہیں۔'' میراپی نے کہا۔ ''کیونکہ صحرائی درندے میرے حق میں ان دو ظالموں سے زیادہ بہتر ثابت ہوں گے جو مجھے بردہ فروش کے ہاتھ بیچ ڈالنا چاہتے ہیں کیونکہ ہم پھر کبھی نہ ملیں گے اس لئے میں آپ کے سوالوں کا جواب دوں گی۔ بیشک میں ایک شخص کو ناپسند کرتی ہوں اور اسے چھٹکارا حاصل کرنا چاہتی ہوں۔

''عن آ۔'' شہزادے نے قہقہہ لگا کر اپنے چغہ کی کلاہ پیچھے سرکاتے ہوئے کہا۔ ''تم اس بدنصیب عاشق سے واقف ہو جس سے خاتون میراپی چھٹکارا حاصل کرنا چاہتی ہے؟ کم سے کم میں تو اسے نہیں جانتا۔''

''ہیں آپ میراپی نے کہا ایک دفعہ جب آپ اپنی اداکاری بھول کر اپنے اصلی لہجے میں بولے تھے تو مجھے شک ہوا تھا کہ یہ آواز میں نے پہلے بھی کہیں سنی ہے۔ شہزادۂ مصر! ایک خوفزدہ لڑکی سے ایسی دل لگی آپ کو زیب نہیں دیتی۔''

''خاتون میراپی'' سیتی نے مسکرا کر کہا۔ ''خفا نہ ہو۔ یہ دل لگی واقعی یادگار رہی اور پھر تم نے کوئی راز کی بات کہی بھی نہیں۔ تمہیں یاد ہوگا۔ تم نے تانیس میں کہا تھا کہ تم کسی کی منگیتر ہو اور اسی وقت تمہارے لب ولہجہ میں اور چہرے کے جذبات سے میں نے معلوم کرلیا تھا کہ تم اپنے منگیتر کو پسند نہیں

کرتیں — اب اجازت ہو تو تمہارے پیر کے زخم پر پٹی کس دوں۔''

اور اس سے پہلے کہ میراپی کچھ کہتی سیتی ایک گھٹنا ریت پر ٹیک کر زمین پر بیٹھ گیا۔ اپنے قیمتی سفید لباس میں سے ایک دھجی پھاڑی اور میراپی کے زخم پر باندھنے لگا اور اس وقت میں نے دیکھا کہ دونوں کی آنکھیں چار ہوئیں اور میراپی کے چہرے پر ایک بار پھر سرخی دوڑ گئی۔ میں سوچ رہا تھا کہ شہزادہ مصر کو کیا ضرورت تھی کہ وہ ایک عبرانی لڑکی کے زخم پر پٹی باندھتا۔ یہ کام تو وہ مجھ سے لے سکتا تھا۔ اس کے ایک ادنیٰ سے اشارے پر میں میراپی کے پیر پر پٹی کس دیتا، لیکن نہیں خود شہزادہ وہ کام کر رہا تھا جیسے وہ کوئی قابل فخر بات ہو۔

پٹی کے دونوں سرے شہزادے نے ایک پن سے ٹانک دیئے۔ اس پن پر بھنورے کی شکل کا ایک قیمتی زمرد لگا ہوا تھا اور اس پر یہ الفاظ کندہ تھے۔ خدائے مصر بالا وزیریں'' اور یہ فرعون کا لقب تھا اور یہ پن سیتی اپنے سینے پر لباس میں لگائے رہتا تھا۔

''دیکھو خاتون۔'' شہزادے نے پن کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔'' پورا مصر تمہارے قدموں میں ہے۔''

''میں سمجھی نہیں''، میراپی نے کہا۔

سیتی نے پن کی طرف اشارہ کر کے اس پر کندہ الفاظ اونچی آواز میں پڑھے تو میں نے دیکھا کہ تیسری دفعہ بھی میراپی کا چہرہ سرخ ہو گیا۔ پھر سیتی آگے بڑھا۔ اس نے میراپی کے دونوں ہاتھ پکڑ لئے اور وہ آہستہ آہستہ اٹھی، سیتی نے کہا کہ وہ شہزادے کے کندھے کا سہارا لے کر چلے کہ مبادا پن پر زور پڑنے سے وہ ٹوٹ نہ جائے اور اس طرح ہم رتھ کی طرف چلے کہ میراپی شہزادے کے کندھے پر ہاتھ رکھے تھی اور شہزادہ اس کی کمر میں ہاتھ ڈالے تھا اور میں ولی عہد سلطنت کا خاص وقائع نگار شہزادے کے حکم کی تعمیل میں گھاس کا گٹھر اپنے سر پر اٹھائے ان دونوں کے پیچھے پیچھے چل رہا تھا اور بوجھ سے میری گردن ٹوٹی پڑی رہی تھی اور قدم لڑکھڑا رہے تھے۔ کیونکہ آج سے پہلے میں نے ایسا کام نہ کیا تھا۔ میں تو گھاس کا گٹھر وہیں پھینک دیتا لیکن شہزادے نے کہا کہ میراپی نے یہ گھاس دن بھر کی محنت کے بعد جمع کی ہے چنانچہ بیحد قیمتی ہے کہ اس وقت کوئی نہ تھا جو مجھے ایسی حالت میں دیکھتا۔

جب ہم رتھ کے پاس پہنچے تو دیکھا کہ رتھ چلانے والا ریت پر ٹانگیں پسارے خراٹے لے رہا تھا اور اس عبرانی راہبر کا کہیں پتہ نہ تھا جسے ہم اپنے ساتھ لائے تھے۔ میں نے ٹھوکر مار کر رتھ چلانے والے کو اُٹھایا۔ شہزادے نے اپنا چغہ رتھ میں بچھا دیا۔ میراپی اس پر بیٹھ گئی اور پھر یہ کہہ کر کہ جو آدمی گٹھر اٹھائے ہوا سے چغے کی ضرورت نہیں، سیتی نے میرا چغہ بھی اتروالیا اور چغہ اس نے میراپی کو اڑھا دیا۔ شہزادہ

بھی رتھ میں سوار ہو گیا۔ گھوڑے آہستہ آہستہ رتھ کھینچنے لگے۔ میں گھاس کا گٹھر سر پر اٹھائے رتھ کے پیچھے پیچھے چل رہا تھا اور اپنے حالوں ایسا پریشان حال کہ نہیں جانتا کہ میراپی اور سیتی میں کچھ باتیں ہوئیں یا نہیں۔ میرا تو خیال ہے کہ رتھ چلانے والے کی موجودگی میں انھوں نے کوئی بات نہ کی ہوگی — جیسا کہ میں اپنے ہی حالوں سے پریشان تھا۔ گٹھر خاصا وزنی تھا جس کے بوجھ سے میری گردن ٹوٹی جا رہی تھی، ریڑھ کی ہڈی کڑکڑا رہی تھی اور پیر لڑکھڑا رہے تھے اور اس طرح آج پہلی دفعہ مجھے عبرانیوں کی تکلیف اور مشکلات کا احساس ہوا۔

عبرانیوں کی بستی میں پہنچنے سے پہلے ایک واقعہ ہوا۔ نہر کا چوبی پل عبور کر کے ہم دوسری طرف پہنچے ہی تھے کہ ایک نوجوان ہماری طرف ہی آتا نظر آیا۔ وہ عبرانی تھا۔ طویل القامت دہرے بدن کا اور قبول صورت، آنکھیں کالی جن سے غصہ ہویدا تھا۔ ناک خمیدہ، جیسی عبرانیوں کی ہوتی ہے، دانت سفید اور خوبصورت جو چاندی میں موتیوں کی طرح چمک رہے تھے اور اس کی کالی کالی زلفیں دونوں کندھوں پر لٹک رہی تھیں، بشرے سے وہ ضدی اور مغلوب الغضب معلوم ہوتا تھا۔ وہ ایک ہاتھ میں لٹھ لئے تھا اور پیٹی میں بڑے پھل والا خنجر اڑے ہوئے تھا۔ جیسے کہیں شکار پر جا رہا ہو۔ اس نے ہمیں روک کر پوچھا کہ کیا ہم صحرا کی طرف سے آ رہے ہیں اور یہ کہ کیا اس طرف ہمیں کوئی عبرانی لڑکی نظر آئی جو راستہ بھول گئی ہو۔

''اگر تمہیں میری تلاش ہے لابان تو میں یہیں ہوں۔'' میراپی نے رتھ میں سے کہا جو اپنے آپ کو میرے چغے میں لپیٹے ہوئے تھے اور جسے آنے والا عبرانی نہ پہچان سکا تھا۔''

''ہیں! میراپی تم! اور ایک مصری کے ساتھ اکیلی! کیا کر رہی تھیں صحرا میں اب تک؟ لابان نے غصہ سے پوچھا۔

اور پھر میں نہیں جانتا کہ ان دونوں نے کیا باتیں کیں کیونکہ وہ مادری زبان میں ایسی تیزی سے بول رہے تھے کہ میرے پلّے کچھ نہ پڑا۔ آخر کار میراپی نے سیتی کی طرف دیکھ کر یوں کہا:-

''شہزادۂ مصر! یہ میرے منگیتر ہیں لابان۔ وہ چاہتے ہیں کہ میں اسی وقت رتھ سے اتر کر ان کے ساتھ چلوں خواہ مجھے کتنی ہی تکلیف کیوں نہ ہو۔''

لیکن ہم چاہتے ہیں کہ تم رتھ میں ہی بیٹھو۔ تمہارے منگیتر کو ہمارے ساتھ آنے کی اجازت ہے۔''

اتنا سنتے ہی لابان جیسے دیوانہ ہو گیا۔ وہ شہزادے کی طرف لپکا۔ یقیناً وہ سیتی کو دھکیل کر ایک طرف کر کے میراپی کو گھسیٹ لینا چاہتا تھا۔

''پاگل نہ بنو نوجوان'' سیتی نے پرسکون آواز میں کہا۔ اور میں اپنے سر سے گٹھر پھینک کر اور

تلوار سونت کے لابان اور رتھ کے بیچ میں کھڑا ہو گیا اور کڑک کے کہا۔

''ہوشیار عبرانی کتے۔ تو شہزادۂ مصر پر ہاتھ اٹھانے کی جرأت کر رہا ہے۔''

''شہزادہ مصر! لابان نے چند قدم پیچھے ہٹ کر حیرت سے کہا۔ ''لیکن شہزادے کا میری منگیتر سے کیا تعلق! اور یہ دونوں صحرا کی طرف سے آئے ہیں۔''

بیوقوف تیری منگیتر کا پاؤں زخمی ہے، وہ گھاس کا یہ گٹھر اٹھا کر چل نہ سکتی تھی۔ ہم اتفاقاً اس طرف جا نکلے اور اب شہزادۂ مصر تمہاری منگیتر کو گھر پہنچانے جا رہے ہیں۔ ''رتھ بڑھاؤ'' سیتی نے کہا۔

''غصہ نہ کرو لابان'' میراپی نے کہا اور یہ گٹھر اٹھا لو جسے شہزادۂ مصر کے دوست اتنی دور سے اپنے سر پر لاد کر لائے ہیں۔''

لابان چند ثانیوں تک شش پنج کے عالم میں کھڑا رہا اور پھر ایک جھٹکے کے ساتھ گھاس کا گٹھر اپنے سر پر رکھ لیا۔ رتھ چلانے والے نے چابک بجا کر گھوڑوں کو ٹخار دیا۔ میں اور لابان رتھ کے پیچھے چلے۔ لابان کا غصہ بڑھتا ہی جا رہا تھا اور اب وہ بڑبڑانے لگا تھا۔ میراپی رتھ میں سیتی کے ساتھ بیٹھی ہوئی تھی اور یہ منظر دیکھ دیکھ کر اس عبرانی جوان کے سینے پر سانپ لوٹ رہا تھا۔ وہ جو منہ میں آ رہا تھا بک رہا تھا یہاں تک کہ میں برداشت نہ کر سکا۔

''چپ رہو یار۔'' میں نے کہا ''تمہیں تو حضور کا مشکور ہونا چاہئے کہ وہ تمہاری منگیتر کو اپنے ساتھ لے آئے ورنہ درندے اسے پھاڑ کھاتے۔ یہ حضور کا کرم اور مہربانی ہے کہ.....''

''پہلے کرم اور مہربانی کے متعلق میں بہت کچھ سن چکا ہوں۔'' لابان نے غرّا کر جواب دیا اور دوسرے کرم اور مہربانی کے متعلق بھی بہت جلد ہی بہت کچھ سن لوں گا۔ میراپی نے جب سے اس شہزادے کو دیکھا ہے وہ بالکل ہی بدل گئی ہے۔ اب تو وہ مجھ سے سیدھے منہ بات تک نہیں کرتی اور جب میں شادی کی درخواست کرتا ہوں تو وہ برا سا منہ بنا کر جواب دیتی ہے کہ ابھی وہ اپنے والد کا سوگ منا رہی ہے اور فی الحال شادی کا خیال تک اپنے دل میں نہیں لا سکتی ہوں۔ والد کا سوگ! اسے تو اپنے والد سے نفرت ہو گی کہ اس نے میراپی کی منگنی مجھ سے کر دی۔''

''تو پھر کہیں ایسا نہ ہو کہ تمہاری منگیتر کو کسی اور سے محبت ہو؟'' میں نے کچھ نہ کچھ معلوم کرنے کی غرض سے کہا۔

''نہیں— کم سے کم چند گھنٹوں پہلے تک تو اسے کسی سے محبت نہ تھی۔''

''یار! تمہاری منگیتر تو اپنے زمانے کی حسین ترین لڑکی ہے۔ چنانچہ ممکن ہے وہ کسی اعلیٰ اور بہتر شخص سے شادی کرنے کی متمنی ہو۔''

''مجھ سے اعلیٰ اور بہتر کون ہو سکتا ہے۔'' لابان نے پھنکار کر کہا۔ ''میں اپنی قوم میں عزت کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہوں اور سب سے بڑی بات تو یہ ہے کہ میں نہ صرف عبرانی ہوں بلکہ مناد ہوں۔ چنانچہ میں مصری حتیٰ کہ شہزادے اور خود فرعون سے زیادہ شریف، بہتر اور برتر ہوں۔''

''کہیں تم اپنی قوم کے ترجمی تو نہیں رہے؟'' میں نے دل ہی دل میں اس کی جھلاہٹ سے لطف اندوز ہونے کے لئے کہا۔

''صرف میں ہی نہیں بلکہ ہماری قوم کا ہر فرد کسی بھی مصری سے زیادہ شریف ہے۔ انتظار کرو وہ وقت دور نہیں جب مصریوں کو معلوم ہو جائے گا کہ ہم کیا ہیں؟''

میں نے کنکھیوں سے اپنے ساتھ چلتے ہوئے عبرانی کی طرف دیکھا جو گھٹیا سی عبا پہنے تھا اور اس میں بھی بڑے بڑے پیوند تھے۔ میں نے اس کے ہاتھوں کی طرف دیکھا جو اینٹیں تھاپ تھاپ کر سخت اور کھردرے ہو گئے تھے میں نے اس کے چہرے کی طرف دیکھا، اس کی رنگت دھوپ میں جھلس گئی تھی میں نے اس کے پیروں کی طرف دیکھا۔ پانی اور کیچڑ میں کھڑے رہنے کی وجہ سے اس کی ایڑیوں میں گہری گہری دراڑیں پڑ گئی تھیں۔ میں نے اس کی چوڑی چوڑی پیٹھ کی طرف دیکھا جس پر شاید فرعونی افسروں کے کوڑوں کی ضربوں کے نشان تھے ایسا مظلوم، مجبور، فلاکت زدہ شخص— اور یہ غرور— یہ تمکنت— یہ فخر— بیشک وہ اپنے آپ کو اور اپنی قوم کے ہر فرد کو ایسا ہی سمجھ رہا تھا۔ افوہ! یہ غلام خدائے مصر تک کو خاطر میں نہیں لاتا تھا۔ اپنے خدا کے سامنے مصر کے خدا کی کوئی ہستی نہ سمجھتا تھا۔ دیوتا جانیں موسیٰ و ہارون نے اس غلام اور پچھڑی ہوئی قوم میں کیسی روح پھونک دی تھی۔

''بھئی یہ تو تم خود اپنے منہ میاں مٹھو بن رہے رہو۔'' میں نے کہا۔ ''اپنی شرافت اور طاقت کا ثبوت کوئی مہیا کرو تو ہم سمجھیں کہ تم سچ کہتے ہو۔'' میں ایک وقائع نگار ہوں تاہم بالکل ہی گیا گذرا نہیں ہوں۔ آؤ تم میں اور مجھ میں یہیں دو دو ہاتھ ہو جائیں''۔ ''تمہاری یہ دعوت میں بخوشی قبول کر لیتا وقائع نگار'' لابان نے کہا۔ ''لیکن یہ تمہاری بدقسمتی ہے کہ میں اتنا بیوقوف نہیں ہوں جتنا کہ تم نے سمجھ رکھا ہے۔ میں تمہاری چال سمجھ چکا ہوں وقائع نگار۔ تم مجھے یہاں روکنا چاہتے ہو کہ تمہارا آقا میری منگیتر کے حسن سے اپنی آنکھیں سینکتا رہے چنانچہ! اے وقائع نگار اس وقت تو میں تمہاری مبارزت طلبی پر لبیک نہیں کہہ سکتا البتہ بہت جلد تمہاری یہ آرزو پوری کر دوں گا۔ اور یقین کرو وہ وقت بہت جلد آئے گا۔''

اور میرا جی چاہا کہ اس مغرور اور بڑبولے عبرانی کے منہ پر ایک گھونسہ رسید کر دوں لیکن اسی وقت سامنے سے چند سوار آتے نظر آئے۔ سب سے آگے والے سوار کو میں نے پہچان لیا۔ وہ آمن میس تھا۔ سیتی کو رتھ میں دیکھ کر وہ لوگ رک گئے اور مصری طریقے سے سلام کیا۔ آمن میس گھوڑے پر سے

اتر آیا اور سیتی کے پاس پہنچ کر بولا:-

''ہم آپ ہی کی تلاش میں نکلے تھے کیونکہ ہمیں خوف تھا کہ مبادا کسی شریر سے آپ کو کوئی نقصان پہنچ گیا ہو یا ممکن ہے کسی نے آپ کو دیوتا نہ کریں زخمی کر دیا ہو' بہت بہت شکریہ بھائی'' سیتی نے کہا ''میں تو نہیں البتہ کوئی اور ضرور زخمی ہے۔''

ولی عہد سلطنت واقعی بہت رحمدل ہیں آپ میرے گھوڑے پر سوار ہو لیں۔ میں خاتون کے پاس رتھ میں بیٹھ جاؤں گا۔ یا اگر آپ پسند فرمائیں تو خاتون کیلئے گھوڑا حاضر کر دیا جائے۔''

''جی نہیں شکریہ۔ رتھ بڑھاؤ'' سیتی نے کہا۔

اور یوں ہم بستی کی طرف چلے کہ ہمارے پیچھے سوار چل رہے تھے جو میرا پی اور سیتی کے متعلق نہایت واہیات اور شرمناک باتیں کہہ کر ہنس رہے تھے اور لابان اندر ہی اندر پیچ و تاب کھا رہا تھا اور اس طرح آخر ہم عبرانیوں تک بستی میں پہنچ گئے۔ میرا پی کا اشارہ پا کر ایک نیچی سی جھونپڑی کے سامنے رتھ روک لیا گیا۔ یہی اس کے چچا جابیز کا مکان تھا۔ ایک بوڑھا جس کے سر پر اور داڑھی کے بال برف کی طرح سفید تھی اور جو بشرے سے اول درجے کا عیار معلوم ہوتا تھا گھبرا کر جھونپڑی میں سے نکلا اور چلانے لگا کہ اس نے کچھ نہیں کہا ہے کہ فرعون کے سپاہی اسے پکڑنے آئے ہیں۔

''فرعون کے سپاہی تمہیں نہیں بلکہ تمہاری بھتیجی اور میری منگیتر کو شاید اڑا کر لے جانا چاہتے ہیں بوڑھے بیوقوف۔'' لابان نے چیخ کر کہا اور اس پر مصری سپاہی اور عبرانی عورتیں جو وہاں جمع ہو گئیں تھیں سب ہنس پڑیں۔''

اس اثنا میں شہزادہ میرا پی کو سہارا دے کر کھڑی کر چکا تھا اور اب اپنی آغوش میں لے کر رتھ میں سے اتر رہا تھا۔ یہ دیکھ کر لابان کی رگِ شرافت پھر پھڑکی اور اس نے جھپٹ کر شہزادے کی آغوش سے میرا پی کو گھسیٹ لیا اور سیتی کو ایسا دھکا دیا کہ وہ گرتے گرتے بچا۔ فرعون کے خاص محافظ دستے کا افسر تلوار سونت کے آگے بڑھا اور تلوار کی چپٹی طرف سے لابان کے سر پر ایسی ضرب لگائی کہ وہ زمین پر اوندھے منہ گرا اور کراہنے لگا۔

''لے جاؤ اس گستاخ عبرانی کو اور مارے دروں کے اس کی کھال ادھیڑ دو۔'' افسر نے اپنے ماتحت سپاہیوں سے کہا۔ فوراً ہی چند سپاہی لابان کی طرف دوڑ پڑے لیکن سیتی نے کہا:-

''اسے اس کے حال پر چھوڑ دو۔ یہ وحشی ہے نرا یا پھر رشک و رقابت نے اسے مجنوں کر دیا ہے۔ دیکھو اسے زیادہ چوٹ تو نہیں آئی؟''

اور دفعتاً حیرت انگیز پھرتی سے لابان اٹھا، نفرت و حقارت سے اور غصہ سے شہزادے کی

طرف دیکھا اور پھر اس خیال سے کہ وہاں ٹھہرنا خطرے سے خالی نہیں ہے وہاں سے بھاگ گیا۔

''الوداع خاتون'' سیتی نے میرا پی سے کہا'' امید ہے کہ تمہارا زخم بہت جلد پھر مندمل ہو جائے گا۔

''شکریہ! شہزادۂ مصر! بہت بہت شکریہ۔'' میرا پی نے پھر شرم سے سرخ ہو کر کہا'' تکلیف تو ہو گی مگر حضور چند ثانیوں تک توقف فرمائیں کہ میں آپ کی پن لوٹا دوں۔''

''یہ اپنے پاس ہی رہنے دو خاتون۔ اگر کبھی تم پر کوئی مصیبت آئے یا تمہیں کسی مدد کی درکار ہو تو کسی کے بھی ہاتھ یہ پن ہمیں بھجوا دینا اور یقین کرو کہ تمہیں مدد پہنچ جائے گی۔''

میرا پی نے مشکور نظروں سے سیتی کی طرف دیکھا اور پھر دفعتاً پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی۔

''ارے کیا بات ہے خاتون؟'' سیتی نے گھبرا کر کہا۔

''آہ شہزادے! میرے خیال میں مصیبت زیادہ دور نہیں۔ میرا منگیتر لابان مغلوب الغضب، حاسد اور کینہ پرور شخص ہے۔ یہ چچا جابیز۔ مجھے گھر میں لے چلئے۔''

''سنو! عبرانی بزرگ! سیتی نے اونچی آواز میں کہا کہ وہاں موجود سب سن لیں۔'' اگر تمہاری بھتیجی کو تم سے یا کسی اور سے ذرا سا بھی نقصان پہنچا تو اس کے ذمہ دار بڑے میاں تم سمجھے جاؤ گے۔ اور اگر ایسا ہوا تو سن رکھو کہ تمہارے ہونٹ مسکراہٹ کو ترس جائیں گے، اور وہ لوگ بھی سزا پائیں گے جو اس ذلیل کام میں شریک ہوں گے۔''

میں نے سنا حضور۔ میں نے سنا حضور'' جابیز نے کہا۔'' میں اس کی حفاظت اسی طرح کروں گا جس طرح کہ — جس طرح کہ — وہ شاید آپ کے پن کی کرے گی۔''

''عن آ'' شاید اس رات جب میں شہزادے کے گھر میں گیا تو اس نے کہا۔'' اس عبرانی جواب کی طرف سے میں مطمئن نہیں ہوں۔ اس کی آنکھوں میں شیطانی چمک تھی۔''

''خود میں بھی مطمئن نہیں ہوں۔ لابان شریر اور بد باطن شخص معلوم ہوتا ہے اگر آپ نے سپاہیوں کو اپنا کام کر لینے دیا ہوتا تو بہتر ہوتا۔''

''لیکن میں نے سپاہیوں کو روک دیا چنانچہ یہ بات تو ختم ہوئی عن آ! وہ.....وہ.....بہت حسین اور پیاری لڑکی ہے۔''

''آپ سچ کہتے ہیں۔ ایسی حسین، بھولی اور پیاری لڑکی آج تک میری نظر سے تو گذری نہیں۔''

''سنبھلو! میرے دوست سنبھلو۔ مبادا تم اس کے دامِ محبت میں پھنس جاؤ جو کسی کی منگیتر ہے۔''

''میں نے شہزادے کی طرف دیکھا اور ساحر کی کے الفاظ میرے کانوں میں گونجنے لگے۔

شاید شہزادے کو بھی ساحر ''کی'' کے الفاظ یاد آ گئے اور وہ ہنسا اور عجیب سی ہنسی تھی اس کی۔ اس آدمی کی سی جس کی کوئی راز فاش ہو گیا ہو یا اس آدمی کی سی جس کی کوئی دیرینہ آرزو پوری ہوئی ہو یا اس فاتح کی سی جس نے ناقابل تسخیر قلعہ فتح کر لیا ہو اور یوں ہنس ہنس کر اس نے دوسری طرف منہ پھیر لیا۔

اور اس رات میں بہت دیر تک کروٹیں بدلتا رہا اور جب میری آنکھ لگی تو میں نے خواب میں دیکھا کہ صحرا میں چاندنی چھٹکی ہے اور میرا پی گھاس کے گٹھر پر گھٹنے ٹیکے دعا میں مصروف ہے۔

☆☆

ساتواں باب

جھڑپ

اور پورے آٹھ دن تک ہم جاشان میں ٹھہرے رہے۔

عبرانیوں کی داستان طویل اور غمناک تھی۔ انھوں نے ان مظالم کے، جو ان پر کئے جاتے ٹھوس ثبوت پیش کئے۔ عبرانی اپنی کہانی سنا چکے تو ناظروں اور نگراں کے بیانات قلم بند کئے گئے جاشان میں اتنے دنوں تک ٹھہرے رہنے کا آخری سبب تو یہ تھا کہ سیتی کو وہاں سے جانے کی کوئی جلدی نہ تھی۔ اس نے کہا کہ اس عرصے میں شاید عبرانیوں کے پیغمبر موسیٰ و ہارون واپس آ جائیں۔ لیکن وہ نہ آئے۔ ہمارے قیام کی اس طویل مدت میں سیتی کی ملاقات میرا پی سے نہ ہوئی اور نہ ہی اس نے پھر بنی اسرائیل کے چاند کا ذکر کیا۔ حتیٰ وہ اس وقت بھی خاموش رہا جب کہ آمن میس نے اس کا مضحکہ اڑاتے ہوئے پوچھا کہ وہ دوبارہ اپنے رتھ کے حسین ساتھی سے ملا یا نہیں۔ البتہ خود میں نے ایک دفعہ میرا پی کو ضرور دیکھا۔

ایک شام میں جاشان کی بستی میں گھوم رہا تھا کہ میں نے اسے دیکھا۔ وہ لابان اور اپنے چچا جابیز کے بیچ میں یوں چل رہی تھی جیسے وہ قیدی ہو، وہ ملول و غمگین معلوم ہوتی تھی اور لنگڑا کر نہ چل رہی تھی جس سے ظاہر ہوتا تھا کہ اس کے پیر کا زخم مندمل ہو گیا ہے یا ہو رہا ہے۔

میں اسے سلام کرنے کے لئے رُک گیا۔ لیکن لابان نے کھا جانے والی نظروں سے مجھے دیکھا اور اپنی منگیتر کا ہاتھ پکڑ کر کے اسے آگے گھسیٹ لے گیا۔ لیکن جابیز مجھ سے باتیں کرنے کے لئے ٹھہر گیا۔ اس نے بتایا کہ میرا پی کے پیر کا زخم سرعت کے ساتھ مندمل ہو رہا ہے اور یہ کہ میرا پی اور لابان میں خوب جھگڑا ہوا ہے کہ وہ شہزادے کے ساتھ رتھ میں بیٹھ کر آ گئی تھی اور یہ بات لابان کو بری معلوم ہوئی تھی، اور میرا پی کی ہی وجہ سے لابان کو اس ''ذلیل مصری'' کی تلوار کی ضرب اپنے سر پر برداشت کرنی پڑی تھی۔

''یہ نوجوان معلوم ہوتا ہے حد درجہ شکی مزاج آدمی ہے۔'' میں نے کہا۔ ''ایسا آدمی کسی بھی لڑکے کے لئے برا ثابت ہوگا۔ سخت شوہر ثابت ہوگا۔''

آپ ٹھیک کہتے ہیں۔'' جابیز نے کہا'' چنانچہ میں اپنے رب کا شکر ادا کرتا ہوں کہ میں وہ لڑکی

نہیں ہوں جو لابان کی بیوی بنے گی۔''

تو پھر تم میرا پی کی شادی لابان سے کیوں کر رہے ہو؟ یہ تو ایک معصوم کو گویا کھلی آنکھوں کنویں میں دھکیل دینا ہوا۔''

''میں کیا کر سکتا ہوں وقائع نگار۔ یہ منگنی خود میرا پی کا باپ کر گیا ہے اور وہ ابھی اس وقت جب میری بھتیجی ناسمجھ بچی تھی۔ چنانچہ اب یہ رشتہ کسی طرح نہیں توڑا جا سکتا۔ اب رہا میں۔'' جابیز نے بڑے آواز دبا کر رازدارانہ انداز میں کہا۔ ''تو میں اپنی بھتیجی کو کسی بلند مقام پر دیکھنا چاہتا ہوں۔ کسی ایسے شخص کی زوجیت میں دینا چاہتا ہوں جو نہ صرف لابان سے بہتر ہو بلکہ صاحب اقتدار بھی ہو۔ وہ اپنے حسن کے ذریعہ جو چاہے حاصل کر سکتی ہے اور جو چاہے بن سکتی ہے بشرطیکہ اس کو اس کا موقع ملے لیکن وقائع نگار اگر لابان مر بھی جائے تب بھی میرا پی کسی غیر عبرانی سے شادی نہ کر سکے گی۔ ہمارے یہاں یہ سخت بلکہ ناقابل معافی گناہ سمجھا جاتا ہے۔''

''حالانکہ میرا پی کی ماں شامی تھی۔''

بے شک وہ شامی کنیز تھی جسے میرا پی کا باپ ناتھان پسند کرنے لگا تھا۔ پھر اس نے اس سے شادی کر لی۔ لیکن میرا پی تو عبرانی ہی ہے۔ ایک عبرانی باپ کی بیٹی ہے، عبرانی رسومات اور مذہب کی پابند ہے اور اسی خدا کی پرستش کرتی ہے جس کی ہم کرتے ہیں۔ اگر ایسا نہ ہوتا تو میری بھتیجی آسمان پر تارا بن کے چمکتی اور اپنی روشنی سے شاید فرعون کے گھر کو منور کر دیتی۔ وہ مصر کی ملکہ ہوتی اور ملکہ بننے کے قابل ہے—— خیر تو شہزادۂ مصر کب تک تشریف لے جا رہے ہیں؟''

''آج سے تیسرے دن علی الصباح''

''افوہ! کتنے بہت سے آدمی شہزادے کے ساتھ ہیں۔ ان کے لئے کھانے پینے کا انتظام ظاہر ہے کرنا پڑتا ہوگا۔ عن آ میں تگڑی بھیڑیں اور غلہ مہیا کر سکتا ہوں۔''

''بہت اچھا۔ میں شہزادے اور وزیر سے تمہاری سفارش کر دوں گا۔''

''شکریہ۔ کل صبح میں پڑاؤ کے کنارے پر منتظر رہوں گا۔ دیکھو لابان میرا پی کے ساتھ واپس آ رہا ہے۔ میرا یہ پیغام شہزادۂ مصر کو پہنچا دینا کہ وہ لابان کی طرف سے ہوشیار رہیں۔ وہ تلوار کی اس ضرب کو بھولا نہیں ہے جو فرعونی افسر نے اس کے سر پر لگائی تھی۔''

''خود لابان کو ہوشیار رہنا چاہئے۔ اگر اس نے کوئی حماقت کی تو وہ نہ بچ سکے گا۔ اگر شہزادے نے اپنی فطری رحمدلی سے مجبور ہو کر اسے معاف نہ کر دیا ہوتا تو کل رات سپاہیوں کی تلواریں نے اس کا قیمہ بنا دیتیں۔ شہزادے کی شان میں گستاخی کرنا کوئی معمولی جرم نہیں ہے۔ اگر پھر اس نے ایسی کوئی

حماقت کی تو وہ دن اس کی زندگی کا آخری دن ہوگا۔ صرف یہی نہیں بلکہ اس کی حماقت کا خمیازہ پوری عبرانی قوم کو بھگتنا پڑے گا۔''

''میں سمجھ گیا عن آ۔ اگر لابان مارا گیا تو یہ برا ہوگا۔ لیکن عبرانیوں کی مدد خدا کرے گا جس کا مقابلہ نہ تو فرعون کر سکتا ہے اور نہ مصر کے دیوتا۔ بڑی قدرتوں والا ہے وہ جس نے موسیٰ کی پرورش خود فرعون کے محل میں کی۔ خدا حافظ عن آ۔ اگر کبھی تانیس آنے کا اتفاق ہوا تو تم سے ضرور ملوں گا۔''

اور اس رات میں نے شام کا پورا واقعہ سیتی کو سنا دیا۔ وہ خاموشی سے سنتا رہا اور جب میں خاموش ہوا تو اس نے یوں کہا۔

مجھے میرا پی کی حالت پہ رحم آتا ہے۔ قسمت واقعی بڑی ستم ظریف واقع ہوئی ہے۔ بہر حال اس نے ہنس کر اضافہ کیا۔ ''بہر حال اب تم میرا پی سے مل نہ سکو گے اور میرے خیال میں یہ اچھا ہی ہے کیونکہ اس لڑکی کے جلو میں ہنگامے اور فساد چلتے ہیں۔ جو اسے ایک دفعہ دیکھ بھی لیتا ہے مصیبت میں پھنس جاتا ہے—— اب رہا میں تو اسے دوبارہ دیکھنے کا خواہش مند نہیں ہوں حالانکہ یہ حقیقت ہے کہ جو اسے ایک بار دیکھ لیتا ہے دوبارہ دیکھنے کی آرزو رکھتا ہے۔''

خیر میری بات تو جانے دیجئے۔ کیونکہ میں تو عورتوں سے توبہ کر چکا ہوں۔ میرا پی کتنی ہی حسین کیوں نہ ہو میرے لئے کوئی اہمیت نہیں رکھتی۔ تو میں جابیز سے کہہ دوں کہ رسد کسی اور سے خرید لیں؟''

''نہیں اسی سے خریدو۔ وزیر ہامان اگر قیمت ادا کرنے سے حیلے حوالے کرے تو میرے حساب میں سے ادا کر دو۔ کسی عبرانی کا دل صرف دولت سے ہی خریدا جا سکتا ہے۔ جابیز کو منہ مانگی قیمت دے کر ہم نے خوش کر دیا تو وہ محض ہماری خاطر اپنی بھتیجی سے نرمی سے پیش آئے گا۔ میرے خیال میں عبرانیوں کی یہ باتیں خود ان کے خدا کو بھی پسند نہیں۔ عن آ پوری عبرانی قوم میں صرف ایک ایسی ہستی ہے جو ہم مصریوں سے نفرت نہیں کرے گی۔ یعنی میرا پی۔ چنانچہ میں اسے کبھی فراموش نہ کروں گا۔''

چنانچہ سامان رسد، بھیڑیں اور غلہ جابیز سے خریدا گیا اور اس کے عوض اس بوڑھے عبرانی نے اتنی دیر تک اور ایسے ایسے الفاظ میں میرا شکریہ ادا کیا کہ میں بوکھلا گیا۔

اور تیسرے دن ہم نے ارض جاشان کو خیر باد کہا۔

جب ہم روانہ ہو رہے تھے تو سیتی نے سب کے ساتھ چلنے سے یہ کہہ کر انکار کر دیا کہ اسے شور و غل اور گرد و غبار سے سخت نفرت ہے۔ سیتی کا مزاج صبح ہی سے کچھ بگڑا ہوا تھا—— آمن میس نے شہزادے کو سمجھانے کی ہر ممکن کوشش کی۔ محافظ دستے کے افسر اور ہامان نے گھٹنوں پر گر کے التجا کی کہ اگر دیوتا نہ کریں شہزادے کو کچھ ہو گیا تو فرعون ان سب کی کھال کھنچوا کر بھس بھروا دے گا، لیکن شہزادہ اپنی

بات پر اڑا رہا۔

اس نے انھیں روانہ ہو جانے کا حکم دیا اور کہا کہ وہ اس رات ان سے پہلی منزل پر آ ملے گا۔

میں نے بھی اس سے کہا کہ یوں اکیلے سفر کرنا خطرے سے خالی نہیں ہے۔ اس پر اس نے جواب دیا کہ اگر میں اس کے ساتھ سفر کرنے سے ڈرتا ہوں تو مجھے آمن میس کے ساتھ جانے کی اجازت ہے۔

شہزادے کے یہ الفاظ میرے دل پر چرکا لگا گئے، لیکن میں خاموش رہا۔ میری دلی کیفیت کا اندازہ لگا کے شہزادہ اپنی تلخ کلامی پر نادم ہوا اور مجھ سے معافی چاہی ـــــ ایسا رحم دل شہزادہ پہلے کبھی مصر میں نہ ہوا تھا اور ہوگا بھی نہیں۔

''میں آمن میس اور ان بڑبولے افسروں کے ساتھ کو برداشت نہیں کر سکتا۔'' اس نے کہا''۔ اور پھر مجھے صحرا کی خاموشی اور تنہائی پسند ہے۔ عن آ اس رات ہم اکیلے صحرا میں گئے تھے تو کتنا حسین منظر دیکھنے کو ملا تھا۔ ایسے مناظر تانیس میں دیکھنے کو نہ ملیں گے۔ جاؤ اس عبرانی ربی کو میرے پاس بھیج دو جو اپنے خدا اور مذہب کے متعلق مجھے کچھ بتانا چاہتا تھا۔ میں عبرانیوں کے خدا اور مذہب کے متعلق سب کچھ جان لینا چاہتا ہوں۔

چنانچہ میں اس عبرانی ربی کو خیمے میں بھیج کر آمن میس اور افسروں کو یہ اطلاع دینے چلا گیا کہ شہزادہ تنہا ہی سفر کرنا چاہتا ہے۔ تاہم شہزادے کی خفگی کی پرواہ نہ کرتے ہوئے میں نے دو سپاہیوں کو پیادوں کے بھیس میں ہمارے رتھ کے ساتھ چلنے کا حکم دیا۔ اس پر بس نہ کرتے ہوئے میں نے اس افسر کو جس نے لابان کے سر پر تلوار ماری تھی ہدایت کی کہ وہ منتخب سپاہیوں کے ساتھ ہماری نظروں سے اوجھل رہ کر ہمارے پیچھے پیچھے آئے۔ یہ انتظام کرنے کے بعد ہی مجھے کچھ اطمینان نصیب ہوا۔

چنانچہ دوسرے دن علی الصباح آمن میس مع پوری فوج، امرا اور باربرداروں کے روانہ ہو گیا۔ ان کے جانے کے بعد کئی گھنٹوں تک ہم جاشان میں ہی رکے رہے۔ اس عرصے میں سیتی عبرانیوں کی بستی میں گھومتا اور ان کی حالت معلوم کرتا رہا۔ عبرانی ہمیں نفرت اور حقارت سے دیکھتے رہے اور یہ دیکھ کر تو وہ اور بھی شیر ہو گئے کہ ہم تنہا تھے۔ ایک دفعہ ہم نے گردن گھما کر اپنے پیچھے دیکھا تو ایک عبرانی ہماری طرف گھونسہ ہلا رہا تھا اور ایک بڑھیا ہماری طرف تھوک رہی تھی اور دوسرے عبرانی کہہ رہے تھے کہ ''یہ منحوس مصری'' جتنی جلد ان کی بستی سے چلے جائیں اچھا ہے۔ میں نے شہزادے سے کہا کہ ''عبرانیوں کا یہ غصہ اور ہم سے نفرت خطرناک ہے۔'' شہزادہ ہنس پڑا۔

''عن آ! یہ تو سب جانتے ہیں کہ عبرانیوں کو ہم سے نفرت ہے۔'' اس نے کہا۔'' ہماری کوشش یہ ہونی چاہئے کہ ان کی نفرت محبت سے بدل دیں۔''

''ناممکن! سورج کا مغرب سے طلوع ہونا اور نیل کا الٹی طرف بہنا تو ممکن ہو سکتا ہے لیکن عبرانیوں کی نفرت کو محبت میں بدلنا بلکہ اس سے کم بھی کرنا ناممکن ہے۔''

''بہر حال اگر میں فرعون بنا تو بنی اسرائیل کو مصر سے نکل جانے دوں گا۔ میرے خیال میں تو ان کا خدا سچا خدا ہے اور مصر کے تمام دیوتاؤں سے زیادہ پُر ہے۔ کیا بات ہے عن آ کہ میں عبرانیوں کے خدا سے ڈرنے لگا ہوں!''

''حیران ہوں کہ فرعون وقت انھیں کیوں یہاں سے چلے جانے کی اجازت نہیں دیتے!'' میں نے کہا۔'' یہ قوم مصر کی قوت میں اضافہ تو کیا کرے گی ہاں اسے کمزور ضرور کر دے گی۔ آپ کو یاد ہوگا کہ مصر نے جب بربریوں پر فوج کشی کی تھی تو بنی اسرائیل نے بربریوں سے ساز باز کیا تھا۔ اس قوم کو مصر میں روکے رکھنا گویا آستین میں سانپ پالنا ہے۔ اس کے علاوہ بنی اسرائیل مصر کے زرخیز ترین حصے پر قابض ہیں اور جب تک وہ یہاں ہیں ہم اس خطے سے کوئی فائدہ نہیں اٹھا سکتے۔ پھر کیا وجہ ہے کہ موسیٰ و ہارون کا مطالبہ خدائے مصر منظور نہیں کر لیتے۔''

''دیوتا ہی جانیں کہ کیوں منظور نہیں کرتے۔ غالباً وہ اپنے والد اور میرے دادا رعمسیس کے نقشِ قدم پر چلنا پسند کرتے ہیں یا یوں ہو کہ کسی دیوتا نے عبرانیوں کے معاملے میں خدائے مصر کا دل سخت کر دیا ہو لیکن وجہ کچھ بھی ہو وہ عبرانیوں کو مصر سے نہ جانے دیں گے اور میں ڈرتا ہوں کہ یہ ضد مصر پر تباہی لے آئے گی ـــ عن آ مجھے مصر کا انجام اچھا نظر نہیں آتا ـــــ معلوم ہوتا ہے دیوتاؤں نے یا پھر عبرانیوں کے خدا نے فرعون پر ایک خاص قسم کی دیوانگی طاری کر دی ہے۔''

''تو ظاہر ہوا کہ کاہن، مہنت، امراء اور خود آمن میس پر بھی ایسی ہی دیوانگی طاری ہو گئی ہے۔''

''جو فرعون کرے گا وہی دوسرے بھی کریں گے ـــــ یہ دیکھو عبرانیوں کی عبادت گاہ۔ آؤ اندر چلیں۔''

ہم رتھ سے اترے اور عبرانیوں کے معبد کی طرف چلے۔ صدر دروازے سے گزر کر ہم بیرونی دالان میں پہنچے۔ آج چونکہ ہفتہ کا آخری دن تھا، جو عبرانیوں کے نزدیک مقدس اور عبادت کا دن ہے اس لئے معبد کا دالان اور صحن عبرانی عورتوں اور مردوں سے کھچا کھچ بھرا ہوا تھا۔ وہ لوگ بظاہر ہماری طرف متوجہ نہ ہوئے۔ ان لوگوں کے بیچ میں گزرتے ہوئے ہم دوسرے اور بہ نسبتاً نیچے دروازے کے سامنے پہنچے اور اس میں سے گزرے تو ایک کمرے میں کھڑے تھے جس کی چھت کھجور کی ٹہنیوں اور پتوں کی تھی۔ اس کمرے میں بھی بہت سے لوگ بیٹھے تھے جو ہمیں دیکھتے ہی آپس میں سرگوشیاں کرنے لگے۔ یہ لوگ اس ربی کی تقریر سن رہے تھے جو سفید کپڑے پہنے تھا اور سر پر عجیب طرح کی چوگوشی ٹوپی رکھے تھا۔

یہ وہی ربی تھا جو کل شہزادے کے پاس آیا تھا۔ ہمیں دیکھتے ہی اس نے اپنی تقریر ختم کی اور جلدی جلدی چند دعائیہ فقرے کہہ کر ہمارے استقبال کو آگے بڑھا۔ میں سیتی کے پیچھے کھڑا تھا کہ عبرانیوں کا کوئی بھروسہ نہیں۔ مبادا پشت کی طرف سے حملہ کر دیں۔ ربی نے بے حد نیچی آواز میں، اتنی نیچی آواز میں کہ میں اس کا ایک لفظ بھی سن نہ سکا، شہزادے سے کچھ کہا اور اس کا ہاتھ پکڑ کر اس چبوترے کی طرف لے چلا جس پر پردے پڑے ہوئے تھے اور پردوں کے پیچھے قربان گاہ تھی۔ پردے تک پہنچنے کے لئے اینٹوں کی سیڑھیاں بنائی گئی تھیں۔ ایک تو کمرہ نیم تاریک تھا اور پھر شہزادہ شاید کسی خیال میں گم تھا۔ بس اس سے زیادہ میں کچھ نہ دیکھ سکا۔ پردہ ٹوٹ کر گر پڑا اور اس کے پیچھے قربان گاہ نظر آنے لگی جس پر عود و عنبر جل رہا تھا اور دوسرے ہی لمحہ شور بلند ہوا اور کمرے کی نیم تاریکی میں عبرانیوں کی تلواریں بجلی کی طرح چمک گئیں۔

''اس مصری نے قربان گاہ کی بے حرمتی کی ہے'' ایک شخص چلایا۔

''باہر گھسیٹ لاؤ اسے قتل کر دو۔'' دوسرا بولا۔

''دوستو'' سیتی نے کہا۔ ''اگر مجھ سے کوئی غلطی ہوئی ہے تو اتفاقاً ہوئی ہے۔ میں نے قصداً ایسا نہیں کیا۔ اگر بے حرمتی کا.....''

''وہ فقرہ پورا نہ کر سکا کیونکہ اس عرصہ میں عبرانی اس پر بلکہ یوں کہنا مناسب ہوگا کہ مجھ پر کیونکہ اس اثنا میں میں شہزادے اور عبرانیوں کے درمیان حائل ہو گیا تھا پل پڑے۔ وہ میرا چغہ پکڑ چکے تھے اور میرا ہاتھ تلوار کے دستے پر پہنچ گیا تھا کہ ربی نے کہا۔

یہ تم کیا رہے ہو؟ کیا تم فرعون کے قہر و غضب کو دعوت دینا چاہتے ہو۔

عبرانی جہاں کھڑے تھے وہیں کھڑے رہ گئے، لیکن فوراً ہی کسی نے کہا۔

ہم فرعون سے نہیں ڈرتے، یہوداہ ہمارا محافظ ہے۔ دیکھتے کیا ہو اس مصری کتے کو باہر لے جا کر قتل کر دو۔''

وہ پھر آگے بڑھے۔ لیکن فوراً ہی کسی شخص نے، اور یہ میرا پی کے چچا جابیز کے علاوہ اور کوئی نہ تھا، چیخ کر کہا۔

''رک جاؤ۔ اے قوم اسرائیل سنبھل جاؤ۔ مبادا غصے میں تم سے کوئی گناہ سرزد نہ ہو جائے اور پھر خدا کا قہر تم پر نازل ہو۔ اگر شہزادے نے قصداً قربان گاہ کی بے حرمتی کی ہے تو خدا اسے اس کی سزا دے گا۔ خدا کے معاملہ میں دخل دینے والے ہم ہوتے کون ہیں؟ پیچھے ہٹ جاؤ اور دیکھو کیا ہوتا ہے۔ اگر اس نے قصداً بے حرمتی کی ہے۔ اگر ہمارا رب اس مصری سے خفا ہے، تو وہ اسی وقت اور یہیں مردہ ہو کر گرے گا، لیکن اگر ایسا نہ ہوا، اگر شہزادہ زندہ رہا تو ہم بھی اسے کچھ نہ کہیں گے کیونکہ یہی خدا کا فیصلہ

ہوگا اور موسیٰ ہارون کہتے ہیں کہ خدا بڑا ہی مہربان ہے اور بخشنے والا ہے۔ پیچھے ہٹ جاؤ میں ساٹھ تک گنتی گنتا ہوں۔ اس عرصہ میں خدا اپنا فیصلہ صادر کر دے گا۔''

سب لوگ چند قدم پیچھے ہٹ گئے اور جابز رگ رک کر گنتی کرنے لگا۔

''ایک.....دو.....تین.....''

حالانکہ اس وقت میں عبرانیوں کے خدا کی قوتوں سے واقف نہ تھا تاہم مجھے اپنا دل سرد ہوتا محسوس ہوا۔ جابیز گنتی کر رہا تھا اور دفعہ دس تک گننے کے بعد وہ چند ثانیوں تک خاموش ہو جاتا تھا اور عجیب منظر تھا وہ — سیڑھیوں کے قریب سیتی سر جھکائے کھڑا تھا۔ عبرانیوں کے خدا کے فیصلے کا منتظر تھا۔ اس کے بشرے سے ذرا بھی خوف و ہراس ظاہر نہ تھا۔ ایک اس کے قریب میں کھڑا تھا اور جانتا تھا کہ شہزادے کا جو انجام ہوگا میرا بھی ہوگا۔ ہم دونوں کے قریب ربی کھڑا تھا جس کے ہاتھ لرز رہے تھے اور آنکھیں پھیل گئی تھیں اور ہمارے سامنے جابیز کھڑا تھا جو گنتی کر رہا تھا۔ آہستہ آہستہ رک رک کر اور اس کے پیچھے عبرانیوں کا گروہ منتظر تھا کہ شہزادہ اب مردہ ہو کر گرا کہ گرا۔

جابیز گنتا رہا — تیس — چالیس — پچاس —

اور پھر اونچی آواز میں کہا — ساٹھ — اور خاموش ہو گیا۔ ہر شخص کی نظر سیتی پر جمی ہوئی تھی۔ وہ چند ثانیوں تک خاموش کھڑا رہا اور پھر ربی کی طرف گھوم کر بولا۔

''میرے بزرگ کیا میرا امتحان ہو چکا؟ اگر ہو چکا ہو تو میں کچھ نذرانہ پیش کروں کیونکہ اسی لئے میں یہاں آیا تھا۔''

''ہمارا رب فیصلہ کر چکا۔ بلاشبہ وہ بڑا ہی مہربان ہے، رحیم اور بہتر انصاف کرنے والا ہے۔'' جابیز نے کہا۔ ''اے قوم اسرائیل اپنے رب کے فیصلے کو قبول کرو۔''

اور وہ لوگ خاموشی سے چلے گئے۔ میں نے بتائی ہوئی جگہ پر نذرانہ رکھا جو معمولی نہ تھا اور اس کے بعد ہم بھی باہر آ گئے۔

''تمہارا خدا بڑا ہی غضبناک معلوم ہوتا ہے۔'' شہزادے نے ربی سے کہا۔

''یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں حضور۔ بہر حال یہ تو آپ بھی تسلیم کریں گے کہ وہ غفور الرحیم ہے۔ اگر ایسا نہ ہوتا تو آپ حالانکہ.....آپ سے اتفاقاً بے حرمتی ہو گئی تھی، اس وقت زندہ نہ ہوتے جیسا کہ ہمارے پیغمبر کہتے ہیں۔ بے شک سچ ہے یعنی یہ کہ ہمارا رب بہتر انصاف کرنے والا اور درگزر کرنے والا ہے۔''

''تو تمہارا خدا جب چاہے جسے چاہے مار ڈال سکتا ہے؟''

''بے شک وہی مارتا اور وہی جلاتا ہے۔ وہ شاہوں کا شاہ اور دونوں جہاں کا پروردگار ہے۔

اور بڑی قدرتوں والا ہے۔شہزادے! وہ وقت دور نہیں جب پورا مصر یہودا کی قدرتوں کا تماشہ دیکھ لے گا۔ایسا ہمارے پیغمبر کہتے ہیں اور پیغمبر جھوٹ نہیں بولتے۔بدقسمت ہے وہ قوم اور بد بخت ہیں وہ لوگ جو خدا کے قہر وغضب کو دعوت دیتے ہیں۔ایسی قوموں پر پہلے بھی خدا کا عذاب نازل ہوا ہے اور اب بھی ہوگا۔نوح کی قوم پر پانی کا عذاب آیا اور ارعاد وثمود پر لرزا دینے والی چیخ نازل ہوئی اور وہ اپنے گھروں میں اوندھے پڑے رہ گئے۔ان قوموں کے انجام سے جو قوم سبق نہ لے وہ تباہ ہوگی۔اے شہزادے! عذابوں میں خدا کی نشانیاں پوشیدہ ہیں۔انھیں سمجھو اور عبرت پکڑو۔''

سیتی چند ثانیوں تک خاموش رہا۔اور پھر کہا۔

''ہمارے کاہن بھی یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ مصر کے دیوتا ہی ان لوگوں پر جو انھیں چھوڑ کر کسی دوسرے خدا کی پرستش کرتے ہیں عذاب نازل کرنے کی قدرت رکھتے ہیں۔بہر حال میں نہیں جانتا کہ تم سچے ہو یا ہمارے کاہن، تاہم اتنا ضرور کہوں گا کہ تمہارا خدا اپنی چہیتی قوم بنی اسرائیل سے زیادہ رحیم ہے اور انصاف والا ہے کیونکہ اس نے مجھے بخش دیا ہے، لیکن بنی اسرائیل یہ جانتے ہوئے بھی کہ اتفاقاً مجھ سے قربان گاہ کی بے حرمتی ہوگئی مجھے قتل کرنے پر تلے ہوئے تھے۔اگر میں بھی کبھی تمہارے معبد میں آیا تو اس وقت میرے ساتھ مسلح سپاہی ہوں گے تاکہ تلواروں کا جواب تلوار ہی سے دیا جا سکے۔

ہم رتھ کے قریب پہنچے تو جابیز کو وہیں کھڑے ہوئے پایا۔وہی جابیز جس نے عبرانیوں کی تلواروں سے ہمیں بچایا تھا۔

''حضور جلد از جلد یہاں سے چلے جائیں'' جابیز نے کہا اور عبرانیوں کے اس ہجوم کی طرف اشارہ کیا، جو ایک طرف کھڑا ہوا تھا اور ہر شخص ہمیں گھور رہا تھا۔یہاں آپ کی جان کو خطرہ لاحق ہے۔میں جانتا ہوں کہ وہ ایک اتفاق تھا تاہم اس سے تو کسی کو انکار نہیں کہ آپ نے قربان گاہ کی بے حرمتی کی ہے۔جو ہمارے نزدیک ناقابل معافی گناہ ہے۔اس قربان گاہ کو سوائے ہمارے پیغمبروں کے کسی اور کی آنکھ نہیں دیکھ سکتی۔''

''جابیز تمہاری قوم بھی عجیب قوم ہے۔تم اسی کو اپنا دشمن بنانا چاہتے ہو جو دوستی کا خواہاں ہے۔''

''کم سے کم مجھے تو آپ سے کوئی دشمنی نہیں۔ہمیں آپ کی مہربانیوں کی ضرورت ہے اور ہم آپ کی دوستی چاہتے ہیں۔حضور قوم اسرائیل پر خفا نہ ہوں۔ہر چند کہ ہماری قوم میں بعض لوگ حد سے زیادہ جوشیلے ہیں۔اب آپ تشریف لے جائیے اور یہاں ایک پل بھی نہ رکیے۔''

''شکریہ جابیز'' سیتی نے جواب دیا۔ہم رتھ میں سوار ہوگئے اور شہزادے نے رتھ چلانے والے کو اشارہ کیا۔

جابیز کے خبردار کرنے کے بعد بھی سیتی عبرانیوں کی بستی میں گھومتا رہا۔اس نے کہا کہ اسے عبرانیوں سے کوئی خوف نہیں کیونکہ جب ان کے خدا نے اسے معاف کر دیا تو عبرانی اسے کیا نقصان پہنچا سکیں گے۔اس نے کہا کہ وہ عبرانیوں کے متعلق مکمل معلومات حاصل کر لینا چاہتا ہے کہ خدائے مصر کے حضور ان کا مقدمہ پیش کر سکے، لیکن میرے خیال میں اسے ایک ہستی کی تلاش تھی جسے وہ ارض جاشان سے رخصت ہونے سے پہلے ایک دفعہ دیکھ لینا چاہتا تھا۔میرا مطلب بنی اسرائیل کے چاند میرا پی سے ہے، لیکن وہ ہمیں کہیں نہ ملی۔

آخر کار دوپہر ہو رہی تھی کہ ہم ارض جاشان سے نکل کر اسی راستے پر ہو لئے جس راستے سے آمن میس اور اس کے ساتھی گئے تھے۔ہمارے رتھ کے ساتھ دو سپاہی پیادوں کے لباس میں دوڑ رہے تھے اور ہمارے پیچھے بہت دور پر اڑتا ہوا غبار اس افسر اور اس کے دستے کا پتہ دے رہا تھا جسے میں نے ہمارے پیچھے آنے کی اجازت دی تھی۔

شام ہو رہی تھی کہ ہم اس تنگ درے کے سامنے پہنچ گئے جو ارض جاشان کی سرحدی چٹانوں میں واقع ہے اور یہاں سیتی رتھ سے اتر کر ایک چٹان پر چڑھنے لگا۔دونوں سپاہیوں کو اپنے پیچھے آنے کا اشارہ کر کے میں بھی شہزادے کے ساتھ ہو لیا۔ہم چوٹی پر پہنچ گئے۔کسی زمانے میں یہ چوٹی تو نکیلی ہوگی لیکن ہواؤں اور ریت کی صدیوں کی رگڑ سے اب چپٹی ہوگئی تھی۔چوٹی کے کنارے یوں تھے جیسے قدرتی جنگلہ ہو۔ہم نے اس قدرتی جنگلے پر کہنیاں ٹیک کر اس راستے کی طرف دیکھا جس راستے سے ہم آئے تھے۔دور بہت دور، ہرے بھرے کھیتوں کے پیچھے جاشان کی ہستی نظر آ رہی تھی جس کے پیچھے سرخ گھومتا ہوا سورج ڈھل رہا تھا اور سورج ہمیں دھندلا دھندلا دکھائی دے رہا تھا۔یوں معلوم ہوتا جیسے ہمارے جاشان کے بیچ میں ریت کا طوفان آیا ہوا ہے۔حالانکہ آسمان صاف اور نیلا تھا اور پر اس طوفان کے آثار نہ تھے — لیکن ہم دیکھ رہے تھے اور حیرت سے دیکھ رہے تھے کہ جاشان کے سامنے بادلوں کے دو ستون زمین سے نکل کر انتہائی بلندی تک چلے گئے تھے جیسے کسی ہیکل کے عظیم الشان دروازے کے ستون ہوں۔ایک ستون سیاہ تھا جیسے کالے سنگ مرمر کا ہو اور دوسرا پگھلے ہوئے سونے کے رنگ کا یا جیسے آگ کا۔اور ان ستونوں کے بیچ میں سے ایک دودھیا راستہ گزر رہا تھا جو ایک نورانی ہالے تک پہنچتا تھا اور اس ہالے کے بیچ میں سورج غروب ہو رہا تھا۔

''حضور! مصر میں کبھی ایسا آسمان اور ایسی فضا دیکھی گئی ہے؟'' میں نے پوچھا۔

''نہیں عن آ'' سیتی نے جواب دیا۔

ہم بت بنے اس منظر کو دیکھتے رہے یہاں تک کہ سورج غروب ہو گیا اور وہ نورانی ہالہ باقی رہ

گیا جو اُفق پر تھا اور جس پر دودھیا راستہ جاتا تھا اور ہم نے دیکھا کہ اس ہالے میں عجیب عجیب تصویریں بن رہی تھیں، مندروں، ہیکلوں اور محلات کی تصویریں بن اور بگڑ رہی تھیں اور شہزادے نے یوں کہا۔

''عن آ! میں نہیں جانتا کہ ایسا کیوں ہے! لیکن یہ حقیقت ہے کہ ہوش سنبھالنے کے بعد سے لے کر آج تک میں نے ایسا خوف محسوس نہیں کیا جیسا کہ اس وقت محسوس کر رہا ہوں۔ یوں معلوم ہوتا ہے کہ افق پر ان بنتی بگڑتی تصویروں میں کوئی اشارہ ہے، کوئی پیغام ہے جسے ہم معلوم نہیں کر سکتے اور پھر یہ دوستون کیسے ہیں؟ اگر ساحر'' کی'' ہمارے ساتھ ہوتا تو شاید وہ ہمیں ان کے متعلق کچھ بتا سکتا اور پھر وہ دودھیا راستہ کیسا ہے جو ان ستونوں کے بیچ میں سے گزر کر دیوتا جانیں کہاں جاتا ہے۔ عن آ! میں خوف محسوس کر رہا ہوں جیسے موت کہیں قریب ہی میری تاک میں بیٹھی ہے۔''

''حضور! میں بھی خوفزدہ ہوں — دیکھئے وہ ستون حرکت کر رہے ہیں۔ آتشی ستون آگے ہے اور اندھیرے کا پیچھے۔ اور میں دیکھ رہا ہوں — ہاں یہ نظر کا دھوکہ نہیں ہے — کہ ان ستونوں کے بیچ میں بہت سے لوگ چل پھر رہے تھے۔ ان کے نیزوں کے پول چمک رہے ہیں۔ کون ہیں یہ لوگ؟ یقیناً عبرانیوں کا خدا زمین پر اتر آیا ہے۔''

''عبرانیوں کا خدا یا پھر کوئی دیوتا کون کہہ سکتا ہے۔ چلو عن آ! اندھیرے اترنے سے پہلے ہمیں پڑاؤ تک پہنچ جانا چاہئے۔''

ہم چٹان پر سے اتر آئے، رتھ میں سوار ہوئے اور درّے میں داخل ہو گئے۔ درّہ بیحد تنگ تھا بعض جگہ وہ چار پانچ قدم سے زیادہ چوڑا نہ تھا۔ دونوں طرف کھڑی ہوئی چٹانوں کی درازوں میں سے خودرو جھاڑیاں اُگ آئی تھیں۔ گھوڑے دلکی چلتے ہوئے ایک موڑ مڑے اور اب راستہ ڈھلوان تھا جو نیچے اتر آیا تھا۔ اس موڑ سے ذرا ہم آگے بڑھے ہوں گے کہ مجھے کپڑوں کی سرسراہٹ سنائی دی۔ میں نے گردن گھما کر دیکھا۔ بائیں طرف سے ایک عورت چٹانوں پر سے کودتی اور پتھروں کو پھلانگتی ہماری طرف بھاگی آ رہی تھی۔ رتھ بان نے بھی اسے دیکھ کر لگام کھینچ لیں اور دونوں سپاہیوں نے جو پیادوں کے لباس میں تھے تلواریں بے نیام کر کے ہاتھ میں لے لیں۔ ایک منٹ سے بھی کم وقت میں وہ عورت ہمارے سامنے کھڑی تھی۔

''میراپی!'' میرے اور شہزادے کے منہ سے نکلا۔

بے شک وہ میراپی ہی تھی لیکن عجیب حالت ہو رہی تھی اس کی۔ اس کے لانبے لانبے بال کھلے ہوئے اور بے ترتیب تھے۔ اس کے ہونٹوں نوکیلے پتھروں میں الجھ الجھ کر جگہ جگہ سے پھٹ گئے تھے۔ اس کے ہونٹوں کے کونوں پر خون کے مہین مہین قطرے جمے ہوئے تھے اور وہ بری طرح ہانپ رہی

تھی۔ اس بری طرح کہ اس کے منہ سے ایک لفظ نہ نکل رہا تھا۔ وہ ایک ہاتھ سے رتھ پکڑے تھی اور دوسرے ہاتھ میں درّے کی موڑ کی طرف اشارہ کر رہی تھی۔ آخر کار اس کے منہ سے ایک لفظ نکلا!

''قتل.....''

''تمہارا مطلب ہے ہم لوگ تمہیں قتل کر دینا چاہتے ہیں'' سیتی نے پوچھا۔

''نہیں۔ نہیں۔ آپ کو — آپ کو — عبرانی —''

''رتھ موڑو۔'' میں نے چیخ کر کہا۔

اور رتھ بان دونوں سپاہیوں کی مدد سے میرے حکم کی تعمیل کرنے لگا لیکن ایک تو درہ تنگ تھا اور پھر راستہ ڈھلوان۔ چنانچہ یہ کام اتنا آسان نہ تھا جتنا کہ ہم سمجھے ہوئے تھے۔ وہ تینوں رتھ کو موڑنے کی کوشش کر رہے تھے۔ گھوڑے بھی اپنی سی کر رہے تھے، لیکن کسی طرح کامیابی نہ ہوتی تھی۔ بہر حال اس کوشش کا نتیجہ یہ ہوا کہ اب رتھ تو مع گھوڑوں کے درّے میں اس طرح ترچھا کھڑا تھا کہ اس نے راستہ پوری طرح روک لیا تھا۔ ابھی تو رتھ بان اور سپاہیوں کی کوشش جاری ہی تھی کہ ''یہواہ'' کے وحشت ناک نعرے سے چٹانیں لرز اٹھیں اور دوسرے ہی لمحے بہت سے عبرانی جن کے ہاتھوں میں تلواریں اور چاقو تھے، موڑ سے یوں نکل آئے جیسے چٹانوں نے انھیں اگل دیا ہو۔ ہم بڑی افراتفری میں رتھ سے کود پڑے اور اس کی دوسری طرف کھڑے ہو گئے۔ اب رتھ ہمارے اور عبرانیوں کے درمیان حائل تھا۔

''بھاگ جاؤ'' میں نے رتھ بان سے کہا ''ہمارے پیچھے مصری فوج کا ایک دستہ آ رہا ہے اسے ہماری حالت کی خبر کر دو۔ دیوتاؤں کے لئے انھیں جلد لے کر واپس آنا۔''

رتھ بان تیر کی طرح دوڑا اور دیکھتے دیکھتے ہماری نظروں سے اوجھل ہو گیا۔

''خاتون پیچھے ہٹ جاؤ۔'' سیتی نے میراپی سے کہا ''یہ کام عورتوں کا نہیں ہے۔ اور دیکھو تمہارا منگیتر لابان تمہیں تلاش کرنے آیا ہے۔''

اور شہزادے نے اپنی تلوار سے اس آدمی کی طرف اشارہ کیا جو سب سے آگے بھاگا آ رہا تھا۔ بے شک وہ لابان تھا جو ان عبرانیوں کو اکسا کر ہم پر چڑھا لایا تھا۔

میراپی پیچھے ہٹ کر ایک پتھر کے پیچھے چھپ گئی۔ اس عرصے میں عبرانی بہت قریب آ گئے تھے۔ وہ تیس چالیس تھے۔ ایک عبرانی نے آتے ہی گھوڑوں پر تلوار ماری۔ صیقل کی ہوئی تلوار گھوڑوں کی گردنوں کو نصف کے قریب کاٹ گئی دونوں بے زبان جانور کانپ کر دائیں پہلو پر گرے اور چونکہ رتھ میں جتے ہوئے تھے اس لئے رتھ بھی الٹ گیا۔ عبرانی رتھ پر چڑھ گئے۔ کہ اب ہمارا خاتمہ کر دیں۔ ہمارے پاس ڈھالیں نہ تھیں۔ چنانچہ ہم نے چغے اتار کر بائیں ہاتھ میں لپیٹ لئے کہ کچھ تو بچاؤ کر سکیں

اور وہاں اس تنگ درے اور جھلسی ہوئی چٹانوں کے بیچ میں تلواریں بجلی کی طرح چمکنے لگیں۔

اور بڑی خوفناک جنگ تھی وہ۔

اگر ہم کھلے میدان میں ہوتے تو دوسرے ہی لمحے اس جنگ کا خاتمہ ہماری موت پر ہو جاتا۔ لیکن جیسا کہ میں نے کہا کہ درّہ تنگ تھا اور عبرانی اور ہمارے درمیان رتھ حائل تھا چنانچہ عبرانی ایک ساتھ ہم پر حملہ نہ کر سکتے تھے، ایک وقت میں زیادہ سے زیادہ چار عبرانی ہم پر حملہ کر سکتے تھے اور وہ بھی رتھ پر چڑھ کر سامنے سے — اور ہم بھی چار تھے — اور اس وقت میں نے یوسرٹی کی دور اندیشی کی داد دی تھی کیوں کہ ہم دونوں میں اور سیتی، اپنے لباس کے نیچے اس کی عنایت کردہ زرہیں پہنے ہوئے تھے اور ایک حد تک محفوظ تھے۔

ایک جوشیلا عبرانی رتھ پر چڑھ کے سیتی پر کودا۔ سیتی نے اپنی تلوار اس کی طرف بڑھا دی۔ عبرانی تلوار پر گرا اور اس میں چھد کر رہ گیا۔ میں نے نظر اٹھا کر دیکھا تو تلوار کی نوک عبرانی کی پشت سے باہر چمک رہی تھی۔ یہ وہی مشہور ہندی تلوار تھی جو آج سیتی کی لاش کے ساتھ رکھی ہوئی ہے عبرانی تڑپ کر شہزادے پر اس طرح گرا کہ موخرالذکر اپنا توازن برقرار نہ رکھ سکا اور پتھروں پر چت گرا۔ دوسرا عبرانی مجھ پر حملہ آور ہوا، لیکن اس کا ایک پیر رتھ کے دھرے میں الجھ گیا اور وہ دونوں ہاتھ پھیلا کر اوندھے منہ گرا اس سے پہلے کہ وہ سنبھلتا میں اس کا خاتمہ کر چکا تھا۔ میں نے جلدی سے شہزادے پر سے مردہ عبرانی کو لڑھکا دیا اور سیتی کا ہاتھ پکڑ کے اسے اٹھانے کا بھی موقع مل گیا۔

دونوں سپاہی بھی جان کی بازی لگائے ہوئے تھے اور ان عبرانیوں کو جو ان پر حملہ آور ہوئے تھے قتل کر چکے تھے یا زخمی اپنے آدمیوں کو یوں قتل ہوتے دیکھ کر عبرانی جیسے دیوانے ہو گئے اور دھکا پیل کرتے ہوئے ہم پر یوں پل پڑے کہ ہمیں ایک دوسرے کی خبر نہ رہی۔ تاہم میں نے دیکھا کہ ہمارا ایک سپاہی لابان کی تلوار سے مارا گیا۔ کسی نے ہمارے سینے پر خنجر مارا جس کے دھکے سے میں لڑکھڑا کر گرا اور دور تک لڑھکتا چلا گیا۔ ایک دوسرے عبرانی نے مجھ پر وار کیا اور اگر میں زرہ نہ پہنے ہوتا تو اس وار نے میرا خاتمہ کر ہی دیا تھا۔ ہمارے دوسرے سپاہی نے اس عبرانی کو جو مجھے قتل کر دیتا، قتل کر دیا، لیکن اسی وقت دو عبرانی اس پر ٹوٹ پڑے اور دوسرے ہی لمحہ ہمارا وہ دوسرا سپاہی بھی مردہ پڑا تھا۔

اب صرف میں اور شہزادہ باقی رہ گئے تھے کہ دیوہیکل عبرانی نے سیتی پر حملہ کر دیا۔ سیتی کی تلوار اس کی کلائی پر چرکا لگا گئی۔ عبرانی کے ہاتھ سے تلوار چھوٹ گئی۔ اگر وہ تلوار اٹھانے جھکتا تو سیتی کی تلوار اس کی گردن اڑا دیتی، لیکن عبرانی نے ایسا نہ کیا وہ حیرت انگیز پھرتی سے شہزادے سے لپٹ گیا۔ اور وہ دونوں زمین پر لڑھک گئے۔ خوشی کے ایک نعرے کے ساتھ لابان رتھ پر سے کودا اور خنجر سے

شہزادے کی پیٹھ پر وار کیا۔ خنجر آہنی زرہ پر پڑ کے اُچٹ گیا۔ میں نے ایک لمحہ بھی ضائع کئے بغیر لابان پر حملہ کر دیا۔ میری تلوار اس کے سر پر پڑی اور شاید گہرا زخم لگا گئی کیونکہ میں نے اسے تیورا کر رتھ پر گرتے دیکھا۔ وہ بے ہوش پڑا رہا یا پھر اٹھا یہ دیکھنے کا مجھے موقع نہ ملا۔ تین عبرانی مجھ پر آ پڑے اور اگر میں زرہ پہنے نہ ہوتا تو تین دفعہ مر چکا ہوتا۔ میں اندھا دھند تلوار چلاتا قدم بہ قدم پیچھے ہٹا، ایک پتھر سے ٹھوکر کھائی اور سنبھلنے کے لئے ایک دوسرے پتھر کا سہارا لینے پر مجبور ہو گیا اور اس وقت میں نے دیکھا کہ سیتی جسے غالباً لابان کے خنجر نے زخمی کر دیا تھا، زمین پر پڑا تھا۔ اور وہ دیوہیکل عبرانی اس سینے پر سوار اس کا گلا گھونٹ رہا تھا۔

''میں نے کچھ اور بھی دیکھا — عین اسی وقت ایک عورت پتھر کے پیچھے سے نکلی۔ وہ دونوں ہاتھوں سے ایک تلوار پکڑے تھی۔ تلوار کی نوک دیوہیکل عبرانی کی طرف جھکی، عبرانی تڑپا اور اس کی گرفت سیتی کے حلق پر ڈھیلی ہو گئی۔

''غدار'' ایک عبرانی چلایا اور اس عورت پر حملہ کر دیا۔ وہ زخمی ہو کر گری۔

اور اسی وقت جبکہ میرے خیال میں جنگ کا خاتمہ قریب تھا اور اندرونی چوٹ اور تابڑ توڑ حملوں کی وجہ سے میں بے ہوش ہو رہا تھا کہ دفعتاً گھوڑوں کی ٹاپوں سے وہ درہ گونج اٹھا اور ساتھ ہی ''فرعون! فرعون کا نعرہ شروع ہوا۔ ہمارا رتھ بان کمک لے آیا تھا۔ یکا یک ایک تلوار کی چمک سے میری آنکھیں خیرہ ہو گئی اور پھر دیوتا جانیں کیا ہوا۔ مجھے تو صرف اتنا یاد ہے کہ جب میں بے ہوش ہو کر گر پڑا تھا تو رات کی تاریکی شام کے دھندلکے پر غالب آ رہی تھی۔

☆☆

آٹھواں باب

سیتی اور فرعون

خواب ہی خواب۔ خوابوں کا لامتناہی سلسلہ۔ آوازوں کے خواب، فضا میں تیرتی ہوئی شبیہوں کے خواب، روشنی اور تاریکی کے خواب، سورج اور چاند کے خواب، انسانوں اور دیوتاؤں کے خواب کو میرے متعلق خواب کہ کوئی مجھے کسی طرف لئے جا رہا ہے۔ شور مچاتے ہوئے لوگوں کے خواب اور پھر میرا پی جیسے وہ مجھ پر جھکی ہوئی ہے اور اس کی آنکھوں میں آنسو ہیں۔ اس کی آنکھیں یوں معلوم ہوتی ہیں جیسے دو ستارے آسمان کی بلندیوں پر سے مجھے دیکھ رہے ہیں اور پھر مجھے ہوش آ گیا اور ساتھ ہی سخت تکلیف اور نقاہت کا احساس ہوا۔

پہلے تو مجھے خیال آیا کہ میں مر چکا ہوں اور روز پرس کی دنیا میں ہوں، لیکن رفتہ رفتہ سوچنے کی قوتیں بیدار ہوئیں اور میں نے دیکھا کہ میں ایک نیم تاریک کمرے میں پڑا ہوا تھا اور یہ کمرہ بھی جانا پہچانا تھا۔ ہاں میرا کمرہ جو شہر تانیس والے سیتی کے کمرے میں تھا۔ میرے بستر کے قریب وہی صندوق تھا جس میں مَیں نے اپنے مسودات رکھے تھے۔ میں نے اپنا بایاں ہاتھ اٹھانے کی کوشش کی تو نہ اٹھا سکا۔ گردن گھما کر اپنے اس ہاتھ کی طرف دیکھا۔ اس پر اسی طرح پٹیاں بندھی ہوئی تھیں جس طرح کہ ممی پر باندھی جاتی ہیں ایک بار پھر مجھے خیال آیا کہ میں مر چکا ہوں بشرطیکہ مردہ ایسی ٹیسیں اور تکلیف محسوس کرتا ہو۔ میں نے آنکھیں بند کر لیں اور جب یوں آنکھیں بند کیے پڑا تھا تو میں نے آوازیں سنیں، ان میں کی ایک آواز شاہی طبیب کی معلوم ہو رہی تھی جو کہہ رہا تھا۔

گھبرانے کی کوئی بات نہیں ہے۔ یہ بچ جائیں گے اگرچہ بہت دنوں تک بستر سے اٹھ نہ سکیں گے۔ وہ زخم جوان کے سر پر آیا ہے اور جس کی وجہ سے وہ اتنے دنوں تک بے ہوش پڑے رہے ہر چند کہ گہرا ہے اور خطرناک ہے لیکن دیوتاؤں کا شکر ہے کہ کھوپڑی کی ہڈی ٹوٹی نہیں ہے حالانکہ اس پر خراش ضرور آ گئی ہے۔ اگر ہڈی ٹوٹ کر بھیجے میں پیوست ہو گئی ہوتی تو پھر ان کا بچنا ناممکن تھا۔ ہاتھ پر کا زخم مندمل ہو رہا ہے اور زرہ نے بدن کے نازک حصے کو بچا لیا ہے۔ اگر اس حصے پر زخم آ جاتا تو ان کی فوری

ہلاکت کا اندیشہ تھا۔

''دیوتاؤں کا شکر ہے۔ دوسری آواز نے کہا اور یہ آواز شہزادی یوسرٹی کی تھی۔'' اگر عن آ نہ ہوتا تو آج میں بیوہ بن چکی ہوتی۔ یہ عجیب بات ہے کہ جس شخص کو میں خوابوں کی دنیا میں بسنے والا سمجھتی تھی وہ ایسا بہادر اور وفادار ثابت ہوا۔ سیتی کا کہنا ہے کہ عن آ نے تین عبرانیوں کو قتل کیا اور بہت سوں کو زخمی کر دیا۔''

''بیشک اس کا یہ کارنامہ قابل تعریف ہے، لیکن حضور اس کی دور اندیشی اور حاضر دماغی پر جتنی بھی تعریف کی جائے کم ہے۔ اس نے نہ صرف سپاہیوں کو اپنے پیچھے آنے کی ہدایت کی بلکہ حواس قائم رکھ کر رتھ بان کو کمک لانے کیلئے دوڑا دیا۔ یہ سب کچھ سہی لیکن حضور میرے خیال میں تو اس عبرانی لڑکی نے شہزادۂ مصر کی جان بچائی ہے۔ اس نے اپنی نزاکت اور فطری رحمدلی کو بھول کر اس عبرانی کو قتل کر دیا جو شہزادۂ مصر کا گلا گھونٹ رہا تھا۔''

''ہاں۔ سیتی تو یونہی کہتا ہے لیکن مجھے یقین نہیں آتا'' یوسرٹی نے جواب دیا۔ اور ہے بھی ناقابل یقین سی بات کہ عورت کمزور اور وہ بھی غیر قوم کی ایک دیوہیکل پر جو خود اس کی قوم کا ہو، اس طرح وار کرے کہ تلوار پشت سے داخل ہو کر سینے سے نکل آئے۔ یہ ناممکن بات ہے۔ عورت فطرتاً بزدل ہوتی ہے۔

''خیر یوں ہی سہی لیکن اس سے تو حضور کو بھی انکار نہ ہوتا کہ اسی لڑکی نے شہزادۂ مصر کو عبرانیوں کی آمد کی اطلاع دی تھی۔''

''لوگ ایسا ہی کہتے ہیں، لیکن حقیقت کا علم صرف دیوتاؤں کو ہے یا شاید عن آ کو جو ہوش میں آنے کے بعد ہمیں بتائے گا کہ کیا سچ ہے اور کیا جھوٹ طبیب جی جان سے اس کا علاج کرو۔ تمہیں منہ مانگا انعام ملے گا۔''

اور وہ دونوں باتیں کرتے ہوئے چلے گئے۔ میں خاموش پڑا رہا اور مجھے پچھلے واقعات نظر آنے لگے۔ عبرانیوں سے جنگ اور میرا پی کا بے ہوش ہو کر گرنا — بے شک میں زندہ تھا۔

تھوڑی دیر کے بعد جبکہ میں بدستور آنکھیں بند کئے پڑا تھا کیونکہ وہ تھوڑی روشنی جو کمرے میں تھی میری آنکھوں میں چبھ رہی تھی۔ میں نے کسی عورت کی پیر کی چاپ سنی اور پھر سرسراہٹ کی آواز۔ یہ کپڑوں کی سرسراہٹ تھی۔ چاپ میرے قریب آ کر رک گئی۔ میں نے آنکھیں کھول دیں۔ میرا پی مجھ پر جھکی ہوئی تھی۔

''سلام اے بنی اسرائیل کے چاند''۔ میں نے کہا ''عجیب حالت میں ہماری ملاقات ہو رہی ہے۔''

''اوہ! تو تمہیں ہوش آ گیا۔'' اس نے سرگوشی میں کہا ''خدا کا شکر ہے کہ پچھلے تین دنوں سے تم موت اور زیست کے درمیان لٹک رہے تھے اور میں تو تمہاری زندگی سے مایوس ہو چکی تھی۔''

''خاتون! اگر تم نہ ہوتیں تو اس وقت میں اور میرے ساتھ کوئی اور بھی مر چکا ہوتا اور ہماری لاش حنوط کرنے والوں کے تختوں پر پڑی ہوتی۔ تو معلوم ہوا کہ ہم تینوں ہی زندہ ہیں۔''

کاش میں زندہ نہ ہوتی'' اس نے آہ بھر کے کہا۔

''کیوں؟''

''اس لئے عن آ کہ اب میں اپنی قوم سے باہر ہوں۔ میری قوم مجھ سے نفرت کر رہی ہے کیونکہ میں نے غداری کی ہے۔ میری قوم اور میرے درمیان عبرانی مقتولوں کا خون بہہ رہا ہے — اور — اور — میں نے ایک مصری۔ میرا مطلب ہے مصریوں کا ساتھ دیا اور خود اپنی قوم کے ایک شخص کو قتل کر دیا۔ میں غدار ہوں۔ عن آ۔ یہوداہ کی لعنت پڑی ہے مجھ پر — ایک نہ ایک دن میں مر جاؤں گی۔ جیسا سب کو مرنا ہے اور اس کے بعد — آہ عن آ اس کے بعد کیا ہو گا؟''

''اس کے بعد تم ابدی سکون پاؤ گی اور تمہیں نیک اجر ملے گا۔ اے بنی اسرائیل کے چاند! تمہارا خدا غفور الرحیم ہے، بخشنے والا اور بہتیرا انصاف کرنے والا ہے جیسا کہ تمہارے پیغمبر کہتے ہیں اور تمہیں ان کی بات کا یقین کرنا چاہئے عجیب بات ہے کہ یہ میں کہہ رہا ہوں حالانکہ تمہارے خدا سے واقف نہیں۔''

''کاش کہ میں بھی تمہاری طرح سوچ سکتی۔ ہش خاموش کوئی آ رہا ہے۔ لو یہ دو اپی لوکہ میں تمہاری خاص تیماردار ہوں اور اس پر جتنا بھی فخر کروں کم ہے کہ آج مصر کے بچے بچے کی زبان پر عن آ کا نام ہے۔ پورا مصر عن آ کی تعریف کرتا اور اس سے محبت کرتا ہے۔''

''نہیں میرا پی، مصر تمہاری تعریف کرتا اور تمہاری عزت کرتا ہے۔''

اور اس وقت سیتی کمرے میں داخل ہوا۔ میں نے اپنا وہ ہاتھ جو کم زخمی تھا شہزادے کی طرف سلام کرنے کے لئے اٹھایا لیکن اس نے جلدی سے آگے بڑھ کے میرا ہاتھ پکڑ لیا اور مسکرا کے کہا۔

''جنگ کے دیوتا منتو کے پیارے سلام ہو تم پر۔ میرا تو خیال تھا کہ میں نے ایک وقائع نگار کو اپنی خدمت کے لئے رکھا ہے، لیکن دیکھو تو وہ تو ایسا بہادر ہے کہ پورا مصر اس پر فخر کر رہا ہے۔''

اور پھر اس کی نظر میرا پی پر پڑی جو چند قدم پیچھے ہٹ کر اندھیرے میں کھڑی ہو گئی تھی۔

''سلام ہو تم پر اے بنی اسرائیل کے چاند۔'' سیتی نے کہا'' میں نے عن آ کو بہادروں کا بہادر کہا ہے۔ تمہیں کیا خطاب دیں خاتون؟ اگر تم نہ ہوتیں تو آج ہم بھی نہ ہوتے، میرا مطلب ہے میں اور عن آ۔ نظریں نہ جھکاؤ اور جواب دو۔''

''شہزادۂ مصر۔'' میرا پی نے نیچی آواز میں کہا۔'' میں نے ایسا کوئی بڑا کارنامہ نہیں کیا ہے کہ

کسی خطاب کی ٹھہروں۔ اس سازش کی اطلاع مجھے چچا بیز نے دی تھی۔ چنانچہ میں ارض جاشان سے نکلی اور چونکہ قریب ترین راستوں سے واقف ہوں اس لئے بروقت آپ کے پاس پہنچ گئی۔ اگر میں جذبات کی رو میں نہ بہہ گئی ہوتی اور چند ثانیوں تک غور کرنے کیلئے رکی ہوتی تو کبھی آپ کی اطلاع دینے کی جرائت نہ کرتی۔''

''چلو مان لیا کہ یہ کوئی بڑا کارنامہ نہیں ہے، لیکن اس واقعہ کو کیسے بھلاؤں۔ کہ ایک عبرانی میرا گلا گھونٹ رہا تھا اور کسی کی تلوار اس کا دل چیر گئی تھی۔''

وہ واقعہ مجھے قطعی یاد نہیں یا اگر یاد ہے تو یونہی سا'' میرا پی نے جواب دیا اور یہ یاد کر کے کہ ابھی ابھی مجھ سے کیا کہہ چکی ہے اس نے دانتوں میں زبان دبالی اور وہاں سے بھاگ گئی۔

اس کے جھوٹ بھی اسی کی طرح پیارے ہیں۔ سیتی نے اس دروازے کی طرف دیکھتے ہوئے کہا جس سے میرا پی گئی تھی۔'' عن آ غضب کی لڑکی ہے، حسن کا مکمل ترین نمونہ ہمت اور بہادری میں اپنی مثال آپ اور حاضر دماغی میں یکتا، دیوتا جانیں اس میں کوئی خاص کوئی عیب بھی ہے یا نہیں۔ عن آ تم اس کے عیب تلاش کرنے کی کوشش کرو کیونکہ مجھے تو اس میں خوبیاں ہی خوبیاں نظر آتی ہیں۔''

''بہتر ہو گا کہ آپ اس کے متعلق ساحر کی سے پوچھیں جو اپنے وقت کا زبردست جادوگر ہے۔ وہ یقیناً اس کے دل کی وہ باتیں بھی معلوم کر لے گا جو میرا پی خود اپنے سے بھی چھپانا چاہتی ہے یا چھپا رہی ہے۔ آپ کو یاد ہو گا کہ اس نے ہمارے اس سفر کے متعلق جو کچھ پیشین گوئیاں کی تھیں؟''

''ہاں یاد ہے اس نے کہا تھا کہ اس سفر میں میری جان کو خطرہ ہے اور اس کی پیشینگوئی صحیح ثابت ہوئی۔ اس نے یہ بھی کہا تھا کہ میری ملاقات ایک لڑکی سے ہو گی جس سے میں محبت کرنے لگوں گا اور اس کی یہ پیشینگوئی غلط ثابت ہوئی۔ کیونکہ میری ملاقات کسی ایسی لڑکی سے نہیں ہوئی۔ میں جانتا ہوں عن آ کہ تم اس وقت کیا سوچ رہے ہو۔ چونکہ میں نے میرا پی کے حسن اور بہادری کی تعریف کی ہے اسی لئے تم سمجھ رہے ہو کہ میں اس سے محبت کرنے لگا ہوں۔ تو تمہارا خیال غلط ہے مجھے کسی سے محبت نہیں اور اگر کبھی ہوئی بھی تو یوسرٹی سے ہو گی۔''

''ساحر کی نے کہا تھا کہ — محبت کرنے لگو گے — چنانچہ حضور ابھی وقت ہے۔''

''نہیں بھئی محبت تو پہلی ہی نظر میں ہو جاتی ہے۔ چند سالوں بعد میں بوڑھا اور میرا پی شاید موٹی اور بھدی ہو جائے گی اور کیا اس وقت میری محبت کا آغاز ہو گا؟ — بہر حال تم جلد تندرست ہو جاؤ کہ میں فرعون کے حضور اپنی رپورٹ پیش کر دوں گا۔ میں خدائے مصر سے صاف صاف لفظوں میں کہہ دوں گا کہ بنی اسرائیل پر واقعی ظلم ہو رہا ہے چنانچہ وہ انہیں آزاد کر کے اپنی غلامی سے مصر سے نکل جانے

دے کہ وہ اپنے پیغمبروں کے ساتھ جہاں چاہیں چلے جائیں۔

اور آپ کا خیال ہے کہ فرعون آپ کی بات مان لیں گے۔ حالانکہ بنی اسرائیل ولی عہد کو قتل کرنے کی کوشش کر چکے ہیں۔

''لیکن عن آ، خدائے مصر اور امراء اور عوام بھی میری اس درخواست سے بے شک خفا ہوں گے۔ کیونکہ اپنی ضد کے آگے انہیں کچھ نظر ہی نہیں آتا۔ یہ بات ان کی سمجھ میں نہ آئے گی کہ لابان اور اس کے ساتھیوں نے مجھے قتل کرنے کی کوشش کی تو ایسا کرنے میں وہ حق بجانب تھے کیونکہ میں نے ان کی قربانی گاہ کی بیحرمتی کی تھی۔ ہر چند کہ وہ اتفاق تھا تاہم اس سے پہلے تو مجھے انکار نہیں کہ میں ایک گناہ کا جو عبرانیوں کے نزدیک ناقابل معافی ہے مرتکب ہوا تھا۔ اگر عبرانی خاموش بیٹھے رہتے تو میں انہیں بے حس، بزدل اور مردہ قوم سمجھ لیتا۔ بہر حال عبرانیوں کی حالت قابل رحم ہے لیکن پورا مصر مارے غصے کے دیوانہ ہو رہا ہے اور ہر شخص کہہ رہا ہے کہ عبرانیوں کا قلع قمع کر دیا جائے۔ انسان تو انسان ان کے مویشیوں تک کو زندہ نہ چھوڑا جائے۔''

''حضور! ساحر' کی' کی دوسری پیشینگوئی سچ ثابت ہو یا نہ ہو لیکن میں دیکھ رہا ہوں کہ اس کی تیسری پیشنگوئی پوری ہونے جا رہی ہے۔ اس نے کہا تھا اگر آپ نے یہ سفر کیا تو ممکن ہے آپ کو تخت و تاج سے ہاتھ دھونے پڑیں۔''

''تخت و تاج کی خاطر میں جھوٹ نہیں بول سکتا۔ جو کچھ میں نے دیکھا ہے اور محسوس کیا وہی کہوں گا۔ خواہ کچھ ہی کیوں نہ ہو جائے۔ اس موضوع پر مزید بحث کرنا فضول ہے۔ جو کچھ ہو گا دیکھا جائے گا۔ تم جلد تندرست ہو جاؤ۔''

''حضور! جنگ کا فیصلہ کیا ہوا اور میں یہاں کیسے آ گیا؟''

''محافظ دستے کے سپاہیوں نے بہت سے عبرانیوں کو قتل کر دیا۔ چھ عبرانی گرفتار کر لئے گئے اور دوسرے فرار ہو گئے لابان بھی فرار ہو گیا جسے تم نے زخمی کر دیا تھا۔ وہ چھ عبرانی جو گرفتار ہوئے ہیں فرعون کے فیصلے کے منتظر ہیں۔ میں معمولی طور پر زخمی تھا اور تم جسے ہم مردہ تصور کر چکے تھے بیہوش تھے اور آج تک بیہوش رہے۔ ہم تمہیں ڈولی میں ڈال کر لے آئے اور اس کمرے میں تم تین دن بے ہوش پڑے رہے، آج تمہیں ہوش آیا ہے۔

''اور خاتون میرا پی؟''

''ہم اسے بھی یہاں لے آئے۔ اگر وہیں چھوڑ دیتے تو اس کی قوم کے لوگ اسے زندہ نہ چھوڑتے۔ جب فرعون کو معلوم ہوا کہ میرا پی نے کیسا زبردست کارنامہ انجام دیا ہے اور کسی طرح خود

اپنی قوم کے ایک آدمی کو قتل کر کے میری جان بچائی ہے تو انھوں نے اسے یہاں رہنے کیلئے ایک مکان دے دیا۔ یہ مکان باغ میں ہے، فرعون کے سپاہی اس کی حفاظت کر رہے ہیں اور کنیزیں خدمت چنانچہ وہ محل میں جہاں چاہے آ جا سکتی ہے اور وہی تمہاری تیماردار بھی ہے۔''

اس وقت مجھے پھر نقاہت اور غنودگی محسوس ہوئی۔ میں نے آنکھیں بند کر لیں اور جب دوبارہ کھولیں تو شہزادہ جا چکا تھا۔

اور چھ دنوں تک مجھے بستر سے اٹھنے کی اجازت نہ ملی۔ اس عرصے میں میرا پی اکثر میرے پاس آتی رہی۔ وہ غمگین اور اداس معلوم ہوتی تھی۔ صرف یہی نہیں وہ بے چین بھی تھی اور غالباً اپنے ضمیر کی ملامت بھی سن رہی تھی کیونکہ اس کے خیال میں اس نے اپنی قوم سے غداری کی تھی۔

''کم سے کم تمہیں لابان سے تو نجات مل ہی گئی۔'' میں نے کہا۔

''جب تک ہم دونوں میں سے ایک بھی زندہ ہے مجھے اس سے نجات نہیں مل سکتی۔'' میرا پی نے جواب دیا۔ میں اس کی منگیتر ہوں اور وہ اپنے طور پر مجھ سے محبت بھی کرتا ہے۔''

اور کیا تمہیں بھی اس سے محبت ہے؟''

میرا پی کی آنکھیں پرنم ہو گئیں۔

''عورت کی محبت کی کوئی قیمت نہیں ہوتی۔ آہ! عن آ میں دکھی ہوں۔'' اس نے کہا اور چلی گئی۔

ان چھ دنوں میں دوسرے لوگ بھی آئے۔ شہزادی یوسرٹی جس نے میرا شکریہ ادا کیا اور وہ تحفہ مجھے دیا جو فرعون نے میری خدمت سے خوش ہو کر شہزادی کے ہاتھ بھجوا دیا تھا۔ خود یوسرٹی نے اپنی طرف سے مجھے تحائف دیئے۔ اس نے میرا پی کے متعلق بہت سے سوالات پوچھے۔ صاف ظاہر تھا کہ وہ اس سے حسد کرنے لگی تھی اور جب اسے معلوم ہوا کہ میرا پی ایک عبرانی کی منگیتر ہے تو اس نے اطمینان کا سانس لیا۔''

بوڑھا بے کن خوسو بھی آیا۔ اس نے شہزادے اور عبرانیوں کے متعلق عموماً اور میرا پی کے متعلق خصوصاً کئی سوالات پوچھے۔ میں نے اس کے ہر سوال کا مناسب اور موزوں جواب دیا۔

''یہی وہ لڑکی ہے جس کے متعلق ساحر' کی' نے کہا تھا۔'' بے کن خوسو بولا۔ ''یہی وہ لڑکی ہے جو شہزادے کے لئے مسرتیں بھی لائی ہے اور غم بھی۔''

یہ کیسے ممکن ہے شہزادے نے نہ تو اس سے شادی کی ہے اور نہ ہی اسے حرم میں داخل کیا ہے اور شاید کرنا چاہتے بھی نہیں؟''

''چاہتے ہوں یا نہ چاہتے ہوں ایک نہ ایک دن یہ ہو کر رہے گا۔ محض شہزادے کی خاطر اس

نے اپنی قوم کے ایک شخص کی جان لی۔اس نے دو دفعہ شہزادے کی جان بچائی۔پہلی دفعہ سازش کی اطلاع دے کر اور دوسری دفعہ ایک عبرانی کو قتل کر کے۔تم وہیں تھے عن آ۔کیا ایسا نہیں ہوا تھا جیسا میں نے کہا؟'

''لیکن اس سے کیا ثابت ہوا؟''

''عن آ! میرا پی چاہے زبان سے اقرار نہ کرے لیکن یہ حقیقت ہے کہ وہ شہزادے کو چاہتی ہے۔بشرطیکہ تمہیں نہ چاہتی ہو اور اس نے گھور کر مجھے دیکھا۔

''آہا'' بے کن خوسو نے قہقہہ لگا کے کہا۔''بات یہاں تک آ پہنچی ہے! میرا اندازہ غلط نہ تھا۔ عن آ! میرے دوست اب بھی وقت ہے سنبھل جاؤ۔چاند کو قبضے میں کر کے اپنی جھونپڑی کا چراغ بنانے کے خواب نہ دیکھو۔مبادا اس کا آنا سورج دیوتا تمہیں جلا کر خاک کر دے۔بہر حال میرا پی شہزادے کو چاہتی ہے اور جلد یا بدیر شہزادہ بھی اسے چاہنے لگے گا۔''

''یہ کس طرح بے کن خوسو؟''

''بہت آسان ترکیب ہے۔ایک ٹھنڈی سانس، جھکی جھکی نظر، مناسب موقع پر آنکھوں میں تیرتے ہوئے آنسو اور معاملہ طے ہو گیا سمجھو، لیکن میرے خیال میں یہاں یہ بات نہ ہو گی کیونکہ شہزادہ دوسروں سے مختلف ہے اس لئے میرا پی کسی دوسری ترکیب سے اس کا دل جیتے گی۔وہ ہمارے شہزادے کو یقین دلائے گی کہ اس کی خاطر وہ بدنام ہوئی۔اسی کی وجہ سے عبرانی اس سے نفرت کرنے لگے اور اسی کی وجہ سے اس کا خدا اس سے ناراض ہے اور اس طرح وہ شہزادے کے رحم کے جذبات بیدار کر دے گی اور تم جانتے ہو عن آ کہ رحم محبت کا جڑواں بھائی ہے۔یا پھر یوں ہو گا کہ شہزادے کو اپنی قوم کے متعلق مشورے دے گی اور اس طرح اس کے دل میں اپنی جگہ بنائے گی۔مختصر یہ کہ وہ کسی بھی طرح طرح وہ تمہارے آقا کو اپنی طرف مائل کر لے گی۔اگر ایسا نہ کر سکی یا نہ کرنا چاہے گی تب بھی یہ بات ہو کر رہے گی۔اسے نہ تم نہ روک سکتے ہو نہ شہزادہ اور نہ خود میرا پی۔

''اگر ایسا ہوا بھی تو اس میں تعجب کی بات کیا ہے۔فراعنہ زمانہ قدیم سے ایک سے زیادہ بیویاں رکھتے آئے ہیں۔''

''ٹھیک ہے عن آ! لیکن سیتی ایک ہی بیوی رکھے گا اور اس کی وہ ایک بیوی یہی عبرانی لڑکی ہو گی جو مصر پر حکومت کرے گی اور خدائے مصر کو دیوتاؤں سے پھرا کر اپنے خدا کے سامنے جھکا دے گی۔وہ خود ہمارے دیوتاؤں کی پرستش کبھی نہ کرے گی۔عبرانی اس لڑکی سے یہی کام لیں گے یا ان کا خدا اس سے کام لے گا—اور ہم دیکھ ہی رہے ہیں کہ عبرانیوں کے خدا نے کچھ حالات پیدا کر دیئے ہیں کہ یہ عبرانی لڑکی ہم میں موجود ہے حالانکہ اسے جا شان میں ہونا چاہئے تھا جہاں وہ چلچلاتی دھوپ میں

اینٹیں تھاپا کرتی۔''

''اور پھر کیا ہو گا بے کن خوسو؟''

''پھر! پھر دیوتا جانیں پھر کیا ہو گا؟ میں ساحر نہیں ہوں۔کم سے کم ایسا زبردست ساحر نہیں ہوں۔تمہارے سوال کا جواب تو ساحر کی ہی دے سکتا ہے—لیکن عن آ! میں نے طویل عمر پائی ہے۔ میری ان آنکھوں نے انقلاب دیکھے ہیں۔چنانچہ اپنے تجربہ کی بنا پر کہتا ہوں کہ سب باتیں ہو کر رہیں گی ہاں اگر.....''

''اگر کیا؟''

''اگر شہزادی یوسرٹی نے ہوشیاری اور دور اندیشی سے کام لیا، اگر اس نے عبرانیوں یا اس کے منگیتر کو لالچ دے کر اس لڑکی کو قتل کرا دیا تو پھر وہ نہ ہو گا جس کا اندیشہ ہے۔عن آ! تم شہزادے کے دوست ہو اور مصری ہو۔چنانچہ کیا یہ بہتر نہ ہو گا کہ تم خود یوسرٹی کے کان میں یہ بات ڈال دو؟''

''یہ کبھی نہ ہو گا۔''میں نے غصہ سے کہا۔

میں جانتا تھا کہ تم انکار ہی کرو گے کیونکہ خود تم چاند کی سیمیں شعاعوں کے جال میں گرفتار ہو اور میں بھی یہ ترکیب یوسرٹی کو نہ بتاؤں گا کیونکہ مجھے ہنگامے اور انقلابات پسند ہیں۔میں کسی کی قسمت بنتے اور کسی کی بگڑتے دیکھنا چاہتا ہوں۔میں کسی کا عروج اور کسی کا زوال دیکھنا چاہتا ہوں۔میری آنکھوں نے بہت سے انقلاب دیکھے ہیں اور اس سے پہلے کہ وہ ہمیشہ ہمیشہ کیلئے بند ہو جائیں وہ ایک ایسا انقلاب دیکھیں گی جیسا کہ پہلے کبھی نہ دیکھا ہو گا۔عن آ! مصر میں ایک ایسا انقلاب آنے والا ہے ایسے واقعات ہونے والے ہیں جو رہتی دنیا تک تاریخ کے اوراق میں محفوظ رہیں گے۔قومیں برسر اقتدار آئیں گی، وہ مٹ جائیں گی، نئے مذاہب جنم لیں گے۔موسیٰ کی طرح دوسرے پیغمبر اس دنیا میں آئیں گے۔لیکن مصر کے واقعات کو سب یاد رکھیں گے۔ان کی یاد ہمیشہ قائم رہے گی اور پیغمبران واقعات یاد دلا کر اپنی امت کو درس عبرت دیں گے وہ یادگار انقلاب اپنے جلو میں خون اور اندھیرا لے کر چل چکا ہے۔جسے تم اپنی آنکھوں سے دیکھ لو گے عن آ! اس وقت میری باتیں یاد رکھنا۔اور جب تم ان واقعات کو تحریر کرو گے تو وہ بے حد دلچسپ افسانہ ہو گا کیونکہ وہ روشنائی کے بجائے خون سے لکھا جائے گا۔ہاہاہا۔ہوہوہو۔میں دیکھ رہا ہوں۔میں دیکھ رہا ہوں—میں خون کا دریا دیکھ رہا ہوں، میں اندھیرا دیکھ رہا ہوں— کسی کو غرق ہوتے دیکھ رہا ہوں، کچھ ہو گا۔ہاہاہا۔ہوہوہو۔عبرانیوں کے خدا اور مصر کے دیوتاؤں میں جنگ چھڑ گئی ہے—مقابلہ سخت ہے—فتح کس کی ہو گی—؟ ہاہاہا، ہوہوہو—میں دیکھ رہا ہوں—بہت کچھ دیکھوں گا—ہاہاہا۔ہوہوہو۔''

اور یوں وہ دیوانوں کی طرح بڑبڑاتا اور ہنستا چلا گیا کمرے سے باہر۔

سیتی تو روز میرے پاس آتا تھا اور ابھی میں بستر پر ہی پڑا تھا کہ وہ اپنی رپورٹ لکھوانے لگا۔ کیونکہ اس نے کہا تھا کہ وہ یہ رپورٹ کسی دوسرے وقائع نگار سے لکھوانا نہیں چاہتا تھا۔ اس رپورٹ میں ایک بات خصوصیت سے کہی گئی تھی یعنی یہ کہ اب عبرانیوں کو آزاد کر دیا جائے اور ان کے پیغمبروں کا مطالبہ منظور کر کے انھیں مصر سے چلے جانے دیا جائے۔ اب رہا عبرانیوں کے اس حملے کا سوال جو انھوں نے اس ذرّے میں کیا تھا اس کے متعلق رپورٹ میں سیتی نے ان کی قربان گاہ کی بے حرمتی کی تھی۔ چنانچہ ان کی اس غلطی کی سزا پوری قوم کو دینا سراسر ناانصافی بلکہ ظلم ہے۔ (رپورٹ کے آخری الفاظ یہ تھے۔ ''خدائے مصر کو یہ بات یاد رکھنی چاہیے کہ عبرانیوں کے خدا اور مصریوں کے دیوتاؤں کی عمل داری ایک ہی مملکت میں نہیں چل سکتی جس طرح کہ ایک نیام میں دو تلواریں نہیں رہ سکتیں۔ اگر عبرانیوں کو نہ جانے دیا تو پھر خدا اور دیوتاؤں کی جنگ ہوگی اور اس جنگ میں فانی انسان پس کر رہ جائیں گے۔ چنانچہ اے فرعون! میری درخواست ہے کہ عبرانیوں کو غلامی سے آزاد کر دیا جائے اور انھیں ان کے پیغمبروں کی راہبری میں اس طرف نکل جانے دیا جائے جس طرف کہ وہ جانا چاہتے ہیں۔''

چھ دنوں بعد مجھے بستر سے اٹھنے کی اجازت ملی اور میری نقاہت بھی دور ہوگئی تو میں نے اس رپورٹ کا مسودہ نئے سرے سے اور خوشخط لکھا اور اس کو یوں لکھوایا کہ یہ چند جوشیلے نوجوانوں کا کام تھا جن کے خیال میں۔ ان کے متعلق کسی کو کچھ نہ بتایا۔ حتیٰ کہ وزیر ہامان کو بھی جس نے بطور رشوت کثیر ایک رقم دینے کا وعدہ کیا۔ سیتی کو جب میری اس آزادی اور ایمان داری کی اطلاع ملی تو وہ بہت خوش ہوا اور کہا کہ ''مصر میں صرف ایک وقائع نگار ایسا ہے جسے خریدا نہیں جا سکتا۔ اور وہ وقائع نگار عن آہے ـــــ''

یوسرٹی نے بھی سیتی کی رپورٹ کے متعلق پوچھا اور جب میں نے کچھ بتانے سے انکار کیا تو وہ غصہ نہ ہوئی۔

آخر کار رپورٹ تیار ہوگئی۔ سیتی نے اس پر مہر لگائی اور دربار کے دن یہ مسودہ اس نے خود اپنے ہاتھوں سے فرعون کے گھٹنوں پر رکھ دیا۔ آمن میسس بھی اپنی رپورٹ لے کر حاضر ہوا اور وزیر ہامان بھی اور امرا بھی اور افسر بھی اپنی اپنی رپورٹ لے کر حاضر ہوئے ـــــ اور اس کے آٹھ دن بعد کہ فرعون سب کی رپورٹیں پڑھ لے، سیتی کو دربار خاص میں طلب کیا گیا جہاں شاہی خاندان کے تمام افراد اور خاص خاص امرا بھی بلائے گئے مجھے بھی طلب کیا گیا کیونکہ جاشان کے سفر میں مَیں شہزادے کے رتھ کا ساتھی تھا اور ہر واقعہ کا عینی شاہد۔

مقررہ دن سیتی اپنی بیوی یوسرٹی کے ساتھ اس سنہرے رتھ میں سوار ہوا جو فرعون نے انھیں لانے کے لئے بھیجا تھا اور جس میں نہایت اعلیٰ نسل کے گھوڑے جتے ہوئے تھے۔ میں دوسرے رتھ میں

تھا اور میرے رتھ میں بوڑھا بے کن خوسو بھی تھا اور اس طرح ہم فرعون کے دربار کی طرف چلے۔ راستے کے دونوں کناروں پر لوگ کھڑے ہوئے تھے جو ہمیں دیکھتے ہی خوشی کے نعرے لگانے لگے۔

''دیکھو!'' بے کن خوسو نے کہا۔ ''مصر اپنے بہادر شہزادے کا استقبال کر رہا ہے اور مصری خوش ہیں کہ ان کا شہزادہ خوابوں کی دنیا میں نہیں بستا بلکہ مرد میدان ہے اور بہادر ہے۔ اگر تم بھی مشہور ہونا چاہتے ہو عن آ تو قلم چھوڑ کر تلوار پکڑ لو اور لکھنا چھوڑ کر لوگوں کے گلے کاٹنا شروع کر دو۔''

''عجیب، واہیات اور ذلیل خیالات ہیں تمہارے''

''یوں ہی سہی عن آ! تاہم اگر تم کبھی عروج پاؤ تو میرا یہ مشورہ یاد رکھنا اور اس پر عمل کرنا۔ اگر نہ کیا تو بھکاری مرو گے اور اس وقت میں تمہاری قبر پر آؤں گا اور قہقہہ لگا کر کہوں گا کہ یہاں سو رہا ہے وہ بے وقوف وقائع نگار جس سے مجھے بڑی توقعات تھیں، جیسی کہ تمہارے آقا سیتی سے ہیں۔''

''اور میں سمجھتا ہوں کہ سیتی کے متعلق تمہاری توقعات پوری ہوں گی۔''

بہت جلد معلوم ہو جائے گا۔ حیران ہوں کہ نیل کی آئندہ طغیانی کے وقت کون اس کے ساتھ ساتھ رتھ میں سوار ہوگا! شاید اس وقت تک ہمارا یہ شہزادہ فرعون کے سنہری رتھ کو چھکڑے میں تبدیل کر چکا ہوگا جسے شاید تم ہانک رہے ہوگے اور شہزادہ تم سے ستاروں یا شاید چاند کے متعلق گفتگو کر رہا ہوگا۔ بہر حال تم دونوں خوش ہوگے اور چاند کی دیوی کے پرستار۔ ہاہاہا۔ ہو ہو ہو۔ لو آ گئے فرعون کے قصر تک۔ اے خاتون ماہ کے پجاری ذرا سہارا دو کہ میں نیچے اتروں۔''

ہم قصر میں داخل ہوئے اور دربار کے بڑے کمرے کو عبور کر کے اس کے عقب میں چھوٹے والے کمرے میں پہنچے جہاں فرعون صندل کی کرسی میں بیٹھا ہوا تھا۔ اس وقت وہ درباری لباس میں نہ تھا۔ اس کے بشرے سے الجھن اور بے چینی کے آثار ہویدا تھے، اور وہ پہلے سے کچھ زیادہ ہی بوڑھا معلوم ہوتا تھا۔ ہم نے اسے سلام کیا لیکن وہ ہماری طرف متوجہ نہ ہوا۔ جب سب لوگ آئے اور کمرے کے دروازے بند کر دیئے گئے تو فرعون نے یوں کہا۔''

''سیتی ہم نے تمہاری رپورٹ پڑھی اور آمن میسس تمہاری بھی اور اے امرا تمہاری بھی کہ تم جاشان کے سفر میں ولی عہد کے ساتھ تھے۔ اس سے پہلے کہ ہم کچھ کہیں ہم وقائع نگار سے جو عبرانیوں کے حملے کے وقت ولی عہد کے ساتھ تھا پوری تفصیل سننا چاہتے ہیں۔''

چنانچہ میں چند قدم آگے بڑھ کے مؤدب کھڑا ہو گیا اور عبرانیوں کے حملے اور جنگ کی پوری تفصیل سنا دی اور حتی الامکان خود اپنا ذکر نہ کیا۔ جب میں خاموش ہوا تو فرعون نے کہا۔

وہ شخص جو نصف حقیقت بیان کرتا ہے وہ کبھی کبھی کسی جھوٹے سے زیادہ احمق ثابت ہوتا ہے

عن آ! جب عبرانیوں نے حملہ کیا تھا اور شہزادے کی زندگی خطرے میں تھی تو کیا تم خاموش کھڑے دیکھ رہے تھے؟ تم بتاؤ سیتی تمہارے اس وقائع نگار نے اپنی وفاداری یا نمک حرامی کا کیا ثبوت دیا؟''

سیتی نے میری تعریف کچھ ایسے لفظوں میں اور ایسے جوش سے کی کہ میرا چہرہ سرخ ہو گیا۔ اس نے یہ بھی کہا کہ میں نے ہی سیتی کے غصہ کی پرواہ نہ کرتے ہوئے نہ صرف دو سپاہیوں کو سپاہیوں کے بھیس میں رتھ کے ساتھ لیا بلکہ ایک دستہ کو بھی خفیہ طور سے ہمارے پیچھے آنے کی ہدایت کر دی تھی اور یہ کہ عین وقت پر میں نے رتھ بان کو ان کی طرف دوڑایا۔

''ولی عہد نے جو کچھ کہا وہ سچ ہے۔ فرعون نے کہا۔'' کیونکہ دوسرے لوگ بھی ایسا ہی کہتے ہیں۔ وقائع نگار ہم تم سے خوش ہیں۔ اگر تم نہ ہوتے تو آج ہمارا بیٹا حنوط کرنے والوں کے تختے پڑا ہوتا اور اپنی حماقت سے وہ اسی کا مستحق تھا۔ ہمارے قریب آؤ۔''

میں آگے بڑھا اور خدائے مصر کے آگے گھٹنوں کے بل جھک گیا۔ فرعون نے سونے کی مالا اپنی گردن میں سے اتار کر میری گردن میں ڈال دی اور کہا۔

عن آ! ہم تمہیں رکن مجلس نامزد کرتے ہیں اور خلیل فرعون کا خطاب تمہیں اپنی قبر کے کتبے اور مقبرے کی دیواروں پر کندہ کی اجازت ہے۔ وقائع نگار ہمارا یہ حکم تحریر کر لیں۔ اے رکن مجلس اور خلیل فرعون اٹھو اور اپنی جگہ پر بیٹھو۔

میں اٹھا اور جب سیتی کے قریب پہنچا تو اس نے سرگوشی میں کہا۔

''مبارک ہو دوست! لیکن خلیل فرعون بن جانے کے بعد مجھے نہ چھوڑ دینا۔''

پھر فرعون نے اس دستے کے افسر اور سپاہی کو انعام دیا جو میری ہدایت پر ہمارے رتھ کے پیچھے آئے تھے۔ پھر ان سپاہیوں کی بیویوں کے نام وظیفے جاری کرنے کا حکم دیا جنھیں میں نے پیادوں کے بھیس میں رتھ کے ساتھ لیا تھا اور جو وہاں درے میں مارے گئے تھے۔ پھر فرعون نے کہا کہ حاجب چوبدار اور افسر اب رخصت ہو جائیں۔ میں بھی جانے کے لئے پلٹا تو بے کن خوسو نے مجھے روکتے ہوئے کہا کہ اب مجھے یہیں ٹھہرنا چاہئے کیونکہ اب میں رکن مجلس ہوں۔

''سیتی'' فرعون نے نیچی آواز میں رکتے رکتے کہا'' جو کچھ سنتے آئے ہیں اس کے پیش نظر ہمیں یہ تمہاری رپورٹ عجیب معلوم ہوئی صرف یہی نہیں بلکہ تم ہمیں جو مشورہ دے رہے ہو وہ آمن میسس اور امرا اور افسروں کے مشوروں سے مختلف ہے۔ تم چاہتے ہو کہ ہم عبرانیوں کے پیغمبروں کا مطالبہ منظر کر لیں حالانکہ بنی اسرائیل مصر میں رہ کر دولت مند اور سرکش ہو گئے ہیں۔ سیتی ہم تمہارا یہ مشورہ قبول کرنے کے لئے تیار نہیں ہیں بلکہ ہم نے یہ بھی فیصلہ لیا ہے کہ بہت جلد ایک پوری فوج ارض جاشان کی طرف بھیجی جائے جو قبر میں پیر لٹکائے ہوئے بوڑھوں سے لے کر ماں کی چھاتی سے چمٹے ہوئے بچے تک کو قتل کر دے۔''

''میں نے سنا خدائے مصر۔'' سیتی نے بڑے سکون سے کہا۔

''یہ ہے ہمارا فیصلہ'' فرعون نے کہا'' اور یہی آمن میسس اور امرا اور افسروں کا مشورہ ہے اور یہی پورا مصر بھی چاہتا ہے کیونکہ عبرانیوں نے ولی عہد کو قتل کرنے کی کوشش کی تھی۔ لیکن سیتی زمانہ قدیم سے یہ رسم چلی آ رہی ہے کہ فرعون کبھی کسی فیصلہ کو عملی جامہ پہنانے سے پہلے اس شہزادے کی منظوری حاصل کرتا ہے جو تاج و تخت کا وارث ہوتا ہے تو اے میرے بیٹے کیا تمہیں ہمارا فیصلہ منظور ہے؟''

''نہیں خدائے مصر، میں ایسے ظالمانہ کام کی منظوری نہیں دے سکتا۔ یہ واقعی ظلم ہے کہ چند جوشیلے نوجوانوں کی غلطی کے عوض پوری قوم موت کے گھاٹ اتار دی جائے۔''

اور سیتی کے اس جواب نے فرعون کو آگ بگولا کر دیا۔ چند ثانیوں تک وہ خاموش بیٹھا رہا اور پھر اپنے غصہ پر حتی الامکان قابو پا کر بولا۔

''بہت اچھا تمہاری خاطر ہم ان کی سزا میں تخفیف کرتے ہیں تو کیا یہ مناسب نہ ہوگا کہ عبرانیوں کی قوت توڑ دی جائے، ان لوگوں کو جو مضبوط اور نوجوان ہیں مزدوری کرنے کے لئے مصر کے دور افتادہ خطوں میں بھیج دیں اور بوڑھے عورتیں اور بچے امرا میں تقسیم کر دیئے جائیں کہ وہ غلام بن کر رہیں؟''

''مجھے یہ بھی منظور نہیں۔ میرا مشورہ اس مسودے میں تحریر ہے اور میں اسی کو منظور کر سکتا ہوں۔''

اگر میرے بعد تم فرعون بنے تو بتاؤ بیٹے تم عبرانیوں کے ساتھ کیا سلوک کرو گے؟''

وہی جس کا مشورہ میں آپ کو دے رہا ہوں۔ یعنی عبرانیوں کو مصر سے نکل جانے دوں گا۔''

سیتی کا یہ جواب سن کر وہ لوگ جو وہاں موجود تھے آپس میں حیرت سے سرگوشیاں کرنے لگے اور فرعون سنتاح غصہ سے کانپا اور اٹھا اور اپنا گریبان چاک کر کے نہایت بھیانک آواز میں چیخا۔

''سناتم نے؟ اے مصر کے دیوتاؤ سناتم نے؟ یہ میرا بیٹا بول رہا ہے دیکھو! یہ میرا بیٹا ہے جو تمہاری گردنوں کو ایک دن ان دیکھے خدا کی ایڑی تلے کچل دینا چاہتا ہے—— سنو دیوتاؤں—— سنو اے امرا—— سنو اے شاہی خاندان کے افراد—— سنو اور گواہ رہو کہ میں خدائے مصر اپنے اختیارات سے کام لے کر اپنے اس ناخلف بیٹے کو.....''

وہ اپنا فقرہ پورا نہ کر سکا کیونکہ عین اس وقت یوسرٹی نے جو اب تک خاموش بیٹھی ہوئی تھی، دوڑ کر فرعون کی گردن میں بانہیں ڈال دیں اور اس کے کان میں دیر تک کچھ کہتی رہی۔ فرعون خاموشی سے سنتا رہا اور پھر بیٹھ گیا۔ چند ثانیوں کے بعد اس نے یوں کہا۔

''ہماری بیٹی کا مشورہ قابل قبول ہے کہ ایسے اہم معاملے میں عجلت اچھی نہیں۔ممکن ہے کہ شہزادی کے سمجھانے اور خود اس معاملے پر غور کرنے کے بعد سیتی اپنے وہ الفاظ واپس لے لے جو اس نے ابھی ابھی کہے ہیں۔ سیتی! ہم تمہیں دو دن کی مہلت دیتے ہیں، تیسرے دن تم اس وقت یہاں حاضر ہوگے۔اب امرائے سلطنت! آج یہاں تمہارے کانوں نے جو سنا اس کا ایک لفظ بھی کسی کے سامنے تمہاری زبان سے ادا نہ ہو ورنہ تمہارے وہ کان جس سے تم سنتے ہو اور وہ زبان جس سے تم کہتے ہو تمہارے پاس نہ رہے گی۔''

فرعون اٹھا جس کا مطلب یہ تھا کہ دربار برخاست کیا جاتا ہے۔لیکن اسی وقت وزیر ہامان آگے بڑھا اور اس نے پوچھا۔

''خدائے مصر! عبرانی قیدیوں کے متعلق کیا حکم ہے؟''

ان کا جرم ثابت ہو چکا ہے۔چنانچہ انہیں گرم آہنی سلاخوں سے داغا جائے یہاں تک کہ وہ مرجائیں اگر ان کی بیوی بچے ہیں تو وہ گرفتار کر کے غلاموں کی طرح فروخت کر دیئے جائیں۔''

''خدائے مصر کے حکم کی تعمیل کی جائے گی۔'' وزیر ہامان نے سر جھکا کر کہا۔

☆☆

نواں باب

دیوتا آمن کی تباہی

اسی شام میں اپنے کمرے میں بے چین اور پریشان بیٹھا تھا اور یوں ظاہر کر رہا تھا کہ جیسے کچھ لکھ رہا ہوں حالانکہ کچھ بھی لکھنے کے قابل نہ تھا۔دماغ کچھ اور ہی سوچ رہا تھا اور تصور عجیب عجیب تصویریں دکھا رہا تھا مجھے یقین ہو چکا تھا کہ میرے آقا کی قسمت بگڑنے والی ہے اور ساحر ''کی'' کی پیشینگوئی سچ ثابت ہونے والی ہے۔سیتی کا زوال قریب نظر آ رہا ہے اور اسے روکنے کی کوئی ترکیب نہ تھی۔میں اپنے خیالات میں غلطاں و پیچاں تھا کہ بوڑھے حاجب پمبا سا نے دروازہ کھول کر اور مجھے اپنے نئے خطابات سے مخاطب کرتے ہوئے کہا کہ عبرانی خاتون میرا پی مجھ سے ملنا چاہتی ہے۔''

دوسرے ہی لمحہ میرا پی میرے سامنے کھڑی تھی۔

''عن آ!'' اس نے کہا۔ابھی ابھی چچا جابیز میرے پاس آئے تھے بلکہ یوں کہنا مناسب ہوگا کہ بھیجے گئے تھے۔وہ ایک پیغام لے کر آئے تھے۔''

وہ خاموش ہوگئی اور اس کا چہرہ سرخ ہو گیا۔

''غالباً لابان نے کوئی پیغام بھیجا ہوگا۔''

''نہیں لابان فرار ہو گیا ہے اور کوئی نہیں جانتا کہ وہ کہاں ہے۔لوگ چچا جابیز کے بھی جان کے درپے تھے کہ وہ ایک غدار لڑکی کے چچا ہیں لیکن وہ یہ پیغام مجھ تک پہنچانے کا وعدہ کر کے اپنی جان بچا سکتے ہیں۔''

کیا پیغام ہے؟''

''یہی کہ وہ اپنی غداری کا داغ دھونا.....زندہ رہنا اور خدا کے غضب سے بچنا چاہتی ہوں تو ..... مجھے..... مجھے شہزادے پر ڈورے ڈالنے چاہئیں.....لیکن یہ فن نہیں جانتی۔''

تاہم تمہارا یہ مقصد پورا ہوگا خاتون۔

''عن آ! میں تمہارے ہی ذریعہ یہ کام کر سکتی ہوں کیونکہ تم ان کے راز دار اور مشیر ہو۔'' میرا پی

نے کہا اور دوسری طرف منہ پھیر لیا۔

کیا تمہارے پیغمبر بھی اس سازش میں شریک ہیں؟''

''نہیں وہ اب تک واپس نہیں آئے اور اگر آئے ہوتے تو عبرانیوں کو ایسا کرنے سے باز رکھتے۔ عن آ! پیغمبر معصوم ہوتے ہیں اور چالاکی وعیاری کے نام تک سے واقف نہیں ہوتے اور نہ ہی وہ انسانوں سے وہ ایسا کام لیتے ہیں۔ وہ جو کچھ کرتے ہیں خدا کے حکم سے کرتے ہیں اور خدا ان کی مدد کرتا ہے۔''

اسے جوش آ گیا تھا اور اس عالم میں وہ بے حد حسین معلوم ہو رہی تھی۔ چند ثانیوں تک خاموشی کا وقفہ رہا اور پھر اس نے یوں کہا۔

''چچا جابیز کو معلوم ہوا ہے کہ فرعون قوم بنی اسرائیل کو قتل کرنے کا فیصلہ کر چکا ہے۔''

''یہ اسے کس طرح معلوم ہوا؟''

''یہ تو میں نہیں جانتی، جاشان کا بچہ بچہ جانتا ہے کہ فرعون یہ فیصلہ کر چکا ہے اور یہ خود مجھے بھی معلوم ہے حالانکہ اس کے متعلق کسی نے مجھ سے کچھ نہیں کہا۔ جابیز کو یہ بھی معلوم ہے کہ فرعون اپنے اس فیصلہ پر ولی عہد سے منظور لئے بغیر عمل نہیں کر سکتا چنانچہ عن آ میں تمہارے پاس اس لئے آئی ہوں کہ تم میری طرف سے شہزادے سے درخواست کرو کہ وہ اس ظالمانہ کام کی منظوری نہ دیں۔''

یہ درخواست تم خود کیوں نہیں کرتیں۔''..... میں نے کہنا شروع کیا۔

''خاتون میرا پی کیا درخواست کرنا چاہتی ہیں۔'' شہزادے نے خفیہ دروازے سے کمرے میں آتے ہوئے کہا۔ اس کے ہاتھ میں بردی کاغذ کا پلندہ تھا۔ ''میرا پی جو کچھ کہنا ہے بلا جھجک کہو۔''

''شہزادۂ مصر۔'' میرا پی نے کہا۔ ''آپ..... آپ عبرانیوں کو فرعون کی تلوار سے بچالیں کیونکہ آپ کی منظوری کے بغیر وہ یہ کام نہ کر سکیں گے۔''

عین اسی وقت دروازہ کھلا اور شہزادی یوسرٹی ہمارے سامنے کھڑی تھی۔

''ہیں یہ لڑکی یہاں؟'' اس نے حیرت وغصہ سے کہا۔

''یہ عن آ سے ملنے آئی ہیں۔ جیسا کہ میں آیا ہوں اور شاید..... تم بھی عن آ سے ملنے آئی ہو۔ چونکہ میں یہاں آ گیا اس لئے میرا پی نے مجھ سے درخواست کی کہ میں اس کی قوم کو فرعون کی تلوار سے بچالوں۔''

''لیکن میری تم سے درخواست ہے کہ تم اس کی قوم کو تلوار کے ہی حوالے کر دو۔ یہ سرکش لوگ اسی کے مستحق ہیں ان ہی لوگوں نے تو تمہاری جان لینے کی کوشش کی تھی۔

''جنھوں نے یہ کوشش کی تھی انہیں سزا مل گئی۔ دو چار عبرانی اس وقت بھی گرم سلاخوں کے نیچے

تڑپ رہے ہوں گے۔ سیتی نے قدرے کانپ کر کہا ''پوری قوم بے قصور ہے اسے کیوں سزا دی جائے؟

''اس لئے کہ تمہارے تاج وتخت کا دارومدار اسی پر ہے۔ اگر تم اسی طرح فرعون کے فیصلوں کی مخالفت کرتے رہے تو وہ تمہیں تاج وتخت سے محروم کر دے گا اور آمن میسس کو فرعون بنا دے گا۔''

''یہ میں جانتا ہوں لیکن ایسے ظالمانہ کام کی منظوری نہیں دے سکتا۔ میں آخر دم تک فرعون کے ایسے ظالمانہ فیصلوں کی مخالفت کروں گا۔ تم سمجھتی ہو کہ فرعون جس ظالمانہ کام کا فیصلہ کر چکا ہے وہ بالکل مناسب ہے۔''

یوسرٹی نے حیرت سے اپنے شوہر کی طرف دیکھا۔ وہ شہزادے کو سمجھ نہ سکی تھی۔ چنانچہ وہ حیران تھی کہ وہ ایک غلام قوم کی خاطر دنیا کی سب سے بڑی سلطنت کے تاج وتخت کو ٹھکرا رہا ہے۔ چند ثانیوں کی خاموشی کے بعد اس نے جواب دیا۔

بے شک جو کچھ فرعون کر رہا ہے مناسب ہے، اسے ایسا ہی کرنا چاہیے۔ اور اس کے کئی سبب ہیں جن میں سے ایک یہ ہے کہ مصر کے دیوتا ہی سچے دیوتا ہیں جن کی ہم پرستش کرتے ہیں اور جن کی خدمت ہم پر فرض ہے لیکن عبرانیوں کا خدا جھوٹا ہے اور اس کے پوجنے والے بدعتی اور کافر ہیں چنانچہ ان کا قتل واجب ہے — ہم ان کافروں کو قتل کر کے ہی دیوتاؤں کی خوشنودی حاصل کر سکتے ہیں۔''

''سوال تو یہی ہے یوسرٹی کہ سچا کون ہے اور کون جھوٹا۔ اگر مجھے یقین ہو جائے کہ ہمارے ہی دیوتا سچے ہیں تو میں فرعون کی مخالفت نہ کروں گا — میں تم سے یہ نہ پوچھوں گا کہ تم مصر کے دیوتاؤں کو سچا اور عبرانیوں کے خدا کو جھوٹا کیوں سمجھتی ہو۔ اس لئے کہ میں جانتا ہوں کہ تمہارا جواب کیا ہوگا۔ یا یوں کہو کہ تم کوئی اطمینان بخش جواب نہ دے سکو گی۔ چنانچہ میں اس عبرانی خاتون سے پوچھوں گا کہ کیا اس کا خدا سچا ہے اور یہ اگر اثبات میں جواب دے گی تو میں اس کا ٹھوس ثبوت چاہوں گا اور اگر اس نے اپنے خدا کے سچے اور حقیقی ہونے کا ٹھوس ثبوت دے دیا تو تیسرے دن میں فرعون کو وہی مشورہ دوں گا جو آج دے چکا ہوں۔ خاتون میرا پی اب تم جواب دو اور سوچ سمجھ کر جواب دینا کہ تمہاری ہی جواب تمہارے لوگوں کی زندگیوں کا دارومدار ہے۔''

''آہ شہزادۂ مصر آپ نے مجھ کو سخت آزمائش میں ڈال دیا ہے۔''

میرا پی نے کہا اور پھر ہاتھ باندھ کر کمرے کی چھت میں اپنی نظر گاڑ دیں۔ وہ شاید دعا مانگ رہی تھی کیونکہ اس کے لب ہل رہے تھے۔ اور جب وہ یوں کھڑی تھی تو میں نے اور شاید سیتی نے بھی دیکھا کہ اس کے چہرے پر شفق سی کھل اٹھی اور اس کی آنکھوں میں عجیب طرح کی ملکوتی چمک آ گئی۔ جیسے کسی غیبی طاقت نے اس کی دعاؤں کا جواب دیا ہو جیسے کسی نظر نہ آنے والی ہستی نے اسے صحیح راہ دکھائی ہو۔

''میں ایک عاجز اور کمزور بندی ہوں، کس طرح ثابت کروں کہ ہمارا خدا سچا ہے! میں نہیں جانتی کہ مجھے کیا کرنا ہے اور میرا خدا کس طرح میری مدد کرے گا؟ کیا آپ اپنے سب سے بڑے دیوتا کو پروردگار کے مقابلے میں لانا چاہتے ہیں۔''

''بے شک اے اسرائیلی لڑکی ہم یہی کرنا چاہتے ہیں؟ یوسرٹی نے کہا۔'' ہمارا سب سے بڑا دیوتا آمن رع ہے جو سب دیوتاؤں کا باپ ہے اور بڑی قوتوں والا ہے۔ اس طرح قدیم ہیکل میں اس کا ایک عظیم الشان بت رکھا ہے۔ اے عبرانی لڑکی! اگر تیرا خدا سچا ہے تو اس سے کہہ کہ وہ آمن کے بت کو اپنی جگہ سے زیادہ نہیں ذرا سا ہلا دے، لیکن پہلے سوچ لے کہ وہ آمن کا مقابلہ کوئی نہیں کر سکتا۔ ہاں اب بتا تو اس کے مقابلے میں کیسا بت لائے گی؟''

''شہزادی صاحبہ ہم نہ بت پرست ہیں اور نہ ہمارے خدا کے بت ہوتے ہیں۔ ہمارا خدا ہر جگہ ہے اور ہر دم ہے۔ وہ ابد سے ہے اور ازل تک رہے گا۔ وہ نہ کسی کا باپ ہے اور نہ کسی کا بیٹا۔ وہ وحدہٗ لاشریک ہے۔ ساری تعریفیں اسی کے لئے ہیں اور وہ دونوں جہاں کا پروردگار ہے۔ ہم اس کو سجدہ کرتے ہیں اور اسی سے مدد چاہتے ہیں۔ وہ غفور و رحیم ہے۔ وہ رزاق ہے اور بڑی رحمتوں والا ہے سوائے اس کے کوئی معبود نہیں۔ میں آپ کے دیوتا کے سامنے اپنے رب کو لانے کی جرأت نہیں کر سکتی اور نہ ہی یہ اس کی شان ہے کہ وہ پتھر کے ایک بت کے مقابلے میں آ کر کھڑا ہو۔ البتہ میں اپنے آپ کو مصر کے سب سے بڑے دیوتا کے سامنے لے آؤں گی۔ اگر میرے رب کی مرضی ہوئی تو وہ میری مدد کرے گا۔ بلاشبہ وہ سب سے بڑا مددگار اور بڑی قدرتوں والا ہے۔''

''کیا مطلب؟'' سیتی نے حیرت سے پوچھا۔

میں اپنے خدا اور اس کی مدد پر بھروسہ کر کے تن تنہا آمن کے ہیکل میں جاؤں گی اور اس کے بت کے سامنے کھڑے ہو کر مقابلہ چاہوں گی کہ اگر اس میں قدرت ہے تو وہ اسی وقت میری جان لے لے۔''

ہم سب چونک کر میرا پی کی صورت تکنے لگے اور یوسرٹی نے کہا۔

''تو کہتی ہے اگر اس میں قدرت ہو!— سنو! کیا بک رہی ہے یہ کافرہ! سیتی تم دیوتاؤں کے باپ آمن کے موروثی کاہن ہو چنانچہ اس عبرانی لڑکی کا چیلنج دیوتا کی طرف سے قبول کر لو۔''

''خاتون اگر آمن دیوتا کو تم پر رحم آ گیا اور اس نے تمہاری جان نہ لی تو یہ کس طرح ثابت ہو گا کہ تمہارا خدا سچا اور بڑی قوتوں والا ہے۔ ممکن ہے وہ تمہاری مبارزت طلبی کا جواب ایک مسکراہٹ سے دے کر تمہیں معاف کر دے جس طرح کی تمہارے خدا نے مجھے معاف کر دیا تھا۔'' سیتی نے کہا۔

''اگر آپ کا دیوتا ہمارا کچھ نہ بگاڑ سکا تو اے شہزادے پھر میں اپنے خدا کو پکاروں گی کہ وہ

کوئی نشانی ظاہر کرے۔ اپنی قوتوں سے اپنے حقیقی ہونے کا ثبوت دے۔''

''لیکن اگر تمہارے خدا نے تمہاری پکار کا جواب نہ دیا تو پھر؟''

''پھر میں اپنے آپ کو آمن کے پجاریوں کے حوالے کر دوں گی کہ وہ میری اس جرأت کی مجھے سزا دیں۔''

آخر میں ہم تم پر میرا پی، اپنے خدا پر اور اس کی قوتوں پر ایسا زبردست اعتقاد کسی کا نہیں دیکھا گیا۔ کم سے کم مصریوں کو اپنے دیوتاؤں پر ایسا اعتقاد نہیں ہے۔'' سیتی نے کہا'' تاہم میں تمہیں ایسا کرنے کی اجازت نہیں دے سکتا۔ میں نہیں جانتا کہ تمہارا خدا اور ہمارا دیوتا۔ تمہاری اور ہماری پکار کا جواب دے یا نہیں۔ لیکن یہ ضرور جانتا ہوں کہ پجاری تمہیں زندہ نہ چھوڑیں گے۔ انہیں نہ تم پر رحم آئے گا اور نہ تمہارے حسن پر..... نہیں میرا پی تمہیں اپنے خدا کی سچائی اپنے خون سے نہیں ثابت کرنی چاہئے۔''

''کیوں نہیں دیتے اجازت؟'' یوسرٹی نے پیر پٹخ کر کہا۔'' کون ہوتی ہے یہ لڑکی تمہاری کہ تم اسے بچانا چاہتے ہو؟ تم کیوں اس لڑکی کی خاطر دیوتاؤں کا غضب مول لینا چاہتے ہو؟ اسے اپنے خدا پر اعتقاد ہے چنانچہ اس کے خدا کو اس کی مدد کرنے دو اور اسے یقین ہے کہ وہ اس کی مدد کرے گا۔ ہم بھی تو دیکھیں کہ وہ کس طرح اس کی مدد کرتا ہے۔''

''یوسرٹی تم آمن دیوتا کی پجارن اور اس کی معتقد ہو۔ تمہیں بھی اس کی قوتوں پر بھروسا ہے تو کیا تم اس عبرانی لڑکی کے مقابلے میں اور آمن دیوتا کے بھروسے پر اپنی جان کی بازی لگانے کیلئے تیار ہو؟''

نہ میں احمق ہوں اور نہ پاگل کہ اس عبرانی لڑکی کی طرح یہ سمجھ لوں کہ ایسا زبردست دیوتا محض میری مدد کرنے کے لئے زمین پر اتر آئے گا۔

''آمن دیوتا کے موروثی دیوتا کے ہوتے ہوئے میرا کچھ کہنا سراسر گستاخی ہے۔''

سیتی مسکرایا اور اس نے یوں کہا۔

''چنانچہ آمن دیوتا کا موروثی کاہن یوں کہتا ہے کہ اپنے اختیارات سے ناجائز فائدہ اٹھا کر کسی بے گناہ کی زندگی کو خطرے میں ڈالنا گناہ ہے۔''

''حضور مجھے اس کی آزمائش کی اجازت دے دیں۔'' میرا پی نے کہا۔'' میرے دل میں ایک طرح کی خلش پیدا ہو گئی ہے۔ بنی اسرائیل مجھے غدار اور گنہگار سمجھتے ہیں اور میں جاننا چاہتی ہوں کہ پروردگار کے نزدیک میں گنہگار ہوں یا نہیں۔ اگر ہوئی تو وہ میری مدد نہ کرے گا، لیکن اگر اس نے مدد کی تو مجھے اپنا کھویا ہوا سکون واپس مل جائے گا۔''

میرا پی کے یہ الفاظ سن کر یوسرٹی نے بھی اسے تعریفی نظروں سے دیکھا لیکن منہ سے یوں کہا۔

''اے عبرانی لڑکی! تمہاری اس ہمت و جرات میں امید ہے کہ اس وقت بھی کوئی فرق نہ آئے گا۔ جب تم دیوتا کے حضور قربانی پیش کرنے والے کاہن کے سپرد کر دی جاؤ گی۔''

''حضور! میں آپ کی اجازت کی منتظر ہوں۔'' میرا پی نے کہا۔

سیتی نے میرا پی کی طرف دیکھا جو ہمارے سامنے سر جھکائے اور ہاتھ باندھے کھڑی تھی — اپنے خدا کی قوتوں پر ایسا زبردست اعتقاد — اپنے آپ کو آزمانے کی ایسی زبردست خواہش — یقیناً اس کا خدا اگر وہ واقعی ہے۔ اس کی مدد کرے گا — اور سیتی نے یوسرٹی کی طرف دیکھا جس کے ہونٹوں پر طنزیہ مسکراہٹ تھی۔ میں نے اور سیتی نے بھی اس مسکراہٹ کا مطلب سمجھ لیا۔ یوسرٹی کو یقین تھا کہ سیتی اس لڑکی کو جو عبرانی ہے آمن کے مقابلے میں کھڑے ہونے کی اجازت نہ دے گا — سیتی کمرے میں ٹہلنے لگا۔ پھر چند ثانیوں تک سر جھکائے کھڑا رہا اور آخر کار میرا پی کو نہیں یوسرٹی کو مخاطب کر کے یوں کہا۔

''بہت اچھا۔ جیسی تمہاری مرضی۔ لیکن پہلے یہ سن لو یوسرٹی کہ اگر یہ لڑکی ناکام رہی اور آمن کے پجاریوں کے ہاتھوں ماری گئی تو اس کا خون تمہاری گردن پر ہوگا اور میں کبھی معاف نہ کروں گا — لیکن اگر یہ کامیاب رہی تو میرے نزدیک دنیا کی سب سے قابل احترام ہستی ہوگی۔ پھر میں اس کے مذہب کا مطالعہ کروں گا اور خود اس لڑکی کے ذریعہ اس کے خدا کو سمجھنے کی کوشش کروں گا اور اس وقت تم نے یا مصریوں نے مجھے الزام دیا تو تمہاری حماقت ہوگی — اے بنی اسرائیل کے چاند! آمن دیوتا کے موروثی کاہن اور پسر رع کی حیثیت سے میں تمہارا چیلنج قبول کرتا ہوں — یہ مقابلہ کل رات آمن دیوتا کے ہیکل میں ہوگا۔ وقت تمہیں بتا دیا جائے گا۔ میں اور میرے ساتھی چند اشخاص وہاں موجود رہیں گے کہ تمہارے ساتھ کسی طرح کی ناانصافی نہ کی جائے — عن آ! میرا حکم لکھ لو اور آمن کے مہنت اعلیٰ اور خادمِ قربان گاہ ساحر'' کی'' کو طلب کرو کہ انہیں بھی اس کی خبر کر دی جائے — شب بخیر اے اسرائیل کے چاند۔''

میرا پی آہستہ آہستہ چلتی ہوئی دروازے تک پہنچی اور پھر پلٹ کر بولی۔

شہزادے! اس مقابلہ کا نتیجہ خواہ کچھ ہی کیوں نہ ہو میری آپ سے التجا ہے کہ آپ میری درخواست کو فراموش نہ کریں — شہزادے! میری قوم مظلوم اور بے قصور ہے چنانچہ اسے فرعون کی تلوار سے بچا لیجئے۔ ایک اور درخواست ہے اور وہ یہ کہ اب سے لے کر ہیکل میں حاضر ہونے تک میں تنہائی چاہتی ہوں — نہ میں طلب کی جاؤں اور نہ کوئی میرے پاس آئے تا کہ اس عرصہ میں مَیں اپنے خدا سے

دعا مانگتی رہوں کہ وہ میری مدد کرے یا کم سے کم مجھے بخش دے۔''

وہ چلی گئی اور یوسرٹی بھی کچھ کہے بغیر چلی گئی۔

''عن آ! عن آ! میں نے کیا کر دیا؟'' سیتی نے بے چینی سے کہا۔

''کیا واقعی دنیا میں کوئی ایسا خدا ہے؟''

''یہ تو ہمیں کل رات معلوم ہو ہی جائے گا۔'' میں نے جواب دیا'' کم سے کم میرا پی تو یہی سمجھتی ہے کہ ایسا کوئی خدا ہے جو سب کو پیدا کرنے والا ہے۔ بہر حال کل ہمیں معلوم ہوگا کہ میرا پی کا خدا کیسی قوتوں والا ہے — میرا خیال ہے جابیز اسی مقابلے کا پیغام لے کر آیا تھا۔ حضور! یہ میرا پی اور آمن کا نہیں بلکہ عبرانیوں کے خدا اور مصر کے دیوتا کا مقابلہ ہے۔ کل رات کو ظاہر ہو جائے گا کہ حق کیا ہے اور باطل کیا — حق کی فتح ہوگی اور باطل کو شکست جیسی کہ ابتدائے آفرینش سے ہوتی آئی ہے۔''

پو پھٹنے سے پہلے کا وقت تھا۔ وہ وقت جب کہ رات نسبتاً زیادہ اندھیری اور زیادہ خاموش ہوتی ہے۔ ہم آمن کے ہیکل میں کھڑے تھے جو بہت سے چراغوں اور جھاڑ فانوس سے روشن تھا اور آج وہ ہیکل بہت زیادہ ہیبت ناک معلوم ہو رہا تھا۔ دونوں طرف موٹے موٹے سنگی ستون چلے گئے تھے جن پر چھت ٹکی ہوئی تھی اور سامنے ایک بلند چوکی پر آمن دیوتا کا بت تھا جو انسانی قد سے تین گنا بڑا تھا، اس کے سر پر پتھر کا تاج تھا اور تاج میں پتھر سے ہی تراشا ہوا پر۔ دیوتا کے ایک ہاتھ میں عصا تھا، حکمرانی کی علامت، اور دوسرے میں آنکس، قوت اور دوام کی علامت۔ روشنی کے سائے دیوتا کے پروں اور کرخت چہرے پر ناچ رہے تھے۔ آمن کے دائیں طرف دیوی موت کا بت تھا جو سب چیزوں کو پیدا کرنے کی قدرت بھی مظہر اور پیدا کی ہوئی چیزوں کی ماں ہے۔ اس کے سر پر سانپ کا تاج تھا اور ہاتھ میں بل دی ہوئی صلیب جو لافانی حیات کی علامت ہے اور آمن کے بائیں طرف اس کے بیٹے دیوتا خنسو کا بت تھا۔ باز کے سر پر والا چاند کا دیوتا جو اپنے سر پر چاند کا گولا اٹھائے ہوئے ہے اس کے بھی ہاتھ میں بل دی ہوئی صلیب تھی اور دوسرے میں عصا۔ تو ایسا تھا وہ ثالوث لجن میں سب سے بڑا دیوتا آمن تھا اور یوں وہ تینوں بت اندھیرے کے پس منظر میں بیٹھے ہوئے تھے اور اپنی پتھر کی آنکھوں سے ہمیں دیکھ رہے تھے۔ پر رعب اور پر ہیبت۔

اور ان تینوں کے سامنے ہم کھڑے تھے۔ سیتی جو کاہن کا لباس پہنے تھا۔ اور اس کی بیوی یوسرٹی کاہنہ کا لباس پہنے تھی۔ پھر اور پھر آمن کے ہیکل کا بڑا پجاری جو بہت بوڑھا تھا اور جس کی داڑھی ناف تک آتی تھی اور پھر خادم قربان گاہ، یعنی دیوتاؤں کے حضور قربانی پیش کرنے والا، ساحر'' کی'' اور بوڑھا بے کن خوسو اور میں وقائع نگار عن آ اور آمن دیوتا کے پجاری — اور ان بتوں کے پیچھے سے گانے کی

آواز آرہی تھی۔ گمبھیر اور پراثر۔ حالانکہ گانے والے کہیں نظر نہ آرہے تھے۔

دفعتاً اندھیرے کی چادر میں سے نکل کر ایک عورت فانوسوں کی روشنی میں آ گئی۔ وہ سفید اور ڈھیلی عبا پہنے تھی اور آمن کے دو پجاریوں کے بیچ میں سر جھکائے چل رہی تھی۔ دونوں پجاری اسے آمن کے دیوتا کے سامنے لے آئے۔ انھوں نے اس کے کندھوں پر سے عبا گھسیٹ لی اور اسے نفرت وحقارت کی نگاہ سے دیکھتے ہوئے پیچھے ہٹ گئے اور اب ہمارے سامنے سفید باریک کپڑوں میں ملبوس میرا پی کھڑی تھی۔ وہ سر پر تکونی اوڑھنی اوڑھے تھی جس کے دو اگلے سرے اس نے اپنی ٹھوڑی کے نیچے اس پن سے ٹانک رکھے تھے جو اسے شہزادے نے ارض جاشان میں دی تھی اور جس پر پھنورے کی شکل میں زمرد تھا۔ میرا پی نہ دائیں دیکھ رہی تھی اور نہ بائیں۔ صرف ایک دفعہ اس نے آمن کے عظیم الشان بت کی طرف دیکھا اور پھر قدرے کانپ کر گردن جھکالی۔

''کس کے جیسی معلوم ہوتی ہے یہ لڑکی؟'' بے کن خوسو نے مجھ سے پوچھا۔

''اس لاش جیسی جو حنوط کرنے کے لئے تیار کی ہو۔''

بے کن خوسو نے نفی میں سر ہلایا۔

''تو پھر اس دلہن جیسی جو حجلہ عروسی میں جانے والی ہو۔''

بے کن خوسو نے پھر نفی میں سر ہلایا۔

''تو پھر اس کاہنہ جیسی جو کسی زبردست راز پر سے پردہ اٹھانے والی ہو۔''

ہاں اب ٹھیک کہا۔ بے شک آج رات وہ قدرت کے اسرار پر سے پردہ اٹھادے گی، لیکن تمہارے پہلے اندازے دونوں بھی غلط نہ تھے۔ مجھے اس لڑکی کا انجام برا نظر آتا ہے۔ جو یقیناً موت ہے مجھے اس میں حیات جاودانی نظر آتی ہے جو محبت ہے اس میں عزم نظر آتا ہے جو پراسرار قوت ہے اور ایسی ہے اس لڑکی کی روح جو زمین وآسمان پر حکمرانی کرے۔''

''لیکن وہ کہاں حکمرانی کرے گی؟ زمین پر یا آسمان پر؟''

اس سوال کا جواب سورج غروب ہونے سے پہلے مل جائے گا۔ خاموش مقابلہ شروع ہونے والا ہے۔''

ہیکل کا بڑا کاہن آگے بڑھا۔ اس نے اپنے ہاتھ آمن کی طرف بڑھا دیئے۔ دوسرے پجاریوں نے اس کی تقلید کی۔ ہم نے بھی ایسا ہی کیا، سوائے میرا پی کے جو بت کے سامنے سر جھکائے کھڑی تھی۔ اکیلی اور پرسکون اور اور ہیکل کے بڑے کاہن نے یوں کہا۔

سلام ہو تجھ پر اے باپوں کے باپ، سلام ہو تجھ پر اے معبود، سلام ہو تجھ پر اے سب

دیوتاؤں کے دیوتا۔ سلام ہو تجھ پر اے سب خداؤں سے بزرگ تر۔ سلام ہو تجھ پر اے آسمان کے دونوں کناروں کے خدا، سلام ہو تجھ پر اے چمکنے والے نیکوکار۔ اے دیوتاؤں کے دیوتا۔ اے معبود اس عورت کے سامنے آ۔ آ اپنے پورے جلال کے ساتھ آ۔ آ اس لڑکی کے سامنے آ۔ جو تیری قوتوں کی منکر ہے۔ اے دیوتا! یہ لڑکی ایک دوسرے ان دیکھے خدا کو پوجتی ہے اور اسے بزرگ تر سمجھتی ہے کیوں سمجھتی ہے نا اے لڑکی؟''

''بے شک میرا پرورد گار شاہوں کا شاہ اور بڑی قوتوں والا ہے'' میرا پی نے کہا۔

اور یوں کہتی ہے یہ لڑکی ناتھان عبرانی کی لڑکی میرا پی، کہ اگر تو بڑا عظیم ہے اور واقعی تیرا وجود ہے تو اسی جگہ اور اسی وقت تو اس کے نتھنوں میں سے سانس کھینچ لے کہ یہ مردہ ہو کر گرے اور پھر کبھی نہ اٹھے—— کیوں لڑکی یہی کہتی ہے نا تو؟''

''ہاں یوں ہی کہتی ہوں۔'' میرا پی نے بڑے سکون اور بے خوفی سے کہا اور میری ریڑھ کی ہڈی میں ٹھنڈک کی لہر دوڑ گئی۔

اور بڑے کاہن نے پھر یوں کہا۔

''اے وقت کے رب! اے خدائے حیات، اے رب ارض وسمات اے قوتوں والے۔ اے عظیم اور اے شان والے، تو ظاہر ہے۔ اپنے پورے جلال کے ساتھ ظاہر ہو اس منکر لڑکی کو مٹی کا ڈھیر بنادے۔'' کاہن پیچھے ہٹ گیا اور اب سیتی آگے بڑھا اور اس نے یوں کہا۔

''اے دیوتا دیکھ یہ میں ہوں تیرا سب سے بڑا اور موروثی کاہن اور تیرے اوتار کا بیٹا۔ سن اے دیوتا یہ گھڑی آزمائش اور فیصلہ کن ہے۔ اے دیوتا! یہ لڑکی تیری قوتوں کی منکر ہے۔ اور اپنے خدا کو تجھ سے بڑھ کر سمجھتی ہے۔ اگر تو اس کا کچھ نہ بگاڑ سکا اور اس کے خدا نے بھی اس کی پکار کا جواب نہ دیا تو یہ اپنے آپ کو تیرے ہیکل کے پجاریوں کے حوالے کردے گی۔ اے دیوتا! اگر تو بیدار نہ ہوا تو پھر شاید کبھی نہ پوجا جائے گا۔ اے دیوتا بیدار ہو—— جلیل ظاہر ہو اور اس لڑکی کی جان لے لے۔''

''بے حد مناسب الفاظ کہے ہیں۔'' بے کن خوسو نے میرے کان میں کہا۔ ''اب اگر دیوتا ناکام رہا تو عن آتم اس کے متعلق کیا خیال کرو گے؟''

وہی جو اس دیوتا کا موروثی کاہن خیال کرے گا۔'' میں نے جواب دیا۔ میں دل ہی دل میں ڈر رہا تھا۔ کیونکہ میرا پی کا انجام برا نظر آرہا تھا اور میں خود اپنے مستقبل بھی متفکر و پریشان تھا۔ کیونکہ آمن دیو کے متعلق ابھی سے میرے دل میں شکوک وشبہات پیدا ہو رہے تھے۔

سیتی پیچھے ہٹ کر یوسرٹی کے قریب جا کھڑا ہوا اور اب ساحر'' کی نے آگے بڑھ کر یوں کہا۔

''اے آمن! میں تیری قربان گاہ کا خادم اور تیرا ساحر، جسے تو نے عجیب قوتیں اور علم عطا کیا ہے اور دیوی ایزبس کا خادم تجھے پکار رہا ہوں۔ یہ جو تیرے سامنے کھڑی ہے ایک عبرانی لڑکی ہے لیکن تو جانتا ہے کہ اس وقت یہ عبرانیوں کے خدا کی آواز اور اس کی تلوار ہے۔ ہاں اس وقت یہ ایک معمولی لڑکی نہیں ہے——اے باپوں کے باپ! میری طرح تو بھی جانتا ہے کہ یہ لڑکی اپنی مرضی سے یہاں نہیں آئی بلکہ بھیجی گئی ہے۔ ہابیہ موسیٰ اور اس کے بھائی ہارون کی فرستادہ ہے۔ موسیٰ اپنے آپ کو خدا کا رسول کہتا ہے لیکن میری طرح تو بھی جانتا ہے کہ وہ زبردست جادوگر ہے جو لوگوں کے دل اپنے قبضے میں کر لیتا ہے۔ چنانچہ اس نے اور اس کے بھائی ہارون نے اس عبرانی لڑکی کو یہاں بھیجا ہے کہ اس کے ذریعہ سے اور اپنے خدا کے نام سے کوئی ایسا شعبدہ دکھائے کہ فرعون اس کی قوم کو آزاد کر دے یا اس کے خدا پر ایمان لے آئے۔ بظاہر اس مقابلے کا نتیجہ معمولی یعنی اس لڑکی کی موت۔ لیکن اے دیوتا! ایسا نہیں ہے کہ اس لڑکی کی موت پر ہی مصر کی قسمت کا دارومدار ہے——اے دیوتا آج تجھے یہ فیصلہ کرنا ہے کہ دنیا میں تیری حکمرانی ہے یا عبرانیوں کے خدا کی؟ آج اگر تو ناکام رہا تو پھر کبھی کامیاب نہ ہوگا۔ دیکھ ایسا نہ ہو کہ اس فتح اس عبرانی لڑکی کی ہو۔ اگر ایسا ہوا تو پھر تو قیامت تک نہ پوجا جائے گا۔ چنانچہ بیدار ہو اور اپنا جلال دکھا۔''

اور پھر ساحر 'کی' نے آمن دیوتا کی تعریف کا گیت یوں گایا۔''

'تو بیدار ہو اے نیکوکار۔ اے آمن رع، اے چمکنے والے نیکوکار، تو بلند آسمانوں کی سیر کرنے والا ہے تیرے دشمن تباہ ہوں۔ بڑے دیوتا اور لوگ تعریف و تحسین کے نعرے بلند کرتے ہیں۔ تیری عظمت کے گیت گاتے ہیں اور تیرے سامنے دوزانوں بیٹھے ہیں اس لئے کہ آمن رع نے اپنے دشمنوں کو زیر کر لیا۔ آسمان شوق کی حالت میں ہے اور دیوتا اور پجاری منتظر ہیں کہ تو بیدار ہو اور تیرے دشمن تباہ ہوں۔ اے دیوتا اپنی عظمت و جلال کے ساتھ بیدار ہو اور بے دینوں کی ساری بہادری کو نیست و نابود کر دے کہ تیرا دشمن آگ میں ڈالا جائے۔ اے دیوتا تو قوی اور بے دین ضعیف ہے۔ تو بلند اور بے دین پست ہے۔ تو بڑا ہے اور بے دین چھوٹا۔ تو روشن ہے اور بے دین تاریک ہے تو اچھا ہے اور بے دین برا، تو قادر ہے اور بے دین عاجز۔ اٹھ آمن رع، اٹھ کر تو بڑی عظمتوں اور قوتوں والا ہے۔ اے موجودات کے پیدا کرنے والے، اے باپوں کے باپ، اے زوروں اور مردوں کے دیوتا۔ اے معبودوں کے سردار بیدار ہو اور اپنا جلال دکھا

کہ تیرے دشمن تباہ ہوں۔''

ساحر 'کی' خاموش ہو گیا اور ہیکل میں اعصاب کو جھنجھنا دینے والی خاموشی چھا گئی۔ ہم سب آمن کے بت کی طرف دیکھنے لگے۔ میرا خیال ہے کہ میں نے کچھ دیکھا۔ میں نے دیکھا کہ بت میں لرزش پیدا ہوئی۔ سب نے یہی دیکھا کیونکہ جتنے کھڑے تھے کانپ اٹھے۔ پھر دیوتا کی پتھر کی آنکھیں گھومنے لگیں اور دیوتا نے اپنا وہ ہاتھ اٹھایا جس میں وہ عصا تھا۔ میں نہیں جانتا کہ یہ دیوتا اپنی قوت سے کر رہا تھا یا کوئی شخص کسی کل سے اس کی آنکھیں گھما اور ہاتھ ہلا رہا تھا یا شاید یہ ساحر ''کی'' کے جادو کا اثر تھا——دفعتاً ہیکل میں ہوا پھنکنے لگی چراغوں کے شعلے کانپنے اور وہاں کھڑے ہوئے لوگوں کے کپڑے پھڑ پھڑانے لگے۔ لیکن میرا پی کے کپڑوں میں ذرا بھی سراسرہٹ نہ ہوئی۔ جیسے ہوا اس سے کترا کر گزر رہی تھی، لیکن میرا پی کو وہ نظر آیا جو ہمیں نظر نہ آ رہا تھا۔ کیونکہ وہ کانپ اٹھی تھی اور اس کی آنکھیں خوف و دہشت سے پھیل گئی تھیں۔

''دیوتا بیدار ہو گیا۔'' بے کن خوسو نے کہا عن آ! اس عبرانی لڑکی کو آخری بار دیکھ لو—— دیکھو! شہزادے کے جسم پر لرزہ طاری ہے۔ ساحر 'کی' مسکرا رہا ہے اور یوسرٹی کا چہرہ دمک رہا ہے۔

اور یکا یک وہ پن، جس سے میرا پی نے اوڑھنی کے کونے کو اپنی تھوڑی کے نیچے ٹانک رکھے تھے۔ کسی نظر نہ آنے والے ہاتھ نے گھسیٹ کر فرش پر پھینک دیا۔ میرا پی کی اوڑھنی بھی فرش پر گر پڑی اور اب میرا پی ننگے سر ہمارے سامنے کھڑی تھی اور اس کے لانبے لانبے بال اس کے شانوں اور پیٹھ پر ناگنوں کی طرح لہرا رہے تھے۔

پھر دیوتا کی آنکھیں ساکن ہو گئیں۔ اس کا اٹھا ہوا ہاتھ اپنی جگہ پر واپس آ گیا۔ پھنکتی ہوئی ہوا تھم گئی اور ہیکل میں موت کی سی خاموشی چھا گئی۔

میرا پی نے جھک کر اپنی اوڑھنی اور پن اٹھائی۔ اوڑھنی اپنے سر پر رکھی اور نہایت اطمینان و سکون سے اس کے سرے پن سے ٹانک دیئے—— ہم سب نے حتیٰ کہ یوسرٹی نے بھی اطمینان کا سانس لیا۔

بہت دیر تک ہم منتظر کھڑے کاہن اور پجاریوں کی طرف دیکھتے رہے۔ وہ سب کے سب حیران تھے اور ساحر ''کی'' بشرے سے حیرت سے زیادہ غصہ عیاں تھا۔ سیتی کے چہرے پر مسکراہٹ تھی اور میرا پی آنکھیں بند کئے کھڑی تھی۔ آخر کار اس نے اپنی آنکھیں کھولیں اور سیتی سے پوچھا۔

''آپ کا دیوتا آزما چکا اپنی قوتیں۔ اجازت ہو تو میں اپنے خدا کو پکاروں یا مجھے ابھی اور انتظار کرنا ہے۔''

''نہیں اب تمہاری باری ہے لیکن جلدی کرو۔ صبح ہونے والی ہے اور پجاریوں کے آنے کا

وقت ہو رہا ہے۔''

سیتی نے کہا۔

میراپی نے اپنے دونوں ہاتھ آسمان کی طرف اٹھائے اور یوں کہا۔

''اے میرے رب، اے میری قوم اور اجداد کے رب، میں تیری ایک عاجز اور گنہگار بندی ہوں جسے آزمائش میں ڈالا گیا ہے۔ میں تجھ پر اور تیری رحمتوں پر بھروسہ کر کے یہاں آئی ہوں۔ اے پروردگار! اگر آج تو نے میری مدد نہ کی تو تیرے نام لیوا موت کے گھاٹ اتار دیئے جائیں گے۔ اے پروردگار! اے وہ جو موسیٰ سے کلام کرتا ہے، اگر تو واقعی معبود حقیقی ہے اور تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو مصریوں کے اس سب سے بڑے دیوتا پر اپنی کوئی نشانی ظاہر کر۔ میں گنہگار ہوں لیکن تیری نام لیوا ہوں، تجھ ہی کو پوجتی ہوں اور تجھی سے مانگتی ہوں۔ اے دونوں جہاں کے مالک میری پکار سن۔ تجھے یعقوب اور یوسف کا واسطہ، تجھے موسیٰ و ہارون کا واسطہ کہ میری پکار سن۔ اگر تو ایسا نہیں چاہتا تو اے میری جان کے مالک اسی وقت میری جان لے لے کہ میں گنہگار اسی کی مستحق ہوں۔ اے دونوں جہاں کے مالک، اے دنیا کے پالن ہار، اے رحمتوں اور قوتوں والے، اے غفور اور اے رحیم میں کہ مانگ چکی۔ اب تجھے اختیار ہے میرے مالک کو اس عاجز بندی کی دعا قبول کر، اسے بخش دے یا اسے اپنے پاس ہی بلا لے۔

میراپی خاموش ہو گئی۔ اس نے ایسے دردانگیز لہجے میں اپنے خدا کو پکارا تھا کہ میری آنکھیں پر نم ہو گئیں کیونکہ میں سوچ رہا تھا کہ اسی کا خدا اس کی پکار کا جواب نہ دے گا اور آمن کے پجاری اسے طرح طرح کے عتاب دے کر ماریں گے۔ سیتی نے بھی منہ پھیر لیا اور ہیکل سے باہر سفید ہوتے ہوئے افق کی طرف دیکھنے لگا۔ صبح قریب تھی اور ہیکل میں پھر خاموشی طاری تھی۔

یکا یک کچھ ہوا۔ ہوا پھٹکنے لگی اور ایسی تیز ہوا تھی کہ چراغ گل ہو گئے۔ ہوا نے جیسے قصداً میراپی کو جو بت کے عین سامنے کھڑی تھی، اٹھا کر ایک طرف اور بت سے دور کھڑا کر دیا۔ دفعتاً ہیکل میں ایک عجیب سی روشنی پھیل گئی۔ سورج کی کرنوں جیسی روشن لکیریں ہیکل میں رینگ آئیں ایک۔ دو۔ تین۔ تین لکیریں تھیں وہ جو آہستہ آہستہ آمن کے بت کی طرف بڑھ رہی تھیں۔ ہاں وہ اس کے سر کی طرف بڑھ رہی تھیں اور مجھے کچھ شک سا ہوا کہ وہ تین نہ تھیں بلکہ نورانی تلوار تھی جو دیوتا کے سر کی طرف بڑھ رہی تھی۔ ایک بار پھر دیوتا کے بت میں لرزش پیدا ہوئی اور اس نے اپنا ہاتھ یوں اٹھایا جیسے اپنے سر کو کسی ضرب سے بچانا چاہتا ہے——یکا یک کانوں کے پردے پھاڑ دینے والی گرج سے ہیکل کی دیواریں لرز اٹھیں۔ پھر یکا یک ایک کڑک کی آواز آئی جیسے کسی نے چٹان پر وزنی گرز مارا ہو——اور——دوسرے ہی لمحے دیوتا کا عظیم الشان بت پاش پاش ہو گیا اور پتھروں کے ڈھیر نے اس چوکی کو

ڈھک لیا جس پر بت تھا۔

''دیکھو! دیکھو!! میرے پروردگار نے میری سن لی۔ دیکھو! یہ میرے پروردگار کی قوتوں کا ادنیٰ سا کرشمہ ہے۔ میرے مالک، میرے معبود! سب تعریفیں تیرے ہی لئے ہیں۔ میراپی نے خوشی اور احسان مندی سے آنسو بہاتے ہوئے کہا اور سجدے میں گر گئی۔

''ساحرہ! ڈائن! یہ لڑکی ڈائن ہے۔'' ہیکل کے بڑے کاہن نے کہا اور نہایت بدحواسی کے عالم میں وہاں سے بھاگ گیا۔ دوسرے پجاری بھی ٹھوکریں کھاتے ہوئے اپنے ہی چغے کے دامن میں الجھتے اس کے پیچھے بھاگے۔

''ساحرہ! چڑیل!'' یوسرٹی نے کہا اور وہ بھی بھاگ گئی۔

اب وہاں میرے، سیتی، بے کن خوسو اور ساحر' کی' کے علاوہ کوئی نہ تھا۔ ہم دم بخود کھڑے تھے۔ ہمیں یقین نہ آ رہا تھا کہ یہ سامنے ملبے کا جو ڈھیر پڑا ہے وہ چند منٹوں پہلے مصر کے سب سے بڑے دیوتا کا بت تھا——ہمیں یقین نہ آ رہا تھا کہ کوئی ایسے زبردست دیوتا کو پاش پاش کر سکتا ہے۔ ساحر' کی' کے بشرے سے حیرت، خوف اور غصے کے آثار ہویدا تھے۔ اس نے میراپی کو مخاطب کیا اور بے حد نیچی آواز میں لیکن چونکہ میں ان کے قریب تھا اس لئے دونوں کی باتیں بخوبی سن سکا۔

''بے حد عظیم جادو ہے تمہارا اے لڑکی۔'' ساحر کی نے کہا۔ اس قدر عظیم کہ میرے جادو پر بھی حاوی ہو گیا۔''

''میرے پاس کوئی جادو نہیں ہے۔'' میراپی نے کہا۔ ''یہ تو میرے اس پروردگار کی قوتوں کا ادنیٰ سا کرشمہ تھا۔ چنانچہ سوچو کہ وہ کیسی زبردست ہستی اور قوتوں کا مالک ہوگا۔ اس پر ایمان لاؤ اور اس کے سامنے جھک جاؤ۔''

ساحر' کی' ہنسا اور اس نے کہا۔ ''لڑکی ایک ہی فن کے ماہر ایک دوسرے کو دھوکا نہیں دے سکتے۔ میں بھی اسی میدان کا شہسوار ہوں جس کی تم، سنو لڑکی! تم اپنا جادو مجھے سکھاؤ میں اپنا جادو تمہیں سکھاؤں گا اور پھر ہم دونوں مل کر پورے مصر کو جس طرف چاہیں ہنکا لے جائیں گے۔''

''اے ساحر! میرے پاس کوئی جادو نہیں ہے، مجھے اپنے خدا کی ذات پر اعتبار ہے اور اس کی قوتوں پر بھروسا ہے اور بس۔''

''لڑکی''! ساحر'' کی'' نے بگڑ کر کہا'' تو خواہ کوئی بھی ہو، ساحرہ، چڑیل یا ڈائن، یہ بتا کہ تو مجھے اپنا دوست بنانا پسند کرتی ہے یا دشمن؟ دیکھ تیری وجہ سے آج مجھے شکست ہوئی ہے۔ لوگوں کو دیوتاؤں پر اتنا اعتبار نہیں ہے جتنا کہ مجھ پر۔ انہیں یقین تھا کہ میں اپنی قوتوں سے تیری جان لوں گا۔

لیکن میں ذلیل ہو، میرے قوتیں جن پر پورے مصر کو بھروسہ ہے، میرے کسی کام نہ آئیں۔ میں ذلیل وخوار ہوا۔ میری شکست نے میری گردن جھکادی۔ تاہم میں تجھے معاف کرسکتا ہوں۔ بتا تو اب کیا چاہتی ہے میری دوستی یا دشمنی؟ میری دوستی تجھے ملکہ بنا سکتی ہے لیکن دشمنی موت کی اتھاہ اور تاریک گھاٹیوں میں دھکیل سکتی ہے۔''

تم آپے سے باہر ہو رہے ہو اور کچھ سوچتے سمجھتے نہیں۔ میں کہہ چکی ہوں کہ میرے پاس کوئی جادو نہیں ہے اور نہ ہی میں ساحرہ ہوں۔ میراپی نے جواب دیا اور دوسری طرف منہ پھیر لیا۔

اس پر 'ساحرُ کی' نے میراپی کو شاید بددعا دی اور اس پر لعنت بھیجی جس کے الفاظ میں سن نہ سکا اور پھر پتھروں کے اس ڈھیر کو جو تھوڑی دیر پہلے آمن کا بت تھا، سجدہ کر کے چلا گیا۔

''ہاہاہا' ہوہوہو' بوڑھے بے کن خود نے قہقہہ لگایا'' دیوتاؤں کی قسم میں اتنے سالوں تک بیکار نہیں جیا ہوں۔ میری آنکھوں نے بہت سے انقلابات دیکھے ہیں اور اب ایک نیا انقلاب دیکھیں گے کیونکہ معلوم ہوتا ہے فراعنہ کے ملک میں اب نیا خدا آ گیا ہے جس کی نبیہ ہمارے سامنے کھڑی ہے۔''

''کفر نہ بکو۔ میں نبیہ نہیں ہوں، بلکہ خدا کی ایک عاجز اور گنہگار بندی ہوں۔'' میراپی نے کہا اور پھر شہزادے کی طرف گھوم کر بولی۔ میں بے حد تھک گئی ہوں۔ چنانچہ اپنے کمرے میں جانے کی اجازت چاہتی ہوں۔''

☆☆

دسواں باب

فرعون منفتاح کی موت

وہ مقررہ دن تھا اور مقررہ وقت تھا کہ میں 'وقائع نگار' عن آ شہزادے کے ساتھ رتھ میں سوار ہو کر فرعون کے دربار کی طرف جا رہا تھا۔ یوسرٹی نے اپنے شوہر کے ساتھ جانے سے انکار کر دیا تھا چنانچہ آج پہلی دفعہ ہمیں اس واقعہ کے متعلق، جو آمن کے ہیکل میں ہوا تھا گفتگو کرنے کا موقع ملا۔

''تم میراپی سے ملے یا نہیں؟'' سیتی نے پوچھا۔

''نہیں! میں نے جواب دیا۔'' وہ اپنے بستر پر علیل پڑی ہے دیوتا جانیں کیا بات ہے؟''

''اچھا ہے کہ وہ اپنے کمرے میں ہی رہے۔ اگر وہ باہر آئی تو آمن کے پجاری اسے زندہ نہ چھوڑیں گے۔ صرف پجاری ہی نہیں بلکہ اور دوسرے لوگ بھی اس کی جان کے دشمن ہیں۔'' اس نے گردن گھما کر ہمارے پیچھے آتے ہوئے اس رتھ کی طرف دیکھا جس میں یوسرٹی سوار تھی۔ ''عن آتم اس معاملے کو سمجھ سکتے ہو؟''

''نہیں حضور، میرا خیال تھا کہ آپ آمن رع کے موروثی کاہن اس پر کچھ روشنی ڈال سکیں گے۔''

''آمن رع کا موروثی کاہن تو اندھیرے میں ٹامک ٹوئیاں مار رہا ہے۔ ساحرُ کی' اور دوسرے کاہن کہتے ہیں کہ میراپی زبردست ساحرہ ہے جس پر ساحرُ کی' کا جادو نہ چلا، لیکن عن آ! میرا خیال ہے کہ میراپی سچ کہتی ہے۔ واقعی ایک ایسی ہستی ہے جو سب کو پیدا کرنے والی اور قادرِ مطلق ہے۔ بے شک عبرانیوں کا خدا حقیقی خدا اور بڑی قوتوں والا ہے۔''

''تو پھر ہمیں کیا کرنا چاہیے حضور؟''

''وہی جو اب تک کرتے آئے ہیں۔ یعنی مصر کے دیوتاؤں کو پوجتے رہیں۔''

''حالانکہ وہ باطل ہیں۔''

''بہرحال وہ مصر کے دیوتا ہیں اور ہم مصری۔ باپ دادا کا مذہب چھوڑتے شرم آتی ہے عن آ۔ ورنہ میں عبرانیوں کے خدا کے سامنے جھک جاتا۔ عن آ! موسیٰ واقعی خدا کا رسول ہے۔'' وہ خاموش ہو گیا۔

اس نے راستے کے دونوں کناروں پر کھڑے ہوئے لوگوں کی طرف دیکھا اور پھر کہا ''دیکھو عن آ! تین دن پہلے جب میں اس راستے سے گزرا تھا تو لوگوں نے خوشی کے نعرے لگائے تھے لیکن آج وہ خاموش ہیں۔''

غالباً انھیں ہیکل کا واقعہ پتہ ہو چلا ہے۔''

''شاید! لیکن ان کی خاموشی کا اصل سبب تو یہ ہے کہ انہیں معلوم ہو چکا ہے کہ عبرانیوں کو فرعون کی تلوار سے بچانا چاہتا ہوں اور ان کا طرفدار بن گیا ہوں۔ مصری عبرانیوں سے نفرت کرتے ہیں چنانچہ وہ مجھ سے نفرت کرنے لگے ہیں۔ نفرت کا یہ بیج خود فرعون نے ان کے دلوں میں بویا ہے جس کا انجام اچھا نہ ہوگا؟''

''حضور۔'' میں نے سرگوشی میں پوچھا۔ ''آپ خدائے مصر سے کیا کہیں گے؟''

''پہلے دیکھنا ہے کہ خدائے مصر کیا کہتے ہیں، عن آ! تاج و تخت کی خاطر میں ناانصافی نہ کروں گا۔ عبرانی مظلوم ہیں، ان کی طرفداری کرتا رہوں گا۔ خواہ فرعون مجھے تاج و تخت سے محروم ہی کیوں نہ کر دے۔''

''یہ ایک عظیم ہستی کے الفاظ ہیں۔'' میں بڑبڑایا اور جب ہم رتھ میں سے اتر رہے تھے تو سیتی نے آنکھوں ہی آنکھوں میں میرے اس تعریفی جملے کا شکریہ ادا کیا۔

ہم پھر اسی کمرے میں تھے جو دربار کے بڑے کمرے کے عقب میں تھا اور جہاں تین دن پہلے فرعون نے مجھے سونے کی مالا عنایت کی تھی۔ فرعون منفتاح، اپنے سر پر دہرا تاج رکھے، کرسی میں بیٹھا تھا اور کمرے میں وہی لوگ تھے جو تین دن پہلے بھی موجود تھے۔ ہم نے سجدہ کیا جس کا جواب فرعون نے نہ دیا۔ اس کی آنکھیں نیم وا تھیں اور مجھے تو وہ اس شخص کے جیسا معلوم ہوا جو قریب المرگ ہو۔ ہمارے بعد یوسرٹی آئی، فرعون نے اپنا ہاتھ اس کی طرف بڑھا دیا۔ یوسرٹی نے اسے چوم لیا۔ پھر فرعون نے دروازے بند کرنے کا حکم دیا۔ عین اس وقت محل کا چوبدار کمرے میں داخل ہوا اور کہا کہ عبرانیوں کا پیغامبر باریابی کی اجازت چاہتا ہے۔

''آنے دو۔'' فرعون نے کہا۔

عبرانیوں کا پیغامبر کمرے میں داخل ہوا۔ وہ دبلا پتلا ادھیڑ عمر کا عبرانی تھا جس کے بال لانبے تھے اور وہ بھیڑ کی کھال کی عبا پہنے تھا۔ وہ فرعون کے سامنے جا کھڑا ہوا۔ اس نے فرعون کو سجدہ نہ کیا۔

''کیا پیغام لائے ہو؟'' وزیر ہامان نے پوچھا۔

''یہ پیغام بنی اسرائیل کے بزرگوں کا ہے اور یہ ہیں کہ پیغام کے الفاظ'' پیغامبر نے کہا۔ اے فرعون! ہمیں معلوم ہوا ہے کہ ہمارے قوم کی ایک لڑکی نے جو بنی اسرائیل کا چاند کہلاتی ہے اور جوان

دنوں اسی شہر میں ہے، خدا کی مدد سے آمن کا بت پاش پاش کر دیا ہے۔ چونکہ خدا نے اس کی دعاؤں کا جواب دیا ہے۔ اس لئے ہمارا خیال ہے کہ وہ ولیہ ہے۔ چنانچہ ہم چاہتے ہیں کہ وہ اپنے لوگوں میں بھیج دی جائے۔ ہم وعدہ کرتے ہیں کہ اسے اس کی غداری کی کوئی سزا نہ دیں گے کیونکہ خود خدا نے اسے معاف کر دیا ہے۔ ہم میرا پی کو اس کے منگیتر کے حوالے کر دیں گے ——— یہ ہیں بنی اسرائیل کے پیغمبروں کے پیغام کے الفاظ۔''

''بہتر ہے کہ یہ درخواست تم ہمارے بیٹے سیتی سے کرو۔'' فرعون نے کہا۔ ''وہ عبرانی لڑکی جو ہمارے خیال میں ساحرہ اور ڈائن ہے، اسی کے محل میں رہتی ہے۔ کسی کے ذاتی غلاموں اور کنیزوں کے متعلق فیصلہ کرنا فرعون کی شان کے خلاف ہے۔''

چنانچہ عبرانیوں کا پیغامبر سیتی سے مخاطب ہوا۔

''اے فرعون کے بیٹے! کیا تم اس لڑکی کو میرے سپرد کر دو گے؟''

''میں اس قسم کا کوئی وعدہ نہیں کر سکتا۔ میرا پی نہ میری کنیز ہے اور نہ ہی میرے حرم میں داخل ہے۔ چنانچہ اس پر مجھے کوئی اختیار نہیں وہ، جس نے میری جان بچائی ہے، خود اپنی جان کے خوف سے میرے محل میں چھپی ہوئی ہے۔ اگر وہ تمہارے ساتھ جانا چاہے گی تو میں اسے نہ روکوں گا اور اگر نہ جانا چاہے گی تو میں جبراً اسے تمہارے سپرد نہ کر دوں گا۔ چنانچہ دربار برخواست ہونے کے بعد تم خود میری موجودگی میں میرا پی سے اس کی رائے معلوم کرنا، تب تک میں وعدہ کرتا ہوں کہ تم محفوظ ہو۔'

''تم جا سکتے ہو۔'' وزیر ہامان نے کہا۔

''نہیں مجھے اور بھی کچھ کہنا ہے۔'' پیغامبر نے چیخ کر کہا اور یہ الفاظ ہیں عبرانی بزرگوں کے، سن اے فرعون، ہم تیرے ارادوں سے بے خبر نہیں ہیں۔ تو بنی اسرائیل کو قتل کر دینا چاہتا ہے۔ جس طرح کہ تیرا بیٹا انہیں بچانا چاہتا ہے۔ اے فرعون! سن لے کہ تو اپنے اس ناپاک ارادے میں کامیاب نہ ہوگا کیونکہ موت تیرے استقبال کو چل چکی ہے۔''

''خاموش عبرانی کتے'' فرعون گرجا۔ ''اگر قدیم قانون کی رو سے تو سورج غروب ہونے تک محفوظ نہ سمجھا جاتا تو ہم تجھے نیل کے گھڑیالوں کے سامنے ڈلوا دیتے۔ نکال باہر کرو اسے اور اگر یہ سورج غروب ہونے کے بعد شہر میں دیکھا جائے تو قتل کر دیا جائے۔''

لوگوں نے اسے باہر نکال کر دروازہ بند کر دیا تو فرعون نے یوں کہا۔

''سیتی! بتاؤ تم نے کیا فیصلہ کیا؟ کیا اب بھی تم ہمارے اس فیصلے کو کہ قوم اسرائیل موت کے گھاٹ اتار دی جائے، منظور کرنے سے انکار کرتے ہو؟''

خدائے مصر میری اس جرأت کو معاف کریں۔ بے شک میں اب بھی انکار کرتا ہوں۔''

''سیتی! وہ وقت دور نہیں جب تم میری جگہ اس کرسی پر بیٹھے ہوئے ہو گے تو کیا اس وقت تم قوم بنی اسرائیل کو مصر سے نکل جانے دو گے؟''

''بے شک نکل جانے دوں گا۔''

سیتی کے منہ سے نکلے ہوئے ان چند لفظوں نے اس کی قسمت کا فیصلہ کر دیا۔ امراء آپس میں حیرت سے سرگوشیاں کرنے لگے اور فرعون نے یوسرٹی سے پوچھا۔

''تم بھی یہی چاہتی ہو؟''

''نہیں اے خدائے مصر!'' یوسرٹی نے کہا۔ ''میرے اور میرے شوہر کے خیالات میں زمین و آسمان کا فرق ہے۔ میں وہی چاہتی ہوں جو خدائے مصر چاہتے ہیں۔''

''سیتی میرے بیٹے۔'' فرعون منفتاح نے کہا۔ ''میں خدائے مصر کی نہیں تمہارے باپ کی حیثیت سے کہتا ہوں کہ اب بھی وقت ہے سوچ لو سیتی ولی عہد سلطنت کی حیثیت سے تمہیں ہمارے کسی فیصلہ کو منظور یا نامنظور کرنے کا اختیار ہے اسی طرح فرعون کی حیثیت سے ہمیں بھی اختیار ہے کہ تمہیں تاج و تخت سے محروم کر دیں اور تمہاری جگہ کسی اور کو ولی عہد بنا دیں اگر تم اپنی ضد پر قائم رہے تو ہم ایسا کرنے پر مجبور ہوں گے۔''

چند ثانیوں تک خاموشی کا وقفہ رہا اور پھر سیتی نے یوں کہا۔

''میں نے اچھی طرح غور کر لیا ہے۔ خدائے مصر! میں اپنے الفاظ واپس نہیں لے سکتا۔''

اب فرعون اٹھا اور چیخ کر بولا۔

''وہ لوگ جو یہاں موجود ہیں سن لیں اور مصر میں اعلان کر دیا جائے کہ میں فرعون منفتاح اور خدائے مصر اپنے بیٹے سیتی کو معزول کرتا ہوں۔ یوسرٹی اسی طرح شہزادیٔ مصر ہے۔ خواہ کوئی بھی فرعون بنے اس کے اختیارات قائم رہیں گے۔ اگر یوسرٹی کے کوئی لڑکا ہوا تو بعد میں وہی فرعون بنے گا، لیکن اگر ان کے کوئی اولاد نہیں ہوئی یا اس وقت تک جب تک نہیں ہوتی میں اپنے بھائی ضمنو کے بیٹے آمن میسس کو ولی عہد سلطنت نامزد کرتا ہوں —— میرے بعد اور اس وقت تک جب تک شہزادی مصر اور سیتی کا بیٹا بالغ نہیں ہو جاتا۔ آمن میسس ہی فرعون ہو گا۔ آگے آؤ آمن میسس۔''

آمن میسس فرعون کے سامنے گھٹنوں پر جھک گیا۔ فرعون نے اپنے سر پر سے تاج اتار کر آمن میس کے سر پر رکھا اور یوں کہا۔

''میں، رع دیوتا کا اوتار اور خدائے مصر منفتاح، مصرِ بالا اور مصر زیریں کا تاج اپنے بھائی

کے بیٹے آمن میسس کے سر پر رکھتا ہوں اور اعلان کرتا ہوں کہ میرے بعد سیتی کے بجائے یہی شہزادہ فرعون بنے گا۔ پھولو پھلو اور خوش رہو اے آمن میس۔''

''زندگی! خون! قوت! فرعون! فرعون! حیرت زدہ درباریوں نے کہا، لیکن سیتی نے کچھ نہ کہا۔ جب سب درباری سجدہ کر چکے تو سیتی نے یوں کہا۔

''میں نے سنا اور خدائے مصر کا فیصلہ قبول کیا۔ اب میرے متعلق کیا ارشاد ہوتا ہے۔ اے خدائے مصر! کیا میری جان بخشی کی جاتی ہے یا مجھے آمن میسس کی راہ سے ہٹایا جاتا ہے؟ اگر خدائے مصر کی مرضی ہو تو میرے بھائی کے پاس تلوار ہے وہ بڑی خوشی سے فرعون کے حکم کی تعمیل کریں گے۔''

''نہیں میرے بیٹے۔'' فرعون منفتاح نے کہا ''تمہاری جان بخشی کی جاتی ہے۔ تمہاری جائداد اور دولت خواہ مصر میں کسی بھی جگہ ہو، تم سے نہ چھینی جائے گی۔''

''فرعون کی مرضی پوری ہو۔'' سیتی نے بدلی ہوئی آواز میں کہا۔

''خدائے مصر نے میری جان بخشی کی ہے اور جب تک وہ سلامت ہیں دیوتا انہیں ہمیشہ سلامت اور تندرست رکھیں، میں بھی سلامت ہوں کیونکہ ہونے والے فرعون نے میری جان بخشی نہیں کی ہے۔''

''فرعون منفتاح چونک پڑا۔ بے شک یہ خیال تو اسے آیا نہ تھا۔

''آمن میسس آگے آؤ'' وہ چیخا اور مقدس ثالوث کی قسم کھا کر کہو کہ اپنے دورِ حکومت میں تم ہمارے بیٹے سیتی کی جان لینے کی کوشش نہ کرو گے اور نہ اس کی ذاتی جائیداد پر ہاتھ ہاتھ ڈالو گے۔ آمن دیوتا کا کے ہیکل کا بڑا کاہن آگے آئے اور سب درباریوں کے اور ہمارے سامنے آمن میسس سے وہ قسم لے جو توڑی نہیں جا سکتی۔''

ہیکل کے بڑے کاہن نے آگے بڑھ کر قسم کے الفاظ کہے جنہیں آمن میس دہراتا جاتا تھا اور الفاظ تھے اس قسم کے کہ ان کے سننے سے بھی رونگٹے کھڑے ہو جاتے تھے میں نے دیکھا کہ آمن میس قسم کے الفاظ مجبوراً اور بادل ناخواستہ دہرا رہا تھا اور آخر میں اس نے کہا۔

''میں اپنی یہ قسم اس وقت تک نہ توڑوں گا جب تک کہ سیتی خاموش رہے گا اور وہ تخت حاصل کرنے کی کوشش نہ کرے گا جو خدائے مصر نے مجھے بخشا ہے۔''

آمن میسس کی یہ بات سن کر درباری آپس میں سرگوشیاں کرنے لگے انہیں آمن میسس پر اعتبار نہ تھا اور وہ اب بھی سیتی کو چاہتے تھے لیکن سیتی نے ہنس کر کہا۔

''میرے بھائی نے جو کچھ کہا ٹھیک ہے۔ ان قسموں کی اہمیت ہی کیا ہے؟ اس تخت پر بیٹھا ہوا فرعون ہر قسم کو توڑنے کا اختیار رکھتا ہے کیونکہ وہ دیوتا کا اوتار ہوتا ہے۔ بہر حال میں اپنے بھائی کو یقین

دلاتا ہوں کہ میں ان سے تخت کی خاطر نہ جھگڑوں گا۔ تخت و تاج حاصل کرنے کی کوشش و خواہش میں نے کی تھی، نہ کروں گا۔ آج سے میں ایک شہزادے کی نہیں بلکہ ایک شہری کی زندگی بسر کروں گا لیکن اگر فرعون کو میری ایسی زندگی بھی پسند نہ آئی اور انھوں نے مجھ سے وہ سب کچھ چھین لیا جو میرا ہے تب بھی مجھے ان سے شکایت نہ ہوگی ——— مجھے دنیوی شان اور جھوٹی عزت نہیں چاہئے۔ میں دیوتاؤں کی خوشنودی حاصل کرنا چاہتا ہوں، فرعون کی نہیں۔ مجھے دیوتاؤں کے پاس جانا ہے جیسا کہ خود فرعون کو بھی ایک نہ ایک دن جانا پڑے گا۔ چنانچہ اس وقت رخصت ہونے سے پہلے میں کچھ کہنے کی اجازت چاہتا ہوں۔"

"اجازت ہے" فرعون منفتاح نے کہا۔

"اے فرعون! آج آپ نے بے حد برا اور احمقانہ کام کیا ہے اور آپ کی یہ ضد پورے مصر کو تباہ کر کے رہے گی۔ میرا خیال ہے بلکہ مجھے یقین ہے کہ عبرانی جنہیں آپ قتل کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں ایک ایسے خدا کی پرستش کرتے ہیں جو کم سے کم ہمارے دیوتاؤں سے زیادہ قوت والا ہے۔ چنانچہ اے فرعون مجھے نظر آرہا ہے کہ آخر میں فتح عبرانیوں کی ہوگی۔ وہ شخص جو ایسے بڑے ارادے کے ساتھ اس تخت پر بیٹھے گا خوشیاں اور سکون نہ پائے گا، اس کا انجام رنج و غم اور طوفان میں ہوگا۔"

آمن میسس غصے سے پھنکار کر کچھ کہنے کے لئے آگے بڑھا لیکن فرعون نے ہاتھ اٹھا کر اسے روک دیا اور سیتی نے اپنی بات جاری رکھتے ہوئے یوں کہا۔

"مجھے یقین ہے کہ اے فرعون، اور مجھے افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ آپ کی زندگی کے دن اسی دنیا میں پورے ہو چکے اور مجھے یقین ہے کہ آج آخری دفعہ ہم ایک دوسرے کو دیکھ رہے ہیں الوداع اے خدائے مصر اور اے میرے باپ الوداع۔ میں آپ کو پہلے کی طرح ہی چاہتا ہوں اور پہلے کی طرح ہی آپ کی عزت اور آپ کا احترام کرتا ہوں بلکہ اس وقت جب کہ ہم ہمیشہ ہمیشہ کے لئے ایک دوسرے سے رخصت ہو رہے ہیں آپ کی محبت میرے دل میں دوچند ہوگئی ہے۔ الوداع! اے میرے بھائی آمن میسس لو۔ یہ تاج اب تمہارے سر پر زیب دیتا ہے کیونکہ اب میں شہزادۂ مصر نہیں رہا۔"

اپنے سر پر سے وہ تاج اتار کر، جو ولی عہد سلطنت کی علامت ہے اس نے آمن میسس کی طرف بڑھا دیا۔ موخرالذکر نے فتح مندانہ مسکراہٹ کے ساتھ وہ تاج اپنے سر پر رکھ لیا۔

"رخصت اے امرائے سلطنت، مجھے امید ہے اور میری دعا ہے کہ آمن میسس آپ کی پسند کا اور مجھ سے بہتر فرعون ثابت ہوگا۔ عن آمیرے دوست میرے پاس اب کچھ نہیں رہ گیا ہے تاہم اگر تم میرے ساتھ رہنا پسند کرو تو یہ تمہارا احسان ہوگا۔"

چند ثانیوں تک سیتی فرعون منفتاح کو دیکھتا رہا۔ فرعون بھی اپنے بیٹے کو دیکھ رہا تھا۔ اس کے

بشرے سے حد درجہ غم والم ہویدا تھا —— اور پھر دیوتا جانیں سیتی کو اپنے باپ کے چہرے پر کیا نظر آیا کہ وہ یوسرٹی کی طرف، جو غم و غصے سے بھری نظروں سے اپنے شوہر کو دیکھ رہی تھی، ذرا بھی متوجہ ہوئے بغیر فرعون کے سامنے سجدے میں گر گیا اور چلایا۔

"زندگی! خون! قوت! فرعون! فرعون! فرعون!

"آہ سیتی! میرے بیٹے!" فرعون بڑبڑایا اور اپنے دونوں ہاتھوں کو لمبا کیا جیسے وہ سیتی کو اپنی آغوش میں لینا چاہتا ہے۔ جب اس نے یوں ہاتھ لمبے کئے تو میں نے دیکھا کہ فرعون کا چہرہ بگڑ گیا اس کا منہ ٹیڑھا ہو گیا اور وہ تخت پر سے اوندھے منہ گرا اور بے حد و حرکت پڑا رہا۔ جتنے لوگ وہاں کھڑے تھے ایک سناٹے کے عالم میں کھڑے رہے۔ البتہ شاہی طبیب فرعون کی طرف لپکا اور کاہن دعائیں پڑھنے لگے۔

"کیا خدائے مصر دیوتا اوزبرس کے دربار میں پہنچ گئے؟" آمن میسس نے پوچھا۔

"اگر ایسا ہی ہے تو میں فرعون ہوں، سجدہ کرو مجھے۔"

"نہیں تم فرعون نہیں ہو۔" یوسرٹی نے کہا۔ "کیونکہ نہ تو اس کا اعلان ہوا ہے اور نہ ہی فرعون منفتاح نے اس حکم پر مہر لگائی ہے۔"

اس سے پہلے کہ آمن میسس کچھ کہتا، شاہی طبیب چلایا۔

"خاموش! خدائے مصر زندہ ہیں۔ ان کی نبض چل رہی ہے انتہائی غم کے باعث ان پر بے ہوشی طاری ہوگئی ہے لیکن خدائے مصر کو جلد آرام و ہوش آجائے گا۔ سب لوگ چلے جائیں۔ خدائے مصر کو سکون اور تنہائی کی ضرورت ہے۔"

سب چلے گئے۔ سیتی نے فرعون منفتاح کی پیشانی چومی اور غمگین و ملول اٹھ کر کمرے سے باہر چلا گیا اور میں وقائع نگار عن آان کے ساتھ تھا۔

اس واقعہ کے کوئی ایک گھنٹہ بعد شہزادی یوسرٹی بڑی عجلت سے بدحواسی کے عالم میں اس کمرے میں آئی جہاں میں اور شہزادہ بیٹھے باتیں کر رہے تھے۔

"سیتی۔" یوسرٹی نے کہا۔ "فرعون ابھی زندہ ہیں لیکن شاہی طبیب کا کہنا ہے کہ صبح ہونے سے پہلے وہ اوزبرس کے دربار میں پہنچ جائیں گے۔ اب بھی وقت ہے سیتی۔ دیکھو میں فرعون کا وصیت نامہ لے آئی ہوں جس پر فرعون منفتاح کی مہر ہے اور جس میں تحریر ہے کہ فرعون اپنا حکم واپس لیتے ہیں اور دوبارہ تمہیں ولی عہد نامزد کرتے ہیں۔"

"بڑی خوشی کی بات ہے یہ، لیکن یہ بتاؤ میری پیاری بیوی کہ ایک شخص جو قریب المرگ ہو اور

جس پر بے ہوشی طاری ہو کس طرح کوئی تحریر لکھوا کر اس پر مہر لگا سکتا ہے؟''

''فرعون کو تھوڑی دیر کے لئے ہوش آ گیا تھا۔ بھئی تم ہامان سے پوچھنا وہ تمہیں سب کچھ بتا دے گا۔'' یوسرٹی نے کہا اور پھر راز دارانہ انداز میں بولی ''سیتی یہ باتیں بنانے کا نہیں عمل کا وقت ہے۔ محافظ دستے کا افسر باہر تمہارے حکم کا منتظر کھڑا ہے۔ وہ تمہارا وفادار ہے اور پھر میں نے اس سے وعدہ بھی کر لیا ہے کہ تم فرعون بنتے ہی سے ترقی بھی دو گے۔ ہامان اور بہت سے امراء بھی ہمارے ساتھ ہیں، صرف کاہن اور پجاری ہمارے خلاف ہیں اور وہ بھی محض اس لئے کہ اس عبرانی ساحرہ کو تم نے پناہ دے رکھی ہے، لیکن یہ لوگ مصریوں کو ہمارے خلاف بھڑکا نہ سکیں گے۔ ہم اسے اس کا موقع ہی نہ دیں گے۔ اس سے پہلے کہ وہ مصریوں کو ہمارے خلاف اکسائیں تم فرعون بن چکے ہو گے اور تمہارے فرعون بن جانے کے بعد کوئی کچھ نہ کر سکے گا کیونکہ ابھی تمہاری معزولی کا اعلان نہیں کیا گیا ہے اور پورا مصر تمہیں ولی عہد سمجھتا ہے۔''

''اچھا تو اب بتاؤ مجھے کیا کرنا چاہئے؟'' سیتی نے بھولے پن سے پوچھا۔

''کیا آداب سلطنت اور سیاست بھی تمہارے دماغ میں مجھے ہی ٹھونسنا پڑے گی؟ تمہارا یہ وقائع نگار جو پالتو کتے کی طرح پیچھے لگا رہتا ہے تم سے زیادہ ہوشیار ہے۔ اچھا سنو آمن میس اپنے حمایتیوں کو بلانے گیا ہے لیکن ابھی اس کے جھنڈے تلے پچاس سے زیادہ آدمی جمع نہیں ہوئے ہیں اور یہ بھی وہ لوگ ہیں جن پر خود آمن میس کو اعتبار نہیں'' یہاں یوسرٹی کی آنکھوں میں چنگاریاں سی روشن ہو گئیں۔ اس نے آواز دبا کر کہا ''تم اس غدار آمن میس کو قتل کرا دو۔ تمہارا یہ اقدام احتیاطی اور مناسب سمجھا جائے گا۔ محافظوں کا افسر تمہارے اس حکم کا منتظر کھڑا ہے۔ وہ بڑی خوش اسلوبی سے یہ کام انجام دے گا۔ تو بلاؤں اسے؟''

''نہیں۔'' سیتی نے کہا ''فرعون اپنی مرضی اور اپنے اختیارات سے کام لے کر آمن میس کو اپنا وارث نامزد کر چکا ہے۔ پھر یہ کیسے ممکن ہے کہ ہم فرعون کی زندگی میں ہی اسے غدار کہہ کر قتل کرا دیں! نہیں میں اپنے چچیرے بھائی کو قتل نہ کروں گا۔''

''تو پھر وہ تمہیں قتل کرا دے گا۔''

''ممکن ہے، لیکن یہ دیوتاؤں اور آمن میس کا معاملہ ہے کہ اس نے قسم کھائی ہے۔ چنانچہ دیوتاؤں کے معاملے میں دخل دینے والے ہم ہوتے کون ہیں! آمن میس نے آج جو قسم کھائی ہے وہ آسانی سے توڑی نہیں جا سکتی۔ بہر حال وہ اپنی قسم پر قائم رہے یا نہ رہے میں بھی قسم کھا چکا ہوں کہ فرعون کے خلاف کچھ نہ کروں گا۔ فرعون میرا باپ ہے اور میرا بادشاہ ہے۔ میں اس سے محبت کرتا ہوں کہ میرا باپ ہے اس کا احترام کرتا ہوں کہ میرا بادشاہ ہے چنانچہ اس کے حکم کی خلاف بشرطیکہ ظالمانہ نہ ہو آواز

اٹھانے کو جرم اور گناہ سمجھتا ہوں اگر فرعون صحت یاب ہو گئے اور دیوتا کریں کہ ایسا ہی ہو تو یوسرٹی میں اپنے باپ اور اپنے بادشاہ کو کیا جواب دوں گا؟ اس وقت میں خود باغی اور غدار نہ سمجھا جاؤں گا۔؟''

''میں شاہی طبیب سے پوچھ چکی ہوں فرعون کبھی اچھا نہ ہو گا۔ صرف یہی نہیں بلکہ فرعون کی کھوپڑی میں سوراخ بھی کیا جا چکا ہے کہ علالت اور برائی کی روح نکل جائے اور تم تو جانتے ہی ہو کہ اس عمل کے بعد ہمارے خاندان کا کوئی فرد نہیں بچا۔''

''کھوپڑی کے سوراخ سے علالت اور برائی کی روح نکلتی کیا ہو گی البتہ اسی سوراخ سے موت داخل ہو جاتی ہو گی۔ عن آ! میری تم سے درخواست ہے کہ اگر میں.....''

''اے بیوقوف مرد۔'' یوسرٹی میز پر گھونسا مار کر غصہ سے چلائی۔ تمہیں احساس ہے یا نہیں کہ تم یہاں بیٹھے شاعری بگھار رہے ہو اور تاج تمہارے ہاتھ سے نکلا جا رہا ہے۔''

وہ تو نکل بھی چکا ہے عقلمند خاتون کیا تم نے دیکھا نہیں کہ میں خود اپنے ہاتھوں اپنا تاج آمن میس کو بھرے دربار میں دے چکا ہوں۔''

''جانتے ہو کہ تم' جو دنیا کی سب سے بڑی سلطنت کے بادشاہ ہو سکتے ہو چند گھنٹوں بعد ہی کیا رہ جاؤ گے؟ ایک فرمانروا کے بجائے تمہاری حیثیت بشرطیکہ زندہ رکھے گئے کیا رہ جائے گی؟ محض ایک عام شہری کی جس کی طرف منہ کر کے ایک بھکاری تھوک دے گا اور سزا نہ پائے گا۔''

''میں سب جانتا ہوں میری عزیز بیوی، میں سب جانتا ہوں، یہ بھی جانتا ہوں کہ شاید قتل کر دیا جاؤں اور اس کا مجھے کوئی غم بھی نہیں۔ ایسی چالباز، عیار اور لالچی دنیا کو جتنی جلدی چھوڑ دوں اتنا ہی اچھا ہے۔ سنو یوسرٹی! تم مجھے نہ صرف بیوقوف اور بزدل بلکہ خوابوں کی دنیا کا باسی سمجھتی ہو۔ یوسرٹی تم اپنی ان خوبصورت آنکھوں سے صرف ظاہر دیکھتی ہو، دولت اور شان و شوکت چاہتی ہو اور اس کی خاطر تم ایک بے گناہ کا خون بہانا چاہتی ہو حالانکہ یہ شان و شوکت، یہ دولت اور تاج و تخت محض چند روزہ ہے اور اس کی بنیاد انسانی خون اور ہڈیوں سے تیار کی گئی ہے لیکن میرے خیالات تم سے مختلف ہیں۔ میں ان لوگوں میں سے ہوں جو ہر قدم سوچ سمجھ کر اٹھاتے ہیں اور انصاف اور رحم و کرم کو پسند کرتے ہیں۔ بے شک میں خوابوں کی دنیا میں بستا ہوں لیکن میرے خواب اچھائی کے ہوتے ہیں، برائی کے نہیں۔ میں بھلے اور برے میں اپنی سمجھ کے مطابق تمیز کر سکتا ہوں۔ تم سمجھتی ہو کہ میں اس دنیا میں کمزور، شرمندہ اور حقیر و ذلیل رہوں گا! لیکن مجھے یقین ہے کہ ایسا نہ ہو گا۔ مجھے یقین ہے کہ ایک نہ ایک دن میں عروج کی ان بلندیوں تک پہنچ جاؤں گا جہاں تک پہنچنے کیلئے تم نے وہ راہ پسند کی ہے جو انسانی خون کے سمندر اور ہڈیوں کے کھیت میں سے گزرتی ہے، لیکن میں نے وہ راہ پسند کی ہے جس پر پھول بچھے ہوئے ہیں اور یہ بھلائی اور

سلامتی کی راہ ہے۔ یہ نہ بھولو یوسرٹی کہ وہ تاج جو خون بہا کر اور خون کا دریا تیر کر حاصل کیا جاتا ہے آخر کار اسی میں غرق ہو جاتا ہے۔ بیشک ایسے بادشاہ کا انجام خون میں ہوتا ہے کہ یہ قدرت کا اٹل قانون ہے۔

''بس سیتی۔'' یوسرٹی نے غصہ سے ہاتھ ہلا کر کہا تمہاری یہ فلسفیانہ باتیں سننے کے لئے میرے پاس وقت نہیں اور بہتر ہوگا کہ تم اپنے ان پند و نصائح کو کسی اور وقت کیلئے اٹھا رکھو۔ اس کے علاوہ اگر میرے مستقبل کے متعلق کچھ جاننا چاہوں گی تو ساحر کی اور بے کن خوسو سے پوچھ لوں گی۔ تمہاری پیشین گوئیوں کی نہ مجھے ضرورت ہے اور نہ ان پر اعتبار۔ چونکہ تم میرا ساتھ دینے سے انکار کر رہے ہو اور سرسام میں مبتلا احمق لڑکی کی طرح اول جلول بک رہے ہو اس لئے اب میں اپنا انتظام آپ کر لوں گی۔ جب تک تم زندہ ہو تنہا نہ تو حکومت کر سکتی ہوں اور نہ کسی کے خلاف اعلان جنگ چنانچہ میں آمن میسس کے پاس جا کر چند شرائط پیش کروں گی اور مجھے یقین ہے کہ وہ میری ہر شرط مان لے گا۔

''ضرور جاؤ، لیکن یہ بتاتی جاؤ یوسرٹی کہ واپس کب آؤ گی؟

کبھی نہیں۔ شہزادی مصر ایک معمولی شہری کی بیوی نہیں رہ سکتی اور وہ بھی اس احمق شخص کی جس نے اپنے سر سے تاج اتار کر پھینک دیا خود ہی گندی نالی میں اور جو خود ہی پاک سے خاک ہوا! سیتی! اگر تمہاری پیشین گوئی کبھی پوری ہوئی اور تم دوبارہ مصر کے تخت کی طرف بڑھے اور دوبارہ تم نے تاج اپنے سر پر رکھا یا اس کی کوشش کی تو شاید اس وقت میں تمہارے پاس آؤں گی۔ اس وقت تمہارے چہرے پر نظر کرنا بھی مصر کی شہزادی کے شان کے خلاف ہے۔''

''بہت اچھا! لیکن اس وقت تم میرے پاس آ کر کیا کرو گی؟''

''چنانچہ۔'' اس نے سیتی کے سوال کا کوئی جواب نہ دیتے ہوئے اپنی بات جاری رکھی۔ اس وقت میں تمہیں اس وقائع نگار کے پاس چھوڑے جاتی ہوں جس کی زیرکی پر حماقت کا رنگ چڑھ گیا ہے اور اس عبرانی لڑکی کے پاس جو اپنے ہونٹوں سے شاید تمہیں پگھلی ہوئی چاندنی پلائے گی۔ چنانچہ الوداع اے سیتی جو کبھی شہزادۂ مصر اور میرا شوہر تھا۔''

''الوداع یوسرٹی! تم پہلے بھی میری بہن تھیں اب بھی ہو اور ہمیشہ رہو گی۔''

جب وہ چلی گئی تو سیتی نے کہا۔

''لو بھئی عن آ! آج ہم نے دونوں چیزیں گنوا دیں، تاج بھی اور بیوی بھی، لیکن یہ عجیب بات ہے کہ مجھے کسی ایک کا بھی غم نہیں، یا اتنا ہی نہیں جتنا کہ ہونا چاہئے لیکن نہ تو شاید ابتدا ہے دیوتا جانیں کہ آگے قسمت، اور کیا دکھاتی ہے اور مجھ سے کیا کیا چھینتی ہے، شاید میری بدقسمتی کی ابتدا ہے عن آ جاؤ تم بھی جاؤ ہر چند کہ یوسرٹی تم کو غصہ کے عالم میں برا بھلا کہہ چکی ہے تاہم وہ تمہاری عزت کرتی ہے اور دل ہی

دل میں تمہاری عقلمندی کی معترف ہے۔ وہ تمہیں بخوشی اپنی خدمت میں رکھے گی۔ جاؤ عن آ! یوسرٹی کے پاس چلے جاؤ۔ مصر میں کیسا ہی انقلاب کیوں نہ آئے، خواہ کوئی بھی فرعوان کیوں نہ بنے یوسرٹی کی شان و عظمت برقرار رہے گی۔''

''حضور! اب آپ بھی میرے دل پر چرکے لگا رہے ہیں! ہاں آپ جن کے ساتھ میں نے کبھی نہ ٹوٹنے والی دوستی کا رشتہ جوڑا ہے! آپ کو تو ایسی باتیں نہ کرنی چاہئیں آپ جانتے ہیں کہ میں آخر دم تک آپ کا ساتھ چھوڑوں گا۔''

''ارے!'' سیتی ہنسا۔ تو گویا اب بھی مصر میں ایک شخص ایسا ہے جو میری بدقسمتی میں برابر کا شریک ہے۔ بہت بہت شکریہ عن آ؟''

عین اس وقت پمبا سا کمرے میں آیا اور شہزادے کو سلام کیا اور اسے اس کے لقب سے مخاطب کئے بغیر بڑے روکھے پن سے بولا۔

''عبرانی لڑکی آپ سے ملنا چاہتی ہے، دو عبرانی مرد بھی اس کے ساتھ ہیں۔''

''آنے دو۔'' سیتی نے کہا اور جب وہ چلا گیا تو شہزادے نے یوں کہا۔ ''دیکھو عن آ دنیا ابھرتے سورج کی پوجا کرتی ہے۔ آج صبح تک پمبا سا مجھے سجدے کیا کرتا تھا اور میرے القاب دہراتے تھکتا نہ تھا اور آج صبح وہ مجھ سے یوں کہتا —— حضور سے باریابی کی اجازت چاہتی ہے —— لیکن اب کہتا ہے کہ ملنا چاہتی ہے —— نہ القاب کی بارش نہ کورنشات کی بوچھار —— اور یوں وہ شخص بدل گیا جو سالہا سال سے مجھ سے تحائف لیتا اور میرے ٹکڑوں پر پل کے موٹا ہوتا رہا ہے اور یہ دوسرا، کیونکہ پہلا یوسرٹی کا تھا، تلخ تجربہ ہے اور نہ جانے ایسے کتنے ہی تجربات ہوں گے۔''

جب شہزادہ یوں اداسی سے بول رہا تھا تو میرا پی کمرے میں داخل ہوئی اس کے ساتھ عبرانیوں کا وہی پیغامبر تھا جو فرعون کے دربار میں حاضر ہوا تھا اور اپنی گستاخانہ و بے باکانہ گفتگو سے فرعون منفتاح کو غضب ناک کر دیا تھا۔ اس پیغامبر کے ساتھ وہ بھی تھا۔ میرا پی کا چچا جابیز۔ میرا پی نے سیتی کو سلام کیا اور میری طرف مسکرا کے دیکھا اور پیغامبر نے بغیر کسی تمہید کے یوں کہا۔

''شہزادے آپ جانتے ہیں کہ میں یہاں کیوں آیا ہوں۔ اس لڑکی کو واپس اس کی قوم میں بھیج دیجئے۔ جابیز اس کا چچا اسے لینے آیا ہے۔''

''اے عبرانی بردار! تم بھی میرا جواب جانتے ہو۔ تم میرا پی کی مرضی معلوم کرو، مجھے اس پر کوئی اختیار نہیں۔''

''کیا چاہتے ہو مجھ سے؟'' میرا پی نے پوچھا۔

''یہ کہ تم واپس اپنے لوگوں میں چلی آؤ۔'' پیغامبر نے کہا۔

''کیوں؟''

''اس لئے کہ اب تم اپنی قوتوں کو جو یہواہ نے تم کو عطا کی ہیں اور جن کا مظاہرہ تم آمن کے ہیکل میں کر چکی ہو، اپنی قوم کی بھلائی کے لئے استعمال کر سکو۔ ہمارا خیال ہے کہ تم ولی عہد ہو چنانچہ قوم اسرائیل تمہاری غداری کو نظر انداز کرتے ہوئے تمہاری جان بخشی کرتی ہے۔''

''نہ میں ولیہ ہوں نہ میں غدار۔ ان قوتوں کا مظاہرہ مجھ سے اس لئے ہوا کہ مجھے خدا کی ذات پر اتنا بھروسہ ہے جتنا کہ ہماری قوم کے اکثر لوگوں کو نہیں۔ خدا نے اپنی ایک عاجز بندی کی مدد کی اور بس۔ اب رہا غداری کا سوال تو میں یقیناً غدار نہیں ہوں۔ اگر ہوتی تو خدا کبھی میری مدد نہ کرتا۔ بیشک میں نے اس شہزادے کی جان بچائی تھی جو ہماری قوم کا دوست ہے اور دوست کی جان بچانا نہ غداری ہے نہ گناہ۔

لڑکی! اب تیری زبان بہت چلنے لگی، تو کیا ہے اور کیا نہیں اس کا فیصلہ قوم کے بزرگ کریں گے۔ کیا ہے تیرا جواب؟''

اس کا فیصلہ نہ میری قوم کرے گی اور نہ اس کے بزرگ، اس کا فیصلہ میرا رب کرے گا اور وہ کر چکا، بس یہی چاہتے ہو نہ مجھ سے؟''

ہاں یہی چاہتی ہے تیری قوم کہ اس کفرستان سے نکل کر ارض جاشان میں آجائے، اور یہی چاہتا ہے لابان کہ اس کی بیوی اسے مل جائے۔''

''تو میں اس خونی کے حوالے کر دی جاؤں گی؟''

''بے شک تم اس کی بیوی بنو گی۔''

''اگر میں انکار کر دوں؟''

''تو اے ناتھان کی بیٹی، میں تجھے بددعا دوں گا اور اعلان کر دوں گا کہ اب تو ہماری قوم سے نہیں ہے اور اے ناتھان کی بیٹی! میں تجھے خبردار کئے دیتا ہوں کہ اس کے بعد تمہارا خون ہم پر حلال ہوگا اور ہر وہ عبرانی، جو تمہیں دیکھ پائے گا بلا توقف تمہیں قتل کر دے گا۔''

''خدا کے رسول موسیٰ اور ان کے بھائی ہارون کا یہی فیصلہ ہے۔''

''نہیں وہ دونوں ارض جاشان میں نہیں یہ قوم کے بزرگوں کا فیصلہ ہے اور پھر موسیٰ و ہارون کو اس سے کیا تعلق! وہ تو عبادتوں سے ہی فرصت نہیں پاتے کہ دینوی باتوں کی طرف متوجہ ہوں۔''

''میں جانتی تھی کہ خدا کے رسول کا ایسا ظالمانہ فیصلہ نہیں ہو سکتا اور لعنت ہے تم پر اے پیغامبر کہ تم خدا کے رسول کو برا کہتے ہو۔ وہ قوم کبھی پنپ نہ سکے گی جو ایسی سرکش ہو کہ پیغمبروں تک کی شان میں

برے الفاظ کہے۔ موسیٰ اور ہارون قوم اسرائیل کی خاطر فرعون سے مقابلہ کر رہے ہیں، لیکن میری قوم ہے کہ ان کی شان میں گستاخیاں کر رہی ہے — افسوس، اے قوم افسوس ہے تجھ پر شدت جوش سے میرا پی کا چہرہ سرخ ہو گیا چند ثانیوں تک وہ خاموش رہی اور پھر جابیز کی طرف گھوم کر بولی'' چچا آپ کیا کہتے ہیں۔؟''

''بھتیجی تمہیں قوم کے بزرگوں کا فیصلہ قبول کر لینا چاہئے۔''

''لیکن کل تو آپ نے کہا تھا کہ میں یہیں رہوں کہ یہیں محفوظ ہوں۔''

''کل میں اور آج میں کیا فرق ہے۔'' جابیز نے جلدی سے کہا۔ ''کل تم اس شخص کی پناہ میں تھیں جو فرعون بننے والا تھا، لیکن وہ آج کچھ بھی نہیں، اب تمہیں یہاں رہنے کی ضرورت نہیں بھتیجی! مردہ شیر سے ڈرنا حماقت ہے۔''

سیتی اس توہین آمیز فقرے پر مسکرایا، لیکن میرا پی کا چہرہ شاید غصے سے سرخ ہو گیا اور اس نے یوں کہا۔

''چچا! لوگ حماقت سے خوابیدہ شیر کو مردہ سمجھ رہے ہیں اور ہمت ہو تو اسے ٹھوکر مار کر دیکھیں کہ کیا ہوتا ہے۔ شہزادے آپ اس مصیبت میں میری کوئی مدد نہیں کر سکتے؟''

''مصیبت کیا ہے خاتون۔'' سیتی نے کہا اگر تم اپنی قوم اور سیتی کے پاس جانا چاہتی ہو تو میں روکنے والا کون ہوتا ہوں؟ البتہ اگر میں مختار ہوتا تو تمہیں لابان کے پاس نہ جانے دیتا، لیکن اگر تم یہاں رہنا چاہتی ہو تو میں تمہاری حفاظت کروں گا۔ میں ابھی اتنا گرا نہیں گیا ہوں اور اتنا کمزور بھی نہیں ہوں جتنا کہ تمہارے چچا سمجھے ہوئے ہیں۔ اب بھی میری ایک حیثیت قائم ہے۔ اب بھی مصر کا معزز فرد ہوں اور اب بھی مصریوں کے دلوں میں میری جگہ قائم ہے۔ چنانچہ اگر تم یہاں رہنا چاہتی ہو تو بخوشی رہو۔ میں وعدہ کرتا ہوں کہ آخر دم تک تمہاری حفاظت کروں گا۔ بیشک میں ولی عہد سلطنت نہیں رہا لیکن اب بھی اتنی طاقت رکھتا ہوں کہ تمہیں ٹیڑھی نظر دیکھنے والے کی آنکھیں نکلوا لوں اور وہ ہاتھ کٹوا دوں جو تمہیں نقصان پہنچانے کیلئے اٹھے ہوں۔''

''یہ الفاظ واقعی ایک عظیم ہستی کے ہیں۔'' میرا پی نے کہا۔ ''بہت بہت شکریہ شہزادے۔''

''بیکار باتوں میں وقت ضائع نہ کرو۔'' پیغامبر نے منہ بنا کر کہا ''تم قوم اسرائیل کا فیصلہ قبول کرتی ہو یا نہیں؟''

میرا پی نے پیغامبر کے چہرے پر اپنی نظریں گاڑ کر یوں کہا۔

''میں ارض جاشان اور لابان کے پاس آنے کے لئے تیار نہیں ہوں۔ لابان کی عیاری اور ظلم

کا تجربہ مجھے ہو چکا ہے۔"

"اس کا تجربہ تو اب ہوگا، اے لڑکی! اب بھی وقت ہے سوچ لے، قوم اسرائیل کے بزرگوں کی بددعا بے اثر نہ رہے گی۔ اگر تو نے انکار کیا تو سن لے کہ موت تیری منتظر ہوگی۔ یہ میری پیشین گوئی ہے اور یہ شہزادہ فرعون جانتا ہے کہ میں غلط پیشین گوئی نہیں کرتا ہے۔"

"موت و زیست کا فیصلہ کرنے والے تم کون ہوتے ہو؟ موت و حیات تو میرے پروردگار کے اختیار میں ہے۔ افسوس ہے میری قوم پر کہ خدا اور اس کے رسول کے ہوتے ہوئے وہ خود اپنے فیصلے کرتی ہے۔ اب رہی تمہاری پیشین گوئی اور قوم کے بزرگوں کی بددعا تو میں سمجھتی ہوں کہ خدا ایک کمزور اور ناتواں عورت کو اس کے غضب میں مبتلا نہ کرے گا کہ اس نے ایک شخص سے شادی کرنے سے انکار کر دیا ہے جو عیار، ظالم اور خونی ہے یہ تم بھی جانتے ہو کہ یہ نسبت میں نے اپنی مرضی سے نہیں کی ہے چنانچہ سن لو کہ میں اپنا یہ فیصلہ اس کے سپرد کرتی ہوں جو سب سے بڑا اور سب سے بہتر فیصلہ کرنے والا ہے میں تمہارے ساتھ آنے سے انکار کرتی ہوں۔ اب اگر تمہارے فتوے کی رو سے میرا خون حلال ہے تو یونہی سہی۔ اس طرح میں کم سے کم آزاد تو مروں گی نہ تو میں کسی کی بیوی ہوں، نہ داشتہ، نہ کنیز اور نہ ہی کسی کو مجھ سے محبت ہے۔ چنانچہ اس طرح میں آزاد ہوں اور آزاد مروں گی۔"

"خوب کہا دیوتا کی قسم، خوب کہا" سیتی نے میرے کان میں کہا۔

اب پیغامبر پر دیوانگی سی طاری ہوگئی۔ اس نے ہاتھ ہلا ہلا کر اور آنکھیں گھما گھما کر میرا پی کو بددعا دی۔ وہ چونک پڑی۔ تیزی سے اور قدیم عبرانی زبان میں بول رہا تھا اس لئے ہم کچھ زیادہ نہ سمجھ سکے کہ کیا کہہ رہا ہے البتہ جو چند الفاظ ہم سمجھ سکے اس سے معلوم ہوا کہ وہ کہتا ہے کہ میرا پی عمر بھر اذیتیں برداشت کرتی رہے گی، کتے کی موت مرے گی اور بعد از مرگ بھی چین نہ پائے گی، اس نے یہ بھی کہا کہ اگر میرا پی نے شادی کی تو بچہ جننے میں اسے دنیا کی ساری عورتوں سے زیادہ تکلیف ہوگی اس نے میرا پی کی اولاد کو بددعا دی کہ اس پر نسلاً لعنت بھیجی جاتی رہے گی اور وہ دنیا میں ذلیل و خوار ہوگی۔ آخر میں اس نے اعلان کیا کہ میرا پی کافرہ ہے چنانچہ اب اس کا خون ہر عبرانی پر حلال ہے جو عبرانی اسے قتل کرے گا ثواب پائے گا۔ ایسی بھیانک بددعا دی تھی کہ میرا پی خوف سے لرز گئی اور کئی قدم پیچھے ہٹ گئی۔

جابیز دونوں ہاتھ سے اپنا چہرہ ڈھانک کر فرش پر بیٹھ گیا حتیٰ کہ میرے رونگٹے بھی کھڑے ہو گئے۔

آخر کار عبرانی پیغامبر خاموش ہوا۔ اس کے ہونٹ کف آلود تھے اور سانس پھول رہی تھی چند ثانیوں کی خاموشی کے بعد وہ چیخا۔

"بے دین اور کافرہ کا قتل کارِ ثواب ہے اور میں اس میں حریص ہوں۔"

وہ اپنی عبا کی آستین میں سے خنجر نکال کر میرا پی کی طرف جھپٹا۔ میرا پی خوف کی ایک چیخ کے ساتھ پیچھے ہٹ گئی۔

"میں جانتا تھا سیتی نے کہا اور چھلانگ لگا کر میرا پی اور پیغامبر کے بیچ میں کھڑا ہو گیا۔ اس کے ہاتھ میں نیغ ہندی چمک رہی تھی۔

"بہت اچھا! پہلے تم ہی سہی" پیغامبر نے دانت پیس کر کہا اور خنجر بلند کر کے شہزادے پر جا پڑا۔ ایک بجلی سی چمک گئی میری آنکھیں جھپک گئیں اور پھر جو دیکھا تو شہزادے کی تلوار کی نوک عبرانی کی پشت کے باہر چمک رہی تھی۔ عبرانی پیغمبر تیورا کر گرا اور کراہ کر رہ گیا

"قوم اسرائیل سے اسی طرح دوستی جتائی جاتی ہے شہزادے؟"

"نہیں بلکہ خونی سے نفرت اسی طرح جتائی جاتی ہے۔" سیتی نے جواب دیا۔ عبرانی تڑپ کر ٹھنڈا ہو گیا۔

"ہائے۔" میرا پی نے کہا "یہ کیا ہو گیا! ایک بار پھر میری وجہ سے ایک عبرانی مارا گیا۔ آہ! اب میں اس کی بددعاؤں سے نہ بچ سکوں گا، اب مجھ پر لعنت پڑے گی۔ اب میں خدا کے غضب میں مبتلا ہو جاؤں گی۔"

تم کیوں مبتلا ہو گی میرا پی اگر خدا کا غضب نازل ہونا ہی ہے تو مجھ پر ہوگا کیونکہ اسے میں نے قتل کیا ہے — لیکن میرا پی تمہارا خدا چونکہ غفور اور رحیم ہے اس لئے وہ دعا تو جلد قبول کر لیتا ہے لیکن بددعا جلد قبول نہیں کرتا۔ اگر میں بیچ میں نہ آ جاتا تو تو اس پاگل کا خنجر تمہارا کام تمام کر دیتا۔"

"بیشک میں بچ گئی۔ شہزادے! اگر آپ نہ ہوتے تو میں..... اور وہ کانپ گئی۔

"اگر بنی اسرائیل کا چاند نہ ہوتا تو اب تک میں بھی"..... سیتی نے مسکرا کر اپنی بات ادھوری چھوڑ دی اور پھر یوں کہا۔ "قسمت ہم دونوں کے گرد ایک عجیب جال بن رہی ہے اور عجیب اتفاقات پیدا کر رہی ہے پہلے تم نے میری جان بچائی اور پھر میں نے تمہاری۔ چنانچہ اگر میرا اندازہ غلط نہیں میرا پی تو ہم دونوں ساتھ جئیں گے ساتھ مریں گے اور اپنے دوست عن آ کو ایک بہترین کہانی کا مواد دے جائیں گے — جابیز! سیتی نے میرا پی کے چچا سے کہا۔ جواب تک فرش پر بدحواس بیٹھا تھا "اٹھو! اپنی قوم میں جاؤ اور اسے بتاؤ کے میرا پی نے تمہارے ساتھ آنے سے انکار کر دیا ہے اور کیوں کیا ہے؟ یہ تو تم جانتے ہی ہو۔ اس پیغامبر کی لاش بھی لیتے جاؤ اور اپنی قوم کے بزرگوں سے کہو کہ اگر کسی عبرانی کو میرا پی کے قتل کیلئے بھیجا تو اس کا انجام ایسا ہی ہوگا۔ اور ان سے کہو کہ اس واقعہ کے بعد بھی ان کا دوست ہوں اور دوست رہوں گا۔ ثبوت کے طور پر یہ واقعہ کہ محض بنی اسرائیل کی حمایت کر کے میں مصر کے تخت سے محروم

ہوگیا اور ان سے کہو کہ میں آخر دم تک ان کی حمایت کرتا رہوں گا عن آ! سامان سفر درست کرو، اب ہم یہاں نہیں رہیں گے، ہم بہت جلد ممفس کیلئے روانہ ہو جائیں گے۔ میرا پی کیلئے محافظ دستے کا انتظام کرو البتہ اگر وہ یہیں تانیس میں رہنا چاہے تو مجھے کوئی اعتراض نہیں۔"

"نہیں شہزادے جہاں آپ جائیں گے میں بھی جاؤں گی۔" میرا پی نے جواب دیا۔

☆☆

گیارھواں باب

رسم تاج پوشی

اب ہماری زندگی کے وہ دن شروع ہوئے جنہیں خوشگوار دن کہتے ہیں۔

ہم ممفس پہنچے، وہی شہر سفید جہاں میں پیدا ہوا۔ ممفس جس کے ایک ایک ذرّے سے مجھے محبت ہے، اس دفعہ میں ممفس پہنچا تو میری حیثیت تبدیل ہو چکی تھی۔ اب میں اس چھوٹے سے گھر میں نہ رہتا تھا جو فتاح کے ہیکل کے قریب تھا بلکہ اب میرا قیام سیتی کے محل میں تھا جو اسے سیتی کو، اس کی والدہ کی طرف سے ورثے میں ملا تھا۔ یہ محل شہر سے باہر اور دیوی نوط کے مندر کے قریب تھا اور بلند مقام پر بنایا گیا تھا۔ محل کے سامنے والے رخ اور شمال کی طرف دالان تھے اور ان دالانوں میں کھڑے ہو کر آدمی مصر کا مسحور کن منظر دیکھ سکتا تھا۔ باغات اور ان کے پیچھے کھجوروں کے جھنڈ اور ان کے بعد ہرے بھرے کھیت اور ان سے پرے ست رود دریائے نیل اور دریائے نیل کے بعد صحرا۔

اس محل میں ہم رہتے۔ وہاں سکون تھا، اطمینان تھا اور مسرتیں تھیں۔ زندگی مزے سے گزر رہی تھی۔ ہمارا زیادہ تر وقت کتب خانے میں گزرتا تھا یا پھر مندروں کی سیر میں۔ جب ہم تھک جاتے تو پائیں باغ میں نکل آتے اور کبھی کبھی کشتی میں بیٹھ کر نیل کی سیر کرتے۔ میرا پی اسی محل کے ایک علیحدہ کمرے میں مقیم تھی۔ میرا پی سے ہماری ملاقات باغ میں ہوتی۔ جب سورج کی کرنوں میں جھلسا دینے والی تمازت آجاتی اور محل کے در و دیوار کو تپانے لگتیں یا اس وقت جب سورج غروب ہو رہا ہوتا اور شام ٹھنڈی ہونے لگتی یا کبھی رات کو جب پورا چاند چمک رہا ہوتا تو ہم میں آجاتے۔ میرا پی بھی آتی اور پھر دنیا کی باتیں ہونے لگتیں۔ میں نے ایک بات خصوصیت سے دیکھی کہ سیتی میرا پی سے اکیلے میں ملنا پسند نہ کرتا تھا چنانچہ جب بھی وہ اس سے ملتا میں سیتی کے ساتھ ہوتا۔"

پھر یہ ملاقاتیں روز روز ہونے لگیں۔ میرا پی مصری زبان سیکھ رہی تھی اور سیتی سکھا رہا تھا۔ وہ بروئی کاغذ کے پلندے لے آتا اور ہم سائبان کے نیچے جا بیٹھے یا اگر دن گرم ہوتا تو ان دو درختوں کے نیچے جا بیٹھتے جو چھتری کی طرح پھیلے ہوئے اور سائبان کے سامنے تھے دونوں کے اصرار پر کبھی کبھی

میں اپنی کہانیاں سناتا اور وہ دونوں میرا پی اور سیتی میری خوب تعریفیں کرتے۔ پھر دنیا اور اس کے عجائبات کی باتیں کرتے۔ میرا پی تنہائی بھی محسوس نہ کرتی تھی ممفس میں کچھ عورتیں ایسی تھیں جو ماں کی طرف سے عبرانی تھیں۔ پھر وہ عبرانی عورتیں تھیں جنہوں نے مصریوں سے شادی کر لی تھی یہ عورتیں میرا پی کے پاس آنے جانے لگیں اور اب وہ مل کر سیتی کے محل میں اپنے طریقے سے اپنے خدا کی عبادت کرتیں۔ یہاں انہیں کوئی روکنے والا نہ تھا۔ یہاں متعصب کاہن اور پجاری نہ تھے اور ہم سے بھی بہت لوگ ملنے آتے بہت کم لوگ ایسے تھے جو شہزادے کو نفرت وحقارت کی نظر سے دیکھتے تھے، لیکن زیادہ تر لوگوں کے دلوں میں اب تک اس کی محبت وعزت قائم تھی۔ صرف یہی نہیں بلکہ لوگ اس کے سامنے گر جاتے اور جب وہ بازار میں نکلتا تو خوشی کے نعرے لگاتے جیسے انہیں معلوم ہی نہ ہو کہ اب وہ ولی عہد نہیں رہا۔ اور ہر چند وہ ولی عہد نہ رہا تھا لیکن تھا تو وہی سیتی فرعون منفتاح کا بیٹا اور فراعنہ کی اولاد چنانچہ وہ آمن میسس سے زیادہ صحیح النسب تھا اور مصری بھولے نہ تھے۔

اسی لئے میں سیتی کی طرف سے متفکر تھا۔ آمن میسس کو اپنے جاسوسوں کے ذریعہ ان سب باتوں کی خبر مل رہی تھی اور مجھے یقین تھا کہ وہ اس معزول شدہ شہزادے سے جس سے مصری اب تک محبت کرتے ہیں جلنے لگے گا۔ چنانچہ میں نے اس خدشے کا ذکر سیتی سے کیا اور کہا کہ جب بھی وہ محل سے باہر نکلے محافظ دستے کے سپاہی اپنے ساتھ رکھے لیکن اس نے بے پروائی سے ہنس کر جواب دیا کہ چونکہ عبرانی اسے قتل کرنے میں ناکام رہے ہیں اس لئے اسے اب کوئی قتل نہ کر سکے گا۔ اس کے علاوہ اس کا خیال تھا کہ کوئی بھی مصری خواہ اسے کتنا ہی لالچ کیوں نہ دیا جائے کبھی اس پر تلوار اٹھانے یا اس کو کھانے میں زہر ملا دینے پر تیار نہ ہوگا۔ آخر میں اس نے کہا۔

''عن آ! موت سے بچنے کا بہترین طریقہ یہ ہے کہ اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال دی جائیں اور اس کا خوف دل سے نکال دیا جائے۔''

اب مجھے ان واقعات کا ذکر کرنا ہے جو تانیس میں ہوئے۔ فرعون منفتاح چند گھنٹوں تک زندہ رہا اور بے ہوشی کے عالم میں ہی اس دنیا سے کوچ کر گیا۔ پورے مصر میں اس کا ماتم کیا گیا۔ لوگوں کو منفتاح سے محبت بے شک نہ تھی تاہم وہ خدائے مصر تھا اور ہر مصری اس کی عزت کرتا تھا چنانچہ پورے مصر میں اس کا ماتم کیا گیا لیکن ایک جگہ ایسی بھی تھی جہاں اس کی موت پر خوشیاں منائی گئیں اور یہ ارض جاشان تھا اور خوشی منانے والے بنی اسرائیل۔ فرعون منفتاح ان کا سب سے بڑا دشمن مر گیا تھا اور موسیٰ و ہارون کی پیشین گوئی پوری ہوئی۔ عبرانی کہتے تھے کہ یہ ان کا خدا ہی تھا جس نے فرعون منفتاح کو جو اپنے آپ کو خدا کہتا تھا، اس کے تخت پر سے اوندھے منہ گرا دیا تھا اور عبرانیوں کی ایسی باتیں سن سن کر مصری

ان سے اور بھی زیادہ نفرت کرنے لگے۔

فرعون منفتاح کی موت کے ساتھ مصر بالا اور مصر زیریں میں بے چینی کی ایک لہر سی دوڑ گئی کیونکہ بڑے بڑے شہروں میں سیتی کی معزولی کا اعلان کر دیا گیا۔ لوگ حیران تھے کہ ایسی معمولی سی بات پر کہ سیتی نے ارض جاشان میں بسنے والے گڈریوں کی حمایت کی تھی ایسا فوری اور احمقانہ فیصلہ کیوں کیا گیا۔ اگر اس وقت سیتی تخت وتاج کا دعویٰ کرتا تو پورا مصر اس کی حمایت میں اٹھ کھڑا ہوتا۔ لیکن سیتی نے ایسا کرنے سے انکار کر دیا اور اس پر دنیا اور بھی حیرت زدہ ہو گئی۔ چنانچہ یوں ہوا کہ آمن میسس کسی طرح کی مخالفت اور مشکل کے بغیر تخت پر بیٹھ گیا۔ یوسرٹی اپنے شوہر کے بغیر کچھ نہ آمن میسس کی مخالفت کر سکتی تھی چنانچہ وہ بھی خاموش رہی۔

جب فرعون منفتاح کی لاش حنوط کی جا چکی تو شاندار جلوس کے ساتھ اس کا جنازہ نیل کے دوسرے کنارے پر لے جایا گیا کہ اس کا تابوت اس مقبرے میں رکھ دیا جائے جو منفتاح نے اپنی زندگی میں ہی اپنے لئے بنایا تھا۔ باپ کے جنازے میں شریک ہونے کی دعوت سیتی کو نہ دی گئی۔ بعد میں بے کن خوسو نے مجھے بتایا کہ ایسا اس لئے کیا گیا کہ آمن میسس کو خوف تھا کہ سیتی کی موجودگی لوگوں کو برانگیختہ کر دے گی اور وہ اس کے (آمن میسس کے) خلاف اٹھ کھڑے ہوں گے۔ چنانچہ اسی خوف سے مرحوم خدائے مصر کا تابوت ممفس میں ایک منٹ کے لئے بھی نہ روکا گیا۔

عام لوگوں کے بھیس میں اور بھیڑ میں گھس کر سیتی نے اپنے باپ کے تابوت کو ممفس کی سڑکوں پر سے گزرتے دیکھا۔ تابوت کے چاروں طرف کاہن اور مہنت سر جھکائے چل رہے تھے۔ وہ بے حد نیچی آواز میں اوزبرس اور آمن دیوتا کی شان میں گیت گا رہے تھے۔ تابوت سے آگے اور مسلح سپاہیوں کے بیچ میں اس سامان کے چھکڑے تھے جو فرعون کی لاش کے ساتھ مقبرے میں رکھا جانے والا تھا۔ تابوت کے پیچھے اور امرائے سلطنت کے ساتھ آمن میسس چل رہا تھا۔ مصر کا نیا فرعون جلوس آیا اور گزر گیا سیتی رو پڑا کیونکہ اسے اپنے باپ سے محبت تھی۔

''فرعون بننے اور اپنے آپ کو خدا کہلوانے سے کیا فائدہ عن آ؟ اس نے مجھے کہا۔ دیکھو خدائے مصر کا بھی وہی انجام ہوتا ہے جو ہیکل کی سیڑھیوں پر بیٹھنے والے ایک بھکاری کا۔ موت کسی کو نہیں چھوڑتی۔''

''حضور!'' میں نے کہا۔ بادشاہ اپنی زندگی میں ایسے اچھے کام کر جاتا ہے کہ اس کا نام نہ صرف تاریخ میں محفوظ رہتا ہے بلکہ دوسرے بادشاہ اس کے نقشِ قدم پر چلنے میں فخر محسوس کرتے ہیں اور ایسا ایک بھکاری نہیں کر سکتا۔ وہ آج مرا اور کل اسے لوگ بھول جائیں گے۔''

''بادشاہ برے کام بھی تو کرتا ہے۔ بہر حال مجھے یقین ہوتا کہ میں کبھی کوئی کام برا نہ کروں گا

تو بے شک میں فرعون بننے کی کوشش کرتا۔''

''تو مطلب اس کا یہ ہوا کہ دنیا میں بے ایمان اور برے آدمی ہی عروج پاتے ہیں اور نیکوکار عمر بھر دکھ جھیلتے اور ذلیل رہتے ہیں۔''

''یہ بات نہیں عن آ! آخر میں فتح نیکوکار کی ہی ہوتی ہے۔ نیکی حق ہے اور برائی باطل۔ چنانچہ ابتدائے آفرینش سے حق کی فتح ہوتی آئی ہے۔''

''آپ حق پر ہیں اور رحم دل ہیں، چنانچہ ثابت ہوا کہ آخر میں آپ ہی فرعون بنیں گے۔''

''یہ تو میں نہیں کہتا، لیکن خون کا ایک قطرہ بھی گرائے بغیر اگر تخت مجھے مل گیا تو میں اس سے انکار بھی نہ کروں گا اور اگر کبھی فرعون بنا تو پہلا کام یہ کروں گا کہ بنی اسرائیل کو اپنی غلامی سے آزاد کر دوں گا۔''

جب فرعون منفتاح کی تجہیز و تکفین کی رسومات ادا کی جا چکیں تو آمن میسس لوٹ گیا جہاں اس کے سر پر مصر کا دہرا تاج رکھا جانے والا تھا۔ شہزادے سیتی نے چند خاص زیورات نکال کر مجھے دیئے کہ چونکہ وہ ایک عام شہری ہے اس لئے ان زیورات کی اب اسے ضرورت نہیں۔ چنانچہ ان زیورات کو لے کر میں تانیس جا پہنچا کہ انہیں آمن میسس کی خدمت میں سیتی کی طرف سے پیش کر دوں اور اسی طرح میں نئے فرعون کی رسم تاج پوشی میں شریک ہوا۔ وہ زیورات آمن میسس نے قدرے ہچکچا کر قبول کئے اور کہا کہ وہ سیتی کو اب تک سمجھ نہ سکا اور پھر اس نے گھور کر مجھے دیکھا۔

''خدائے مصر اطمینان رکھیں کہ شہزادہ سیتی انہیں فریب نہیں دے رہے ہیں اور نہ ہی ان کے خلاف سازشوں کا جال بچھا رہے ہیں۔'' میں نے آمن میسس کی دلی کیفیت کا اندازہ کر کے کہا۔

''دیوتاؤں نے آپ کو جو عظمت بخشی ہے آپ اس میں خوش اور ان ہی دیوتاؤں نے سیتی کو جو روحانی سکون بخشا ہے وہ اس میں خوش ہیں اور مطمئن ہیں۔ انھیں نہ کسی چیز کی ہوس ہے، نہ آرزو۔''

''ممکن ہے وقائع نگار، لیکن یہ ایسی بات ہے کہ بعض دفعہ میں یہ سوچنے لگتا ہوں کہ عظمت و شان کے ان پھولوں میں کہیں کوئی ایسا سانپ تو چھپا ہوا نہیں جو سیتی کا پالتو ہو۔''

''یہ تو میں نہیں جانتا کہ ان پھولوں میں کیا ہے اور کیا نہیں، البتہ یہ ضرور جانتا ہوں اور آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ سیتی فریبی اور عیار نہیں ہے اور ان کی طبیعت بھی ہر شخص سے مختلف ہے۔ وہ نہ تنگ نظر ہیں، نہ حاسد اور نہ متعصب''

''میں اپنے چچیرے بھائی کو سمجھ نہیں سکا۔ آمن میسس بڑبڑایا۔'' بہر حال میں ان کے تحائف قبول کرتا ہوں اور ان کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ سیتی سے کہنا کہ جب تک وہ خاموش رہے گا، میرا تخت و تاج حاصل کرنے کی کوشش نہ کرے گا تب تک ہم بھی اسے کچھ نہ کہیں گے۔''

اور میں یوسرٹی سے بھی ملا۔ جس نے سیتی کے متعلق بہت سے سوالات پوچھے میں نے مناسب و موزوں جواب دئے۔ وہ غور سے سنتی رہی اور پھر پوچھا۔

''اس عبرانی لڑکی کا، جو بنی اسرائیل کے چاند کے نام سے مشہور ہے، کیا حال ہے؟ یقیناً اس نے میری جگہ لے لی ہوگی۔''

''نہیں شہزادیٔ مصر۔'' میں نے جواب دیا۔ شہزادہ سیتی اکیلے رہتے ہیں، نہ میرا پی اور نہ ہی کوئی اور لڑکی آپ کی جگہ لے سکتی ہے۔ میرا پی سیتی کی دوست ہے۔''

''دوست! خیر ایسی دوستی کے انجام سے ہم واقف ہیں—— دیوتاؤں نے سیتی کی عقل مار دی ہے وہ نہ تو کچھ سوچ سکتا ہے اور نہ کچھ دیکھ ہی سکتا ہے۔''

ممکن ہے یہ سچ ہو، لیکن اگر دیوتا سب کی عقلیں اسی طرح مار دیں تو پھر دنیا بڑی حسین بن جائے۔''

''دنیا آخر دنیا ہے بھلی ہو یا بری اور جو لوگ اس پر حکمرانی کرنے کیلئے پیدا کیے گئے ہیں انہیں بہر حال حکومت کرنی چاہئے۔ وہ لوگ اس کی بھلائی یا برائی کا کھوج لگانے نہیں بیٹھ جاتے نہ ہی کتابوں میں اپنے آپ کو دفن کر دیتے ہیں اور نہ غیر قوم کی عورتوں سے خواہ وہ کتنی ہی حسین کیوں نہ ہو احمقانہ اور بے مقصد باتیں کرتے ہیں اور کسی وقائع نگار کی خواہ شاہی زیرک و دانا کیوں نہ، باتوں میں بھی نہیں آتے۔ یوسرٹی نے بڑی تلخی سے کہا اور اضافہ کیا۔'' کاش کہ سیتی اتنا احمق نہ ہوتا، وہ خود تو پاگل ہے ہی لیکن اس نے دوسروں کو بھی پاگل بنا دیا ہے خصوصاً مجھے۔ بیوقوف احمق، بزدل، لعنت ہو اس پر، یہ تخت اس کا ہے، یہ تاج اس کا ہے۔ وہ ہی ان کا صحیح وارث ہے۔ لیکن اس کی جگہ ایک صحیح کوڑھ مغز اور سر پھرا شخص تخت پر بیٹھا ہے اور سیتی اسے تحائف بھیج رہا ہے، لعنت ہو اس پر۔''

''بہتر ہوگا کہ شہزادیٔ مصر کہانی کا انجام معلوم کئے بغیر پہلے اس کے متعلق کوئی فیصلہ نہ فرمائیں۔'' میں نے جواب دیا۔

یوسرٹی نے مجھے گھور کر دیکھا اور کہا۔

یہ کیا کہا تم نے؟ کیا سیتی بیوقوف اور پاگل نہیں ہے؟ کیا تم اور سیتی حالانکہ تم دونوں بڑے سادہ لوح نظر آتے ہو کسی طرح کی سازش کا جال نہیں بن رہے ہو چکے ہی چکے؟ یا پھر یوں تو نہیں کہ اس عبرانی ڈائن نے اپنا تھوڑا سا علم تمہیں سکھا دیا ہو؟ وہ عورت جو اپنے سحر سے آمن دیوتا کے بت کو پاش پاش کر دے دنیا میں کیا نہیں کر سکتی؟ تم یوں ظاہر کر رہے ہو جیسے تم کچھ جانتے ہی نہیں۔ عن آ! اگر ممکن ہوتا تو دیوتاؤں کی قسم میں تم سے حقیقت اگلوا لیتی، یہ خیال مانع ہے کہ تمہاری اور سیتی کی سازش کا بھانڈا پھوٹ جائے گا اور پھر میں بھی کہیں کی نہ رہوں گی ورنہ تم دیکھتے کہ.....''

''شہزادیٔ مصر مجھے دھمکیاں دے رہی ہیں؟''

''نہیں۔'' اس نے اپنے جوش پر قابو پا کر کہا۔ ''میں تمہیں دھمکیاں نہیں دے رہی یہ بھی ایک طرح کا پاگل پن ہے جو سیتی کی مہربانی سے ملا ہے اور اسی سے ملا ہے عن آ۔ اپنے دل پر ہاتھ رکھ کر کہو کہ اگر میری جگہ تم ہوتے تو کیا یہ سوچ سوچ کر تم پاگل نہیں ہو جاتے کہ کل تمہارے بجائے ایک دوسری عورت ملکہ بنے گی۔ اس لئے ـــــ اس لئے کہ ـــــ''

اور وہ رونے لگی۔ میں خاموش تھا اور نہیں جانتا تھا کہ کیا کہوں اور کیا کروں؟ تھوڑی دیر بعد وہ آنسو پونچھ کر بولی۔

''سیتی سے کہنا کہ یہ معلوم کر کے مجھے خوشی حاصل ہوئی کہ وہ تندرست اور خوش ہیں اسے میرا سلام کہنا اور کہنا کہ میں جیتے جی اس کی صورت نہ دیکھوں گی، لیکن اگر اس نے اپنا ارادہ بدل دیا اور اپنا جائز حق حاصل کرنے کی کوشش کی تو میں بھی اپنی قسم توڑ کر اس کے پاس آ جاؤں گی اور یہ بھی اس سے کہنا کہ ہر چند وہ میری پرواہ نہیں کرتا، ہر چند کہ اسے مجھ سے محبت نہیں اور ہر چند کہ اس نے میری خواہشوں کا خون کیا ہے لیکن میں اسے فرعون کی تلوار سے بچانے کی ہر ممکن کوشش کرتی رہوں گی۔''

''فرعون کی تلوار سے! یہ آپ کیا کہہ رہی ہیں؟ شاید آپ کو معلوم نہیں کہ ابھی کوئی ایک ہی گھنٹے پہلے فرعون نے مجھے یقین دلایا ہے کہ سیتی کو ان کی طرف سے کوئی خوف نہ کرنا چاہئے۔ یہ اور بات ہے کہ سیتی فطرتاً نڈر ہے اور کسی کی طرف سے خائف نہیں''

''حیران ہوں کہ تم دونوں میں سے کون زیادہ بے وقوف ہے؟'' یوسرٹی نے پاؤں پٹخ کر کہا۔ ''اس غاصب نے کہا اور تم نے یقین کر لیا۔ وہ دن دور نہیں جب مصر میں کوئی انقلاب ہوگا اور اس وقت لوگ یہ سمجھیں گے کہ ایسا اس لئے ہوا ہے کہ سیتی تخت و تاج سے محروم کر دیا گیا ہے اور پھر لوگ سیتی کو فرعون بنانا چاہیں گے تو کیا اس وقت آمن میسس خاموش بیٹھا دیکھتا رہے گا! نہیں وہ بہر طور سیتی کو اپنے راستے سے ہٹا دے گا۔ اگر سیتی کا سر اس کے کندھوں پر سلامت رہا تو صرف اس کا ایک سبب ہوگا۔ یعنی یوسرٹی اس ہاتھ کو روک دے گی جو سیتی کو قتل کرنے کیلئے اٹھا ہوگا۔ اگر سیتی کی جان بچی تو میری کوششوں سے بچے گی۔ تم جاؤ۔ مجھے کچھ اور نہیں کہنا ہے۔ میرے احشا میں آگ بھڑک رہی ہے اور دماغ میں بگولے پھنک رہے ہیں۔ اگر میرا شوہر احمق اور پاگل نہ ہوتا تو کل اس کے سر پر تاج رکھا جاتا اور میرے سر پر بھی۔ جاؤ۔ میں تم دونوں کے نام تک سے بیزار ہوں۔''

میں بوڑھے بے کن خوسو سے بھی ملا۔ ہم نے رات کا کھانا اس سرائے میں کھایا جو بڑے ہیکل کے قریب ہے اور اس وقت بے خوسو نے بھی ایک تشویشناک پیشین گوئی کی اور یوں کہا۔

''عن آ! کچھ ہونے والا ہے۔ مصر پر ایسی اداسی اور بے چینی اس وقت بھی طاری نہ تھی جب بربریوں کے حملے کی افواہیں پھیل رہی تھیں۔ عن آ! مصر کی فضا اداس ہے لوگ گھبرائے ہوئے اور پریشان ہیں حالانکہ کوئی نہیں جانتا کہ ایسا کیوں ہے؟ آمن میسس پانچواں شخص ہے جسے میری آنکھیں فرعون بنتے دیکھیں گی۔ میں نے چار فراعنہ کی رسم تاجپوشی دیکھی ہے۔ پہلے کی اس وقت جب میں بچہ تھا اور پانچویں کی رسم تاج پوشی اب دیکھوں گا، لیکن دیوتاؤں کی قسم کسی بھی فرعون کی تاج پوشی کے وقت مصر پر ایسی اداسی طاری نہ ہوئی تھی۔''

''ممکن ہے ایسا اس لئے ہوا کہ تخت پر وہ بیٹھ رہا ہے جو اس کا حق دار نہیں۔'' میں نے یکہا۔

''نہیں نہیں عن آ اداسی آسمان سے اتر رہی ہے، لوگ ڈرتے ہیں حالانکہ نہیں جانتے کہ کیوں؟''

''عبرانیوں کی وجہ سے تو نہیں؟''

''تمہارا اندازہ ایک حد تک صحیح ہے۔ اگر ان عبرانیوں کا قصہ نہ چلتا تو فرعون آمن میسس نہیں سیتی بنتا۔ اس کے علاوہ اس عبرانی لڑکی کے سحر کی داستان بھی عام ہو چکی ہے اور لوگ دیوتا آمن کے بت کی تباہی سے عجیب عجیب شگون لے رہے ہیں۔ شاید تمہیں معلوم نہیں کہ چھ دن بعد آمن دیوتا کا دوسرا بت اسی جگہ رکھا گیا جہاں پہلا بت تھا لیکن دوسرے دن وہ بت اپنے پہلو پر پڑا ہوا ملا۔ اس طرح کہ اس کا سر دیوی موت کی گود میں تھا۔''

''اگر یہ سچ ہے تو میرا پی کو ساحرہ کہنا حماقت ہے کیونکہ اب وہ اس شہر میں نہیں۔''

''بے شک وہ چلی گئی ہے اور اس کا جانا ضروری تھا کیونکہ سیتی بھی چلا گیا۔ لیکن میرا خیال ہے کہ وہ اپنے سحر کا کچھ حصہ یہاں چھوڑ گئی ہے۔ بہر حال وجہ کچھ بھی ہو یہ تو حقیقت ہے ہی کہ سب لوگ حتی کہ فرعون آمن میسس بھی گھبرائے ہوئے اور خائف ہیں عن آ بے کن خوسو نے آواز دبا کر کہا۔ فرعون کو عجیب و غریب خواب نظر آتے ہیں جن کی تعبیر معلوم کرنے کیلئے اس نے ساحر 'کی' کو طلب کیا تھا۔''

''اور ساحر 'کی' نے کیا تعبیر بتائی!''

''کی'' کوئی اطمینان بخش تعبیر نہ بتا سکا سوائے اس کے کہ آمن میسس کا دورِ حکومت بے حد مختصر ہوگا جو اس کی موت پر ختم ہو جائے گا۔''

''یہ تعبیر شاید نئے فرعون کو پسند نہ آئی ہوگی؟''

''بالکل بھی نہیں وہ غصہ ہو گیا اور خیر ہب کو دھمکیاں دینے لگا اور تم جانو عن آ مصر کے سب بڑے ساحر کو دھمکی دینا حماقت ہے اور یہی ساحر کی نے اس سے کہا تو آمن میسس ڈر گیا اور معافی مانگ کر پوچھا کہ اس کے بعد کون فرعون بنے گا۔ کی نے جواب دیا کہ یہ اسے معلوم نہیں حالانکہ اسے معلوم ہے۔''

''تو کون بنے گا فرعون؟'' میں نے پوچھا۔

جواب میں بے کن خوسو نے تھوڑا سا آٹا میز پر بکھیر دیا اور اس پر اپنی انگلی سے دوہرے کے سر والے دیوتا کی تصویر بنائی اور اس کے سر پر دو پر بنائے۔ یہ ہیروگلفی کا ایک لفظ تھا۔ اس نے جلدی سے وہ تصویر مٹادی۔

''سیتی!'' میں نے وہ لفظ پڑھ کے کہا۔ بے کن خوسو ہنسا اور اثبات میں سر ہلا کر بولا۔

''عن آ! بعض دفعہ یوں ہوتا ہے کہ آدمی خود بخود ہی اس مقام تک پہنچ جاتا ہے جہاں پہنچنے کے لئے وہ پیدا کیا گیا ہے لیکن سیتی کے فرعون بننے سے پہلے مصر میں عجیب عجیب باتوں کا ظہور ہوگا عن آ! صرف فرعون کو ہی عجیب خواب نظر نہیں آتے بلکہ پچھلے کئی دنوں سے مجھے بھی ایسے خواب نظر آتے ہیں۔''

''اور کیا دیکھتے ہو تم؟''

''میں نے دیکھا عن آ کہ ایک جم غفیر مصر پر سے گذر رہا ہے جس کے آگے آگے آگ کا ستون ہے جس میں سے دو ہاتھ باہر نکلے ہوئے ہیں ان میں سے ایک ہاتھ نئے فرعون کو گردن سے پکڑے ہوئے ہیں اور دوسرا آمن دیوتا کو اور اس جم غفیر کے پیچھے بادل کا ستون ہے جس میں سے ایک شبیہ جھانک رہی ہے جو موت ہے اور عن آ ہزاروں آدمی، گھوڑے اور رتھ کسی سمندر میں غرق ہو رہے ہیں۔''

اس وقت مجھے وہ دو ستون یاد آ گئے جو میں نے اور شہزادے نے ایک ٹیلے پر کھڑے ہو کر ارض جاشان کے کنارے پر دیکھے تھے اور جن کے بیچ میں سے دو دھیا راستہ گزرتا تھا۔ لیکن میں نے اس کے متعلق بے کن خوسو سے کچھ نہ کہا۔ معلوم ہوتا ہے اس بوڑھے نے میرے خیالات معلوم کر لئے کیونکہ وہ میری آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر بولا۔

''عن آ! تم کبھی خواب نہیں دیکھتے؟ لیکن تمہیں تصور ایسے مناظر ضرور دکھاتا ہے جو آخر کار حقیقت ثابت ہوتے ہیں مثلاً آمن میسس کا فرعون بننا یاد ہے نا وہ منظر جو تم نے..... منفتاح کے دربار میں دیکھا تھا؟ ہاہاہا، ہو ہو تمہیں اور تمہارے آقا کو تو چاند اور اس کی سیمیں شعاعوں کے خواب نظر آتے ہوں گے۔ ہاہاہا ذرا میری لاٹھی اٹھا دینا۔ شب بخیر خیال رہے کل نئے فرعون کی تاجپوشی کے وقت ہم ساتھ ہی بیٹھیں گے۔ تم خلیل فرعون نامزد کئے گئے ہو اور نیا فرعون تمہارا یہ عہدہ نہیں چھین سکتا۔ اچھا بھئی شب بخیر۔''

دوسرے دن مقررہ وقت پر میں دربار کے بڑے کمرے میں پہنچا۔ اسی کمرے میں جہاں پہلی دفعہ میں نے فرعون منفتاح کو دیکھا تھا۔ میں اپنی جگہ پر کھڑا ہو گیا اور میرے لئے جو جگہ مقرر کی گئی تھی وہ تخت سے کافی دور تھی۔ مجھے اپنی جگہ پر کھڑے ہوئے تھوڑی ہی دیر ہوئی تھی کہ بے کن خوسو اپنی لاٹھی ٹیکتا آ گیا۔

''افوہ! بہت دور ہمیں جگہ دی گئی ہے۔'' اس نے کہا۔ ''لیکن ایک طرح سے یہ ٹھیک ہے۔ اگر

دیوتاؤں نے یا عبرانیوں کے خدا نے نئے فرعون پر آگ برسائی تو اس سے ہم محفوظ رہیں گے دیوتاؤں کے ذکر سے یاد آیا'' اس نے سرگوشی میں کہا۔ ''ابھی کوئی ایک گھنٹے پہلے دیوتا فتاح کے ہیکل میں عجیب واقعہ ہوا۔ قدیم رسم کے مطابق شاہی خاندان کے تمام افراد سوائے ایک کے دیوتا کے سامنے سے گذرے اور یہ تو تم جانتے ہی ہو کہ یہ ظاہر کرنے کے لئے بلکہ اس نے شہزادے کو فرعون تسلیم کر لیا دیوتا اس کے سامنے سر جھکا دیتا ہے۔ تو ہوا یوں کہ یوسرٹی آمن میسس کے آگے تھی چنانچہ جب وہ دیوتا کے سامنے سے گذرے تو اس نے سر جھکا دیا اس کے بعد آمن میسس دیوتا کے سامنے آیا اور منتظر کھڑا رہا لیکن دیوتا نے سر نہ جھکایا حالانکہ کاہن قدیم رسم کے مطابق چلائے۔ ''دیوتا خدائے مصر کو سلام کہتا اور مبارکباد دیتا ہے— چند ثانیوں کے انتظار کے بعد آمن میس دیوتا کے سامنے سے ہٹ گیا اس کے بشرے سے خوف و ہراس عیاں تھا۔ اس کے بعد شہزادے دوسرے دیوتا کے سامنے سے گذرے۔ آخر میں منفتاح، جو لنگڑا ہے دیوتا کے سامنے آیا اور لوگوں نے حیرت سے دیکھا کہ دیوتا نے اس کے سامنے سر جھکا دیا۔

''دیوتا ایسا کیوں اور کس طرح کرتا ہے اور وہ بھی غلط موقع پر؟'' میں نے پوچھا۔

''بہتر ہوگا کہ یہ سوال تم کاہنوں سے پوچھو۔ ممکن ہے دیوتا کی گردن میں ٹھیک سے تیل نہ ٹپکایا گیا ہوگا یا شاید کمانیوں میں کوئی خرابی پیدا ہو گئی ہو یا شاید دعائیں غلط پڑھ دی گئی ہوں یا یوں ہو کہ نئے فرعون نے دیوتا کے حضور تحفے گذارنے میں کنجوسی سے کام لیا ہو۔ بہرحال میں دیوتاؤں کے رازوں سے واقف نہیں — ہشت، خدائے مصر تشریف لا رہے ہیں۔''

اس کے ساتھ ہی کسی نظر نہ آنے والے مقام سے باجا بجنے کی آوازیں آنے لگیں اور شاہی خاندان کے افراد۔ کاہنوں اور پجاریوں کی معیت میں آمن میسس کمرے میں داخل ہوا۔ اس کے اس ساتھ اس کی بیوی ''مانور'' تھی جو موٹی اور بھدی عورت تھی اور بڑے بے ڈھنگے پن سے چلتی تھی۔ آمن رع کے کاہن اعلیٰ اور وزیر ہامان نے آگے بڑھ کر نئے فرعون کا استقبال کیا۔ کاہن نے فرعون کا دایاں اور ہامان نے بایاں ہاتھ پکڑ لیا اور اس طرح وہ دونوں اسے تخت تک لے گئے۔ دربار میں جتنے لوگ موجود تھے سجدہ ریز ہو گئے۔ دفعتاً ننگے پھونکے گئے اور ''زندگی..... خون! قوت! فرعون! فرعون!'' کی آوازوں سے کمرہ گونج اٹھا اور تین دفعہ یہ نعرہ لگایا گیا۔

فرعون آمن میسس اٹھا اور میں نے دیکھا کہ اس کے بشرے سے فکر و پریشانی عیاں تھی۔ اس نے حلف کے وہ الفاظ دہرائے جو کاہن کہتا جاتا تھا۔ پھر اس نے اپنے سر پر مصر کا دہرا تاج رکھا اور ہاتھ میں شاہی عصا لیا۔ اور شہزادے اور شہزادیاں اس کے سامنے آنے اور سجدہ کرنے لگیں۔ یوسرٹی نے اس کا ہاتھ چوما سجدہ نہ کیا بلکہ فرعون سے کہا کہ وہ درباریوں کے سامنے اپنی وہ قسمیں اور وعدے دہرا دے جو اس نے مرحوم

فرعون سے کئے تھے۔ فرعون آمن میسس نے بڑی ناگواری سے اور گویا جبراً وہ وعدے اور قسمیں دہرائیں۔

یہ تمام رسومات ادا ہو چکیں اور لوگ فرعون کی تقریر کے منتظر رہے لیکن وہ تقریر نہ کر سکا۔ اسے اس کا موقع ملا ہی نہیں کیونکہ عین اس وقت عبرانیوں کے پیغمبر موسیٰ و ہاروں نہایت اطمینان اور بے خوفی سے کمرے میں داخل ہوئے اور فرعون کے تخت کی طرف بڑھنے لگے۔ وہ فرعون کے تخت کے سامنے جا کھڑے ہوئے اور میں نے دیکھا کہ انھیں دیکھتے ہی فرعون کے بدن میں لرزہ پڑ گیا۔

''اے فرعون۔'' موسیٰ نے کہا ''ہم تیرے پاس آئے ہیں جیسا کہ تجھ سے پہلے فرعون کے پاس آئے تھے۔ اے فرعون! ہم دو اہم باتیں لے کر آئے ہیں۔ دونوں جہاں کے پروردگار کے سامنے جھک جا اور بنی اسرائیل کو اپنی غلامی سے آزاد کر۔''

''اے موسیٰ! تم دونوں کا رب کون ہے؟'' آمن میسس نے فرعون منفتاح کی طرح پوچھا۔

''ہمارے رب تو وہ ایک ہی رب ہے جس نے دنیا اور دنیا کی ہر چیز پیدا کی، جو زمینوں اور آسمانوں کا رب ہے، جس نے سورج، چاند اور ستارے پیدا کئے جو جلاتا اور مارتا ہے جو بڑی قوت والا اور عظیم ہے اور وہ ہے ہمارا رب جو ازل سے ہے اور ابد تک رہے گا۔ اے فرعون! خدا کے سامنے جھک جا ورنہ ان کا عذاب تجھے آ لے گا۔''

''اے موسیٰ اگر تیری بات صحیح ہے اور ایسا ہی ہے جیسا کہ تو کہتا ہے تو ہم سے پہلے والوں کا جن کا عقیدہ تیرے عقیدے کی تائید میں نہ تھا، کیا ہوگا؟ کیا وہ سب عذاب میں گرفتار ہیں؟''

''اے فرعون!'' ہارون نے کہا ''ان پر کیا گذری اور کیا گذری ہے اس کا علم میرے پروردگار کو ہے لیکن یہ سن لے کہ پروردگار بھول چوک اور خطا سے پاک ہے۔ جس نے جو کچھ کیا ہے اس کے معاملے میں کوئی بھول یا ظلم نہ ہوگا۔''

''کیسی عجیب بات کہتا ہے یہ غلام'' آمن میسس نے درباریوں سے کہا۔ ''یاد رکھو میں ہی تمہارا معبود ہوں ——— اور اس نے موسیٰ و ہارون سے کہا ''تمہارا بھی'' اگر مجھے چھوڑ کر کسی اور کو معبود تسلیم کیا تو تم دونوں کو قید میں ڈلوا دوں گا..... اے موسیٰ! وہ وقت بھول گیا جب تو ایک قبطی مار کر فرعون کے خوف سے صحرا کی طرف بھاگ گیا تھا اور اب فرعون کو ہی ڈراتا دھمکاتا ہے۔''

بے شک وہ غلطی مجھ سے ہوگئی تھی۔'' موسیٰ نے کہا۔ ''لیکن اب خدا نے مجھے اپنا رسول بنا کر اور نشانیاں دے کر تیرے پاس بھیجا ہے۔''

''اگر تو سچا ہے تو دکھا کوئی نشانی'' آمن میسس نے ضدی بچے کی طرح کہا۔

اور فوراً ہی موسیٰ نے اپنا عصا زمین پر پھینک دیا جو بھیانک اژدہا بن گیا ساحر کی اور دوسرے جادوگروں نے بھی اپنا اپنا عصا پھینکا اور وہ بھی سانپ بن گئے، لیکن موسیٰ کے عصا نے ان سب سانپوں کو نگل گیا موسیٰ نے آگے بڑھ کر اژدہے کا سر پکڑ لیا تو وہ پھر عصا تھا اور پھر موسیٰ نے یوں کہا کہ اپنا ہاتھ اپنے گریباں میں ڈال کر باہر نکالا تو وہ روشن تھا۔ فرعون اور ہم سب کی آنکھیں چندھیا گئیں اور پھر دفعتاً کمرے میں اندھیرا چھا گیا اور ایسا اندھیرا تھا وہ کہ صحیح معنوں میں ہاتھ کو ہاتھ سجھائی نہ دیتا تھا۔

لوگ خوف دہشت سے چلانے لگے اور انتہائی بدحواسی کے عالم میں دروازے کی طرف بھاگے۔ میں اور بے کن خوسو بھی اس انسانی سیلاب میں تنکے کی طرح بہہ گئے اور جب میں نے باہر نکل کر دیکھا تو آسمان روشن تھا، تاریکی صرف دربار کے کمرے میں چھائی تھی اور باہر آ کر میں نے اطمینان کی سانس لی اور ہر شخص کی جان میں جان آ گئی۔

تو اس طرح ایک افراتفری اور ہنگامے میں آمن میسس کی رسم تاجپوشی ختم ہوئی۔

☆☆

بارھواں باب

جابیز کا پیغام

یہ عجیب بات ہے کہ اس رات نہ تو چراغاں ہوا اور نہ کسی نے نئے فرعون کی تخت نشینی کی خوشی منائی البتہ شاہی محل میں چراغاں ہوا اور امراء نے دعوت کھائی۔ اس رات میں بہت دیر بازار میں گھومتا رہا ہر شخص خائف اور گھبرایا ہوا تھا۔ یکا یک ایک شخص جس کا نصف کے قریب چہرہ چغے کی کلاہ سے چھپا ہوا تھا قریب کہیں سے نکل کر میرے سامنے آ کھڑا ہوا اور کہا کہ وہ میرے آقا سیتی کے لئے ایک پیغام لایا ہے۔ میں نے کہا کہ میں ایسے اجنبیوں سے کوئی پیغام نہیں سنتا جن کا چہرہ چھپا ہوا ہو۔ اس پر اس نے چغے کی کلاہ پیچھے سرکا دی۔ وہ جابیز تھا۔ میں نے اس سے پوچھا کہ اس نے سیتی کا پیغام اپنی قوم کے بزرگوں تک پہنچا دیا تھا۔''

''ہاں۔'' اس نے جواب دیا ''اور عن آ! میری قوم کے بزرگ سیتی سے خفا نہیں ہیں کہ انہوں نے ایک عبرانی کو قتل کر دیا۔ انھوں نے کہا کہ ہمارے پیغامبر کو نہ تو میراپی کو بددعا دینے کی اجازت تھی اور نہ ہی اسے قتل کرنے کو کہا گیا تھا۔ چنانچہ شہزادے نے اسے قتل کر کے کوئی برا کام نہیں کیا وہ پیغامبر نافرمان تھا اور نافرمانوں کی یہی سزا ہے اس کے باوجود قوم کے بزرگوں کا خیال ہے کہ چونکہ وہ میراپی کو بددعا دے چکا ہے اور اب اس کے یہ الفاظ واپس نہیں لئے جا سکتے اس لئے میراپی پر لعنت پڑے گی۔''

''تو پھر میراپی کو کیا کرنا چاہئے؟''

''یہ تو میں نہیں جانتا۔ اگر وہ اپنی قوم میں چلی آئے تو شاید بچ جائے لیکن اس طرح اسے لابان سے شادی کرنا ہوگا، بہر حال یہ فیصلہ میراپی کو کرنا ہے۔''

''اگر تم اُس کی جگہ ہوتے تو کیا کرتے؟''

''غالباً میں کہیں نہیں جاتا اور سیتی کو اپنا بنانے کی کوشش کرتا۔ میراپی کو بھی وہیں رہنا چاہئے یہاں تک کہ بددعا کا اثر اس پر نہ ہو۔ یہ بددعا چونکہ مذہب کے مطابق نہیں دی گئی اس لئے ممکن ہے بے اثر رہے۔ ہائے ہائے عن آ! میراپی بچاری بچپن ہی سے دکھی رہی ہے۔ بہر حال اب بھی وقت ہے کہ وہ کچھ کر لے خصوصاً اس لئے کہ وہ اپنا دل اسے دے چکی ہے جو فرعون بننے والا ہے۔''

''کون فرعون بننے والا ہے؟''

''بس نہ پوچھو۔ بننے والا ہے اور بہت جلد بننے والا ہے۔ وہ جو مصر کے تخت پر بیٹھا ہے منفتاح کی طرح پاگل ہے اور آخر دم تک ہمارے پیغمبروں کا مطالبہ نہ مانے گا۔ صرف سیتی کے دل میں خدا نے ہماری طرف سے رحم ڈال دیا۔ آج تم نے دربار میں جو کچھ دیکھا وہ تو پہلا معجزہ تھا اب دیکھو کیا ہوتا ہے۔ خدا موسیٰ کے ذریعہ کیسے کیسے معجزات ظاہر کرتا ہے۔ بس عقلمند کو اشارا کافی ہے۔ چنانچہ اس کے متعلق اب کچھ نہ پوچھو۔ کیا پیغام لائے ہو؟''

''سنو یہ ہے پیغام۔ چونکہ سیتی عبرانیوں کا دوست ہے اور ان کی حمایت میں اس نے تخت و تاج کو بھی ٹھکرا دیا ہے اس لئے اسے کسی طرح کا خوف نہیں کرنا چاہئے۔ وہ اور اس کے محل میں رہنے والا ہر شخص عذابوں اور بلاؤں سے محفوظ رہے گا۔ اس کے باوجود گمان غالب ہے کہ میراپی کی وجہ سے جسے بددعا دی گئی ہے ممکن ہے اس پر بھی کوئی مصیبت آئے یا اسے کوئی غم مل جائے اب بات یوں ہے میراپی کے لئے بہت ہے کہ وہ سیتی کے گھر میں رہی ہے، لیکن سیتی کے لئے یہ بہتر ہے کہ وہ آنے والی مصیبت یا غم سے بچنے کیلئے میراپی کو اپنے یہاں سے نکال دے۔

''کیسی مصیبت؟ کون سا غم؟ میں نے اس کی گول گول باتوں سے پریشان ہو کر پوچھا لیکن مجھے کوئی جواب نہ ملا۔ جابیز جا چکا تھا۔

جب میں اپنی قیام گاہ کے قریب پہنچا تو میری ملاقات ایک دوسرے شخص سے ہوئی اور انگارہ سی چمکتی ہوئی آنکھوں سے میں نے اسے پہچان لیا، وہ 'ساحر' کی تھا۔

''عن آ!'' اس نے کہا ''تم دو دن بعد ممفس جانے والے تھے لیکن میں دیکھ رہا ہوں کہ ابھی چند منٹوں پہلے ہی تم نے اپنا یہ ارادہ بدل دیا ہے اب تم کل سویرے ہی روانہ ہو جاؤ گے۔''

''یہ تم سے کس نے کہا۔'' میں نے حیرانی سے پوچھا۔ ''بے شک میں دو دن بعد ممفس جانے والا تھا لیکن جابیز سے ملنے کے بعد میں نے اپنا یہ ارادہ بدل دیا۔''

''شاید دیوتاؤں نے کہا کہ تم اپنے آقا کو کوئی پیغام سنانے کے لئے بے چین ہو۔ واقعی وفاداری اور نمک حلالی کا تقاضا یہی ہے اور پھر بے کن خوسو کا کہنا ہے کہ تم صرف سیتی کو ہی نہیں کسی اور کو بھی کوئی پیغام دینا چاہتے ہو۔''

''بے کن خوسو اب بہت بولنے لگا ہے۔ جو بھی منہ پر آتا ہے بس بک دیتا ہے۔ میں نے غصہ ہو کر کہا۔

''آدمی بوڑھا ہو کر باتونی ہو ہی جاتا ہے تو تم رسم تاج پوشی کے وقت موجود تھے، تھے نا؟''

''ہاں وہیں تھا حالانکہ بہت دور کھڑا ہوا تھا لیکن یہ دیکھے بغیر نہ رہ سکا کہ وہ عبرانی پیغمبر تمہارے بھی استاد نکلے۔''

''خیر ایسی کوئی بات نہیں۔ بے شک میں زبردست قوتوں کا مالک ہوں لیکن اس سے مجھے بھی انکار نہیں کہ دوسرے مجھ سے بھی زبردست ہیں۔''

''قوت! میں طنزیہ ہنسی ہنسا۔'' کیا اس کے بجائے لفظ مکاری مناسب نہ ہوگا؟ تم ایک لاٹھی کو سانپ میں کس طرح تبدیل کر سکتے ہو؟ یہ یقیناً شعبدہ ہے اور شعبدے کا دوسرا نام مکاری ہے۔''

''ممکن ہے لفظ مکاری مناسب اور ٹھیک ہو کیونکہ مکاری علم اور تجربے ہی سے تو حاصل ہوتی ہے۔ تم کہتے ہو یہ کام آدمی کے لئے ناممکن ہے حالانکہ آمن دیوتا کے ہیکل میں سب کچھ تم اپنی آنکھوں سے دیکھ چکے ہو۔ چنانچہ عن آ اس کے مقابلے میں، یعنی دیوتا کے بت کو پاش پاش کر دینے کے مقابلے میں لاٹھی کو سانپ بنا دینا تو بے حد آسان کام ہے اتنا آسان کہ یہ تم بھی کر سکتے ہو۔''

''خیر مجھے تو معاف ہی رکھو، میں وقائع نگار ہوں، سپیرا نہیں۔''

''ساحر'' کی'' نے پہلے میری طرف اور پھر اپنی لاٹھی کی طرف دیکھا اور لاٹھی میرے ہاتھ میں دے کر بولا۔

''دیکھو عن آ! غور سے دیکھو یہ کیا ہے؟''

''کیا تم نے مجھے بچہ سمجھ رکھا ہے کہ میں ایک ساحر کی لاٹھی کو نہ پہچان سکوں۔''

''بے شک تم بچہ نہیں ہو لیکن تمہارے مزاج میں بچکانہ پن ضرور ہے۔'' اس نے کہا اور اپنی لاٹھی کی طرف دیکھتا رہا جو میرے ہاتھ میں تھی۔

دفعتاً میرے بدن میں خوف و سنسنی کی لہر دوڑ گئی۔ ساحر' کی' کی لاٹھی میرے ہاتھ میں کلبلانے لگی تھی اور جب میں نے گھبرا کر اس کی طرف دیکھا تو وہ لاٹھی زرد رنگ کا لمبا اور زہریلا سانپ بن چکی تھی اور اس سانپ کی دم میرے ہاتھ میں تھی۔ خوف کی ایک چیخ کے ساتھ وہ سانپ میں نے پھینک دیا ساحر' کی' کی طرف رینگنے لگا اور دوسرے ہی لمحے' کی' کے قدموں میں سانپ کے بجائے اس کی لاٹھی پڑی ہوئی تھی۔

''عن آ! تم مجھے تو شعبدہ باز اور مکار کہتے ہو لیکن لاٹھی کو سانپ تم اپنے ہاتھ میں بناتے ہو۔'' ساحر' کی' ہنسا۔

معلوم نہیں اس کے بعد میں نے کیا کہا اور ساحر' کی' نے کیا جواب دیا۔ البتہ اتنا یاد ہے کہ آخر میں مَیں نے اس سے کہا تھا کہ اگر حقیقت میں وہ زبردست قوتوں کا مالک ہے تو وہ بھی موسیٰ کی طرح اپنے گریباں میں ہاتھ ڈال کر باہر نکالے اور اسے روشن کر دے یا ایسا اندھیرا اتار دے جیسا کہ موسیٰ نے

دربار کے کمرے میں اتارا تھا دفعتاً ساحر' کی' کے چہرے پر کے جذبات میں تغیر ہوا اور اس نے بدلی ہوئی آواز میں کہا۔

''مذاق ہو چکا عن آ! اب ذرا یہ لاٹھی اٹھا کر چاند کی طرف بلند تو کرو۔ نہیں! تم نے انکار کر کے عقلمندی کا ثبوت دیا ہے بے شک چاند کو نہ تو تم بجھا سکتے ہو اور نہ میں۔ تم یقیناً بہت ہوشیار ہو اس لئے کہ اس ساحرہ کے شاگرد ہو جس نے آمن دیوتا کا بت توڑا تھا۔ اس لڑکی نے تمہیں بہت سے اسرار بتائے ہوں گے چنانچہ عن آ میں تم سے پوچھنے آیا ہوں کہ موسیٰ کا ہاتھ کس طرح روشن ہو گیا تھا اور پھر دربار کے کمرے میں اندھیرا کس طرح اور کہاں سے اتر آیا تھا؟''

''غالباً موسیٰ کے خدا کی طرف سے'' میں نے جواب دیا۔

''میرا بھی یہی خیال ہے، لیکن یہ تو بتاؤ اور اگر تم نہیں جانتے تو میرا پی سے پوچھو کہ وہ کون سا زبردست خدا ہے جس نے آمن کے ہیکل میں میرا پی کی مدد کی تھی اور موسیٰ کی دعا پر ایسا گھورا اندھیرا اتار دیا تھا؟ عن آ! میرا خیال ہے کہ مصر میں کچھ ہونے والا ہے موسیٰ اپنے خدا سے عجیب و غریب نشانیاں لے کر آیا ہے شہزادے نے یہ اچھا کیا کہ تخت چھوڑ دیا۔'' اور پھر وہ بھی چلا گیا۔

پھر میں بخیر و خوبی ممفس پہنچ گیا۔ تانیس میں جو کچھ ہوا تھا اور جن لوگوں سے میری ملاقات ہوئی تھی اس کی ایک ایک تفصیل سیتی کو سنادی اور غور و توجہ سے سنتا رہا اور جب میں نے یوسرٹی سے ملاقات کا ذکر کیا اور اس کے کہے ہوئے الفاظ دہرائے تو شہزادہ بہت متاثر ہوا۔

''بے شک مجھ جیسے زوال پذیر آدمی کو کسی سے بھی رحم و ہمدردی کی توقع نہ رکھنی چاہئے۔'' سیتی نے حد اداسی سے کہا۔

''حضور مجھے بھی میری بیوی نے چھوڑ دیا تھا۔ یہ واقعی بڑا زبردست غم اور صدمہ ہے۔''

''نہیں عن آ! مجھے یہ غم نہیں ہے کہ بیوی نے مجھے چھوڑ دیا کیونکہ یوسرٹی کو میں نے کبھی بیوی سمجھا ہی نہیں اور سمجھ بھی نہیں سکتا۔ وہ میری بہن تھی، ہے اور رہے گی اور ہی مجھے غم ہے کہ میری بہن بھی میری نہ ہوئی اور اس میں شاید اس کا کوئی قصور نہیں کیونکہ میری ہی وجہ سے وہ ملکہ نہ بن سکی —— خیر تم واقعات سناؤ —— میں یوسرٹی کا یہ احسان کبھی نہ بھولوں گا۔ اس نے ہر ممکن طریقے سے میری جان بچانے کا وعدہ کیا ہے ممکن ہے کسی دن مجھے عروج حاصل ہو۔''

''کم سے کم جانبیز کا تو ایسا ہی خیال ہے۔'' میں نے کہا اور اسے بتایا کہ عبرانیوں کا خیال ہے کہ سیتی بہت جلد فرعون بنے گا۔ یہ سن کر وہ ہنسا اور اس نے یوں کہا۔

''ممکن ہے عبرانیوں کی پیشین گوئی غلط نہ ہو کیونکہ ان کے پیغمبر جھوٹے نہیں ہیں اب رہا میں

تو مجھے اس کی کوئی پرواہ نہیں چاہے فرعون بن جاؤں یا نہ بنوں میرے لئے کوئی فرق نہ پڑ جائے گا یا ممکن ہے یوں ہو عن آ کہ جابیز ایسی خوشامدانہ پیشین گوئی کر کے اپنا الو سیدھا کرنا چاہتا ہو، وہ پورا کاروباری قسم کا آدمی ہے۔''

''میرے خیال میں ایسی کوئی بات نہیں حضور۔ جابیز سنجیدہ تھا اور اس کی باتوں سے فریب کی بو نہ آتی تھی۔''

''اس نے کچھ اور بھی کہا ہے مثلاً میراپی کے متعلق؟''

اور میں نے جابیز کی پیشین گوئی لفظ بہ لفظ دہرا دی۔

''یہ عبرانی تاجر بعید از قیاس اندازے لگانے کا عادی ہے۔'' اس نے کہا کہ ''میراپی مجھے دل دے چکی ہے لیکن وہ مجھے کیوں دل دینے لگی، ممکن ہے وہ تم سے محبت کرنے لگی ہو عن آیا پھر لابان کے علاوہ کسی دوسرے عبرانی کو چاہنے لگی ہو۔''

''ایں! مجھ سے محبت کرنے لگی ہو۔'' میں نے حیرت سے کہا۔

''کیا تم انسان نہیں ہو! چنانچہ میری مانو اور ذرا بھی دیر کئے بغیر میراپی کا عندیہ لینے کی کوشش کرو۔ ہیں! جھینپ کیوں رہے ہو؟ تم جیسے شادی شدہ اور تجربہ کار شخص کے لئے یہ کوئی مشکل کام نہیں۔ ہاں تو اب تاجپوشی کے متعلق بتاؤ۔''

چنانچہ دل ہی دل میں دیوتاؤں کا شکریہ ادا کر کے کہ گفتگو کا موضوع خود سیتی نے بدل دیا۔ میں نے وہ تمام واقعات سنائے جو دربار میں پیش آئے تھے، لیکن جب میں اسے بتایا کہ موسیٰ کا ہاتھ روشن ہو گیا تھا اور یہ کہ بعد میں گھور اندھیرا اتر آیا تھا اور یہ کہ ساحر کی نے مجھ سے کیا کہا تھا تو یہ باتیں سن کر سیتی بے حد سنجیدہ ہو گیا اور اس نے کچھ سوچ کر یوں کہا۔

''ساحر کی کا خیال غلط نہیں ہے۔ یقیناً مصر میں کوئی انقلاب آنے والا ہے اور یہ انقلاب ارض جاشان سے چلے گا، یہ واقعی اچھا ہوا کہ میں نے تخت چھوڑ دیا۔ میں نہیں جانتا کہ مصر کی قسمت کا فیصلہ کون سا خدا کرے گا اور کیا کرے گا اس سوال کا جواب وقت دے گا۔ اگر ان عبرانیوں کی پیشین گوئیاں صحیح ہیں تو ہم سب یعنی اس محل میں رہنے والے جیسا کہ جابیز نے کہا ہے ——— ہر طرح محفوظ ہیں۔ یہ تماشہ واقعی دیکھنے کے قابل ہو گا۔ جاؤ آرام کرو جا کر تم بے حد تھکے ہوئے معلوم ہوتے ہو۔''

☆☆

تیرھواں باب

اقرارِ محبت

شام بے حد گرم تھی اور پھر صحرائی ہواؤں کی وجہ سے کمرے کی بھی دیواریں تپ رہی تھیں۔ چنانچہ شہزادے کے پاس سے آنے کے بعد میں زیادہ دیر تک اپنے کمرے میں ٹھہر نہ سکا اور باغ میں نکل آیا اور سائبان کے نیچے جس کا ذکر میں پہلے کسی جگہ کر چکا ہوں کہ وہاں ہم تینوں، میں شہزادہ اور میراپی بیٹھا کرتے تھے یوں ہی لیٹ گیا اور اور دیوتا جانیں کب سو گیا۔ جب بیدار ہوا تو رات ہو چکی تھی اور آسمان پر پورا چاند پوری آب و تاب سے چمک رہا تھا کہ اٹھ بیٹھا کیونکہ میں نے کچھ ایسا خواب دیکھا تھا جیسے کوئی عورت چپکے چپکے رو رہی ہے۔

میں چند ثانیوں تک یوں ہی بیوقوفوں کی طرح بیٹھا رہا اور پھر دیکھا کہ سائبان کے سامنے والی پتھر کی نشست پر ایک عورت بیٹھی ہوئی تھی۔ حالانکہ اس کا سر جھکا ہوا تھا اور اس کے لانبے لانبے بال اس کے چہرے پر پڑے ہوئے تھے لیکن میں نے اسے پہچان لیا۔ وہ میراپی تھی اور میں یہ بھی محسوس کئے بغیر نہ رہ سکا اس وقت وہ اداس اور رنجیدہ تھی کیونکہ بار بار اس کے منہ سے ہلکی سی آہ نکل جاتی تھی۔

میراپی کو باغ میں اکیلی دیکھ کر میں بے چین ہو گیا اور مجھے شہزادے کے وہ الفاظ یاد آ گئے کہ ممکن ہے وہ مجھ سے محبت کرتی ہو۔ اور اسی نے مجھ کو مشورہ دیا تھا کہ میں اس بارے میں میراپی کا عندیہ معلوم کروں ——— میں نے سوچا۔ اس وقت بہترین موقعہ تھا۔ اگر میں نے ایسا کیا تو اس میں میرا کوئی قصور نہ ہو گا۔ حالانکہ مجھے یقین تھا کہ میراپی کو مجھ سے محبت نہیں۔ لیکن اسے کسی سے محبت ہے ضرور، میں نے سوچا ——— بے شک اسے مجھ سے محبت نہیں۔ آسمان کی نیلاہٹوں میں شاہین پرواز کر رہے ہوں تو دلدل میں کھڑے ہوئے تعلق کی طرف کون نظر کرے گا؟''

پھر ایک برا اور شیطانی خیال مجھے آیا۔ یہ خیال یقیناً ظلمات کے دیوتا اور خدائے شر ''دوست'' نے میرے دل میں ڈال دیا تھا۔ یوں سوچا میں نے کہ ممکن ہے اس لڑکی کی نظر فضاؤں میں سردار شاہین پر ہی ہو اور وہ اسی کو پسند کرتی ہو، لیکن اگر کوئی اس لڑکی سے کہے کہ اگر وہ اس شاہین کو اپنی محبت کے زور سے نیچے اتار لائی تو وہ صیاد کے ہاتھوں میں ہو گا یا شاید مارا جائے گا۔ چنانچہ اس وقت لڑکی یہ نہ کہے

گی کہ وہ اپنے شاہین کو آزاد اور خوش دیکھنا چاہتی ہے اور جب وہ اسے حاصل نہ کر سکے گی تو کیا کیچڑ میں کھڑے ہوئے تعلق کی طرف متوجہ نہ ہو جائے گی؟''

جابیز نے صاف صاف لفظوں میں کہا تھا کہ اگر میراپی اور سیتی ایک ہوئے تو موخر الذکر میراپی کی وجہ سے کسی مصیبت میں پھنس جائے گا یا اسے کوئی صدمہ برداشت کرنا پڑے گا۔ اگر میں نے جابیز کے یہ الفاظ میراپی کے سامنے دہرا دیئے تو وہ چونکہ عبرانیوں کی پیشین گوئی پر یقین رکھتی ہے اس پر یقین کر لے گی اور پھر.....؟ پھر یہ ہوگا کہ وہ کبھی سیتی کو نقصان پہنچانا پسند نہ کرے گی خواہ وہ دل کے ہاتھوں کتنی ہی مجبور کیوں نہ ہو اور محبت کی آگ میں پھنک ہی کیوں نہ رہی ہو۔ وہ کبھی نہ چاہے گی کہ اس کے محبوب کا بال بھی بیکا ہو اور وہ بھی خود اسی کی وجہ سے اپنے لوگوں میں بھی نہ جائے گی کہ وہاں لابان موجود ہے ـــــ اور پھر میں..... میں..... تو کیا میں اس سے کہہ دوں؟ اگر جابیز یہ بات میراپی سے چھپانا چاہتا تو مجھ سے کیوں کہتا؟ اور اگر وہ اس سے چھپانا بھی چاہتا ہے تب بھی یہ میرا فرض ہے کہ میں میراپی کو خبردار کر دوں کہ محض اس کی اور اس کی محبت کی وجہ سے میرا آقا اور اس کا محسن کسی مصیبت میں پھنس جائے گا۔

تو ایسا تھا وہ خیال اور ایسا تھا وہ شیطانی وسوسہ جو ظلمات کے دیوتا اور خدائے شر و دوست نے میرے دل میں ڈال دیا تھا اور میں نہیں جانتا کہ اس وسوسہ سے میں نے کس طرح چھٹکارا حاصل کیا البتہ اتنا تو یقین سے کہتا ہوں کہ اپنی قوت ارادی اور خلوص کو اس میں ذرا بھی دخل نہیں کیونکہ اس وقت میراپی کی محبت میں اندھا ہو رہا تھا اور اس کے ایک بوسے کے عوض اپنی جان تک دینے کے لئے تیار تھا۔ بہر حال میری کوئی نیکی آڑے آئی یا کسی دیوتا کی مہربانی ہوئی اور میں نے اس وسوسے کو دل سے اکھاڑ پھینکا۔

میں نے جیسے ہوش میں آ کر پھر میراپی کو دیکھا تو اسے اس عالم میں پایا کہ وہ اپنا ہاتھ چاند کی طرف اٹھائے ہوئے تھی۔ میں نے سمجھا کہ دعا مانگ رہی ہے لیکن نہیں دوسرے ہی لمحہ مجھے اس کی ہتھیلی میں کچھ نظر آیا اور وہ چیز وہ پن تھی جو شہزادے نے اسے ارض جاشان میں دی تھی اور جس پر بھنورے کی شکل کا زمرد تھا۔ وہ اسے یوں دیکھنے لگی جیسے وہ اس کی قیمت کا اندازہ لگا رہی ہو۔ وہ بہت دیر تک اس پن کو دیکھتی رہی۔ پھر اس نے چاروں طرف دیکھا اور یہ یقین کر کے وہاں اس وقت کوئی نہیں اس نے وہ پن اپنے ہونٹوں سے لگا لیا اور اس طرح دو تین دفعہ اس نے اس پن کو چوما اور ہر دفعہ نیچی آواز میں، اتنی نیچی آواز میں کہ میں سن نہ سکا، وہ کچھ کہتی رہی اور میری آنکھوں کے سامنے سے پردہ ہٹ گیا۔ اب کسی شک و شبہ کی گنجائش نہ رہی۔ میراپی سیتی کو چاہتی تھی اور میں نے دیوتاؤں کا شکر ادا کیا کہ انھوں نے مجھے بچا لیا۔ اگر میں نے جابیز کا پیغام میراپی کو پہنچا دیا ہوتا، اگر میں نے اظہار محبت کر دیا ہوتا تو دیوتاؤں کی قسم

منہ دکھانے کے قابل نہ رہتا۔

میں نے اپنی پیشانی پر سے پسینہ پونچھا اور وہاں سے ہٹ آنے کا ارادہ کر رہا تھا کہ میری نظر شہزادے سیتی پر پڑی جو میراپی کے پیچھے خاموش کھڑا تھا اور وہ پن اپنے لباس میں ٹانک رہی تھی۔ میں نے پھر وہاں سے ٹل جانے کا ارادہ کیا، لیکن پھر اس خوف سے رکا رہا کہ اگر سیتی نے مجھے دیکھ لیا تو میرا مذاق اڑائے گا۔ چنانچہ اس طرح میں نے ان دونوں کی باتیں سنیں جو سننا نہ چاہتا تھا اور وہ سب کچھ دیکھا جو دیکھنا نہ چاہتا تھا۔

''ایسا تو یہ کون سا ہیرا ہے خاتون جو اسے اس قدر عزیز ہے اور جسے تم یوں چوم رہی ہو؟'' سیتی نے بے حد نرم آواز میں پوچھا۔

میراپی کے منہ سے چیخ نکل گئی اور وہ ہڑبڑا کر اٹھی اور اب اس نے سیتی کو دیکھا۔

''ارے آپ ہیں!'' اس نے کہا۔ اس کے لہجے سے حیرت و خوشی عیاں تھی۔ ''کمرے میں گرمی معلوم ہو رہی تھی اس لئے یہاں چلی آئی۔ بیٹھے بیٹھے چونکہ اکتاہٹ ہونے لگی تھی اس لئے زمرد پر کی تحریر پڑھنے کی کوشش کر رہی تھی۔''

''اور میں نے سوچا کہ تحریر آنکھوں سے پڑھی جاتی ہے ہونٹوں سے نہیں یعنی چوم کر نہیں۔

''تو کامیابی ہوئی تمہیں؟ اجازت ہو تو میں بھی پڑھنے کی کوشش کروں۔''

اور میراپی نے جس کا چہرہ سرخ ہو رہا تھا، پن نکال کر سیتی کی طرف بڑھا دی۔

''یہ پن تو جانی پہچانی معلوم ہوتی ہے۔'' سیتی نے کہا۔

''جی ہاں۔ اس رات جب میں آمن کے ہیکل سے آئی تھی تو یہ پن اپنے سینے پر لگائے تھی۔ آپ کو یاد ہوگا کہ حضور کہ.....''

''میراپی مجھے تکلف اور بناوٹ پسند نہیں۔ اس کے علاوہ اب میں ولی عہد بھی نہیں رہا۔ چنانچہ خود حضور وغیرہ کہہ کر مخاطب نہ کیا کرو۔''

''آہ! میں جانتی ہوں۔ محض میری قوم کی خاطر آپ نے تخت قبول نہ کیا۔ کس زبان سے آپ کا شکریہ ادا کروں!''

''یہ شکریہ وغیرہ تو بعد میں ادا ہوتا رہے گا۔'' سیتی نے ہاتھ ہلا کر کہا۔ یہ وہی پن تو نہیں میراپی جس سے تمہارے پیر کے زخم پر پٹی اٹکائی گئی تھی؟''

''اور یاد پڑتا ہے میراپی کہ یہ پن تمہارے پیر کی پٹی پر ٹانکتے وقت میں نے کچھ کہا بھی تھا یاد ہے کیا کہا تھا میں نے؟''

جی نہیں ـــــ میرا مطلب ہے ـــــ جی ہاں ـــــ آپ نے کہا تھا کہ پورا مصر میرے پیروں تلے ہے۔"

"ہاں۔ یاد آیا۔ افوہ۔ کتنی صحیح اور غلط پیشین گوئی تھی۔"

"یہ کیسے ممکن ہے شہزادے کہ ایک ہی بات بیک وقت صحیح بھی ہو اور غلط بھی؟"

یہ بات تو بڑی آسانی سے سمجھائی جا سکتی ہے، لیکن اس وقت نہیں کیونکہ یہ سمجھانے میں وقت زیادہ لگے گا۔ یہ پن بے حد معمولی اور حقیر سی چیز ہے۔ لاؤ مجھے دے دو۔ اس کے بجائے میں تمہیں کوئی عمدہ سی چیز دوں گا۔ یہ انگوٹھی پسند ہے تمہیں؟ اب چونکہ میں ولی عہد نہیں اس لئے یہ انگوٹھی میرے لئے بیکار ہے اور.....

پن آپ لے لیجئے یہ آ چکی ہی ہے۔ لیکن شاہی انگوٹھی میں نہ لوں گی کیونکہ"

وہ میرے لئے بیکار ہے اور اس چیز کی کوئی قدر و قیمت نہیں ہوتی جو دینے والے کے لئے بیکار ہو۔ یہی کہنا چاہتی تھیں نا تم؟"

"نہیں شہزادے۔ یہ میری انگلی میں نہ آئے گی۔"

یہ تم نے کس طرح کہہ دیا حالانکہ تم نے آج تک یہ انگوٹھی پہنی نہیں؟ بہر حال اگر یہ تمہاری انگلی میں نہ آئی تو یہ تمہاری انگلی کا نہیں انگوٹھی کا قصور ہوگا؟

اور وہ دونوں ہنسے۔ میرا پی نے انگوٹھی نہ لی۔

"عن آ کو دیکھا ہے کہیں؟" سیتی نے پوچھا۔ "میرا خیال ہے کہ وہ تمہیں ہی تلاش کرنے نکلا ہے۔"

"کیوں؟"

"مجھے کیا معلوم۔ تم ہی بتاؤ ایک نوجوان ایک خوبصورت لڑکی کو کیوں تلاش کرتا ہے اور کیوں اس سے ملنا چاہتا ہے؟ ـــــ"

اوہ! یاد آیا۔ عن آ کی ملاقات انیس میں تمہارے چچا سے ہوئی تھی۔ شاید اسی لئے وہ تم سے ملنا چاہتا ہے۔"

مجھے اپنے چچا کے متعلق کچھ نہیں سننا ہے۔ ان کا نام سنتے ہی پچھلی غمناک زندگی کی یاد تازہ ہو گئی ہے"

"میرا پی! کیا تم اپنے لوگوں میں واپس نہ جاؤ گی؟ سیتی نے پوچھا اس کی آواز لرز رہی تھی۔

"ہاں نہ جاؤں گی۔ مجھے بد دعا دی گئی ہے۔ چنانچہ اگر میں اپنے لوگوں میں گئی یا جبراً پہنچائی گئی تو ماری جاؤں گی۔"

"لیکن لابان؟"

"لابان سے مجھے نفرت ہے۔"

خیر لابان کو تو جانے دو۔ لیکن عن آ کو جابیز نے بتایا تھا کہ اس پاگل عبرانی کو تمہیں بد دعا دینے کا کوئی حق نہ تھا اور نہ ہی اسے اس کی اجازت تھی کہ وہ تمہیں قتل کرنے کی کوشش کرے ـــــ بھئی مجھے یاد نہیں کہ اس نے اور کیا کہا تھا۔ تم خود عن آ سے پوچھنا۔"

اس کے باوجود اس کی بد دعا بے اثر نہ رہے گی اور پھر ایک تنہا عورت کس طرح....."

"تو تم تنہا ہو؟"

"قوم سے نکالی ہوئی عورت کا کون ہوتا ہے شہزادے؟"

"میں بھی تو تنہا ہوں میرا پی۔ اس لئے میں بھی نکالا ہوا ہوں۔"

"آپ کی بیوی تو موجود ہیں ہی جو جلد یا بدیر آپ کے پاس آ ہی جائیں گی۔"

"عن آ تمہیں بتائے گا کہ یوسرٹی میری صورت تک سے بیزار ہے کم سے کم اس وقت تک جب تک کہ میں فرعون نہیں بن جاتا۔"

"ایک عورت ایسی پتھر دل کس طرح ہو سکتی ہے۔ شہزادی صاحبہ کے اس رویے سے آپ کو بہت زیادہ صدمہ پہنچا ہوگا۔ میرا پی کے لہجے میں جوش تھا اور ہمدردی بھی۔

یوسرٹی پہلے شہزادی ہے اور پھر عورت۔ چنانچہ وہ دنیا کی ہر عورت سے مختلف ہے۔ اب رہا مجھے صدمہ پہنچنے کا سوال تو بے شک اس کا مجھے رنج ہے کہ چند روزہ دنیا اور شہرت کی خاطر مجھے میری بہن نے چھوڑ دیا۔ بیوی نے نہیں کیونکہ یوسرٹی کو میں نے کبھی اپنی بیوی سمجھا ہی نہیں۔ چنانچہ میرا پی تم بھی تنہا ہو اور میں بھی۔ تم بھی قوم سے نکالی ہوئی ہو اور میں بھی دھتکارا ہوا ہوں۔ مطلب یہ کہ ہم دونوں ایک ہی کشتی پر سوار ہیں۔ ہے نا؟"

میرا پی نے کوئی جواب نہ دیا۔ وہ زمین پر نظریں گاڑے ہی رہی اور سیتی نے رک رک کر یوں کہا۔

ایک خیال آیا مجھے اور اس کے متعلق میں تمہاری رائے معلوم کرنا چاہتا ہوں۔ ایسے دو شخص جو اس بھری دنیا میں تنہا ہوں۔ اگر ایک دوسرے کے قریب آ جائیں تو ان کا احساس تنہائی بہت حد تک کم ہو جائے۔ کیا خیال ہے کہ؟"

"شاید۔ بشرطیکہ ان کا کوئی نہ ہو۔" لیکن میں یہ پہیلی سمجھی نہیں۔"

اس کے باوجود تم نے بالکل صحیح جواب دیا ہے۔ تم بھی اکیلی ہو اور میں بھی اکیلا ہوں۔ اب

اگر ہم دونوں الگ الگ نہ رہیں اور ایک دوسرے کے قریب بہت قریب آ جائیں تو نہ تم رہو گی نہ میں۔

''میں نے ایسی کوئی بات نہیں کہی!'' میراپی نے چند قدم پیچھے ہٹ کر کہا۔

''بیشک نہیں کہی۔ تمہاری طرف سے میں نے کہہ دی۔ سنو میراپی مصر کے لوگ مجھے بے حد عجیب بلکہ پاگل سمجھتے ہیں۔ اسی لئے میں نے آج تک کسی لڑکی سے محبت نہیں کی اور نہ ہی کوئی ایسی لڑکی ملی جس سے مجھے محبت ہو جاتی اور یہاں میراپی نے سوالیہ نظروں سے سیتی کی طرف دیکھا۔ موخر الذکر نے اپنی بات جاری رکھی۔ ''تھوڑے ہی عرصہ میں جب میں ارض جاشان کے سفر کی تیاریوں میں مصروف تھا تو ساحر' کی' اور بے کن خود میرے پاس آئے تھے۔ تفصیل تمہیں عن آ سے معلوم ہو گی۔ شاید اس نے یہ سب باتیں تحریر کر لی ہوں — ساحر' کی' خیر ہب ہے حالانکہ عبرانی پیغمبروں کے سامنے اس کی ایک نہیں چلتی۔ خیر تو اس نے پیشین گوئی کی تھی کہ ارض جاشان میں میری ملاقات ایک ایسی لڑکی سے ہو گی جسے میں چاہنے لگوں گا۔ اس نے یہ بھی کہا تھا کہ یہ لڑکی میرے لئے مسرتوں کا تحفہ لائے گی۔ شہزادہ دفعتاً خاموش ہو گیا۔ شاید اسے ساحر کی کے یہ الفاظ اور جاپیز کی پیشین گوئی بھی یاد آئی تھی کہ یہ لڑکی اس کے لئے غم بھی لائے گی۔ چند ثانیوں تک کی خاموشی کے بعد اس نے کہا۔ ساحر کی نے یہ بھی کہا تھا کہ میں اس لڑکی کو صدیوں سے جانتا ہوں۔''

''یہ کیسے ممکن ہے؟'' میراپی چونک کر کہا۔

''یہی میں نے ساحر کی سے پوچھا تھا لیکن کوئی اطمینان بخش جواب نہ دے گا۔ بہر حال میں ارض جاشان کے لئے روانہ ہو گیا اور وہاں میری ملاقات ایک لڑکی سے ہوئی۔''

''پہلی دفعہ؟''

''نہیں تیسری دفعہ''

میراپی نے دونوں ہاتھوں سے اپنا چہرہ ڈھانک لیا۔

''اور میں اس سے محبت کرنے لگا ہوں ور مجھے یوں محسوس ہوا جیسے میں اسے صدیوں سے جانتا ہوں۔''

نہیں۔ نہیں۔ یہ سچ نہیں ہے۔ آپ مجھے بنا رہے ہیں۔ میراپی نے سرگوشی میں کہا۔

یہ سچ ہے میراپی۔ حالانکہ اس کا احساس مجھے ابھی ابھی ہوا ہے —— میراپی وہ لڑکی تم ہی ہو۔ میں یہ نہ کہوں گا۔'' سیتی نے بے حد جذباتی لہجے میں کہا کہ تم دنیا کی حسین ترین لڑکی ہو اور نہ یہ کہ تم دنیا کی ہر عورت سے زیادہ زیرک، ہوشیار اور سگھڑ ہو۔ حالانکہ میں تمہیں ایسی ہی سمجھتا ہوں۔ تم کیسی بھی ہو اور جو بھی ہو میراپی میں تمہیں چاہتا ہوں۔ میں تمہیں مصر کا تخت نہیں دے سکتا البتہ اپنا دل پیش کر سکتا

ہوں اور کر رہا ہوں —— کہو میراپی کیا تم میری اس پیش کش کو قبول کر سکتی ہو؟ جواب دینے پہلے یہ سن لو کہ تم میری قید میں نہیں ہو اور نہ ہی تمہیں مجھ سے ڈرنا چاہئے تمہارا جواب چاہے میری امیدوں کا خون ہی کیوں نہ کر دے میں وعدہ کرتا ہوں کہ جب تک زندہ ہو تمہاری حفاظت کرتا رہوں گا اور تمہارا دوست رہوں گا۔ میں مستقبل کے متعلق کچھ نہیں جانتا۔ مجھے ممکن ہے عروج حاصل ہو اور میرے ساتھ تمہیں بھی لیکن یہ ممکن ہے کہ میری وجہ سے تمہیں غربت اور غریب الوطنی کی سختیاں برداشت کرنی پڑیں۔ ممکن ہے میرے ساتھ تمہیں بھی اس دنیا سے چھوڑنا پڑے۔ لیکن ہر حال میں میری محبت قائم رہے گی۔ اس میں کوئی فرق نہ آئے گا۔ ہاں اب کہو اے بنی اسرائیل کے چاند۔''

اپنے چہرے پر سے ہاتھ ہٹا کر میراپی نے سیتی کی طرف دیکھا۔

''نہیں۔ شہزادے ایسا نہیں ہو سکتا۔'' اس نے گلوگیر آواز میں کہا۔

''تمہارا مطلب ہے کہ تم چاہتی ہو کہ ایسا نہ ہو؟''

''میں نے کہا ہے کہ ایسا نہیں ہو سکتا ممکن ہی نہیں۔ میں عبرانی ہوں اور آپ مصری.....''؟

''تو کیا ہوا بہت سی عبرانی عورتوں نے مصریوں سے شادیاں کر لی ہیں۔''

''پھر میں لابان کی منگیتر ہوں اور اسی پر سے شادی کرنے پر مجبور۔''

''میں بھی شادی شدہ ہوں میراپی۔''

''آپ کی بات اور ہے۔ اس کے علاوہ مجھے بددعا دی گئی ہے۔ چنانچہ میں آپ کے لئے مسرتوں کا نہیں جیسا کہ ساحر کی نے کہا تھا، بلکہ شاید غموں کا اور دکھوں کا تحفہ لاؤں گی یا کم سے کم مسرتوں کے ساتھ دکھ۔''

''معلوم ہوتا ہے عن آنے'' — سیتی نے کہنا شروع کیا لیکن پھر فوراً ہی سنبھل کر بولا۔

''میراپی! پوری دنیا میں ایک شخص ایسا نہ ہو گا جسے سکھ ہی سکھ ملے ہوں اور جو دکھوں سے نا آشنا ہو؟''

''بے شک زندگی میں سکھ بھی ہوتے ہیں اور دکھ بھی لیکن میں اپنے ساتھ دکھ لائی ہوں، اس کا ثانی دنیا میں نہ مل سکے گا۔ مجھے بددعا دی جا چکی ہے اور جلد یا بدیر اس کا اثر ظاہر ہو گا، اور سب سے بڑی بات تو یہ ہے کہ میں اپنے پروردگار کو چھوڑ کر آپ کے دیوتاؤں کی پرستش نہیں کر سکتی۔ آپ کے اور میرے درمیان بد کی تلوار لٹک رہی ہے اور مذہب کی خلیج حائل ہے اور پھر..... اگر میں نے آپ کے قریب آنے کی کوشش کی تو وہ تلوار مجھ پر ہی نہیں آپ پر بھی گرے گی۔ مجھے اپنی پرواہ نہیں سیتی لیکن اگر آپ کو.....''

اور وہ رونے لگی۔

''میراپی۔'' سیتی نے اس کے دونوں ہاتھ پکڑ لئے اگر تمہارا جواب انکار میں ہوا تو آئندہ

سے میں تمہیں پریشان نہ کروں گا۔ ہاں اب بتاؤ ——— کیا تم بھی مجھ سے محبت کرتی ہو؟''

''ہاں۔'' اس نے شرما کر جواب دیا۔ ''اسی دن سے جس دن سے کہ آپ کو پہلی دفعہ میں نے تانیس میں دیکھا تھا۔ آہ شہزادے میرا جسم، میری جان، میری روح اور ہر وہ چیز جس نے مجھے عورت بنایا ہے آپ کی ہے۔ میں کبھی کسی دوسرے سے محبت نہ کروں گی اور کبھی کسی کی نہ ہوؤں گی، لیکن پھر بھی ہمیں الگ رہنا ہے ——— محض تمہاری بہتری کی خاطر ——— میرے شہزادے تمہاری بہتری کی خاطر۔''

تو پھر تم میری خاطر اپنے دل پر جبر کر رہی ہو؟''

''ہاں تمہاری خاطر۔''

''اگر ایسا ہی ہے۔'' سیتی نے ہنس کر کہا۔ ''تو کیا میں تمہاری خاطر تکلیفیں برداشت نہیں کر سکتا؟ بیوقوف لڑکی! اتنی سی بات نہیں سمجھ سکتیں کہ دنیا میں صرف ایک ہی ایسی چیز ہے جسے پا کر انسان ہر چیز سے بے نیاز ہو جاتا ہے۔ یعنی محبت۔ محبت میں دکھ بھی مزیدار معلوم ہوتے ہیں اور مصائب ہنسی کھیل۔ تم کہتی ہو ہمارے درمیان مذہب کی خلیج حائل ہے اور یہ حقیقت بھی ہے کہ تم ایک خدا کی پرستش کرتی ہو اور میں مصر کے دیوتاؤں کی۔ لیکن میرا پی، میری پیاری مذہب کا تعلق جسم سے نہیں روح سے ہے اور میرے خیال میں روح کا کوئی مذہب نہیں ہوتا۔ کم سے کم میں تو یہی سمجھتا ہوں۔ خیر تم اپنے مذہب پر قائم رہو اور میں اپنے مذہب پر۔ تمہارے خدا کو یہ بات تو بری نہ معلوم ہوگی نا؟ غالباً وہ یہی چاہتا ہے کہ انسانوں میں، ہر طرح کے انسانوں میں رشتہ قائم ہو۔ تم کہتی ہو کہ تمہارا خدا سب کو پیدا کرنے والا ہے۔ چنانچہ مجھے بھی اسی نے پیدا کیا ہے۔ یہ اور بات ہے کہ میں اب تک اپنے پیدا کرنے والے کو پہچان نہیں سکا، لیکن یہ حقیقت ہے کہ میرا پی کہ اب مصر کے دیوتاؤں پر سے میرا اعتقاد اٹھ گیا ہے، لیکن باپ دادا کا مذہب چھوڑتے شرم آتی ہے ——— بہر حال ہماری یہ محبت جو ہوگئی ہے خدا کی مرضی سے ہوگئی ہے۔ چنانچہ مبارک ہے۔ اس میں نہ تمہارا قصور ہے اور نہ میرا۔ بس آنکھ بند کر کے کشتی کو مندھار میں ڈال دو دیکھیں کون سے کنارے لگتی ہے۔''

میں نے گردن گھما کر دیکھا تو میرا پی سیتی کی آغوش میں تھی اور دونوں کے لب آپس میں ملے ہوئے تھے اور اتنا طویل بوسہ تھا وہ کہ میں اکتا گیا۔

اس طرح مصر کے شہر ممفس میں شہزادہ سیتی اور میرا پی جو بنی اسرائیل کا چاند کہلاتی تھی، ہمیشہ ہمیشہ کے لئے ایک دوسرے کے ہو گئے۔

☆☆

چودھواں باب

نیل احمر

دوسرے دن میں نے سیتی سے کہا کہ وہ مجھے تھیس جانے کی اجازت دے، کیونکہ وہاں چند مسودات ایسے ہیں جن کی میں نقل کرنا چاہتا ہوں اور چند دوسرے مسودات فروخت بھی کئے جا رہے ہیں اور یہ کہ ان مسودات کو وہ پڑھنا پسند کرے گا۔ سیتی نے جواب دیا کہ اس کی ایسی کوئی جلدی نہیں ہے، اس پر میں نے کہا کہ ممکن ہے کوئی دوسرا ان مسودات کو خریدے اور ہم یوں ہی رہ جائیں۔

''عن آ! میری خاطر تم طول طویل سفر کرنے لگے ہو۔'' اس نے کہا اور پھر مجھے گھور کر دیکھا اور میری دلی کیفیت معلوم کر لی جیسی کہ میں اس کی معلوم کر لیا کرتا تھا، اور اسے معلوم ہو گیا کہ گزشتہ رات جو کچھ ہوا میں اس سے بے خبر نہیں ہوں۔ چنانچہ اس نے بڑی لجاجت سے کہا۔

''عن آ! میرے مشورے پر عمل کر کے اگر پہل تم نے کی ہوتی تو شاید.....''

''یہ اچھا ہی ہوا کہ میں نے پہل نہ کی ورنہ منہ دکھانے کے قابل نہ رہتا۔''

''بہت اچھا جاؤ۔ دیوتا تمہارے ساتھ ہوں اور دیکھو مسودات نقل کرنے میں زیادہ دن نہ لگانا۔ یہ کام تو کوئی بھی وقائع نگار کر سکتا ہے میرا خیال ہے مصر میں کچھ ہونے والا ہے اور اس وقت مجھے اور کسی اور کو بھی تمہاری ضرورت ہوگی۔

میں اپنے آقا اور ''کسی اور کا'' مشکور ہوں'' میں نے جواب دیا۔

جب میں سامانِ سفر درست کر رہا تھا اور زادِ راہ کے انتظامات میں مصروف تھا تو معلوم ہوا کہ اس کی کوئی ضرورت نہیں، کیونکہ ایک نوبیائی غلام نے آ کر اطلاع دی کہ شہزادے کا ذاتی بجیرہ نیل میں تیار کھڑا ہے۔ چنانچہ اس بجیرے میں میں نے تھیس کا سفر ایک شہزادے کی سی شان میں کیا اور جس شہر اور بستی کے قریب سے یہ بجیرہ گزرتا لوگ کنارے پر جمع ہو کر خوشی کے نعرے لگاتے، کیونکہ جیسا کہ میں نے کہا ہے مصر پر آمن میسس کی حکومت تھی لیکن لوگوں کے دلوں پر سیتی کی۔ بہت سے لوگوں نے مجھ سے کہا کہ سیتی تخت سے کیوں محروم کر دیا گیا اور جب میں نے انھیں عبرانیوں کا قصہ سنایا تو ان لوگوں نے کہا۔

''شہزادۂ مصر یہاں آجائیں ہم ان کے ساتھ ہیں۔''

میں جواب میں کوئی مناسب بات کہہ دیتا کیونکہ جانتا تھا کہ فرعون آمن میسس کے جاسوس میرے پیچھے لگے ہوئے تھے اور ایک ایک بات کی خبر اسے پہنچا رہے تھے۔

اس طرح میں تھیس پہنچ کر اس عالیشان مکان میں ٹھہرا جو سیتی کی ملکیت تھا۔ یہ مکان شاہراہ ابول الہول کے نکڑ پر تھا۔ یہ شاہراہ سیتی کے مکان سے شروع ہو کر تھیس کے سب سے بڑے ہیکل تک جاتی تھی۔

راتوں کو میں اکثر اس شاہراہ پر گھوما کرتا۔ کبھی کبھی نیل کے دوسرے کنارے پر بھی چلا جاتا جہاں فراعنہ کی آخری آرام گاہ میں عظیم الشان احرام ہیں۔ وہاں خاموشی اور سکون ہے۔ جب میں فرعون گیا تھا تو اس وقت تک فرعون منفتاح کا مقبرہ بند نہ کیا گیا تھا۔ چنانچہ ایک کاہن کو ساتھ میں لے کر اس مقبرے میں گیا۔ بہت سے دالانوں اور کمروں سے گزر کر ہم آخری بڑے کمرے میں پہنچے جس میں رکھے ہوئے منقش تابوت میں فرعون منفتاح ابدی نیند سو رہا تھا۔ وہی فرعون منفتاح جسے ابھی چند روز پہلے ہی میں تخت پر بیٹھے دیکھ چکا تھا۔ وہی فرعون منفتاح جو خدائے مصر اور مصریوں کی قسمتوں کا مالک تھا۔ وہی فرعون منفتاح جو عبرانیوں کے حق میں ظالم تھا۔ وہی فرعون اس تابوت میں بے جان پڑا تھا اور نہیں جانتا تھا کہ مصر میں کیا ہو رہا ہے اور کیا ہونے والا ہے۔

اس طرح پورے دو ۲ مہینے میں نے تھیس میں گزارے۔ اس عرصہ میں مَیں نے تمام مسودات نقل کر لئے اور بہت سے خرید لئے۔ میرا کام پورا ہو چکا تھا لیکن میں تھیس میں چند دنوں تک اور بھی رکنا چاہتا تھا لیکن شہزادہ کا پیغامبر آیا اور کہا کہ ''سیتی نے مجھے طلب کیا ہے۔'' تین دن بعد دوسرا پیغامبر آیا اور اس نے سیتی کے یہ الفاظ کہے۔

تم سمجھ رہے ہو عن آ چونکہ میں اب ولی عہد نہیں رہا اس لئے اب تم میرا حکم ٹال سکتے ہو؟ اگر ایسا ہی ہے عن آ تو یاد رکھو کہ ہر دن یکساں نہیں ہوتا، بہت جلد میں عروج پاؤں گا اور اس وقت تمہاری آج کی حکم عدولی کو یاد کروں گا عن آ! میرے دوست! فوراً آؤ۔ میں تنہائی محسوس کر رہا ہوں اور کوئی ایسا نہیں جس سے دو باتیں کر سکوں۔''

جواب میں مَیں نے کہلا بھیجا کہ میں جلد از جلد ممفس پہنچنے کی کوشش کروں گا۔ لیکن یقین سے نہیں کہہ سکتا کہ کب پہنچوں گا کیونکہ اس کا انحصار موافق یا ناموافق ہوا پر ہے — اور ممفس کے لئے روانہ ہونے سے دو دن پہلے ایک ایسا واقعہ ہوا جس کی وجہ سے پھر تھیس میں میرا دل نہ لگا۔

ہوا یوں کہ ایک رات میں بڑے ہیکل سے گھر لوٹ رہا تھا کہ ایک عورت جو رنگ برنگی کپڑے پہنے تھی اچانک کہیں سے نکل کر مجھ سے لپٹ گئی۔ میں نے اپنے آپ کو چھڑانے کی کوشش کی تو

وہ مجھ سے زور سے لپٹی اور اب میں نے دیکھا کہ وہ نشے میں تھی۔ اس نے پوچھا، اور اس کی آواز مجھے جانی پہچانی معلوم ہوئی کہ کیا میں اسے کہیں لے جانا پسند نہ کروں گا۔ وہ مجھ سے کچھ زیادہ نہ لے گی۔ اور پھر پوچھا کہ وہ شخص جو شہزادہ سیتی کے مکان میں ٹھہرا ہے کون ہے؟ میں نے بتایا اس کا نام عن آ ہے''

''عن آ! ایک عن آ کو تو میں بھی جانتی تھی کبھی۔'' اس نے کہا ''عرصہ ہوا کہ میں نے اسے چھوڑ دیا۔''

''کیوں؟'' میں نے اسے پہچاننے کی کوشش کرتے ہوئے کہا۔

اس لئے کہ وہ اوّل درجہ کا احمق اور گدھا تھا۔ بس کتابوں کا کیڑا تھا۔ انسان تو تھا ہی نہیں۔ میری ایک شخص سے ملاقات ہوئی اور میں اس کے ساتھ بھاگ گئی اور پھر وہ شخص مجھے چھوڑ کر بھاگ گیا جس طرح کہ میں عن آ کو چھوڑ کر بھاگ آئی تھی۔''

''اور عن آ کا کیا بنا؟''

دیوتا جانیں کیا بنا! شاید وہ اسی طرح کتابوں میں دفن رہا یا شاید دوسری بیوی تلاش کرنے لگا اور اگر اسے دوسری بیوی مل گئی ہے تو مجھے اس بیچاری کی حالت پر رحم آتا ہے۔ تھیس آیا ہوا عن آ اگر وہی عن ہے تو کافی امیر ہو گیا ہے۔ چنانچہ اب میں اس کے پاس جاؤں گی اور کچھ نہیں تو وہ میرے کھانے پینے اور کپڑے لتے کا تو ضرور انتظام کر ہی دے گا۔ کم سے کم اتنا کہ میری بقیہ زندگی آرام سے بسر ہو؟''

''کوئی اولاد ہے تمہاری؟''

ایک لڑکی تھی۔ شکر ہے کہ وہ مر گئی۔ اگر زندہ ہوتی تو وہ بھی میری طرح سڑکوں پر ماری ماری پھرتی اس نے ہچکی لے کر کہا اور پھر پیار و محبت کی باتیں کرنے لگی جیسی کہ رنڈیاں کرتی ہیں۔ وہ مجھ سے لپٹنے اور مجھے اندھیرے کونے کی طرف دھکیلنے لگی۔

''اس طرف چلو، اس طرف۔ وہاں کوئی نہیں۔'' وہ بڑبڑا رہی تھی۔

میں اپنے آپ کو اس سے چھڑا رہا تھا اور وہ مجھے پیچھے دھکیل رہی تھی اور اس کوشش میں اس کے سر پر سے ٹوپی سرک گئی اور میں نے دیکھا کہ —— وہ میری بیوی تھی۔ حالانکہ کثرت شراب نوشی سے اس کا چہرہ پھول گیا تھا، لیکن وہ اب بھی پہلے کی طرح ہی حسین تھی۔ میں کانپ گیا اور بدلے ہوئے لہجے میں جو میں شروع سے ہی اختیار کئے ہوئے تھا، کہا:-

''خاتون! میں اس عن آ کو جانتا ہوں، وہ مر چکا ہے — چنانچہ اب تم بیوہ ہو۔ میں چونکہ اس کا دوست ہوں اس لئے —— یہ لو اور کپڑے خرید کر بدن ڈھانپو۔ میں نے چغے میں سے سونے کے سکّوں کی تھیلی نکال کر اس کی طرف بڑھا دی۔ اس نے میرے ہاتھ سے تھیلی جھپٹ لی۔ تھیلی کا منہ کھل کر

مٹھی بھر سکے نکالے اور انہیں تاروں کی روشنی میں دیکھ کر بولی:۔

''زندہ عن آسے تو مردہ عن آ ہی اچھا ہے۔ یہ اچھا ہوا کہ وہ مر کر وہاں پہنچ گیا جہاں اس کی لڑکی گئی ہے، کیونکہ وہ اپنی لڑکی کو اتنا چاہتا تھا کہ میری طرف متوجہ ہوتا ہی نہ تھا۔ چنانچہ اسی نے مجھے ان حالوں تک پہنچایا ہے۔ اگر وہ زندہ رہتا اور ایسا ہی احمق رہتا تو کوئی عورت اس کے ساتھ نہ رہتی۔ وہ کبھی عورت اور اس کے جذبات کو سمجھ ہی نہ سکا۔ عن آ کے دوست! تمہارا شکریہ۔ تم نے مجھے اتنا کچھ دے دیا ہے کہ اب میں آسان سے اپنے لئے تیسرا شوہر تلاش کرلوں گی۔'' اور وہ وحشیوں کی طرح ہنستی اور لڑکھڑاتی ایک طرف چلی گئی۔

چنانچہ اس واقعہ کے بعد میری طبیعت ایسی اچاٹ ہوئی کہ میں تھیس میں ٹھہر نہ سکا۔ روانہ ہونے سے پہلے میں نے بہت سا روپیہ بھجوا دیا تھا کہ وہ اپنی بقیہ عمر آرام سے بسر کر سکے، لیکن وہ اس قسم کی عورت نہ تھی۔ چنانچہ اس نے ایک تاجر سے شادی کرلی۔ لیکن جلد ہی اسے بھی کنگال کر دیا چنانچہ وہ تاجر بھی اسے چھوڑ کر کہیں چلا گیا اور وہ پھر ویسی ہی شرمناک زندگی گزارتی رہی یہاں تک کہ فرعون، سیتی دوم کے دور حکومت میں ایک موذی مرض میں مبتلا ہو کر مر گئی اور اسے آخر تک معلوم نہ ہوا کہ سیتی کا خاص وقائع نگار ہی عن آ تھا جو اس کا شوہر تھا اور یہاں میں اپنی بیوی کی کہانی ختم کرتا ہوں۔

چنانچہ میں ملول و اداس دل لئے تھیس سے روانہ ہوا۔ تیسری رات ہمارا بجیرہ ایک بڑی سی کشتی کے پہلو میں لنگر انداز ہوا۔ اس کشتی میں فرعون کا ایک افسر جسے میں جانتا تھا کسی کام سے تھیس جا رہا تھا۔ یہ افسر بے حد خوفزدہ اور پریشان معلوم ہوتا تھا۔ چنانچہ میں نے اس سے پوچھا کہ اس کے پیچھے کیا خبریں ہیں۔ جواب میں اس نے مجھے اپنے ساتھ آنے کا اشارہ کیا۔ ہم ساحل پر آ گئے اور کنارے پر کے کھجوروں کے جھنڈ میں پہنچے اور ایک گرے ہوئے درخت کے تنے پر بیٹھ کر اس افسر نے بتایا کہ تانیس میں عجیب واقعات ہو رہے ہیں۔

اور جو کچھ اس نے بتایا وہ یوں تھا۔

موسیٰ اور ہارون ایک بار پھر فرعون کے دربار میں آئے۔ فرعون نے اس خوف سے کہ مبادا وہ بھی منفتاح کی طرح اچانک مر جائے عبرانیوں کے قتل کا ارادہ فی الحال ترک کر دیا تھا اور انہیں اپنے حال پر چھوڑ دیا تھا۔ اس کے باوجود موسیٰ و ہارون نے وہی مطالبہ کیا جو پہلے بھی کر چکے تھے۔ یعنی عبرانیوں کو فرعون کی غلامی سے آزاد کر دیا جائے اور انہیں مصر سے نکل جانے دیا جائے۔ فرعون آمن میسس نے پہلے کی طرح انکار کر دیا۔ چنانچہ دوسرے دن علی الصبح جب فرعون دریائے نیل کی سیر کو گیا تو موسیٰ و ہارون پھر وہاں آئے اور موسیٰ نے یوں کہا:۔

''اے فرعون میں خدا کا بندہ اور اس کا رسول ہوں اور اس کی طرف سے نشانیاں لے کر آیا ہوں۔ اے فرعون! سرکشی سے باز آ۔ گناہوں سے توبہ کر اور خدا کے سامنے جھک جا اور عبرانیوں کو جانے دے۔''

فرعون ہنسا اور کہا۔

''موسیٰ تو کیا نشانیاں لایا ہے؟ چھڑی کو سانپ بنا دینا معمولی شعبدہ ہے جسے ہمارے یہاں کے ساحر بھی کر سکتے ہیں، کون ہے تیرا خدا میں نہیں جانتا سوائے اس کے کہ میں تیرا خدا ہوں۔ چنانچہ اے موسیٰ تو جھک جا میرے سامنے۔''

''فرعون! بڑائی کا بول نہ بول۔ مبادا خدا کے غضب میں مبتلا ہو جائے۔'' ہارون نے کہا۔

''ہارون یہ تو کہہ رہا ہے؟ تو جس کا رنگ دھوپ میں جھلس گیا ہے اور اینٹیں تھاپتے تھاپتے جس کی ہتھیلیاں سخت ہو گئی ہیں۔ تو مجھے ڈراتا ہے؟ اے ہارون سنبھل جا اور تو بھی اے موسیٰ مبادا میرا قہر تجھے فنا کر دے۔۔۔ موسیٰ! میں بھی تو دیکھوں کہ کیا نشانیاں لایا ہے تو۔''

''فرعون! خدا کے غضب کو دعوت نہ دے۔'' موسیٰ نے کہا۔

''میں خدا ہوں اور تجھے میرے غضب سے ڈرنا چاہئے۔'' فرعون کڑک کر بولا۔

پھر موسیٰ نے اپنا عصا نیل کے پانیوں پر مارا اور نیل کا پانی خون ہو گیا۔ ساحر کی اور اس کے شاگردوں نے بھی ایسا ہی کیا، پانی اور بھی سرخ ہو گیا۔ یہ چھ دن پہلے کا واقعہ تھا اور افسر نے قسم کھا کر کہا کہ یہ خون نیل کے بہاؤ کے خلاف بڑھ رہا ہے۔

یہ کہانی سن کر میں ہنس پڑا۔

''یقین نہیں آتا تمہیں؟ بہت اچھا۔ آؤ اپنی آنکھوں سے دیکھ لو۔'' اس نے کہا اور مجھے اپنی کشتی میں لے گیا۔ میں نے دیکھا کہ کشتی کے ملاح سراسیمہ اور پریشان تھے۔

وہ مجھے کشتی کے پچھلے حصے پر لے گیا۔ جہاں پانی بھرنے کا بڑا سا پیپا رکھا ہوا تھا۔ میں نے اس میں جھانک کر دیکھا تو بھونچکا رہ گیا۔ پیپا خون سے لبالب بھرا ہوا تھا اور اس خون میں ایک مردہ مچھلی اوندھی پڑی تھی اور پیپے میں سے تیز بدبو کے بھبکے اٹھ رہے تھے۔

''یہاں سے کوئی پانچ گھنٹے کی مسافت پر یہ پانی خود میں نے دریا میں سے بھرا تھا۔'' افسر نے کہا۔ ''لیکن دیوتاؤں کا شکر ہے کہ اب ہم اس خونی پانی کو پیچھے چھوڑ آئے ہیں یہ دیکھو۔''

اس نے مشعل اٹھا کر کشتی کی دیوار پر رکھ دی۔ میں نے جھک کر دیکھا تو کشتی کی دیواروں پر سرخ خون جما ہوا تھا۔

''وقائع نگار۔'' اس نے کہا۔ ''جتنے بھی برتن تمہارے پاس ہیں پانی سے بھر لو۔ مبادا کل ہی تم

اور تمہارے ساتھی مارے پیاس کے زبانیں لٹکائے اور تڑپتے نظر آئیں۔"

مزید گفتگو کئے بغیر ہم ایک دوسرے سے رخصت ہوئے۔ آدھی رات کے قریب افسر کے جہاز نے لنگر اٹھایا اور موافق ہوا کے سہارے تھیس کی طرف چل پڑا — اب رہا میں تو میں نے افسر کے مشورے پر عمل کیا اور ہر برتن میں پانی بھروالیا۔ چپو چلانے والے اور دوسرے ملازم شاید مجھے پاگل سمجھنے لگے تھے۔ بہرحال انھوں نے کچھ کہا نہیں۔

پو پھٹنے سے کچھ پہلے میں نے لنگر اٹھانے کا حکم دیا۔ میں نے عرشے کی دیوار پر سے جھک کر دیکھا تو نیل کا پانی کچھ گلابی گلابی معلوم ہوا جیسے صبح کی سنہری کرنوں کا عکس ہو۔ یہ گلابی رنگ یہ جوہر لحہ گہرا ہوتا جارہا تھا، بہاؤ کے خلاف بڑھ رہا تھا اس لئے یقیناً یہ اس سرخ مٹی کا رنگ نہ تھا جو دریائے نیل اپنے ساتھ بہالاتا ہے۔ اگر ایسا ہوتا تو یہ رنگ بہاؤ کے ساتھ بڑھتا نہ کہ مخالف سمت میں۔ ملاحوں نے بھی حیرت سے اس تبدیلی کو دیکھا اور منہ ہی منہ میں کچھ بڑبڑانے لگے۔ ایک ملاح نے جھک کر چلو بھر پانی لیا اور پانی منہ میں ڈال لیا، لیکن فوراً ہی خوف کی ایک چیخ کے ساتھ اس نے وہ پانی تھوک دیا۔

"یہ خون ہے۔ وہ چلایا۔" دیوتاؤں کی قسم یہ خون ہے۔ مقدس روز برس پھر قتل کر دیا گیا ہے اور یہ اس کا خون ہے جو نیل میں بہہ رہا ہے۔"

ملاح ایسے سراسیمہ ہوئے اگر میں نے ڈانٹ ڈپٹ اور قدرے سختی سے کام نہ لیا ہوتا تو وہ ہمارا بجرہ واپس تھیس کی طرف کھینے لگتے یا بجیرے میں مجھے اکیلا چھوڑ کر بھاگ جاتے — میں نے ان سے کہا کہ وہ بجرہ بہاؤ کی سمت کھینے لگیں۔ ممکن ہے آگے چل کر ہمیں اس عذاب سے نجات مل جائے۔ طوعاً و کرہاً انہوں نے میرے اس حکم کی تعمیل کی حالانکہ وہ سب کے سب پتے کی طرح کانپ رہے تھے۔ اور ان کے چہروں پر ہوائیاں سی چھوٹ رہی تھیں۔

جیسے جیسے بجرہ آگے بڑھتا گیا نیل کے پانی کا رنگ گلابی سے سرخ اور سرخ تر ہوتا گیا اور پھر اتنا سرخ ہو گیا کہ سیاہ معلوم ہونے لگا۔ یہاں تک کہ یوں معلوم ہوا کہ جیسے بجرہ جمے ہوئے خون میں تیر رہا ہو اور اس جمے ہوئے خون کی سطح پر ان گنت مردہ مچھلیاں پڑی ہوئی تھیں اور جو اب تک مری نہ تھیں وہ تڑپ رہی تھیں اور اس جمے ہوئے خون اور مردہ مچھلیوں سے ایسی تیز بدبو اٹھ رہی تھی کہ ہمیں اپنے منہ اور ناک پر کپڑا لپیٹ لینا پڑا کہ اس بدبو سے دماغ کی رگیں نہ پھٹ جائیں

ہم ایک بستی کے سامنے سے گذرے جہاں سے خوف و ہراس کی چیخیں بلند ہو رہی تھیں۔ بہت سے لوگ نیل کے کنارے کھڑے اپنے ہاتھوں کی طرف دیکھ رہے تھے جو انھوں نے نیل میں ڈبوئے تھے اس لئے خون آلود تھے۔ وہ بار بار اپنے ہاتھوں کی طرف دیکھتے اور پاگلوں کی طرح چیخنے لگتے

اور بہت سی عورتیں اپنے کپڑے پھاڑتیں اور بال نوچتیں کنارے پر دوڑ رہی تھیں اور چلا رہی تھیں اور ان کے یہ فقرے ہمارے کانوں میں پڑ رہے تھے۔

"مادر نیل پر لعنت پڑی ہے۔"

"اس پر سحر کر دیا گیا ہے۔"

"دیوتا آپس میں کٹ مرے ہیں۔"

"دیوتاؤں نے ایک دوسرے کو قتل کر دیا ہے۔"

"چنانچہ اب انسان اور سب جاندار بھی مر جائیں گے۔"

ہم نے یہ بھی دیکھا کہ لوگ نیل کے کنارے پر اور پانی سے دور گڑھے کھود رہے تھے کہ شاید وہاں سے صاف اور میٹھا پانی مل جائے۔ سارا دن ہمارا بجرہ خون میں تیرتا رہا۔ تیز پھنکتی ہوئی جنوبی ہوا۔ اس خون کے چھینٹے اڑاتی رہی یہاں تک کہ بجرے کے تختوں اور ہمارے کپڑوں اور بدن پر خون ہی خون تھا اور ہم ان قصابوں کی طرح معلوم ہو رہے تھے جو مذبح سے چلے آرہے ہوں۔ ہم کھانا بھی نہ کھا سکے۔ خون کے چھینٹوں نے اشیائے خورد و نوش کا ذخیرہ خراب کر دیا تھا۔ چنانچہ ہم صرف وہ پانی پیتے رہے جو میں نے بھروالیا تھا اور وہی ملاح جو پہلے مجھے پاگل سمجھتے تھے، اب مجھے دنیا کا ہوشیار ترین شخص سمجھ رہے تھے اور کہہ رہے تھے کہ میں اپنی تیز آنکھوں سے مستقبل کی کتاب پڑھ لیتا ہوں۔

آخر کار شام کے وقت ہم نے دیکھا کہ پانی کی سرخی کم ہونے لگی — وہ گھنٹہ بہ گھنٹہ کم ہو رہی تھی۔ حالانکہ ہمارے پیچھے وہ بدستور قائم تھی اور بہاؤ کے خلاف بڑھ رہی تھی اور یہ دوسرا عجوبہ تھا — اس عذاب سے نجات پا کر ملاحوں نے چپو رکھ دیئے اور ہم سب دوزانو بیٹھ گئے اور ہم نے نیل کے دیوتا ہاپی کی تعریف اور بڑائی کے گیت گائے۔

سورج غروب ہونے سے پہلے مادر نیل کا پانی شفاف تھا۔ البتہ اس بھیانک خون کے نشانات کنارے پر باقی تھے۔ یعنی کنارے پر مردہ مچھلیوں کے انبار تھے اور ہر پتھر سرخ تھا۔ ہم نے بجرہ کنارے لگا دیا اور رات گذارنے کے لئے ساحل پر آگئے، لیکن وہاں پڑی ہوئی مردہ مچھلیوں سے ایسی بدبو اٹھ رہی تھی کہ ہم وہاں ٹھہر نہ سکے۔ چنانچہ اس ٹیلے پر چڑھنے لگے جو زیادہ دور نہ تھا اور جس پر قدیم مقابر کے کھنڈر تھے۔

ہم اوپر پہنچے تو ایک مقبرے میں سے رونے پیٹنے کی آوازیں سنیں۔ میں نے اندر جھانک کر دیکھا تو نظر آیا کہ ایک عورت بال کھولے سینہ کوٹ رہی تھی اور چند بچے رو رہے تھے۔ ہمیں دیکھ کر وہ دُگنی شدت سے رونے اور چلانے لگے۔ شاید وہ ہمیں چور یا پھر بھوت سمجھے تھے کیونکہ ہم سب خون میں نہائے

ہوئے تھے۔ایک ننھا بچہ فرش پر بے حس وحرکت پڑا تھا۔وہ مر چکا تھا۔میں نے عورت سے پوچھا کیا بات ہے۔یہ معلوم کر کے بھی کہ ہم بھوت نہیں ہیں عورت اپنے حواس بجانہ کر سکی اور صرف دو لفظ اس کے منہ سے نکلے۔

''پانی! پانی!

ہم پانی کے چند برتن اپنے ساتھ لے آئے تھے۔چنانچہ ہم نے عورت اور اس کے بچوں کو پانی پلایا۔وہ پانی یوں پینے لگے جیسے کئی ہفتوں سے پیاسے ہوں اور اس کے بعد اس عورت نے اپنی کہانی رو رو کر سنائی۔

وہ ایک ماہی گیر کی بیوی تھی جو اس کھنڈر میں رہتا تھا۔چند دنوں پہلے نیل کا پانی خون ہو گیا اور ان کے پاس پینے کو ایک قطرہ تک نہ رہا۔یہاں وہ گڑھا کھود کر پانی نہ نکال سکے کیونکہ زمین سنگلاخ تھی۔ پھر وہ دوسری بستی میں بھی نہ جا سکے کیونکہ ماہی گیر نے جب وہ عجوبہ دیکھا تو ایسا خوفزدہ ہوا کہ کشتی میں سے کود پڑا اور کشتی بہاؤ کے ساتھ بہہ گئی۔

میں نے پوچھا کہ اس کا شوہر کہاں ہے۔اس نے عقبی کمرے کی طرف اشارہ کیا۔میں نے وہاں جا کر دیکھا کہ کمرے کی چھت سے ایک رسّہ بندھا ہوا تھا اور اس رسّے سے ایک شخص کی لاش لٹک رہی تھی۔واپس آ کر میں نے عورت سے پوچھا کہ یہ حادثہ کیونکر ہوا۔اس نے کہا کہ جب ماہی گیر نے دیکھا کہ نیل کی سب مچھلیاں مر گئی ہیں اور اس طرح اس کی روزی چھن گئی ہے اور یہ کہ پیاس سے اس کا ننھا بچہ بھی مر گیا ہے تو وہ رنج وغم سے دیوانہ ہو گیا اور عقبی کمرے میں جا کر پھانسی لگا کر مر گیا— بے حد غمناک کہانی تھی۔

تھوڑی سی کھانے پینے کی چیزیں دے کر ہم دوسرے مقبرے میں آئے اور کھردرے فرش پر دراز ہو گئے اور وہ رات بڑی بے قرار گذری۔کم سے کم میں تو صبح تک نہ سو سکا۔اگر کبھی آنکھ لگی بھی تو بھیانک خوابوں کی وجہ سے فوراً کھل گئی۔

دوسرے دن پَو پھٹتے ہی ہم نے ماہی گیر کی بیوہ اور بچوں کو ساتھ لیا اور اپنے بجرے پر آ گئے۔ مردہ ماہی گیر اور مردہ بچے کو بغیر دفنائے وہیں چھوڑا کیونکہ ملاح ان دونوں لاشوں کو ہاتھ لگاتے ڈرتے تھے۔تین گھنٹوں کے سفر کے بعد ہم نے بیوہ اور اس کے بچوں کو ایک بستی کے قریب اتار دیا۔بیوہ نے کہا کہ اس بستی میں اس کی بہن رہتی ہے۔

یوں ہمارا وہ بھیانک اور کبھی نہ بھولنے والا سفر ختم ہوا۔ملاحوں کو بجرے کی صفائی کرتے چھوڑ کر میں سیدھا سیتی کے محل کی طرف چلا اور راستے میں کسی سے بات نہ کی۔سیتی باغ میں سائبان کے

نیچے بیٹھا ہوا تھا۔میرا پی اس کے پہلو میں.....بیٹھی ہوئی تھی اور سیتی اس کے ہاتھ اپنے ہاتھ میں لئے چپکے ہی چپکے اس سے کچھ کہہ رہا تھا اور میرا پی مسکرا رہی تھی——اور آج میرا پی کو دیکھ کر میرے دل میں محبت کا ایسا طوفان نہ اٹھا جیسا کہ اس رات اٹھا تھا جب سیتی میں تانیس سے واپس آیا تھا۔اب میں میرا پی کا دوست تھا اور بس۔

مجھے دیکھتے ہی سیتی خوشی کے ایک نعرے کے ساتھ اٹھ کر میرے استقبال کو بڑھا۔میں نے پہلے اس کا اور پھر میرا پی کا ہاتھ چوما اور میرا پی کا ہاتھ چومتے وقت میں نے دیکھا کہ اس کی انگلی میں سیتی کی انگوٹھی چمک رہی تھی— سیتی نے میرا پی سے شادی کر لی تھی—

''سناؤ عن آ! کیا واقعات ہوئے تمہارے ساتھ؟'' سیتی نے پوچھا۔

''بہت سے واقعات ہوئے جن میں سے ایک تو بے حد عجیب اور بھیانک ہے۔

''یہاں بھی عجیب اور بھیانک واقعات ہوئے ہیں۔'' میرا پی نے کہا اور افسوس یہ تو ابتدا ہے۔''

اور اتنا کہہ کر وہ اٹھی اور سیتی کو اور پھر مجھے سلام کر کے کچھ کہے بغیر چلی گئی۔میں نے سوالیہ نظروں سے شہزادے کی طرف دیکھا اور اس نے یوں کہا۔

''جابیز یہاں آیا تھا اور عجیب الٹی سیدھی پیشین گوئیاں کر کے اس نے میرا پی کو سہما دیا ہے۔ فرعون عبرانیوں کو جانے دے یا نہ جانے دے اسے کم سے کم جابیز کو تو مصر سے نکال دینا چاہئے۔بے حد فسادی ہے یہ شخص۔لیکن پہلے یہ تو بتاؤ کہ تم نے بھی وہ خون دیکھا جو نیل میں بہاؤ کے خلاف بڑھ رہا تھا؟ معلوم تو ایسا ہی ہوتا ہے۔'' اس نے میرے کپڑوں پر کے ان داغوں کی طرف دیکھا جو دھونے کے باوجود نہ گئے تھے۔

ہم باغ میں ٹہلنے لگے اور میں اپنے سفر کے حالات سنانے لگا۔لاکھ سوچنے کے باوجود یہ بات ہماری سمجھ میں نہ آئی کہ موسیٰ نے عصامار کے نیل کے پانی کو کس طرح خون کر دیا۔صرف یہی نہیں بلکہ وہ خون بہاؤں کے خلاف بڑھنے اور نیل سے نکالی ہوئی ہر نہر میں پھیلنے لگا۔لوگوں نے گڑھے کھود کر شفاف پانی نکالا لیکن دوسرے دن دیکھا تو وہ بھی خون تھا۔اور اس طرح نیل پورے سات دنوں تک خون کا دریا بنا رہا اور ہمیں اقرار کرنا پڑا کہ یہ اسی خدا کا معجزہ ہے جس کی پرستش عبرانی کرتے ہیں،لیکن ساحر 'کی' اور اس کے ساتھیوں نے بھی تو عصامار کر پانی اور سرخ کر دیا تھا۔تو کیا یہ مصر کے دیوتاؤں کا معجزہ نہیں ہو سکتا؟ اور ایک لمحہ کے لئے مجھے یہ خیال آیا کہ دیوتاؤں کا معجزہ تو جب ہوتا کہ ساحر 'کی' اور اس کے ساتھی عصامار کے پانی کو شفاف کر دیتے۔

''عن آ۔'' سیتی نے کہا ''تمہیں یاد ہے کہ جابیز نے کیا کہا تھا؟ یعنی یہی کہ مصر پر کیسی ہی

مصیبت کیوں نہ آئے ہیں اور میرے ساتھ رہنے والے اس سے محفوظ رہیں گے۔ تو اس کی یہ پیشین گوئی سچ ثابت ہوئی اور میں خطرے سے محفوظ رہا سوائے جایز کے خطرے کے۔ اس شریر کی طرف سے میں مطمئن نہیں ہوں۔ خون کی اس بلا کی خبر پہنچنے سے تین دن پہلے وہ چند چیزیں لے کر میرے پاس آیا اور دگنی تگنی قیمت میں وہ چیزیں میرے ہاتھ فروخت کر کے وہ میراپی سے ملا اور اسے وہ بات بتادی جو ہم نے اسے نہ بتائی تھی۔ یعنی یہ کہ اس کی وجہ سے مجھ پر کوئی مصیبت آئے گی۔ چنانچہ اسی دن سے میراپی اداس وملول ہے۔ دوراندیشی سے کام لیتے ہوئے میں نے میراپی سے قسم لے لی ہے، اور ایسی قسم جسے وہ توڑ نہیں سکتی کہ وہ جیتے جی مجھے نہ چھوڑے گی اور اس بندھن کو نہ توڑے گی جس میں ہم بندھ گئے ہیں۔"

"تو کیا وہ جایز کے ساتھ جانا چاہتی تھی؟" میں نے پوچھا۔

"یہ تو میں نہیں جانتا۔ کیونکہ میراپی نے اپنے دل کی بات مجھ سے نہیں کہی۔ تاہم میرے خیال میں اب چند وجوہات ایسی پیدا ہوگئی ہیں جو اسے یہیں رہنے پر مجبور کریں گی۔"

"کیا کہا جایز نے؟" میں نے پوچھا۔

"یہی کہ مصر پر بلاؤں کا نزول ہونے والا ہے۔ اس نے یہ بھی کہا کہ چونکہ میں عبرانیوں کا دوست ہوں اس لئے مجھے ہر بلا سے محفوظ رکھنے کے لئے بھیجا گیا ہے۔ چنانچہ وہ عمل کے ہر کمرے میں جا کر اور اس کے چاروں طرف گھوم گھوم کر دعائیں پڑھنے لگا۔ یہ دعائیں وہ کاغذ پر لکھ کر لایا تھا۔ وہ بار بار سجدے میں گر جاتا اور پھر آسمان کی طرف ہاتھ اٹھا دیتا اور اسی طرح وہ اس جگہ جہاں سے نہر باغ میں داخل ہوتی ہے اور اس جگہ جہاں سے نہر باہر نکلتی ہے بہت دیر تک سجدے میں پڑا کچھ پڑھتا رہا۔ یہی عمل اس نے اس کنوئیں پر بھی دہرایا جس میں سے ہم پینے کا پانی لیتے ہیں۔ صرف یہی نہیں بلکہ وہ میراپی کو ساتھ لے کر ان چراگاہوں پر میں بھی گیا جہاں صرف میرے مویشی چرتے ہیں۔ وہاں بھی وہ سجدے کرتا رہا اور دعائیں پڑھتا رہا۔ یہاں تک کہ میرے ملازم اور غلام اس پر ہنسنے اور اسے پاگل سمجھنے لگے۔ اس کے بعد وہ رخصت ہو رہا تھا تو میں نے اتفاقاً اسی کی اور میراپی کی باتیں سن لی جو یوں تھیں۔

"چچا! آپ نے یہاں آ کر دعا پڑھی تو یہ گھر محفوظ ہے۔" میراپی نے کہا۔ آپ نے شہزادے کی چراگاہوں اور اس کے مویشیوں کے بیچ میں کھڑے ہو کر دعا پڑھی تو وہ بھی محفوظ ہیں۔ تو کیا اے چچا آپ مجھے اور اس اولاد کو جو میرے بطن سے ہوگی دعا نہ دیں گے؟"

جایز نے نفی میں سر ہلا کر جواب دیا:-

"میراپی! میں تمہیں نہ تو دعا دے سکتا ہوں اور نہ بددعا۔ تم نے اپنی قوم کی راہ سے الگ ہٹ کر اپنے لئے ایک نئی راہ پسند کی ہے۔ ممکن ہے اس راہ میں مسرتیں ہوں اور یہ بھی ممکن ہے کہ دکھ ہوں۔ یا شاید

دونوں ہی ہوں۔ یہ راہ اب تمہیں اکیلے ہی طے کرنی ہے۔ چنانچہ خدا حافظ میراپی۔ شاید ہم پھر کبھی نہ مل سکیں۔"

"یوں باتیں کرتے ہوئے وہ دونوں آگے نکل گئے اور میں ان کی آوازیں سن نہ سکا البتہ یہ ضرور دیکھا کہ میراپی التجا کر رہی تھی اور وہ ظالم نفی میں سر ہلا رہا تھا۔ آخر میں میراپی نے اس عیار اور لالچی عبرانی کو کچھ دیا۔ میں نہیں جانتا کہ یہ دولت عبرانیوں کے معبد میں دے دی گئی یا جایز کی ہی جیب میں رہی البتہ میراپی کی اس سخاوت سے اتنا ضرور ہوا کہ جایز ذرا نرم پڑا اور اپنی بھتیجی کی پیشانی چوم کر اس تاجر کی طرح خوش خوش رخصت ہوا جس نے اپنا مال تجارت بے حد منافع پر فروخت کیا ہو۔ عن آ! ان میں جو باتیں ہوئیں اس کا ایک لفظ بھی میراپی نے میرے سامنے نہیں دہرایا اور نہ میں نے ہی اسے بتایا کہ میں نے ان کی باتیں سن لی ہیں۔"

"پھر یہ ہوا عن آ کہ خبر آئی کہ موسیٰ نے عصا مار کر نیل کا پانی خون میں تبدیل کر دیا اور یہ ساحر کی اور اس کے شاگردوں نے بھی ایسا ہی کیا۔ ساحر' کی' کے جادو اور مصر کے دیوتاؤں کے معجزے کا میں قائل نہیں ہوں۔ بات تو جب تھی کہ ساحر' کی' اور اس کے ساتھی خون کو پھر پانی میں تبدیل کر دیتے لیکن انھوں نے یہ کیا کہ خون کو اور بھی زیادہ خون کر دیا۔ یا شاید یوں ہو کہ وہ واقعی خون کو پھر پانی میں تبدیل کرنا چاہتے ہوں اور عبرانیوں کے خدا نے ان کے جادو کو ان ہی پر اُلٹ دیا ہوں۔"

"میرے خیال میں یہ ساحر موسیٰ سے عاجز ہیں۔"

"میرا بھی یہی خیال ہے۔ خیر تو موسیٰ کے اس معجزے کی خبر آنے کے بعد یہاں بھی نیل سرخ ہو گیا اور پورے سات دنوں تک سرخ رہا۔ مچھلیاں مر گئیں اور ان کی سڑاند نے آدمیوں کو بیمار کر دیا، لیکن سب سے زیادہ حیران کن بات یہ ہوئی کہ اس نہر کا پانی جو ہمارے باغ میں سے گذرتی ہے بدستور شفاف اور میٹھا رہا اور اس کی مچھلیاں بھی زندہ رہیں۔ حالانکہ یہی نہر محل کے احاطے کے باہر خون سے بھری ہوئی تھی اور کنوئیں کا پانی بھی پاک رہا اور اس کے ذائقے میں ذرا بھی فرق نہ آیا۔ جب یہ خبر شہر میں پھیلی تو پورا شہر محل کے باہر امڈ آیا، لوگ پانی مانگنے لگے۔ میں نے انھیں پانی پلایا لیکن پھر یہ عجیب بات دیکھی کہ جو بھی شخص پانی لے کر محل کے احاطے سے باہر جاتا تو اس کا پانی خون ہو جاتا۔"

"اس عجوبے کے متعلق ظاہر ہے کہ لوگ عجیب عجیب اندازے لگاتے ہوں گے۔"

"ہاں۔ کئی ایک کا کہنا ہے کہ ساحر کی نہیں بلکہ میں مصر کا سب سے بڑا جادوگر ہوں۔ بعض کو یقین ہے کہ میراپی سب سے بڑی ساحرہ ہے کیونکہ عبرانیوں کے سب سے بڑے جادوگر موسیٰ کی شاگرد ہے۔ لیکن عن آ! میرا دل کہتا ہے کہ موسیٰ جادوگر نہیں اور نہ ہی میراپی جس نے۔ ہشت۔ میراپی آ رہی ہے۔"

پندرھواں باب

ساحرؔ کی، ممفس میں

نیل کے پانی کا خون بن جانا تو پہلی بلا تھی جو عبرانیوں کے خدا کی طرف سے مصریوں پر نازل ہوئی۔ اس کے بعد مصر پر ایسی اور اتنی بلاؤں کا نزول ہوا کہ اگر میں ان سب کی تفصیل لکھنے بیٹھ جاؤں تو مصر میں کاغذ کمیاب ہو جائے اور خود میری عمر بھی ختم ہو جائے۔ ان بلاؤں کے نزول کی کہانی ایک سی ہوگی۔ موسیٰ و ہارون فرعون کے دربار میں جاتے اور وہی مطالبہ کرتے۔ فرعون کا جواب بھی وہی ہوتا یعنی انکار۔ معلوم ہوتا ہے مصر کے دیوتاؤں نے اسے پاگل کر دیا تھا یا شاید عبرانیوں کے خدا نے اس کی عقل پر پردے ڈال دیئے تھے۔ بہر حال فرعون انکار کرتا۔ موسیٰ اور ہارون خدا کے عذاب کی پیشین گوئی کرتے۔ فرعون عبرانیوں کے خدا کو برا بھلا کہتا اور پھر مصر پر ایک نئی بلا یا جیسا کہ عبرانیوں کا کہنا تھا ایک نیا عذاب نازل ہوتا۔

چنانچہ نیل احمر کے بعد مینڈکوں کا عذاب نازل ہوا۔ پورا مصر بڑے بڑے اور گھناؤنے مینڈکوں سے بھر گیا۔ ہر طرف مینڈک ہی مینڈک، باغوں میں، کھیتوں میں، ہیکلوں میں، گھروں میں اور برتنوں میں غرض کی کوئی جگہ ایسی نہ تھی جہاں مینڈک نہ ہوں۔ اور جب یہ مینڈک مرے تو مصر کی فضا زہریلی ہوگئی۔ ساحرؔ کی اور اس کے ساتھیوں نے اس بلا کو ارض جاشان کی طرف لوٹانے کی کوشش کی لیکن انھیں کامیابی نہ ہوئی اور اگر ہوئی تو بہت کم البتہ سیتی کے محل میں جو ممفس میں تھا، اور اس کی چراگاہوں اور اس کے نخلستان میں کہیں ایک بھی مینڈک نظر نہ آتا تھا۔ حالانکہ محل کی چہار دیواری کے باہر مینڈک ہی مینڈک تھے جن کے ٹرانے کی آوازوں سے رات بھیانک ہو جاتی تھی۔

مینڈکوں کے عذاب کے بعد جوؤں کی بلا نازل ہوئی۔ ساحرؔ کی اور اس کے ساتھیوں نے پھر اس بلا کو ارض جاشان کی طرف لوٹانے کی کوشش کی لیکن اس دفعہ انھیں ذرا بھی کامیابی نہ ہوئی۔ چنانچہ وہ بعد میں خاموش ہو رہے اور موسیٰ کے مقابلے میں آنے کی پھر ہمت نہ کر سکے۔ اس کے بعد مکھیوں کا عذاب نازل ہوا یہاں تک کہ انسانوں کے کھانے کی سب چیزیں بگڑ گئیں۔ اس کے بعد

مویشیوں میں کوئی وبا پھوٹ پڑی اور مصریوں کے لاکھوں مویشی ہلاک ہو گئے۔ البتہ سیتی کے مویشیوں میں سے ایک بھی نہ مرا اور نہ ہی عبرانیوں کے مویشیوں کو کوئی نقصان پہنچا۔

مویشیوں میں اس وبا کے پھیلنے سے چند دنوں پہلے میراپی نے ایک بے حد تندرست اور خوبصورت لڑکے کو جنم دیا۔ جس کا نام اس کے باپ کے نام پر 'سیتی' رکھا گیا۔ سیتی کا محل ہر اس عذاب سے، جو مصر اور مصریوں پر نازل ہوا تھا، محفوظ رہا تھا اور اس کی خبر رفتہ رفتہ پورے مصر میں پھیل گئی اور بہت سے لوگ حقیقت معلوم کرنے کے لئے مختلف شہروں سے ممفس کی طرف چل پڑے۔

ان آنے والوں میں سب سے پہلے بوڑھا بے کن خوسو تھا جو ممفس آ کر شہزادے کی خدمت میں حاضر ہوا۔ وہ فرعون کا پیغام سیتی کے اور یوسرٹی کا پیغام میزے نام لایا تھا۔ یوسرٹی اتنی مغرور اور خوددار تھی کہ اس نے سیتی کو کوئی پیغام بھیجنا مناسب نہ سمجھا — بے کن خوسو کو ہم اس سے زیادہ کچھ نہ بتا سکے جو میں ان اوراق میں تحریر کر چکا ہوں۔ پہلے تو اسے ہماری باتوں کا یقین نہ آیا، لیکن جب اسے یقین ہو گیا کہ یہ سب سچ ہے تو اس نے کہا کہ وہ بیمار ہے اور سفر کے قابل نہیں۔ چنانچہ اس نے کہا کہ سیتی اسے اپنے محل میں رہنے کی اجازت دے۔ اس نے کہا کہ وہ سیتی کا دوست ہے صرف یہی نہیں بلکہ اس کا باپ سیتی کے والد کا اور اس کا دادا سیتی کے دادا کا دوست تھا۔ سیتی ہنسا اور بے کن خوسو بھی ہنسا اور پھر آخر تک وہ ہمارے ساتھ ہی رہا۔ وہ بے حد دلچسپ، خوش مزاج اور عالم شخص تھا اور اس کی صحبت سے ہم خوب لطف اٹھاتے تھے۔ اب رہا وہ پیغام جو بے کن خوسو لایا تھا تو اس کا جواب ایک غلام کے ساتھ فرعون اور یوسرٹی کو بھجوا دیا گیا۔ اور اسی کے ساتھ یہ بھی کہلوا دیا گیا چونکہ بے کن خوسو علیل ہے اس لئے فی الحال فرعون کی خدمت میں حاضر نہیں ہو سکتا۔

بے کن خوسو کی آمد کے ایک ہفتے بعد میں محل کے اس دروازے میں کھڑا جو فتاح کے ہیکل کی طرف تھا، کاہنوں اور مہنتوں کے ایک جلوس کو دیکھ رہا تھا کاہن اور مہنت اوزبرس دیوتا کی بڑائی کے گیت گاتے نیل کی طرف جا رہے تھے۔ جب سے مصر پر بلائیں نازل ہو رہی تھیں میں محل سے بہت کم باہر نکلتا تھا۔ میں دروازے میں کھڑا اس جلوس کو دیکھ رہا تھا کہ ایک طول القامت شخص کہیں سے نکل کر میرے قریب آیا اور کہا کہ وہ میراپی سے ملنا چاہتا ہے۔ میں نے جواب دیا کہ وہ کسی سے نہیں ملتی کیونکہ اپنے بچے کی خبر گیری میں مصروف ہے۔

''اور کسی دوسرے کی بھی۔'' اس نے کہا اور اس کی آواز مجھے جانی پہچانی معلوم ہوئی۔ ''اچھا تو کیا میں سیتی سے مل سکتا ہوں؟''

''نہیں''۔ میں نے جواب دیا۔

''غالباً وہ بھی مصروف ہوں گے۔یعنی میرا پی کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالے بیٹھے ہوں گے یا شاید اپنے بیٹے کے ہونٹوں پر مسکراہٹ دیکھنے میں محو ہوں گے یا پھر اپنے عالم وقائع نگار کی باتوں پر غور کر رہے ہوں گے یا ممکن ہے ان دیوتاؤں کے جن کو مصری پوجتے ہیں، یا عبرانیوں کے خدا کے وجود پر غور کر رہے ہوں گے اس نے کہا اور پھر پوچھا ''تو کیا میں وقائع نگار عن آ سے مل سکتا ہوں؟ وہ بے شک عقلمند اور خوش قسمت ہے۔''

میں نے اس کے طنزیہ لہجے سے غصہ ہو کر کہا کہ عن آ بھی علم کی دیوی کے تعاقب میں مصروف ہے کہ اپنی قسمت بنا سکے۔

اسے یہ تعاقب جاری رکھنا چاہئے حالانکہ اس کی قسمت تو بنی بنائی ہے ہی۔''اجنبی نے جواب دیا'' کیونکہ اسی ایک دیوی کو عن آ حاصل کر سکتا ہے اور یہی ایک دیوی اس کی ہو سکتی ہے۔ایک دیوی تو اسے چھوڑ کر چلی گئی اور دوسری اس کی طرف متوجہ ہوئی ہی نہیں۔اگر تم اس کے دوست ہو تو اس سے پوچھنا کہ تھیس میں شاہراہ ابوالہول پر اس کی ملاقات کون سی دیوی سے ہوئی تھی جو اس کی جیبیں خالی کر کے بھی اسے آنسوؤں اور آہوں اور پچھلی تلخ یادوں کا تحفہ دے گئی؟''

یہ سن کر میں حیران رہ گیا اور اپنی آنکھیں مل کر (کیونکہ مجھے شک ہوا تھا کہ شاید میں خواب دیکھ رہا ہوں) دیکھا تو وہ اجنبی وہاں نہ تھا۔البتہ پہرے داریوں ہی بت بنے کھڑے تھے۔مرغابدستور اپنے پیروں سے چونچ کھجلا رہا تھا اور سقہ بدستور کاٹھ کے کٹورے بجا بجا کر پانی فروخت کر رہا تھا۔سب کچھ وہ ہی تھا لیکن اجنبی وہاں نہ تھا اور میں نے سوچا کہ میں واقعی خواب دیکھ رہا ہوں۔چنانچہ میں جانے کے لئے پلٹا اور حیرت سے دیکھا کہ وہی اجنبی میرے پیچھے اور محل کے احاطے میں کھڑا ہے۔

''ہیں!''میں نے چیخ کر کہا''تم پہرے داروں اور خود میری آنکھوں میں دھول جھونک کر کس طرح اندر گھس آئے! کون ہو تم؟''

''میرے دوست عن آ! ایسے معمولی مسائل کے لئے اپنے دماغ کو تکلیف نہ دو لیکن یہ تو بتاؤ کہ کیا تم وہ راز معلوم کر سکتے ہو کہ عصا تمہارے ہاتھ میں سانپ کس طرح بن گیا تھا؟''اور یہ کہتے ہی اس نے اپنے چغے کی ٹوپی جس سے اس نے اپنا چہرہ ڈھانک رکھا تھا، پیچھے سرکا دی اور میں نے دیکھا کہ میرے سامنے گھٹے ہوئے سر اور چمکتی ہوئی آنکھوں والا ساحر' کی' کھڑا تھا۔

''نہیں۔میں وہ راز نہیں معلوم کر سکا۔۔۔جی نہیں شکریہ۔''میں نے جلدی سے کہا کیونکہ وہ اپنا عصا میری طرف بڑھا رہا تھا۔میں دوبارہ تمہارا یہ شعبدہ دیکھنا نہیں چاہتا کیا پتہ اس دفعہ سانپ مجھے ڈس ہی لے۔ساحر کی! جب تم میری اجازت کے بغیر اندر آ سکتے ہو تو اجازت لینے کی کیا ضرورت تھی؟ خیر تو

عبرانی پیغمبروں سے شکست کھانے کے بعد تم یہاں کیوں آئے ہو اور کیا چاہتے ہو؟''

''غصہ نہ کرو بھئی غصہ سے آدمی کی قوت گھٹ جاتی ہے۔بہتر ہوگا کہ تم اپنے غصہ کو کسی اور ت کے لئے اٹھا رکھو۔''

''کیا چاہتے ہو تم؟''

''ایک سوال کا جواب اور ایک معمہ حل کرنا چاہتا ہوں۔۔۔یعنی یہ کہ عبرانی پیغمبروں سے شکست کیوں اٹھانی پڑی؟''

''کیونکہ میں جادوگر نہیں ہوں اس لئے تمہارے اس سوال کا جواب نہیں دے سکتا۔''

''اور کون احمق تم سے اس سوال کا جواب طلب کر رہا ہے۔''اس نے کہا اور اپنا عصا چھوڑ دیا مین پر سیدھا کھڑا رہا (بعد میں مجھے یاد آیا کہ وہ منحوس عصا جو میرے ہاتھ میں سانپ بن گیا تھا بغیر کسی رے کے اپنے آپ ہی زمین پر سیدھا کھڑا تھا) لیکن عن آ اس گھر میں سب سے بڑی ساحرہ میرا پی جود ہے اور میرے سوال کا جواب اسی سے ملے گا۔

''میرا پی ساحرہ نہیں ہے۔''

''عن آ! تم بھولے ہوئے ہو اور اتنی سی بات نہیں سمجھ سکتے کہ شیطان کو ایک شیطان ہی پہچان ا ہے۔یہ تو بتاؤ میرے دوست کہ اس محل میں نہر اور کنویں کا پانی شفاف کیوں رہا جب کہ دریائے نیل ن کا دریا بن چکا تھا؟ مینڈک اس محل سے دور ہی کیوں رہے، مکھیوں نے اس طرف رخ کیوں نہ کیا؟ ا پی نے ایک نظر صرف ایک نظر آمن دیوتا کی بت کی طرف دیکھا اور وہ پاش پاش ہو گیا۔کیوں؟ میرا میرا پی پر کیوں اثر نہ کر سکا؟ یہ سوالات میں ہی نہیں پورا مصر پوچھ رہا ہے۔اور ان سوالوں کا جواب ، سیتی کی محبوبہ سے ملے گا جو اس محل میں رہتی ہے۔''

تو تم خود میرا پی کے پاس کیوں نہیں چلے جاتے؟ تمہارے لئے یہ کوئی بڑا کام نہیں ہے کہ تم پ چوہا یا مکھی بن کر وہاں پہنچ جاؤ؟ تم مصر کے سب سے بڑے جادوگر ہو۔''

بے شک یہ میرے لئے کوئی مشکل کام نہیں۔میں میرا پی سے خواب میں بھی مل سکتا ہوں ا کہ اس رات تھیس میں تم سے ملا تھا جب تمہاری ملاقات شاہراہ ابوالہول پر ایک عورت سے ہوئی ا۔لیکن نہیں۔۔۔میں میرا پی سے ایک انسان کی طرح اور ایک دوست کی طرح ملنا چاہتا ہوں اور چند ں تک یہاں قیام کرنا چاہتا ہوں۔بے کن خوسو کا کہنا ہے کہ یہاں ممفس میں اس محل میں زندگی بڑے ے سے گزرتی ہے چنانچہ بے کن خوسو کی طرح میں بھی کیوں نہ یہاں چند دن سکون سے بسر کروں؟''

میں نے ساحر' کی' کے پھولے ہوئے چہرے کی طرف دیکھا جس پر مسکراہٹ یوں منجمد تھی

جیسی ممی کے ہونٹوں پر، اس کی آنکھیں انگاروں کی طرح چمک رہی تھیں۔ میری ریڑھ کی ہڈی میں ٹھنڈک سی دوڑ گئی۔ سچ تو یہ ہے کہ میں اس آدمی سے ڈرنے لگا تھا جس کا تعلق اس دنیا سے نہ تھا۔ جو ماضی اور مستقبل اور قسمتوں کے لکھے سے واقف تھا۔ چنانچہ مجھے اپنی خیریت اسی میں نظر آئی کہ میں اس پُراسرار ساحر کی زیادہ مخالفت نہ کروں۔

یہاں رہنے کے متعلق تم میرے آقا سیتی سے پوچھو۔ آؤ میرے ساتھ۔'' میں نے کہا اور ساحر' کی' کو اپنے کمرے کی طرف لے چلا کہ پہلے سیتی کو اس کی آمد کی اطلاع دوں، لیکن اس کی ضرورت نہ پڑی کیونکہ سیتی اور میرا پی باغ میں بیٹھے ہوئے تھے اور ان کے بیچ میں مخمل کے ایک ٹکڑے پر ان کا بچہ سو رہا تھا۔ وہ دونوں بچہ کو دیکھ رہے تھے اور ماں کے ہونٹوں پر ملکوتی تبسم تھا۔

''عجیب بات ہے کہ اس عورت میں ایسی زبردست قوتیں ہیں اور اس کی آنکھوں میں دیوتا کے بت کو پاش پاش کر دینے والی طاقت!'' ساحر' کی' نے بے حد نیچی آواز میں کہا۔

اب ہم تینوں کے سامنے کھڑے تھے اور چونکہ سورج ہماری پشت کی طرف تھا اس لئے ساحر' کی' کا طویل سایہ سوئے ہوئے بچے پر پڑا اور میں کانپ گیا کیونکہ مجھے یوں دکھائی دیا حنوط کرنے والا لاش پر جھکا ہوا ہے۔ بچے نے بھی کچھ محسوس کیا۔ اس نے چونک کر آنکھیں کھول دیں اور اس بچے کی طرح جو نیند میں ڈر گیا ہو رونے لگا۔ میرا پی نے جلدی سے بچے کو گود میں لے لیا اور سیتی اٹھ کر چلایا:-

''کون ہے؟''

یہ دیکھ کر میری حیرت کی انتہا نہ رہی کہ ساحر' کی' سجدے میں گر گیا اور وہ الفاظ کہے جو صرف فرعون کے لئے کہے جاتے تھے۔

''زندگی! خون! قوت! فرعون! فرعون! فرعون!''

''عن آ! یہ تم کس پاگل کو پکڑ لائے؟'' سیتی نے پوچھا۔

''حضور! میں اسے نہیں لایا بلکہ یہ مجھے پکڑ لایا ہے۔'' میں نے جواب دیا۔

''تمہیں یہ مقدس الفاظ کہنے کو کس نے کہا تھا؟'' سیتی نے ساحر کی پوچھا۔

''انھوں نے جن کی خدمت میں کرتا ہوں۔''

''اور کس کی خدمت کرتے ہو تم؟''

''مصر کے دیوتاؤں کی۔''

''تو دیوتاؤں کے پاس واپس جاؤ۔ فرعون ممفس میں نہیں تانیس میں ہے۔ اگر اسے معلوم ہو گیا تو.....

''اسے کبھی معلوم نہ ہوگا۔''

اب سیتی نے وہی کیا جو میں کر چکا تھا۔ یعنی اس نے آنکھیں مل کے ساحر' کی' کی طرف دیکھا اور پھر کہا۔

''ارے یہ تو ساحر' کی' ہے! لیکن ابھی تو تمہاری صورت بدلی ہوئی تھی؟''

''حضور! دیوتا چاہیں تو اپنے خادموں کی صورت ایک لمحے میں سو دفعہ بدل سکتے ہیں۔''

سیتی کا غصہ رفع ہو چکا تھا۔ چنانچہ وہ ہنس کر بولا۔

''کی'' اپنے یہ شعبدے فرعون کے دربار میں ہی دکھانا— البتہ اس وقت اس خاتون کے متعلق کچھ کہو۔'' اور اس نے میرا پی کی طرف اشارہ کیا۔

ساحر' کی' میرا پی کو گھورنے لگا۔ گھورتا ہی رہا یہاں تک کہ میرا پی کے بشرے سے خوف و دہشت کے آثار ہویدا ہوئے اور وہ بے اختیار کئی قدم پیچھے ہٹ گئی۔ اور تب ساحر' کی' نے یوں کہا۔

سلام ہو تم پر اے دیوی ہانور کے تاج۔ اے دیوی ایزبس کے محبوب۔ پوری آب و تاب سے چمک اور اپنے علم کی روشنی سے دنیا کو منور کر دے یہاں تک کہ تو خود غروب ہو جائے۔''

میں ساحر' کی' کے ان مبہم فقروں کو سمجھ نہ سکا۔ بعد میں بے کن خوسو نے مجھے بتایا کہ چونکہ میرا پی بنی اسرائیل کا چاند کہلاتی ہے اور دیوی ہاتور چاند کا تاج پہنے ہوئے ہے اس لئے ساحر' کی' نے میرا پی کو ہاتور کا تاج کہا اور علم کی دیوی اس لئے کہ ساحر' کی' کے خیال میں میرا پی علم و فضل اور حسن و سحر میں مکمل مزین ہے۔

''لیکن اس نے یوں کیوں کہا کہ یہاں تک کہ غروب ہو جائے؟'' میں نے پوچھا۔

کیا احمقانہ سوال ہے! کیا چاند کبھی غروب نہیں ہوتا؟''

''سورج بھی غروب ہوتا ہے۔''

''ہاں ہوتا ہے عن آ! تم دن بدن عقلمند ہوتے جا رہے ہو۔ ہاہاہا۔ ہو۔ ہو۔ ہو بے کن خوسو ہنسا۔

آمدم برسر مطلب۔ ساحر' کی' کے منہ سے اپنے مبہم فقرے سن کر سیتی نے قہقہہ لگایا میرا پی کے چہرے کا رنگ سفید ہو گیا۔ وہ شاید ساحر' کی' کے ان فقروں میں چھپے ہوئے معنی سمجھ چکی تھی۔

''کی'' اب اس بچے کے متعلق بھی کچھ کہو۔'' سیتی نے فرمائش کی۔

ساحر کی چند ثانیوں تک بچے کو دیکھتا رہا اور پھر اس نے یوں کہا۔

میں دیکھ رہا ہوں کہ فراعنہ تخم کا یہ کومل پودا بلند ہو رہا ہے، آسمان کو چھو رہا ہے۔ ہاں آسمان کو اس لئے کہ اس کی تعریف نہیں کی جا سکتی۔

اور یہ سنتے ہی میراپی کے منہ سے چیخ نکل گئی اور وہ بچے کو اپنے سینے سے لگا کر وہاں سے بھاگ گئی۔ ''میراپی ساحر اور اس کی پیشین گوئیوں سے ڈرتی ہے۔'' سیتی بڑبڑایا۔

''حضور اسے تو ذرا بھی نہ ڈرنا چاہئے کیونکہ وہ تو سب سے بڑی ساحرہ ہے۔'' کی نے کہا۔

''میراپی! ساحرہ! یہ کیا بک رہے ہو—— کی! جو کچھ کہنا چاہتے ہو صاف صاف کہو۔ پہیلیاں سننا تو میں رات ہی میں پسند کرتا ہوں۔''

''وہ سب سے بڑی اور زبردست ساحرہ ہے۔ آمن کے بت کو پاش پاش کر دینا معمولی آدمی کا کام نہیں حضور۔ اور حضور یہ میراپی کا ہی تو سحر ہے کہ آپ کا محل مینڈکوں، مکھیوں، جوؤں اور خون کے عذاب سے محفوظ رہا—— کون ساسحر ہے یہ؟'' ساحر کی نے سنجیدگی سے پوچھا۔

میرے خیال میں نہ تو میراپی ساحرہ ہے اور نہ اس کے سحر سے یہ سب کچھ ہوا۔ میں سمجھتا ہوں کہ کوئی ان دیکھی قوت اور زبردست طاقت میراپی کی مدد کر رہی ہے اور اسی قوت پر بھروسہ کر کے وہ مصر کے سب سے بڑے دیوتا کے سامنے تن تنہا جا کھڑی ہوئی تھی۔''

شہزادے! ساحر' کی' ہنسا۔ ''معلوم ہوتا ہے آپ بھی اپنے دوست عن آ کی طرح معاف کیجئے جاہل ہی رہے۔ ورنہ آپ جانتے ہیں کہ وہ چھینی جس سے بت تراش نے بت تراشا ہے بذات خود کوئی اہمیت نہیں رکھتی اور اس وقت تک بیکار ہوتی ہے جب تک کہ کسی ماہر بت تراش کے ہاتھ میں نہ آجائے۔ اسی طرح وہ بجلی جو کڑک کر گرتی ہے اپنے آپ میں کوئی طاقت نہیں رکھتی بلکہ ایک دوسری قوت کا مظہر ہوتی ہے۔ چنانچہ یہی حال ہم سب کا اور میراپی کا ہے۔ جو کچھ ہم کرتے ہیں وہ حقیقت میں ہم نہیں کرتے بلکہ وہ سب کچھ دوسری ہی قوت ہم سے کراتی ہے اور میں یہی معلوم کرنا چاہتا ہوں کہ وہ کون سی قوت ہے جو میراپی کی مدد کرتی ہے؟ کون ہے وہ جس نے ایک کمزور عورت کو یہ قوت بخشی ہے کہ وہ کسی کو محفوظ رکھے اور کسی کو برباد کرے؟''

''کم سے کم میں تو اس سوال کا جواب نہیں دے سکتا کیونکہ بقول تمہارے جاہل ہوں۔ اور جو بھی اس کا جواب دے گا وہ میرے خیال میں دنیا کا عقلمند ترین شخص ہوگا—— ساحر کی! وہ کون سی قوت ہے جو پھول کھلاتی ہے؟ دن کو سورج اور رات کو چاند ستاروں کو چمکاتی ہے؟ کون سی قوت ہے وہ جو ماں کے پیٹ میں نو مہینے تک ایک زندگی کی پرورش کرتی ہے؟ کون سی قوت ہے وہ جس نے دنیا بنائی ہے اور جو جلاتی اور مارتی ہے؟ یہ اور ایسے بہت سے سوالات ہیں جن کا جواب نہ تم دے سکتے ہو نہ میں۔''

''لیکن شاید میراپی دے سکتی ہے۔''

''تو اس سے پوچھو۔ حالانکہ مجھے یقین ہے کہ وہ بھی ان سوالوں کا جواب نہ دے سکے گی۔''

''بہرحال میں کوشش کروں گا کہ— چنانچہ میں یہاں عارضی قیام کی اجازت چاہتا ہوں۔ تاکہ بے کن خوسو اور عالم وقائع نگار عن آ کی صحبت سے لطف اندوز ہو سکوں۔ سنئے حضور۔ اب میں خیر ہب نہیں رہا۔ فرعون سے میری اَن بَن ہوگئی ہے۔ شاید اس لئے کہ میں مستقبل سے واقف ہوں۔ شاید اس لئے کہ موسیٰ نے مجھے شکست دی ہے وجہ کچھ بھی ہو لیکن حقیقت یہ ہے کہ اب میں آپ سے متفق ہوں۔ بے شک فرعون نے عبرانیوں کو مصر میں روک کر حماقت کا ثبوت دیا ہے اور شاید خود اپنی تباہی کا سامان کیا ہے، غرور نے اس کی آنکھوں پر پردے ڈال دیئے ہیں اور اس کے دل پر مہر لگا دی ہے۔ میں نہیں جانتا کہ وہ عبرانی پیغمبروں کا مطالبہ کیوں منظور نہیں کرتا؟ البتہ یہ ضرور جانتا ہوں کہ شہزادی یوسرٹی فرعون کی نہ صرف ہم خیال ہے بلکہ اس کی اس ضد کو اور ہوا دے رہی ہے۔''

''تم کچھ نہ جانتے ہوئے بھی سب کچھ جانتے ہو کی۔'' سیتی بڑبڑایا اور پیچھے ہاتھ باندھ کر ٹہلنے لگا۔ وہ شاید اس بات پر غور کر رہا تھا کہ ساحر کی کو محل میں رہنے کی اجازت دے یا نہ دے۔ ساحر' کی' یوں کانپا جیسے اسے سردی لگ رہی ہو اور وہ سائے میں سے نکل کر دھوپ میں آ گیا۔ اس نے اپنا ایک ہاتھ لمبا کر دیا اور اس کے ہاتھ پر کہیں سے ایک تتلی آ بیٹھی۔ وہ تتلی کو اپنے منہ کے قریب لے آیا۔ ساحر کی کے ہونٹ یوں ہلنے لگے جیسے وہ تتلی سے باتیں کر رہا ہو۔''

''کیا کروں عن آ؟'' سیتی نے میرے قریب آ کر پوچھا۔

''میں اس ساحر کو ذرا بھی پسند نہیں کرتا اور میرا خیال ہے کہ خاتون میراپی بھی اس سے ڈرتی ہیں۔'' میں نے جواب دیا۔ ''لیکن اس آدمی کی مخالفت کرنا اور اسے غصہ دلانا بھی خطرے سے خالی نہیں۔ عجیب پراسرار آدمی ہے یہ دیکھئے وہ تتلی سے باتیں کر رہا ہے۔''

سیتی اپنی جگہ پر بیٹھ گیا۔ ساحر' کی' نے ہاتھ ہلا کر تتلی اڑا دی، لیکن وہ اس کے پاس سے نہ جانا چاہتی تھی، کیونکہ وہ دو دفعہ اس کے سر پر بیٹھی۔ وہ سائبان میں آ گیا۔

''کی''! مجھ سے پوچھنے اور اجازت لینے کی کیا ضرورت ہے جبکہ تم جانتے ہو کہ میں کیا جواب دوں گا۔''

''بے شک میں جانتا ہوں۔ وہ تتلی جو میرے ہاتھ پر بیٹھی ہوئی تھی مجھ سے کہہ رہی تھی کہ شہزادۂ مصر یوں کہیں گے۔ ساحر کی تمہیں یہاں رہنے کی اجازت ہے۔ شوق سے رہو اور میرے وفادار دوست بنے رہو اور اپنے سحر سے ان بلاؤں کو میرے گھر سے دور رکھو جو مصر پر نازل ہوں گی۔ یہ ہے آپ کا جواب حضور۔''

سیتی ہنس پڑا اور اس نے یوں کہا:-

''بہت اچھا ساحر کی! یونہی سہی۔ فراعنہ کے گھرانے کا ہر فرد مہمان نواز ہے۔ میں تمہیں خوش آمدید کہتا ہوں۔ تمہارا جب تک یہاں جی چاہے رہو۔'' اور اس نے اپنا ہاتھ آگے بڑھا دیا جسے چوم کر ساحر کی وہاں سے چلا گیا۔ میں نے کہا۔ 'حضور میں ساحر کی کی طرف سے مطمئن نہیں ہوں۔''

تم ٹھیک کہتے ہو۔ میں بھی اس شخص کے شیطانی ارادوں سے بے خبر ہوں۔ دیوتا ہی جانیں کہ کون سی غرض اسے یہاں کھینچ لائی ہے۔ لیکن عن آ! ایک غلطی مجھ سے ہوگئی 'کی' کو یہاں رہنے کی اجازت دینے سے پہلے مجھے چاہیے تھا کہ میرا پی سے پوچھ لیتا۔ مجھے تو یہ خیال نہ آیا، لیکن تمہیں کیا ہوا تھا۔ عن آ تم خاموش رہے؟ کیا اس عیار کو تتلی سے گفتگو کرتے دیکھ کر تم ڈر گئے تھے؟ چنانچہ تمہاری سزا یہ ہے کہ تم اس جادوگر پر نظر رکھو گے جس کا چہرہ..... کس کے جیسا ہے عن آ؟

''حنوط شدہ لاش جیسا۔''

''ہاں واقعی۔ جس پر مسکراہٹ منجمد ہوگئی ہے۔''

دوسرے دن میرا پی نے مجھے طلب کیا۔ ہم باغ میں ٹہلنے لگے دایا بچے کو گود میں لئے ہمارے پیچھے چل رہی تھی۔

''عن آ۔'' میرا پی نے کہا۔ ''میں اس ساحر 'کی' کے متعلق تم سے پوچھنا چاہتی ہوں۔ تم تو جانتے ہی ہو کہ وہ میرا دشمن ہے۔ تم اس کے وہ الفاظ بھولے نہ ہوگے جو اس نے آمن کے ہیکل میں مجھ سے کہے تھے۔ میرے سر تاج نے اسے یہاں رہنے کی اجازت دے دی ہے اور اب ——— اوہ۔ وہ دیکھو۔''

میں نے اس طرف دیکھا جس طرف میرا پی نے اشارہ کیا تھا۔ وہاں ایک درخت کے نیچے ساحر کی کھڑا تھا اور اس کے ہاتھ میں وہی منحوس عصا تھا جو میرے ہاتھ میں سانپ بن گیا تھا۔ وہ اس آدمی کی طرح جو کچھ سوچ رہا ہو، لیکن اوپر دیکھ رہا تھا۔ میرا پی یوں پلٹی جیسے بھاگ جانا چاہتی ہو لیکن عین اس وقت ساحر 'کی' نے کہا:-

سلام اے بنی اسرائیل کے چاند۔ سلام اے ساحر 'کی' کو شکست دینے والی۔''

میرا پی نے اس کے سلام کا جواب مردہ آواز میں دیا اور یوں کھڑی ہوگئی جیسے اس کے پیر زمین میں گڑ گئے ہوں۔ چند ثانیوں تک کوئی کچھ نہ بولا اور پھر اس خاموشی کو ساحر 'کی' نے توڑا۔

''اے بنی اسرائیل کے چاند۔'' اس نے کہا۔ عن آ سے تم وہ باتیں کیوں پوچھ رہی ہو جنہیں بتانے کے لئے خود تمہارا یہ خادم بیتاب ہے؟ بلاشبہ عن آ عالم ہے لیکن اس کے سینے میں ساحر کا دل تو نہیں دھڑکتا اور پھر تم نے عن آ سے یہ کیوں کہا کہ ساحر کی تمہارا دشمن ہے حالانکہ وہ تمہارا دوست اور خادم ہے؟''

میرا پی جو دم بخود کھڑی تھی سنبھل کر بولی۔

''میں نے کیا غلط کہا؟ کیا عن آ نے تمہارے وہ الفاظ نہیں سنے جو تم نے آمن کے ہیکل میں مجھ سے کہے تھے۔''

''بے شک سنے تھے اور میں خوش ہوں کہ وہ اس کا مطلب سمجھنے کے لئے اس وقت یہاں موجود ہے۔ خاتون وہ میرے الفاظ نہ تھے بلکہ آمن دیوتا کی روح تھی جو مجھ میں حلول کر گئی تھی اور میری آواز سے بول رہی تھی۔ اسی دیوتا نے جو تمہاری نظر کی تاب نہ لا سکا اور پتھروں کا ڈھیر ہو گیا تم سے تمہارے سحر کا راز معلوم کرنا چاہا اور کہا کہ اگر تم نے نہ بتایا تو اس کے غضب میں مبتلا ہو جاؤ گی۔ خاتون دیوتا تم سے خفا ہے لیکن میں تم سے خفا نہیں ہوں۔ دیوتا مجھ سے بھی خفا ہے کیونکہ میں اور میرے اکثر ساتھی موسیٰ سے شکست کھا گئے ہیں۔ صرف یہی نہیں بلکہ میرے اکثر ساتھی اور شاگرد موسیٰ کے دین میں داخل ہو گئے۔ چنانچہ اے خاتون ہم تم ایک ہی کشتی میں سوار ہیں اور سمندر متلاطم ہے۔''

''کی'' میرا پی نے چند ثانیوں کی خاموشی کے بعد کہا۔ ''تم مجھے پریشان کرنے یہاں بھی آ گئے ہو۔ میں نے تمہارا کیا بگاڑا ہے۔ کیا تم مجھے نقصان پہنچانا چاہتے ہو؟''

تم غلط سمجھی ہو۔ کی بولا۔ میں آمن کے غضب سے بچنے کے لئے یہاں آیا ہوں اور فرعون کے غضب سے بچنے کے لئے جو آمن کا موروثی کاہن ہے۔ خاتون تمہارا ایک اشارہ مجھے اپنا کھویا ہوا وقار واپس دلا سکتا ہے۔ اگر تم شہزادے سے میری سفارش کر دو..... اور پھر.....''

اور ساحر کی نے بچے کی گود کی طرف دیکھا جو دایا کی گود میں تھا۔

''پھر کیا؟'' میرا پی نے پوچھا

''عن آ! تمہیں تانیس کی وہ بات یاد ہے جب ہماری ملاقات ہوئی تھی؟'' ساحر کی نے پوچھا۔

میں نے نفی میں سر ہلایا حالانکہ جانتا تھا کہ اس کا اشارہ کونسی رات کا ہے۔

''تمہارا حافظہ دن بہ دن کمزور ہوتا جا رہا ہے۔'' ساحر کی نے کہا اور اپنے عصا کی طرف دیکھنے لگا۔ میری نظر بھی خود بخود اس طرف اٹھ گئی۔ ساحر کی کا عصا زندہ چیز کی طرح مڑنے لگا۔ میں سہم گیا اور میں نے جلدی سے کہا۔

کہیں تمہارا مطلب اس رات سے تو نہیں جس رات کو فرعون کی تاجپوشی کا جشن منایا گیا تھا؟''

تو یاد آ گیا تمہیں! اب تمہیں یہ بھی یاد آ گیا ہوگا کہ ہماری ملاقات سے پہلے میرا پی کا چچا جابیز تم سے ملا تھا اور تم دونوں میں خاصی طویل گفتگو ہوئی تھی؟''

''بے شک ہم دونوں میں گفتگو ہوئی تھی اور اس وقت وہاں کوئی نہ تھا۔''

''کوئی نہ تھا میرے دوست نہیں! یہ بات نہیں۔ ایک تیسرا شخص بھی وہاں موجود تھا۔ اب یہ

اور بات کہ تم اسے دیکھ نہ سکے اور یہ تو تم نے بھی سنا ہوگا کہ دیواروں کے بھی کان ہوتے ہیں۔"

"جو کچھ کہنا چاہتے ہو صاف صاف کہو۔"

"صاف صاف کہنے میں کوئی مزہ نہیں عن آ— ہاں تو جیسا کہ میں نے کہا کہ دونوں اکیلے نہ تھا۔ میں نے تمہاری گفتگو سنی تھی۔ یہ اور بات ہے کہ چند الفاظ بخوبی سن نہ سکا لیکن اس سے کیا فرق پڑ جاتا ہے؟"

"کیا سنا تھا تم نے؟" میں نے غصہ میں بے قابو ہو کر کہا لیکن فوراً ہی اپنی غلطی کا احساس ہوا اور میں دل ہی دل میں دعا کرنے لگا۔ کہ ساحر کی میرے اس سوال کا جواب نہ دے۔

"بہت کچھ سنا تھا۔ بہت کچھ— ٹھہرو ذرا یاد کرنے دو— ہاں تم نے خاتون میراپی کے متعلق پوچھا تھا کہ وہ سیتی کے پاس رہے یا اس کے پاس جس کا نام میں بھول رہا ہوں اپنے لوگوں میں چلی جائے؟ جابیز نے جو بے حد ہوشیار آدمی ہے جواب دیا تھا کہ میراپی کے لئے ممفس میں رہنا ہی بہتر ہے۔ حالانکہ اس طرح خود اس پر یا اس کی وجہ سے ایک خاص شخص پر کوئی مصیبت آئے گی۔"

ساحر کی نے پھر بچے کی طرف دیکھا۔ ننھے سیتی نے اس پراسرار بوڑھے کی نظر یا شاید اس کی چبھن اپنے جسم پر محسوس کی کیونکہ وہ فوراً جاگ اٹھا اور ہوا میں یوں بے بسی سے ہاتھ چلانے لگا جیسے کوئی اس کا گلا گھونٹ رہا ہو۔ دایا نے بھی کچھ محسوس کیا۔ وہ چونکی اور پیچھے ہٹ کر ایک درخت کے تنے کی اوٹ میں کھڑی ہوگئی اور اب میراپی نے لرزتی ہوئی آواز میں کہا۔

"میں جانتی ہوں کہ ساحر کی تم کیا کہنا چاہتے ہو۔ میں بھی اپنے چچا سے مل چکی ہوں۔ جس طرح کہ میں کئی دفعہ ملا ہوں، اور عن آ کا خیال ہے کہ وہ جو کچھ کہتا ہے اسے کوئی سن نہیں سکتا۔ حالانکہ مصر سننے والے دیوتاؤں کی سرزمین ہے۔"

"عیار جاسوسوں کی سرزمین۔" میں نے دانت پیس کر کہا۔

"عیار جاسوسوں کی سرزمین۔" ساحر کی نے میرے الفاظ دہرائے۔ اور وقائع نگاروں کی سرزمین جو بہت کچھ لکھتے اور بہت کچھ یاد رکھتے ہیں اور یہ کاہنوں کی سرزمین ہے جن کے کان لمبے ہیں۔ اور یہ ساحروں کی سرزمین ہے جو مستقبل کے بطن میں چھپے ہوئے رازوں کو معلوم کرتے ہیں اور....."

"بکواس بند کرو اور جو کچھ کہنا چاہتے ہو صاف صاف کہو۔" میراپی نے چیخ کر کہا۔

ساحر کی نے کوئی جواب نہ دیا۔ وہ اسی درخت کی طرف دیکھنے لگا جس کے پیچھے دایا بچے کو لے کر چھپی تھی۔ میں سمجھ گئی— آہ میں سمجھ گئی۔" میراپی نے گلوگیر آواز میں کہا "تم میرے بچے کو— تم اسے کچھ کرنا چاہتے ہو۔ محض اس لئے کہ مجھ سے نفرت ہے۔"

یہ سچ ہے کہ اس بچے پر کوئی آفت آنے والی ہے۔ کم سے کم جابیز کا تو ایسا ہی خیال ہے۔ لیکن یہ غلط ہے خاتون کہ مجھے تم سے نفرت ہے یا میں تمہارے بچے کو نہ کوئی نقصان پہنچانا چاہتا ہوں۔ اور میں تم سے نفرت کر بھی کیسے سکتا ہوں؟" تمہارا سحر میرے سحر سے بڑھ کر ہے۔ اس لئے تمہارے سامنے تو میں طفل مکتب ہوں۔ میں تمہارا خادم ہوں۔ خاتون۔"

"آخر تم کہنا کیا چاہتے ہو؟ تم مجھے پریشان کر رہے ہو؟"

چاند کی دیوی کا پجاری دیوی کو کبھی پریشان کر سکتا ہے؟ ایک معمولی ساحر ساحروں کی استانی اور ماں کو پریشان کرنے کی جرأت کر سکتا ہے کبھی؟ میری تو ایک التجا ہے اور تمہاری مہربانی کے عوض میں کچھ پیش کروں گا۔"

"کیسی التجا اور کیا پیش کرنا چاہتے ہو تم؟"

التجا یہ ہے اے خاتون کہ تم مجھے یہاں پناہ دو کہ میں فرعون کے غضب اور موسیٰ کے جادو سے بچا رہوں اور اس مہربانی کے عوض میں یہ کروں گا کہ اپنی تمام تر ساحرانہ قوتیں صرف کر کے اس خطرے کو دور رکھنے کی کوشش کروں گا جو ایک خاص ہستی کے سر پر منڈلا رہا ہے۔

اس نے پھر اس درخت کی طرف دیکھا جس کے پیچھے دایا بچے کو لے کر چھپی تھی اور میں نے بچے کو رونے کی آواز سنی۔

"اگر میں تمہاری درخواست منظور کر لوں تو؟ میراپی نے پھٹی ہوئی آواز میں پوچھا۔ تو پھر اے بنی اسرائیل کے چاند میں اس ننھی سی جان کو اس بددعا کے اثر سے بچانے کی کوشش کروں گا جو بقول جابیز بے اثر نہ رہے گی۔ میں یہ نہیں کہتا کہ مجھے کامیابی ہوگی کیونکہ میرا جادو تمہارے اور موسیٰ کے جادو سے کم درجے کا ہے۔"

"لیکن اگر میں انکار کر دوں؟ میراپی نے پوچھا۔

"تو پھر اے خاتون تمہارا بچہ اس دیوتا کے حضور پہنچ جائے گا جسے ہم اوزبرس کہتے ہیں۔"

مجھے نہ تم پر بھروسہ ہے اور نہ تمہارے سحر پر۔ میرا بھروسہ اپنے پروردگار پر ہے جو وہ چاہے گا وہی ہوگا۔"

تاہم خاتون میراپی....."

"بہت اچھا رہو۔" میراپی نے چیخ کہا اور تقریباً بھاگتی ہوئی وہاں سے چلی گئی۔ یوں بھی بہت کچھ معلوم کر سکتا ہوں۔ کس قدر عجیب عورت ہے! ایسی حسین اور ایسی زبردست قوتوں کی مالک، لیکن تعجب کہ ایسی قوتوں کی مالک ہونے کے باوجود ڈرتی ہے۔ لیکن اس میں اس کا کوئی قصور نہیں۔ وہ عورت ہے اور عورت کے دل میں مامتا ہوتی ہے جو اس کمزوری کا باعث ہوتی ہے۔ ایک بچے کی وجہ سے

وہ اتنی پریشان اور سہمی ہوئی ہے۔ تمہارے بھی تو ایک بچی تھی عن آ؟''

''دیوتاست اور اس کی آگ تمہیں جلائے کی۔'' میں نے کہا اور وہاں سے چلا آیا۔

چنانچہ یوں ساحر کی بے کن خوسو کے ساتھ سیتی کے محل میں تھا۔ رہنے لگا۔ میں باغ میں جاتا تو اکثر ان دونوں ساحروں سے ملاقات ہو جاتی اور پھر دنیا جہاں کی باتیں ہونے لگتیں۔ ساحر کی میں اور مجھ میں اکثر تیز تیز باتیں ہو جاتیں تو بے کن خوسو ہنسنے لگتا اور کہتا کہ وہ مجھے ایک باپ کی طرح چاہنے لگا ہے۔

ساحر کی کے محل میں مقیم ہونے کے باوجود مویشیوں میں وبا پھیلی اور لاکھوں مویشی مر گئے لیکن سیتی اور عبرانیوں کے مویشیوں میں کچھ نہ ہوا۔ ساحر کی مسکرایا اور اس نے کہا کہ وہ جانتا تھا کہ ایسا ہی ہوگا—اور میرا جی چاہا کہ اس کا عصا اٹھا کر اس کے سر دے ماروں لیکن پھر خیال آیا کہ کہیں ہاتھ لگاتے ہی وہ عصا سانپ نہ بن جائے۔ چنانچہ دل ہی دل میں پیچ و تاب کھا کر رہ گیا۔

مصر پر بلاؤں کا نزول ہوا۔ یہاں تک کہ پورا مصر لرز گیا اور لوگ مارے خوف کے چیخ پڑے لیکن فرعون اب بھی اپنی ضد پر قائم رہا۔ اس نے موسیٰ اور ہارون کا مطالبہ منظور نہ کیا۔

پھر مصر پر ایک نیا عذاب آیا اور یہ پھوڑوں اور پھپھولوں کا عذاب تھا۔ سیتی کے محل کا وہ پہرے دار جس کی کوٹھی محل کے احاطے سے باہر تھی اس مرض میں مبتلا ہو گیا اور اس کی بیوی بچے بھی اور وہ محافظ جس کی کوٹھی محل کے احاطے میں تھی اس مرض سے محفوظ رہا اور اس کی بیوی بچے بھی اور مصریوں میں سے کسی کے ہاتھ پر پھوڑا نکل آیا اور کسی کے پاؤں پر کسی کی پیشانی پر اور کسی کے گال پر جس کے جہاں پھوڑا نکلا جسم کا وہ پورا حصہ سوج گیا۔

اور اس دفعہ فرعون اور یوسرٹی بھی نہ بچ سکے۔ موخر الذکر کے ایک گال پر پھوڑا نکلا اور اس کا گال ایسا سوجا کہ اس مغرور شہزادی کی صورت بگڑ گئی اور اس وقت اسے خیال آیا کہ وہ اپنے شوہر کے پاس چلی جائے کیونکہ اسے معلوم ہوا کہ وہاں سب محفوظ تھے، لیکن اس کے غرور نے اسے اور حسد نے اسے ایسا کرنے سے باز رکھا۔ چنانچہ وہ تانیس میں رہی اور جب تک اس کا گال اصلی حالت پر نہ آ گیا اپنے کمرے سے باہر نہ نکلی۔

اس تکلیف دہ عذاب کے نازل ہوتے ہی لوگوں کو سیتی کا وہ مشورہ یاد آیا جو اس نے فرعون منفتاح کو اور اس کے بعد فرعون اور آمن میسس کو دیا تھا یعنی یہ کہ موسیٰ و ہارون کا مطالبہ منظور کر لیا جائے چنانچہ لوگوں نے سوچا کہ اگر آمن میسس کو جو دیوانہ ہو گیا ہے تخت سے اتار کر سیتی کو بٹھا دیا جائے تو وہ عبرانی پیغمبروں کا مطالبہ منظور کر لے گا اور اس طرح مصر کو ان عذابوں سے نجات مل جائے گی۔ چنانچہ مصر کے مختلف شہروں کے وفد سیتی کی خدمت میں اس درخواست کے ساتھ حاضر ہوئے کہ وہ موجودہ

فرعون کے خلاف بغاوت کر دے، مصر اس کے ساتھ ہے، لیکن سیتی نے انھیں سختی سے ڈانٹ دیا اور کہا کہ وہ اپنے حال میں خوش ہے۔

فرعون کے جاسوسوں نے وفد کی آمد اور درخواست کی اطلاع فرعون کو دی۔ حالانکہ سیتی نے ہر وفد کو مایوس لوٹا دیا لیکن آمن میسس کو چین نہ آیا اور وہ سیتی کو مروا ڈالنے کی سازش کرنے لگا۔

ان میں سے پہلے سازش کی اطلاع یوسرٹی نے ایک پیامبر کے ذریعہ مجھے دی لیکن دوسری اور سب سے بڑی سازش کی اطلاع ساحر 'کی' کو ہوگئی اور وہ لوگ جو سیتی کے قتل کو آئے تھے محل کے دروازے پر ہی گرفتار ہوئے اور اسی جگہ اور اسی وقت قتل کر دیئے گئے۔ اس پر سیتی نے کہا کہ اس نے ساحر کی کو اپنے محل میں پناہ دے کر غلط نہیں کیا۔

میرا پی نے بھی ساحر کی کے متعلق کچھ ایسے ہی الفاظ کہے اور اس کا شکریہ بھی ادا کیا۔ اس کے باوجود میں نے دیکھا کہ وہ ساحر 'کی' کی طرف سے غیر مطمئن اور خائف تھی۔

☆☆

سولھواں باب

اندھیرا

پھر مصر پر اولوں کا عذاب نازل ہوا۔

ساحر کی نے جو سب کچھ بتا دیا تھا، یوں کہا کہ موسیٰ نے اپنا عصا آسمان کی طرف اٹھایا اور اس وقت وہ ارضِ جاشان میں تھا، اور مصر پر اولے گرے جن میں آگ ملی ہوئی تھی۔ انسانوں پر اور جانوروں پر، گھروں پر کھیتوں پر اور سبزی پر جو ملک مصر میں تھی اولے گرے۔ اور ایسے بھاری تھے کہ جب سے مصری قوم آباد ہوئی تھی ایسے اولے ملک میں کبھی نہ گرے تھے اور اولوں نے سب کو مارا انسانوں کو، اور حیوانوں اور سبزی کو اور میدان کے سارے درخت ٹوٹ گئے لیکن ارض جاشان میں جہاں عبرانی رہتے تھے اور ممفس کے محل میں جہاں ہم رہتے تھے، اولے نہ گرے۔

پھر معلوم ہوا کہ فرعون آمن میسس اس عذاب سے بہت گھبرایا اور اس نے موسیٰ اور ہارون کو بلا کر کہا اپنے پروردگار سے دعا کرو کہ ہمارے سروں پر سے یہ بلا دور ہو ہم تمہارا مطالبہ منظور کر لیں گے اور موسیٰ و ہارون نے کہا کہ ہم دعا کریں گے حالانکہ جانتے ہیں ہم کہ تو اب بھی سرکشی سے باز نہ آئے گا سو موسیٰ اور ہارون نے بیاباں میں جا کر اپنے خدا سے دعا کی اور اولے اور اس کے ساتھ آگ برسنا بند ہو گئی۔ جب یہ بلا ٹلی تو فرعون نے اپنا دل سخت کر لیا اور عبرانیوں کو جانے نہ دیا۔

اب مصر پر ایک نیا عذاب نازل ہوگا۔" ساحر' کی' نے کہا" جب تک فرعون موسیٰ اور ہارون کا مطالبہ منظور نہ کرے گا تب تک یہ دونوں مصر پر بلائیں لاتے رہیں گے۔"

ایسا ہی ہوا جیسا کہ ساحر کی نے کہا تھا۔ اولوں کے بعد ٹڈیوں کی بلا نازل ہوئی اور اتنی ٹڈیاں آئیں کہ ان کے پیچھے آسمان نظر نہ آتا تھا اور ہر قسم کی سبزی کو جو اولوں اور آگ سے بچ رہی تھی، ٹڈیاں چٹ کر گئیں۔ پھر پورا مصر خوف سے چیخ اٹھا اور سیتی نے ممفس میں اعلان کر دیا کہ لوگ اپنے مویشی اور کھانے کی چیزیں لا کر اس کے محل کے احاطے میں رکھ دیں کہ محفوظ رہیں۔ فرعون کو سیتی کے اس اعلان کی خبر ملی تو وہ آگ بگولا ہو گیا اور اس نے سیتی کے اعلان کے خلاف اعلان کر دیا کہ جو شخص بھی مویشی اور

کھانے کی چیزیں سیتی کے محل میں رکھے گا سخت سزا کا مستحق ہوگا۔ فرعون کے اس اعلان کے باجود لوگ اپنے مویشی، جو بچ رہے تھے اور غلے کے تھیلے سیتی کے محل میں رکھ گئے۔

جب اولوں کا عذاب آیا تو میں محل کے دروازے میں کھڑا تھا۔ سامنے اولے گر رہے تھے۔ درختوں کی چھال اتر گئی تھی اور زمین سفید سفید نکیلے اولوں کے نیچے ڈھک گئی تھی، لیکن جہاں میں تھا اور میرے پیچھے جہاں محل تھا اولے نہ گر رہے تھے۔ میرا پی بھی میرے پاس کھڑے دیکھ رہی تھی اور ساحر کی اور بے کن خوسو بھی لیکن ساحر کی اولوں سے زیادہ میرا پی کو دیکھ رہا تھا۔

"خاتون" آخر کار اس نے کہا۔" اپنے اس خادم کو نہ بتاؤ گی کہ تم یہ کس طرح کرتی ہو؟"

اس نے محل کے احاطے میں لہلہاتے ہوئے درختوں کی اور پھر باہر گرتے ہوئے اولوں کی طرف اشارہ کیا۔

"عجیب بات ہے کہ مصر کا سب سے بڑا جادوگر ایک کم علم عورت سے سحر سیکھنا چاہتا ہے۔" میرا پی نے جواب دیا۔" لیکن میں ساحر نہیں ہوں اور یہ اولے ہم نے نہیں بھیجے۔ یہ تو میرے رب کا عذاب ہے جو مصریوں پر نازل ہوا ہے اور اس سے پہلے بھی سرکش قوموں پر عذاب نازل ہو چکا ہے چنانچہ اے ساحر کی! میں نہیں جانتی کہ اولے اور آگ کس طرح برسائی جاتی ہے۔"

"بے کن خوسو ہنسا اور ساحر کی کے چہرے پر مسکراہٹ پھیل گئی اور اس نے کہا۔

"یہ صحیح نہیں ہے خاتون۔ کم سے کم لوگ یوں ہی سمجھتے ہیں جیسا کہ تم کہتی ہو۔ مصریوں کا خیال ہے کہ تم جیسی ساحرہ دنیا میں نہ تو کبھی پیدا ہوئی تھی اور نہ ہوگی اور یہ ہے اس کا ثبوت اور اس نے اپنے پیچھے اشارہ کیا جہاں اولے گر رہے تھے۔ خاتون! اگر تم اپنے گھر کو ان بلاؤں سے محفوظ رکھ سکتی ہو تو مصر کے بے گناہ لوگوں کو ان عذابوں سے کیوں نہیں بچا لیتیں؟"

"اس لئے کہ یہ میرے اختیار میں نہیں۔" میرا پی نے جوب دیا۔" میرے خدا کی مرضی ہے کہ یوں ہو سو یوں ہی ہوگا۔" اور وہ چلی گئی۔

"بے کن خوسو۔" ساحر کی نے کہا۔" اگر میرا پی دیوی ایزبس کی بڑی کاہنہ بن جائے تو پھر وہ اپنا سحر ہمارے خلاف نہیں ہماری حمایت میں استعمال کرے گی۔"

"شاید۔" بے کن خوسو نے جواب دیا۔" لیکن تمہیں یہ نہ بھولنا چاہئے کہ وہ مصر کے دیوتاؤں کو باطل کہتی ہے اور سب عبرانی مصر کے دیوتاؤں کو ایسا ہی کہتے ہیں۔ اور یہ بھی تمہیں معلوم ہے کہ عبرانی مصر کے دیوتاؤں کے سامنے قربانی نہیں کرتے۔ ان پر بھینٹ نہیں چڑھاتے چنانچہ میرا پی بھی ایسا نہ کرے گی۔"

''تو پھر اس عورت کو ہوشیار رہنا چاہئے۔ مبادا مصری خود اس کی بھینٹ چڑھا دیں۔'' ساحر کی نے کہا اور وہ بھی چلا گیا۔

''اگر کبھی ایسا وقت آیا عن آ۔'' بے کن خوسو نے کہا۔ ''یعنی مصریوں نے میرا پی کو دیوتاؤں پر بھینٹ چڑھانا چاہا تو میرا خیال ہے کہ ساحر کی اس میں پیش پیش ہوگا۔ اس لئے نہیں کہ وہ خادم قربان گاہ ہے بلکہ اس لئے وہ یہی چاہتا ہے۔''

اولوں کے عذاب کے بعد ٹڈیوں کا اور ٹڈیوں کے بعد اندھیرا آیا اور اسی زمانے میں جب مصر پر اندھیرا چھا گیا تھا، لابان بھی آیا اور یہ اندھیرا تین شب و روز تک مصر پر چھایا رہا اور ایسا اندھیرا تھا وہ کہ کوئی کسی کو دیکھ نہ سکتا تھا۔ تین دنوں تک اور تین راتوں تک مصر میں ایسا اندھیرا رہا کہ پہلے کبھی نہ رہا تھا۔ لیکن ارض جاشان میں اور سیتی کے محل میں اجالا تھا۔

اس اندھیرے میں لوگوں کے دم گھٹنے لگے۔ چنانچہ ممفس کے باشندے سیتی کے محل کے باہر جمع ہو گئے کہ اجالا دیکھ سکیں۔ سیتی نے آدمیوں کو محل میں آنے دینے کا ارادہ کیا۔ لیکن بے کن خوسو نے اور ساحر کی نے اسے ایسا کرنے سے روکتے ہوئے کہا کہ یہ لوگ اس بھیانک اندھیرے کو اپنے ساتھ محل میں بھی لے آئیں گے۔ البتہ میرا پی نے ان عبرانی عورتوں کو جو ممفس میں تھیس آنے کی اجازت دے دی اور ان عبرانی عورتوں نے بجائے اس کے کہ میرا پی کا شکریہ ادا کرتیں اسے ساحرہ کہا اور گالیاں دیں کیونکہ اب ممفس کے باشندوں کو یقین ہو گیا تھا کہ میرا پی ہی ہے جو اپنے آپ کو اپنے شوہر اور اس کے دوستوں کو ان بلاؤں سے نہ صرف محفوظ رکھتی ہے بلکہ وہی مصر پر بلائیں بھی نازل کرتی ہے یا اس معاملے میں موسیٰ اور ہارون کی شریک ہے۔

اگر وہ جو مصر کے سابق ولی عہد کی محبوبہ ہے، مصر کے دیوتاؤں کے حضور دعا مانگے اور کچھ نذرانے دے تو ہمارے خیال میں ہم پر سے یہ مصائب ٹل جائیں۔ لوگ چلائے اور میرے خیال میں ایسا انہیں ساحر کی یا پھر فرعون یا یوسرٹی کے جاسوسوں نے سکھایا تھا۔

ہم پھر دروازے پر کھڑے لوگوں کو اس اجالے کے عکس میں جو محل پر چھایا ہوا تھا چلتے پھرتے دیکھ رہے تھے اور اس وقت لابان نمودار ہوا۔ میں نے اسے فوراً پہچان لیا اور میرا پی نے بھی اسے پہچان لیا۔

''میرا پی'' اب بھی وقت ہے میرے ساتھ چلو۔ تمہاری خطا معاف کر دی جائے گی۔ لیکن اگر تم نہ آئیں تو پھر وہ سب کچھ ہو جائے گا جو اب تک نہیں ہوا۔''

میرا پی بت بنی کھڑی رہی۔ عین اس وقت سیتی وہاں آ گیا۔ اس نے لابان کو دیکھا اور پہچان لیا اور چیخ کر کہا۔ ''پکڑ لو اسے۔''

محافظ تلواریں سونت سونت کر لابان کی طرف دوڑے، لیکن وہ گھور اندھیرے کی چادر میں گھس کر نظروں سے اوجھل ہو چکا تھا۔

اندھیرا اترے دوسرا دن تھا کہ لوگوں کی بے چینی اور خوف میں اضافہ ہوا اور تیسرے دن تو انتہا کو پہنچ گیا۔ لوگ دیوانے ہو گئے اور محافظوں کو کچلتے ہوئے محل میں گھس گئے اور کہا کہ میرا پی باہر آ کر ان لوگوں کے لئے دعا کرے۔ صاف ظاہر تھا کہ وہ سب کے سب مارے خوف کے دیوانے ہو رہے تھے اور اگر میرا پی باہر نہ آئی تو وہ اسے جبراً گھسیٹ لے جائیں گے۔

''اب کیا کیا جائے۔'' سیتی نے ساحر کی اور بے کن خوسو سے پوچھا؟''

''اس کا فیصلہ تو حضور ہی کر سکتے ہیں۔'' ساحر کی نے جواب دیا۔ ''حالانکہ مجھے تو اس میں کوئی برائی نظر نہیں آتی کہ خاتون میرا پی باہر آ کر دعا کریں۔''

''میرا پی کو دعا کرنے دو۔'' بے کن خوسو نے کہا۔ ''یہ لوگ دیوانے ہو رہے ہیں۔ ہم سب کو قتل کر دیں گے؟''

''میں جانا نہیں چاہتی۔'' میرا پی نے کہا۔ ''کیونکہ نہیں جانتی کہ مجھے کس حضور اور کس طرح دعا کرنی ہے؟''

''جیسی تمہاری مرضی میرا پی۔'' سیتی نے کہا۔ ''لیکن لوگ پاگل ہو رہے ہیں۔ چنانچہ ممکن ہے ہم آج ہی اس دنیا میں پہنچ جائیں جہاں نہ دعا کوئی معنی رکھتی ہے نہ بد دعا۔'' میرا پی نے اپنے بچے کی طرف دیکھا جو سو رہا تھا اور یوں کہا۔

''بہت اچھا میں جاؤں گی۔''

وہ بچے کو لے کر آگے آگے چلی۔ میں اس کے پیچھے تھا۔ سیتی میرے ساتھ لیکن محل کے احاطے سے جب ہم باہر نکلے جہاں اندھیرا تھا تو لوگ ہماری طرف یوں دھنس پڑے کہ سیتی ہم سے بچھڑ گیا اور جب تک سب کچھ نہ ہو گیا میں اسے دیکھ نہ سکا۔ بے کن خوسو میرے کندھے پر ہاتھ رکھے چل رہا تھا اور ساحر کی کہیں آگے چلا گیا تھا۔ لوگوں کا ہجوم اندھیرے میں آہستہ آہستہ چل رہا تھا اور اس گھور اندھیرے میں گنتی کی مشعلوں کے لرزتے ہوئے شعلے بے حد پراسرار معلوم ہو رہے تھے۔ میں نہیں جانتا تھا کہ ہم کہاں اور کس طرف جا رہے تھے۔ آخر کار ایک مشعل کی روشنی میں مجھے فرعون رعمسیس کے زبردست مجسمے کا سایہ نظر آیا اور اب معلوم ہوا کہ ہم ممفس کے اس عظیم الشان ہیکل کے قریب تھے جو دنیا کا شاید سب سے بڑا ہیکل ہے۔

کتنے ہی کمروں اور دالانوں میں سے گزرتے ہوئے ہم ہیکل کے سب سے بڑے کمرے

میں پہنچے۔ کمرہ لوگوں سے بھرا ہوا تھا اور یہ قربان گاہ کا کمرہ تھا اور اس میں دیوی ایزبس کا بت تھا اور اس طرح تھا کہ وہ ننھے ہورس کو گود میں لئے کھڑی ہے۔''

عن آ! عن آ! میں نے میراپی کی آواز سنی۔ کہاں ہو؟ مجھے بچاؤ۔ یہ لوگ مجھے کچھ عجیب سا لباس پہنا رہے ہیں۔

میں میراپی کی طرف بڑھا لیکن فوراً ہی کسی نے مجھے پیچھے دھکیل دیا اور اتنے زور سے کہ میں گرتے گرتے بچا۔ ساتھ ہی کسی کی آواز سنا دی۔

''جان کی سلامتی چاہتے ہو تو وہیں کھڑے رہو۔

اس آواز کو پہچانتے مجھے دیر نہ لگی۔ وہ ساحر کی کی آواز تھی اور اسی نے مجھے دھکیلا تھا۔ چند ثانیوں تک میں بہت سی مشعلیں روشن کر دی گئیں اور ان کی روشنی میں میں نے دیکھا کہ میراپی دیوی ایزبس کا لباس پہنے اور ایسا ہی تاج سر پر رکھے ایک کرسی میں گھبرائی ہوئی بیٹھی ہے اور پریشان ہے۔ اس کی گود میں ننھا ستی تھا جسے ہورس دیوتا کا لباس پہنا دیا گیا تھا۔

اے مادرِ مقدس ایزبس ہمارے لئے دعا کر۔ لوگ چلائے کہ یہ اندھیرا دور ہو۔''

اور میراپی نے یوں دعا مانگی۔

''اے قدرتوں اور قدرتوں والے! اے دونوں جہان کے مالک رحم کر اور ان نبیوں کے صدقہ میں جو گزر چکے ہیں اور موسیٰ اور ہارون کے طفیل میں جو موجود ہیں اور ان نبیوں کے صدقہ میں جو اس دنیا میں تشریف لانے والے ہیں۔ یہ اندھیرا دور کر۔''

یکا یک آسمان روشن ہونے لگا اور ابھی آدھا گھنٹہ بھی گزرنے نہ پایا تھا کہ سورج پوری آب و تاب سے چمک رہا تھا۔ اب میراپی نے دیکھا کہ وہ اور اس کا لڑکا کیسا اور کس کا لباس پہنے ہوئے ہیں۔ سو یہ دیکھ کر میراپی کے منہ سے خوف کی چیخ نکل گئی اس نے اپنے بچے کے کپڑے پھاڑ ڈالے اور اونچی آواز میں یوں کہا۔

''خدا سمجھے ان لعنتی مصریوں سے۔ لعنت ہو۔ لعنت ہو مصریوں پر۔''

لیکن لوگ سورج کو دوبارہ دیکھ کر مارے خوشی کے ایسے خود رفتہ ہو رہے تھے کہ انھوں نے میراپی کے یہ الفاظ نہ سنے، اس کی طرف کوئی دھیان نہ دیا اور اس وقت پھر بھیڑ میں سے لابان نکل کر سامنے آیا اور چیخ کر بولا۔

''غدار بے دین! مصریوں کی دیوی کا لباس پہن کر اور ان کے مندر میں آ کر تو ان کے لئے دعا مانگ رہی ہے! لعنت ہو تجھ پر میراپی اس پر جو تیرے بطن سے ہے۔''

میں لابان کی طرف جھپٹا لیکن وہ بھیڑ میں گھس کر غائب ہو گیا اور اس طرح وہ بھیانک اندھیرا دور ہوا اور اسی دن سے میراپی نے اپنے بچے کو اپنی نظروں کے سامنے سے پل بھر کے لئے بھی دور نہ کیا۔

''اسے ہمیشہ اپنی نظروں کے سامنے کیوں رکھتی ہو خاتون؟'' ایک دن میں نے میراپی سے پوچھا:

''اس سے پہلے کہ یہ مجھ سے جدا ہو جائے میں اسے جی بھر کے دیکھنا چاہتی ہوں۔ لیکن اس کا ذکر میرے سرتاج سے نہ کرنا۔''

چند دن گزر گئے اور ہم نے سنا کہ فرعون بدستور اپنی ضد پر قائم ہے اور موسیٰ و ہارون کا مطالبہ منظور نہیں کرتا۔ چنانچہ ایک بار پھر ستی نے مجھے اور بے کن خوسو کو فرعون کی خدمت میں تانیس بھیجا اور یہ پیغام تھا ستی کا۔

''اے فرعون میں اپنے لئے کچھ طلب نہیں کرتا اور نہ ہی مجھے ان سازشوں کا خیال ہے جو خدائے مصر نے مجھے قتل کروا دینے کے متعلق کی تھیں، لیکن اے میرے چچا کے بیٹے! میں ایک عزیز اور مخلص دوست کی حیثیت سے مشورہ دیتا ہوں کہ پیغمبروں کا مطالبہ منظور کر لو اور عبرانیوں کو مصر سے جانے دو۔ اگر تم نے عبرانیوں کو جبراً مصر میں روک رکھا تو تم پر اور تمہاری وجہ سے مصریوں پر ایسے عذاب ٹوٹ پڑیں گے کہ انھیں یاد کر کے تا قیامت دنیا کانپتی رہے گی۔ چنانچہ اے میرے چچا کے بیٹے! میرا مشورہ مانو، اپنی اور مصر کی تباہی کو دعوت نہ دو اور عبرانیوں کو ان کے پیغمبروں کے ساتھ جانے دو۔''

یہ پیغام لے کر میں اور بے کن خوسو فرعون کی خدمت میں حاضر ہوئے اور میں نے دیکھا کہ ان تھوڑے ہی دنوں میں فرعون بوڑھا ہو گیا تھا۔ کنپٹیوں پر اس کے بال سفید ہو گئے تھے۔ آنکھیں اندر کی طرف دھنس گئی تھیں۔ ان کے کونوں پر مکڑیوں نے ٹانگیں پسار دی تھیں اور ان کے نیچے کا گوشت لٹک گیا تھا۔

''تو کیا ستی نے موسیٰ کا دین قبول کر لیا ہے جیسا کہ ان ساحروں نے کر لیا ہے جو موسیٰ سے جیت نہ سکے۔ اس سے ساز باز کئے ہوئے تھے؟'' فرعون نے حقارت سے کہا۔ ''بیشک کر لیا ہو گا۔ کیونکہ اس کی بیوی عبرانی ساحرہ ہے جو مصریوں پر بلائیں نازل کرتی ہے ہم نے یہ بھی سنا ہے کہ ستی نے اس ساحرہ سے وعدہ کیا ہے کہ اگر اس نے اپنے سحر سے ہمیں خوفزدہ کر دیا اور ہم تخت چھوڑنے پر مجبور ہو گئے اور خود ستی فرعون بنا تو وہ اسی ساحرہ کو اپنی حکومت میں شریک کر لے گا۔ تمہارا آقا بلندیوں تک پہنچنے کے خواب دیکھ رہا ہے۔ چنانچہ اس سے کہو کہ وہ اپنی کوششوں سے باز آ جائے۔ ہم اسے ان بلندیوں تک پہنچا دیں جہاں سے کوئی واپس نہیں آتا۔''

میں خاموش رہا کیونکہ میں نے دیکھا کہ فرعون مجنوں ہوگیا تھا،لیکن بے کن خوسو کا قہقہہ کمرے میں گونج اٹھا اور اس نے یوں کہا۔

''اے فرعون! میں بڑا جادوگر اور عالم نہیں ہوں۔لیکن یہ ضرور دیکھ رہا ہوں کہ اس تخت پر تمہاری جگہ کوئی اور بیٹھا ہوا ہوگا اور وہ وقت دور نہیں—بتاؤ اے فرعون! تم عبرانیوں کو مصر سے چلے جانے کی اجازت دیتے ہو؟''

''نہیں۔'' فرعون نے کڑک کر جواب دیا۔

''کیوں؟''

''بس مرضی۔اور یہ پوچھنے والے تم ہوتے کون ہو؟'' ہم خدائے مصر ہیں، جو چاہیں گے کریں گے۔تم لوگ جاسکتے ہو۔''

ہم چلے آئے اور یہ آخری دفعہ میں نے فرعون آمن میسس کو تانیس میں دیکھا۔

جب ہم کمرے میں سے نکل رہے تھے تو خدا کے رسول اور عبرانیوں کے پیغمبر موسیٰ اور ہارون کمرے میں داخل ہو رہے تھے اور میں نے دیکھا کہ موسیٰ کے بشرے سے عجیب جلال ہویدا تھا اور بعد میں ہم نے سنا کہ موسیٰ و ہارون نے فرعون سے کہا کہ اگر اب بھی اس نے عبرانیوں کو نہ جانے دیا تو مصر پر سے موت گزرے گی،لیکن فرعون نے اب بھی اس کا مطالبہ منظور نہ کیا بلکہ موسیٰ و ہارون سے کہا کہ اگر اب وہ فرعون کے سامنے آئے تو قتل کر دیئے جائیں گے۔

ہم نے ممفس پہنچ کر یہ سب واقعات سیتی کے سامنے بیان کئے اور جب میرا پی نے سنا تو وہ رونے لگی۔میں نے سبب پوچھا تو وہ بولی کہ اب وہ مصیبت آنے والی ہے جس کی پیشین گوئی کی گئی تھی۔—مصر پر سے موت گزرے گی۔جس کا مطلب میرا پی نے یہ بتایا کہ شاید ہم سب کی اجل قریب ہے۔''

بس تو ٹھیک ہے۔ہم سب کو ایک نہ ایک دن مرنا ہی ہے۔موت ذرا آگے پیچھے آجائے تو اس سے کیا فرق پڑ جاتا ہے۔؟'' میں نے کہا۔

تمہارے لئے تو سب ہی ٹھیک ہوگا عن آ! لیکن میرے لئے تو بعد کا عذاب باقی ہے۔میں شرک کی مرتکب ہوئی ہوں۔''

''خاتون! کون ہوگا اس دنیا میں جو ایک نہ ایک گناہ میں مرتکب نہ ہوا ہو؟ اگر تمہارا گناہ یہی ہے کہ تم ایک خونی اور پاگل عبرانی کو چھوڑ کر ایک رحم دل مصری کی ہوگئی ہو تو میرے خیال میں یہ گناہ ایسا نہیں ہے جسے تمہارا خدا بخش نہ دے۔وہ تو جیسا کہ تمہیں یقین ہے،رحیم و کریم اور بڑا درگزر کرنے والا ہے۔''

''بے شک خدا بڑا رحیم و کریم اور بڑا درگزر کرنے والا ہے،لیکن عن آ میں نے شرک کیا ہے اور شرک کبھی بخشا نہ جائے گا۔''

''کیسا شرک؟''

''میں نے دیوی ایزبس کے کپڑے پہن کر یا یوں کہو کہ دیوی ایزبس کے روپ میں اور اسی کے مندر میں اندھیرا دور ہونے کی دعا مانگی—یہ اور بات ہے کہ ساحر کی نے مجھے دھوکا دیا۔''

''اگر وہ دھوکے سے کام نہ لیتا تو لوگ ہماری بوٹیاں نوچ لیتے کیونکہ انہیں یقین تھا کہ اس تاریکی کو تم ہی دور کر سکتی ہو اور ایسا ہی ہوا۔''

''آہ! عن آ تو تم بھی یہی سمجھتے ہو—ساحر نہیں، وہ بھی ساحر کی کی چال تھی۔تھوڑی دیر کے لئے تاریکی چھٹ گئی تھی تو وہ میری دعا سے نہیں بلکہ ساحر کی کے سحر سے چھٹی تھی کیونکہ وہ لوگوں کو یقین دلانا چاہتا تھا کہ میں ہی سب سے بڑی ساحرہ ہوں۔''

''اور وہ کیوں ایسا چاہتا تھا؟''

''یہ تو خدا ہی بہتر جانتا ہے۔شاید اس لئے کہ وہ ایک دن قربان گاہ پر مجھے بندھی ہوئی دیکھ سکے اور اپنی شکست کا انتقام مجھ سے لے سکے۔''

''لیکن ساحر کی یہاں سے چلا گیا ہے اس لئے اب خوف کرنا اور خواہ مخواہ اپنے آپ کو دہلانا حماقت ہے۔''

''ہاں وہ چلا گیا ہے اس لئے کہ میرا آقا اس سے ناراض ہے۔وہ چلا گیا ہے یا شاید بظاہر چلا گیا ہے کیونکہ کیا پتہ وہ،اس کی روح اس وقت یہیں ہو۔ایسے آدمی کے لئے یقین سے کوئی کچھ کہہ نہیں سکتا کہ وہ کہاں نہیں ہے۔بہرحال مجھے یقین ہے کہ وہ ایک نہ ایک دن واپس آئے گا۔کیا وہ اپنی شکستوں کو، جو اسے ہمارے پیغمبروں سے اٹھانی پڑی ہی، بدلہ مجھ سے نہ لے گا؟ عن آ! میں ساحر کی مصریوں سے ڈرتی ہوں اگر اپنے آقا کا خیال اور محبت مانع نہ ہوتی تو میں اپنے بچے کو لے کر کسی طرح بھاگ گئی ہوتی۔''

اس کے بعد سے لے کر سب سے بڑا عذاب ہونے تک مصر میں ایک عام بے چینی اور خوف پھیلا رہا۔ہر شخص ہراساں اور سہما ہوا تھا حالانکہ نہیں جانتا تھا کہ ایسا کیوں ہے البتہ عبرانی مطمئن اور خوش تھے۔صرف یہی نہیں بلکہ وہ انوکھی اور نئی قسم کی تیاریوں میں مصروف تھے۔

چنانچہ وہ عبرانی عورتیں جو ممفس میں تھیں سونے چاندی کے زیورات مصریوں سے مستعار لینے لگیں اور مصریوں نے زیورات انھیں دیئے کیونکہ وہ عبرانیوں سے ڈرنے لگے تھے۔وہ محل میں بھی

آئیں اور یہ جانتے ہوئے بھی کہ وہ ان کی قوم سے ہے وہ میراپی سے بھی زیورات مانگنے لگیں۔ میراپی نے سب کچھ جو اس کے پاس تھا ان عورتوں کو دے دیا۔ انھوں نے وہ تاج مانگا جو بچے کے سر پر تھا۔ میراپی نے وہ بھی انہیں دے دیا۔ لیکن عین اس وقت سیتی وہاں آ گیا۔ عورت کے ہاتھ میں وہ تاج دیکھ کر بہت خفا ہوا اور تاج اس کے ہاتھ سے گھسیٹ لیا۔

''جب سر نہ رہے گا تو یہ تاج بے فائدہ ہوگا۔'' عورت نے کہا اور سارے زیور اس سے لے کر وہ اور اس کے ساتھ دوسری عورتیں وہاں سے چلی گئیں۔

اس عورت کی یہ بات سن کر میراپی اداس ہوگئی اور اس کی اداسی سیتی پر بھی اثر انداز ہوئی اور وہ بھی اداس اور متفکر ہو گیا۔ جب میں نے اس کی اداسی کا سبب پوچھا تو اس نے جواب دیا کہ وہ خود نہیں جانتا کہ ایسا کیوں ہے، لیکن اس نے کہا۔ اس کا خیال ہے کہ مصر پر ایک نئی بلا نازل ہونے والی ہے۔''

''لیکن میں اس بلا سے کیوں ڈروں۔'' اس نے گویا اپنے آپ سے کہا۔ ''جب میں نو عذابوں سے محفوظ رہا تو اس دسویں عذاب سے بھی یقیناً محفوظ رہوں گا۔''

اس کے باوجود وہ آنے والے عذاب سے خائف تھا اور ہم بھی اب اداس تھے چنانچہ یوں ہوا کہ اس محل پر جہاں مسرتیں برستی تھیں اداسی برسنے لگی۔ ننھا سیتی اب اپنی نازک نازک ٹانگوں سے دوڑنے اور تتلائی زبان میں پیاری پیاری باتیں کرنے لگا تھا اور سیتی اور میراپی اب اسے ایک لمحہ کے لئے بھی اپنی نظروں سے دور نہ کرتے اور جب یوسرٹی کو اس کی خبر ہوئی تو اس نے جل کر کہا۔

''کیوں نہ ہو۔ سیتی اب اپنے حرام کے بچے کو مصر کے تاج و تخت کے لئے تیار کر رہا ہے اور دربار کے آداب سکھا رہا ہے۔''

لیکن افسوس کہ اس ننھے سیتی کی قسمت میں میٹھی اور ابدی نیند سونا لکھا تھا۔

وہ بے حد گرم شام تھی۔ چنانچہ میراپی نے دایا سے کہا کہ وہ بچے کا پلنگ دالان میں بچھا دے دایا نے ایسا ہی کیا۔ بچہ پلنگ پر سو رہا تھا اور میراپی اس کے پاس ہی ایک کرسی پر بیٹھی تھی۔ میں اور سیتی ان سے چند قدم دور ٹہل رہے تھے۔ سامنے سے گزرتے وقت بچے اور میراپی کو دیکھنے کے لئے سیتی گھڑی بھر کے لئے رک جاتا۔ پچھلے کئی دنوں سے سیتی کو قرار نہ تھا۔ چنانچہ وہ بار بار میراپی اور بچے کی خیریت پوچھنے جایا کرتا تھا۔

رات خاموش تھی بے حد خاموشی۔ ایک پتہ تک نہ ہل رہا تھا۔ قریب و دور سے کوئی آواز نہ آ رہی تھی۔ نہ جانور کی، نہ انسان کی۔ حتی کہ جھینگر کی بھی نہیں جیسے سب سہم کر خاموش ہو گئے تھے۔ سامنے ممفس کا شہر تھا۔ خاموش اور اداس۔ جیسے موت کا شہر ہو۔ یوں معلوم ہوتا تھا جیسے کسی بڑھتی ہوئی تباہی کو

دیکھ کر دنیا نے دم سادھ لیا ہو — اور ہم سب بھی اس بڑھتی ہوئی تباہی کو جو ایک عجیب و غریب صورت میں ظاہر ہونے والا تھی محسوس کر رہے تھے۔ دایا بھی سہم کر میراپی کی کرسی سے لگ گئی تھی اور ایسی سخت گرمی کے باوجود بار بار کانپ اٹھتی تھی۔ دفعتاً ننھا سیتی جاگ اٹھا اور اپنے خواب کے متعلق کچھ کہنے لگا۔

''کیا دیکھا تم نے بیٹے؟'' سیتی نے آگے بڑھ کے پوچھا۔

''میں نے دیکھا آیا۔'' سیتی نے اپنی تتلائی زبان میں کہا۔ ''کہ ایک عورت جو اماں کی طرح کپڑے پہنے تھی، کہیں سے آئی اور میرا ہاتھ پکڑ کر مجھے آسمان کی طرف اڑا کے لے گئی۔ میں نے نیچے دیکھا تو آپ کو اور اماں کو کھڑے پایا۔ آپ دونوں اوپر دیکھ رہے تھے اور رو رہے تھے۔ اس عورت نے مجھے رونے سے منع کرتے ہوئے کہا کہ میری اماں بہت جلد میرے پاس آ جائیں گی۔

میں نے سیتی کی طرف اور اس نے میری طرف دیکھا۔ میراپی جس کا رنگ راکھ کی طرح ہو گیا تھا بچے کو خاموش رہنے کی ہدایت کی اور اسے سلانے لگی۔

آدھی رات ہو رہی تھی۔ لیکن کوئی سونے نہ گیا۔ آدھی رات کو بوڑھا بے کن خوسو پھر اپنے کمرے سے نکل کر ہمارے پاس آیا اور کہنے لگا کہ عجیب خاموش اور بھیانک رات ہے۔ اچانک ایک چمگادڑ جو پتنگوں کی تلاش میں ہمارے سروں پر منڈلا رہا تھا بے کن خوسو کے سر پر اور وہاں سے زمین پر گری۔ ہم نے آگے بڑھ کر دیکھا تو وہ مر چکی تھی۔

''عجیب بات ہے کہ چمگادڑیوں اڑتے اڑتے اچانک مر گئی۔'' بے کن خوسو بڑبڑایا۔ اور فوراً ہی دوسری چمگادڑ پہلی کے قریب گری وہ بھی مر چکی تھی۔ بلّی کا بچہ جو سیتی نے پال رکھا تھا چمگادڑ کو گرتے دیکھ کر پلنگ کے نیچے سے لپکا، لیکن اس سے پہلے کہ وہ چمگادڑ تک پہنچتا خود بخود ہی اپنے دائیں پہلو پر لڑھک گیا اور پھر اپنی پچھلی ٹانگوں پر کھڑے ہو کر ہوا میں یوں پنجے چلانے لگا جیسے درخت کے تنے پر ناخن تیز کر رہا ہو۔ پھر اس کے منہ سے ہلکی سی آواز نکلی اور وہ بھی مردہ ہو کر گرا۔

ابھی ہم بلّی کے بچے کی موت پر افسوس کر رہے تھے کہ کہیں دور سے ایک کتے کی آواز آئی۔ وہ بے حد بھیانک آواز میں رو رہا تھا۔ پھر کہیں کوئی گائے ڈکرائی جیسے اس کا بچھڑا مر گیا ہو۔ اور پھر محل کے باہر سے اور بہت قریب سے کسی عورت کی دہل ہلا دینے والی چیخ سنائی دی۔ پھر فوراً ہی مشرق سے اور مغرب سے اور شمال سے اور جنوب سے آہ و بکا کی آوازیں بلند ہوئیں۔ اور پورے مصر میں ایسا ماتم پڑا کہ پہلے کبھی نہ پڑا تھا۔ اور جیسا کہ موسیٰ نے کہا تھا — میرا پروردگار یوں فرماتا ہے کہ آدھی رات کو مصر پر میرے پروردگار کا عذاب نازل ہوگا اور مصر کے سب سے پہلوٹھے، فرعون جو تخت پر بیٹھا ہے اس کے پہلوٹھے سے لے کر وہ لونڈی جو چکی پیستی ہے اس کے پہلوٹھے تک اور سب جو پایوں تک کے

پہلوٹھے مرجائیں گے — لیکن اسرائیلوں پر میں سے کسی پر خواہ انسان ہو، خواہ حیوان، ایک کتا بھی نہ بھونکے گا۔ تاکہ تم جان لو کہ خداوند مصریوں اور اسرائیلوں میں کیسا فرق کرتا ہے"[1] — سو ایسا ہی ہوا اور اور ملک مصر میں ایسا ماتم پڑا کہ پہلے کبھی نہ پڑا تھا۔

سیتی۔ سیتی "میرا پی چلائی۔ "جلدی آؤ۔"

ہم وہاں دوڑ کر پہنچے۔ ننھا سیتی جاگ گیا تھا اور پھٹی پھٹی آنکھوں سے اوپر دیکھ رہا تھا۔ لیکن اس کے چہرے پر خوف و ہراس کا شائبہ تک نہ تھا۔ وہ اٹھا اور اس کے ہونٹوں پر مسکراہٹ رقص کرنے لگی۔ اس نے اپنے دونوں ہاتھ پھیلا دیئے۔ جیسے وہ کسی کی گود میں جانا چاہتا ہو۔ پھر وہ دھم سے گرا — وہ مر چکا تھا۔

سیتی، میں اور بے کن خوسو ایک سکتے کے عالم میں کھڑے رہے۔ لیکن میرا پی سنبھل کر اٹھی اور اس نے جھک کر اپنے بچے کی لاش اٹھائی اور سیتی سے یوں کہا۔

"سرتاج! اب آپ کو وہ غم ملا ہے جس کی پیشین گوئی میرے چچا جابیز نے کی تھی۔ اس عبرانی ربّی کی جسے آپ نے قتل کر دیا تھا، بددعا نے آج اثر دکھایا ہے اور وہ میرا کلیجہ چیر گئی ہے اور دل میں ناسور ڈال گئی ہے۔ اب ہمارا بچہ بہت بلند اور ہر تعریف سے بالاتر ہے۔ جیسا کہ ساحر کی نے کہا تھا۔

یوں کہہ کر اور بچے کی لاش دونوں ہاتھوں پر اٹھائے میرا پی وہاں سے چلی گئی اور سیتی میرے کندھے پر سہارا لئے اس خالی پلنگ کو دیکھتا رہا۔ جس پر ابھی تھوڑی دیر پہلے اس کی آنکھوں کا تارا محوِ خواب تھا۔ دایا اپنی جگہ پر بت بنی بیٹھی تھی اور پورے مصر میں زبردست ماتم پڑا تھا۔ سیتی کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے اور بوڑھے بے کن خوسو نے شہزادے کی طرف دیکھا اور یوں کہا۔

"غم نہ کرو شہزادے —— سال آئیں گے اور گزر جائیں گے، صدیاں آئیں گی اور گزر جائیں گی —— لیکن لوگ آپ کے نام کو موسیٰ اور ہارون کے نام کے ساتھ یاد رکھیں گے۔ موسیٰ اور ہارون کا نام رہتی دنیا تک قائم رہے گا اور ان کے ساتھ آپ کا بھی اور میرا بھی عن آ کا بھی اور فرعون کا بھی۔ لوگ آپ کا اور موسیٰ کا نام عزت و احترام سے لیں گے لیکن فرعون کا مختلف طریقے سے۔ فرعون کا نام لوگوں کے لئے درسِ عبرت ہوگا اور قیامت تک لوگ اس پر اور اس کے نام پر لعنت بھیجتے ہوں گے۔ افسوس اے فرعون تو نے اپنی دنیا بھی خراب کی اور عاقبت بھی اور اے شہزادے! کسی دوسرے عالم میں تمہاری زندگی کا آغاز ہوگا۔ نئے سرے سے آغاز ہوگا اور اس عالم میں تمہیں وہ سب کچھ مل جائے گا جو یہاں گنوایا ہے۔ چنانچہ شہزادے! دوسری زندگی پر یقین رکھو اس طرح سکون ملے گا۔"

[1] انجیل مقدس۔ باب۔ خروج۔ آیت۔ ۴۔ ۵۔ ۶۔ ۷ مظہر الحق علوی۔

"شکریہ۔ میرے حقیقی دوست سیتی نے کہا اور اس طرف چلا گیا جس طرف میرا پی گئی تھی۔

"میرے خیال میں ابھی اور موتیں ہوں گی۔" میں نے کہا۔

"نہیں عن آ! اب شاید کوئی موت نہ ہوگی۔ کم سے کم آج رات نہ ہوگی۔ کیونکہ جابیز کی دعائیں یا شاید خود عبرانیوں کا خدا ہمارا محافظ ہے۔ جابیز نے پیشین گوئی کی تھی کہ میرا پی کی وجہ سے سیتی کو کوئی غم برداشت کرنا پڑے گا۔ سو اس کی یہ پیشین گوئی آج پوری ہوگئی۔

پورے مصر میں سے رونے پیٹنے کی آوازیں بلند تھیں اور آج کے عذاب سے کوئی نہ بچا تھا۔

☆☆

سترھواں باب

خروج

اور ننھے سیتی کے علاوہ محل میں کا ہر شخص زندہ رہا، لیکن پورے مصر میں سب کے پہلوٹھے بچے مرگئے۔ فرعون سے لے کر ایک چکی پیسنے والی عورت کے بچے تک۔ اور جانوروں کے بھی پہلوٹھے بچے مرگئے۔ جب یہ سب سے بڑا عذاب نازل ہوا تو مصر میں میراپی کے خلاف غم وغصہ کی عالم لہر دوڑ گئی۔ اور لوگ سمجھنے لگے کہ چونکہ میراپی نے ممفس کے ہیکل میں، جب لوگ اسے بھیانک اندھیرے کے وقت دعا منگوانے لائے تھے مصریوں پر لعنت بھیجی تھی، اس لئے یہ عذاب آیا۔ چنانچہ یوں ہوا کہ پورے مصر میں عموماً اور ممفس میں خصوصاً ایک ہنگامہ مچ گیا۔

میں نے اور بے خوسونے لوگوں کو سمجھانے کی کوشش کی کہ میراپی معصوم اور بے قصور ہے کیونکہ خود اس کا بچہ بھی مرگیا ہے لیکن لوگوں نے کہا اور یقیناً وہ یوسرٹی یا ساحرکی کے سکھائے ہوئے تھے کہ یہ کوئی ثبوت نہ ہوا کیونکہ انھوں نے کہا۔ ''ڈائنیں اور چڑیلیں اپنے بچوں سے محبت نہیں کرتی بلکہ ان کا کلیجہ کھالیتی ہیں۔'' اس کے علاوہ انہوں نے کہا کہ وہ جب اور جتنے بچے چاہے پیدا کرسکتی ہیں۔ اس کے علاوہ لابان نے خبر پھیلادی کہ میراپی نے سیتی پر سحر کردیا ہے اور اب وہ اسی کے محل میں بیٹھ کر مصر پر بلائیں نازل کرتی ہے۔

چنانچہ یوں ہوا کہ مصری میراپی سے نفرت کرنے لگے۔ اور کہنے لگے کہ اسی نے سیتی کے دل میں یوسرٹی کی طرف سے نفرت ڈال دی ہے اور اسی کی وجہ وہ تانیس چھوڑ کر ممفس میں مقیم ہوگیا۔ غرض یہ کہ لوگ سیتی کو بے قصور اور میراپی کو قصوروار بلکہ قابل گردن زدنی سمجھنے لگے۔

پھر یہ خبر آئی اور یہ خبر ہم لوگوں نے حیرت اور خوشی سے سنی کہ فرعون کا غرور خاک میں مل گیا ہے۔ اپنے پہلوٹھے لڑکے کی موت کے بعد اس نے موسیٰ وہارون کا مطالبہ منظور کرلیا ہے۔ اور بنی اسرائیل کو مصر سے چلے جانے کی اجازت دے دی ہے ——— یہ سن کر مصریوں نے اطمینان کی سانس لی۔ کیونکہ اب مصر کو نت نئے نئے عذابوں سے نجات مل گئی تھی۔

''فرعون کے اس اعلان کی خبر ملنے کے چار دنوں بعد میراپی کا چچا جابیز بے حد اچھے گھوڑے لے کر ممفس آیا اور سیتی کی خدمت میں حاضر ہوکر کہا کہ وہ یہ گھوڑے فروخت کرنا چاہتا ہے۔''

''کیوں؟'' سیتی نے پوچھا۔

''اس لئے کہ میں اپنی قوم کے ساتھ اس ملک میں جارہا ہوں، جہاں چارے پانی کی افراط نہیں ہے۔ چنانچہ وہاں یہ گھوڑے مرجائیں گے۔''

''میں یہ گھوڑے ضرور خرید لیتا ہوں۔ عن آ! قیمت ادا کردو۔'' سیتی نے کہا اور اٹھ کھڑا ہوا جس کا مطلب یہی تھا کہ جابیز جاسکتا ہے۔ موخرالذکر نے کئی ایک فرشی سلام کرنے کے بعد جلدی سے کہا۔

''خدا کا شکر ہے کہ آپ اور آپ کے دوست ان عذابوں سے محفوظ رہے جو ہمارے خدا نے مصر پر نازل کئے تھے۔

''شاید تمہیں معلوم نہیں جابیز کہ میرا بچہ بھی مرگیا ہے۔''

''حضور یہ جانکاہ خبر میں سن چکا ہوں، لیکن یہ حضور میرا یا میری قوم کا قصور نہیں، آپ کو یاد ہوگا کہ میں نے کئی بار آپ کو خبردار کیا تھا کہ اگر آپ اور میراپی ایک ہوئے تو شاید آپ پر بھی کوئی مصیبت آئے گی یا کوئی غم ملے گا۔''

''میں اس موضوع پر گفتگو کرنا نہیں چاہتا۔ تم جاسکتے ہو۔''

''میں میراپی سے ایک بار ملنا چاہتا ہوں۔'' جابیز نے کہا۔

''جب سے اس کا بچہ مرا ہے وہ کسی سے نہیں ملتی۔''

''لیکن وہ اپنے چچا سے ضرور ملے گی۔''

''کیوں ملنا چاہتے ہو تم اس سے؟''

''حضور! خدا نے فرعون کا دل نرم کردیا ہے اور اب ہم ملک مصر سے ہمیشہ کے لئے رخصت ہورہے ہیں چنانچہ میں بھی اپنی بھتیجی کو، اگر ہمارے ساتھ نہ آنا چاہے تو خدا حافظ کہنا اور وہ دعائیں بتادینا چاہتا ہوں جو وہ اولاد کو سکھائے گی۔''

''جابیز مجھے تم پر اعتبار نہیں ہے۔ ممکن ہے تم اسے بددعائیں دو اور الٹی سیدھی پیشین گوئیاں کرو۔ تاہم اگر تم میری موجودگی میں اس سے.....''

''جی نہیں۔ میں حضور کو اور زیادہ تکلیف دینا نہیں چاہتا۔ چنانچہ خدا حافظ..... میرا سلام.....''

''اور اگر تمہیں یہ منظور نہیں۔'' سیتی نے اس کی بات کاٹتے ہوئے کہا۔ ''تو تم عن آ کی موجودگی میں اپنی بھتیجی سے مل سکتے ہو بشرطیکہ وہ تم سے ملنا چاہے۔''

''بہت اچھا۔ یوں ہی سہی۔ عن آہوشیار آدمی ہے اور جانتا ہے کہ کب بولنا اور کب خاموش رہنا چاہئے۔''

چنانچہ میں جابیز کو ساتھ لے کر میراپی کے کمرے میں پہنچا۔

''سلام چچا۔'' میراپی نے کہا۔ ''غالباً آپ کچھ پیشین گوئیاں کرنے آئے ہیں۔''

''نہیں بھتیجی۔ میں تمہیں یہ خبر سنانے آیا ہوں کہ بنی اسرائیل بہت جلد مصر سے رخصت ہونے والے ہیں چنانچہ تم بھی اپنی قوم کے ساتھ چلنے کی تیاری کرو۔

''قوم کے ساتھ یا لابان کے ساتھ؟''

''لابان اس عورت کو اپنی روجیت میں نہ لے گا جو ایک مصری کی بیوی رہ چکی ہے۔''

خدا کا شکر ہے کہ لابان نے میری امید چھوڑ دی۔ لیکن چچا یہ تو بتاؤ کہ میں اپنی قوم کے ساتھ کیوں چلوں؟''

اس لئے کہ تم عبرانی ہو اور اس لئے کہ تمہاری زندگی کا انحصار اسی پر ہے۔ اب مصر میں تمہاری ضرورت نہیں رہی۔ اب ہمیں سیتی کی مہربانیوں کی ضرورت ہے اور نہ اس کی دوستی کی۔ قوم اسرائیل فرعون کی غلامی سے آزاد ہو چکی ہے اور اب یہاں تمہاری ضرورت نہیں۔ اب اگر تم یہاں رہیں تو زیادہ دنوں تک زندہ نہ رہ سکو گی۔''

''آپ کا مطلب ہے کہ عبرانی مجھے قتل کر دیں گے؟''

''نہیں۔ شاید مصری تمہیں قتل کر دیں گے یا اپنے آپ تم مر جاؤ گی۔''

''آپ کو یقین ہے کہ میں مر جاؤں گی؟''

''میرے یقین سے کیا ہوتا ہے البتہ سب کو یقین ہے کہ ایسا ہی ہوگا۔''

وہ ہنسی اور آج کئی دنوں کے بعد میں نے میراپی کو ہنستے دیکھا۔

''میں یہیں رہوں گی چچا۔'' اس نے کہا۔

جابیز نے حیرت سے اپنی بھتیجی کی طرف دیکھا اور بڑبڑایا۔

''تو یوں کہو کہ تمہیں اس مصری شہزادے سے محبت ہو گئی ہے۔ اور وہ ہے ہی محبت کرنے کے قابل۔''

بے شک میں اس سے محبت کرتی ہوں۔ میں اسے وہ سب کچھ دے چکی ہوں جو ایک عورت ایک مرد کو دے سکتی ہے۔ سیتی میرا ہے اور میں اس کی۔ میں ہر حال میں اس کی شریک رہوں گی اور اس وقت تک اس کی رہوں گی جب تک کہ موت ہمیں ایک دوسرے سے جدا نہیں کر دیتی۔ سیتی کی خاطر میں

خندہ پیشانی سے موت کا استقبال کروں گی۔ کیا اس سے بہتر کوئی موت ہو سکتی ہے چچا؟''

''یہ سب تو میں نہیں جانتا، البتہ یہ ضرور جانتا ہوں کہ تم غدار اور گنہگار ہو۔''

''میں غدار اور گنہگار ہوں! کیا اس لئے کہ میں نے ایک شریر اور فسادی شخص سے شادی نہ کی؟ کیا اس لئے کہ میں نے دنیا کے شریف ترین اور رحم دل شخص سے شادی کر لی؟ کیا عورتیں بھیڑ بکریاں ہیں کہ ان کے مالک و آقا اپنی مرضی سے انہیں جس کے ہاتھ چاہیں فروخت کر دیں؟ کیا مردوں کو ہی ہر طرح کے اختیارات حاصل ہیں کیا؟ عورت بالکل ہی بے بس اور مجبور ہے؟''

''معلوم تو ایسا ہی ہوتا ہے۔'' جابیز نے کہا۔

''نہیں خدا کے قوانین کو تم نے اپنے فائدے کے لئے توڑ مروڑ دیا ہے اور تمہارا یہ گناہ اس گناہ سے بڑھ کر ہے جس کا الزام تم مجھے دیتے ہو۔ یقین نہ آئے تو خدا کے رسول سے پوچھو۔ خدا نہ ظالم ہے اور نہ ایسے مظالم کو پسند کرتا ہے۔''

''میراپی! اب تم بہت بولنے لگی ہو۔ میں تمہارے منہ لگنا نہیں چاہتا۔ میں صرف یہ پوچھ رہا ہوں کہ تم ہمارے ساتھ آتی ہو یا نہیں۔ جواب دینے سے پہلے یہ سوچ لو کہ مصری تمہیں سب سے بڑی ساحرہ سمجھتے ہیں۔ ابھی وہ لوگ موسیٰ و ہارون کے خوف سے خاموش ہیں۔ لیکن ہمارے جانے کے بعد وہ تمہیں چین سے نہ رہنے دیں گے۔ ہاں اب بتاؤ چلتی ہو ہمارے ساتھ؟''

''نہیں۔''

''بس تو خدا حافظ۔ ہاں ایک بات بتا دوں۔ چند مویشی اور تھوڑے سے زیورات تمہارے والد نے ترکے میں چھوڑے ہیں اور.....''

''یہ سب میں نے آپ کو دیئے۔ خدا حافظ چچا۔ خدا آپ کو خوش رکھے۔''

یوں وہ بوڑھا عبرانی وہاں سے رخصت ہوا۔

پھر ہمیں معلوم ہوا کہ واقعی بنی اسرائیل سرزمین فراعنہ سے جا رہے تھے اور ان کے ساتھ وہ عرب بھی جا رہے تھے جو ہلکوس فراعنہ کی یادگار تھے۔ اور وہ عورتیں بھی جا رہی تھیں جو ممفس میں تھیں اور جنہوں نے مصریوں سے شادیاں کر لی تھیں۔ ان میں سے بعضوں کو اپنے بچے مصر ہی میں چھوڑنے پڑے اور جانے سے پہلے وہ میراپی کے پاس آئیں اور اس سے پوچھا کہ کیا وہ نہیں آ رہی۔ میراپی نے نفی میں سر ہلا کر کہا۔

''تم کیوں جا رہی ہو؟ کیا صحرا تمہیں اتنے پسند ہیں کہ تم ان کی خاطر اپنے بچوں اور شوہروں کو چھوڑے جا رہی ہو؟''

''نہیں خاتون۔ہم اپنے بچوں اور شوہروں سے محبت کرتے ہیں۔'' انھوں نے کہا۔''لیکن یہاں رہنے میں خطرہ ہے۔''

''کیسا خطرہ؟'' میرا پی نے پوچھا۔

مصریوں کا۔جب انھیں وہ عذاب یاد آئیں گے جو مصر پر نازل ہوئے تھے تو وہ ایک عبرانی کو بھی زندہ نہ چھوڑیں گے۔

''نہیں۔تب تو مجھے بھی ان مصریوں سے ڈرنا چاہئے۔'' میرا پی نے کہا۔

''نہیں۔تمہاری بات اور ہے۔تم اس شخص کی محبوبہ ہو جو بہت جلد فرعون بننے والا ہے۔ چنانچہ مصری تمہارا کچھ نہ بگاڑ سکیں گے۔اس کے علاوہ چونکہ تم سب سے بڑی ساحرہ ہو.....''

میرا پی پیر پٹخ کر اٹھ کھڑی ہوئی اور اس نے ان عورتوں کو نکل جانے کو کہا اور وہ وہاں سے چلی گئیں۔چنانچہ یوں ہوا کہ مصر میں چند بچوں، جو مخلوط نسل سے تھے اور بنی اسرائیل کے چاند کے علاوہ کوئی نہ آیا اور مصری سب کچھ بھول گئے اور عبرانیوں کے مصر سے چلے جانے کی خوشی منانے لگے۔

ہر گھر اور ہر ہیکل میں چراغاں کیا گیا۔دیوتاؤں کی قیمتی لباس پہنائے گئے۔ان کے سروں پر پھولوں کے تاج رکھے گئے اور ان پر چڑھاوے چڑھائے گئے۔مادرِ نیل کے پانیوں پر رات بھر ان گنت کشتیاں تیرتی رہیں جن میں ہزار ہا چراغ روشن تھے اور یوں معلوم ہوتا تھا جیسے مصری دیوتا اوزبرس کے دوبارہ زندہ ہونے کا تیوہار منا رہے ہوں، سیتی ہر چند کہ فرعون نہ تھا تاہم وہ آمن دیوتا کا موروثی کاہن تھا۔چنانچہ وہ اس جشن میں شریک ہوا اور ممفس کے ہیکل میں مل گیا۔میں اس کے ساتھ تھا۔جب دعائیں پڑھی جا چکیں اور چڑھاوے چڑھائے جا چکے تو کاہنوں اور مہنتوں کا ایک جلوس ممفس کی سڑکوں پر گشت کرنے لگا اور اس جلوس کی راہبری سیتی کر رہا تھا۔اور لوگوں نے—فرعون سیتی کی 'جے' کے نعرے لگائے۔جب شور کم ہوا اور لوگ نعرے لگاتے لگاتے تھک گئے تو سیتی نے کہا۔

''دوستو! مجھے فرعون نہ کہو، کیونکہ میں فرعون نہیں ہوں۔اگر فرعون آمن میسس کو یہ اطلاع مل گئی تو اسے برا معلوم ہوگا۔''

لوگ خاموش ہو گئے اور اس خاموشی کو ایک آواز نے یوں توڑا۔کسی نے چیخ کر کہا۔

''کوئی خوف نہ کرو۔عبرانی ساحرہ ہر رات آپ کے ساتھ سوتی ہے۔وہ آمن کے بت کو پاش پاش کر سکتی ہے تو پھر آپ کو فرعون کے قہر و غضب سے بچا بھی سکتی ہے۔''

اس پر لوگوں نے پھر 'فرعون سیتی کی جے' کے نعرے لگائے۔

اور اس جشن کے دوسرے دن بوڑھا بے کن خوسو جو چند دنوں کے لئے تانیس گیا تھا، نہایت

ہم خبریں لے کر واپس آیا— معلوم ہوا کہ وہاں دربار کے کمرے میں ایک زبردست اجلاس ہوا اور اس ں ہر آدمی کو شریک ہونے کی دعوت تھی۔اس اجلاس میں فرعون آمن میسس نے کہا منحوس اور سرکش برانی اب ملک مصر سے رخصت ہو رہے ہیں اور یہ کہ اب مصر ان کے ساحرانہ عذابوں سے محفوظ ہے اس کے بعد فرعون نے دیوتا کے حضور نذر پیش کی اور پھر دربار برخاست کرنے کا اعلان کیا۔لیکن اس سے ہلے کہ لوگ اپنی جگہ سے ہلتے بھی، یوسرٹی اٹھی اور اس نے یوں کہا۔

''اے خدائے مصر اور اے مصر کے لوگو! میں تمہیں ایسے بودے اور بزدل نہ سمجھتی تھی۔میرا یال تھا کہ تم ان ذلتوں کو جو عبرانیوں کی وجہ سے ہمیں برداشت کرنی پڑی ہیں یوں خاموشی سیر داشت نہ روگے، لیکن میں دیکھ رہی ہوں کہ تم نہ صرف بزدلوں کی طرح انہیں برداشت کر رہے ہو، بلکہ ڈھیٹ ن کر اپنی شکست کی خوشی منا رہے ہو۔اب یہی عبرانی، جن کے دو زبردست ساحروں نے مصر پر عذاب زل کئے، مصر کی دولت لے کر مصر سے رخصت ہو رہے ہیں۔ہاں وہ سارے مویشی، وہ سارے زیورات روہ سب غلّہ جو اس احسان فراموش قوم نے یہاں رہ کر جمع کیا اب اس کے ساتھ جا رہا ہے یہ ہماری لت ہے اور ہم اس کے مالک ہیں۔عبرانی جب یہاں آئے تو کنگال تھے، لیکن اب وہ خود ہمیں کنگال ئے جا رہے ہیں——— میں خدائے مصر سے پوچھتی ہوں کہ وہ یہی چاہتے ہیں کہ مصری کنگال اور لس رہ جائیں اور عبرانی جو مصر کی دولت لئے جا رہے ہیں مصر سے نکلنے کے بعد ہماری بددلی اور بے وقوفی پر ہنستے رہیں؟''

''اور'' بے کن خوسو نے کہا۔فرعون سر جھکائے بیٹھا خاموش بیٹھا رہا۔

''خدائے مصر خاموش ہیں۔'' یوسرٹی نے چند ثانیوں کی خاموشی کے بعد کہا۔''چنانچہ اب میں رائے سلطنت سے پوچھتی ہوں کہ کیا وہ عبرانیوں کو یونہی نکل جانے دیں گے؟ اب بھی مصر طاقتور ہے، ب بھی ہمارے پاس لشکر ہے۔تو کیا امرائے سلطنت اور فوجی افسر خاموش دیکھتے رہیں جب کہ عبرانی ں لوٹے لئے جاتے ہیں؟''

''یوسرٹی کی تقریر سن کر سب کو جوش آ گیا۔بے کن خوسو نے کہا اور وہ سب ایک زبان ہو کر ئے کہ نہیں۔''

''یہ تم کہتے ہو۔'' یوسرٹی نے کہا۔''لیکن خدائے مصر کیا کہتے ہیں۔؟''

اب بے کن خوسو نے کہا۔سب کی نظریں فرعون پر گڑی ہوئی تھیں اور دربار کے کمرے میں ا خاموشی طاری تھی کہ اگر سوئی بھی گرتی تو اس کا جھنا کا سنائی دیتا۔''

دفعتاً آمن میسس اٹھا اور اس نے یوں کہا۔

''جیسی شہزادیٔ مصر کی مرضی، لیکن اگر اب مصر پر کوئی مصیبت آئی تو خیال رہے یوسرٹی اس کی ذمہ داری تم پر عائد ہوگی اور ان سب پر بھی جو تمہاری باتیں سن کر جوش میں آ گئے ہیں۔ بہر حال جو سب کا حال ہوگا۔ میرا بھی ہوگا۔ لشکر تیار کیا جائے۔ ہم عبرانیوں کا تعاقب کریں گے۔''

خوشی کے نعروں کے درمیان دربار برخاست ہوا اور لوگ آپس میں سرگوشیاں کرتے چلے گئے۔ یہاں تک کہ دربار میں فرعون اکیلا رہ گیا اور وہ یوں سر جھکائے بیٹھا تھا جیسے کوئی مردہ ہو۔

بے کن خوسو کی داستان سیتی خاموشی سے سنتا رہا اور جب بوڑھا خاموش ہوا تو سیتی نے سر اٹھا کر اس سے پوچھا۔

''بے کن خوسو! تمہارا کیا خیال ہے؟''

''میں سمجھتا ہوں حضور کہ لوگوں کہ جوش دلا کر شہزادی نے زبردست غلطی کی ہے۔''

''میرا بھی یہی خیال ہے۔'' سیتی نے جواب دیا۔

عین اس وقت میراپی کمرے میں آئی اور اس نے کہا۔

''میں نے سنا ہے میرے آقا کہ فرعون بنی اسرائیل کے تعاقب میں جانے والے ہیں۔ میں نہیں چاہتی کہ آپ اس تعاقب کرنے والے لشکر میں شامل ہوں۔''

''اور اس میں کوئی تعجب بات بھی نہیں خاتون۔ کیونکہ تم نہیں چاہتیں کہ میں تمہاری قوم پر تلوار اٹھاؤں۔ تمہیں اپنی قوم کا بہت زیادہ خیال ہے۔ بہر حال اطمینان رکھو میں بنی اسرائیل کے تعاقب میں نہ جاؤں گا۔'' سیتی نے کہا اور میراپی کے ساتھ کمرے سے باہر چلا گیا۔

''شہزادے نے غلط کہا عن آ۔'' بے کن خوسو بولا۔ ''میراپی کو اپنی قوم سے زیادہ اپنے شہر کا خیال ہے۔ میراپی ساحرہ، چڑیل اور ڈائن نہیں ہے جیسا کہ لوگوں کا خیال ہے یہ اور بات ہے کہ میراپی بہت سی ایسی باتیں جانتی ہے جو ہم نہیں جانتے۔''

''تم ٹھیک کہتے ہو بے کن خوسو۔'' میں نے جواب دیا۔

☆☆

اٹھارواں باب

فرعون کی غرقابی

چودہ دن گزر گئے اور اس عرصے میں ہم نے سنا کہ بنی اسرائیل ارض جاشان سے نکل کر اپنے سفر پر روانہ ہو چکے ہیں اور موسیٰ و ہارون ان کی راہبری کر رہے ہیں اور ایک انبوہ کثیر تھا جو ارض جاشان سے اس طرح نکلا کہ اس کے بیچ میں وہ تابوت تھا جس میں ان کے پچھلے پیغمبر یوسف کی حنوط شدہ لاش تھی۔ ہاں وہی یوسف جو مصر کے بازاروں میں بکے تھے اور جنہیں عزیز مصر نے خریدا تھا اور جن پر عزیز مصر کی بیوی زلیخا فریفتہ ہوگئی۔ کہتے ہیں کہ یوسف بے حد حسین تھے وہی یوسف جو قحط کے وقت مصر کے وزیر بنے تھے اور آخر وقت میں وصیت کر گئے تھے کہ جب بنی اسرائیل مصر سے نکلیں تو ان کی لاش اپنے ساتھ لے جائیں اور یوسف کے اجداد کی سرزمین میں دفن کر دیں۔ سو اسی وصیت کے مطابق موسیٰ و ہارون نے عبرانیوں سے کہا کہ وہ یوسف کا تابوت اٹھالیں۔ انھوں نے یوسف کا تابوت اٹھالیا اور بہت سے مرد اور عورتیں اور بچے اس تابوت کے آگے پیچھے اور دائیں اور بائیں زیتون کی ٹہنیاں اٹھائے چل رہے تھے۔

ہم نے سنا اور بے کن خوسو نے بھی یوں ہی کہا کہ بنی اسرائیل بحیرہ احمر کی طرف گئے ہیں اور اسے عبور کر کے اور پھر صحرا عبور کر کے شام کی طرف جہاں کہ بیت المقدس بنے نکل جائیں گے۔ میں نے کہا کہ تب تو عبرانی شاید بے وقوف ہیں کیونکہ اس طرف کا راستہ خطرناک ہے اور ایسی دلدلیں ہیں اس راستے میں کہ پورے لشکر کے لشکر ان میں سما جائیں اور پتہ بھی نہ چلے۔ بے کن خوسو نے کہا کہ مناسب ہوگا کہ میں اس کے متعلق میراپی سے پوچھوں۔

تو تم بھی اسے ساحر سمجھنے لگے؟ میں نے پوچھا۔

''بات یہ ہے عن آ۔'' بے کن خوسو نے جواب دیا۔ ''کہ مصر میں اتنے بہت سے جادوگر ہیں کہ یہ کہنا مشکل ہے کہ کون کون جادوگر ہے اور کون نہیں اور پھر وہ میراپی ہی تو تھی جس نے آمن دیوتا کا بت پاش پاش کر دیا تھا۔ وہ ساحرہ ہو یا نہ ہو اس سے کم سے کم یہ تو ضرور پوچھنا چاہئے کہ اس کی قوم بحیرۂ احمر کو کس طرح عبور کرے گی۔ خصوصاً اس صورت میں کہ فرعون اور اس کا لشکر بنی اسرائیل کے پیچھے ہی

پیچھے آرہا ہوگا؟''

چنانچہ میں نے میرا پی سے پوچھا اور اس نے جواب دیا کہ وہ کچھ نہیں جانتی سوائے اس کے کہ موسیٰ وہارون اس کی قوم کے ساتھ ہیں اور یہ کہ خدا ان کی مدد کرے گا۔

پھر دیوتا جانیں ساحر کی کہاں سے آ گیا؟ اس نے شہزادے سے معافی طلب کی اور کہا کہ ہیکل میں میرا پی اور اس کے بچے کو دیوی اوزبس اور ڈورسکا لباس اس نے نہیں بلکہ وہاں کے کاہنوں نے پہنایا تھا اور یہ کہ وہ بے قصور ہے۔ سیتی نے اسے معاف کر دیا۔ چنانچہ ساحر کی نے بتایا کہ فرعون ایک زبردست لشکر لے کر بنی اسرائیل کے تعاقب میں گیا ہے۔ اس پر سیتی نے پوچھا کہ وہ اس لشکر کے ساتھ کیوں نہ گیا۔ اس کا جواب ساحر کی نے یہ دیا کہ وہ سپاہی نہیں ہے اور یہ کہ فرعون اس کی صورت سے بیزار ہے۔ پھر اس نے پوچھا کہ سیتی اس لشکر کے ساتھ کیوں نہ گیا۔

''اس لئے کہ خود فرعون کی طرف سے مجھے اس لشکر میں شامل ہونے کی دعوت نہ ملی تھی۔'' سیتی نے جواب دیا۔ ''اور سچ تو یہ ہے کہ میں خود اس تعاقب کرنے والوں میں شامل ہونا نہیں چاہتا۔''

یہ آپ نے واقعی عقلمندی کا ثبوت دیا ہے''۔ ساحر کی بڑبڑایا۔

اور یہ دوسری رات کا واقعہ ہے۔ میں بے کن خوسو، ساحر کی اور شہزادہ سیتی بیٹھے باتیں کر رہے تھے۔ آدھی رات ادھر تھی اور آدھی اُدھر کہ دفعتاً کمرے کا دروازہ کھلا اور گھبرائی ہوئی میرا پی ہمارے سامنے کھڑی تھی۔

''میں نے ایک خواب دیکھا ہے۔'' اس نے کہا۔ اور یوں دیکھا ہے میں نے کہ میری قوم ایک آتشی ستون کے جو زمین سے آسمان تک بلند ہے پیچھے پیچھے چلی جا رہی ہے یہاں تک کہ وہ لوگ ایک سمندر کے سامنے پہنچے۔ میری قوم کے پیچھے فرعون مع اپنے لشکر کے بھاگا آ رہا تھا۔ چنانچہ بنی اسرائیل سمندر کی سطح پر یوں چلنے لگے جیسے وہ پانی نہ ہو سخت زمین ہو۔ فرعون اور اس کے لشکر نے بھی ایسا ہی کرنا چاہا تبھی مصر کے بہت سے دیوتا نمودار ہوئے اور انھوں نے فرعون کو بنی اسرائیل کا تعاقب کرنے سے باز رکھنا چاہا۔ فرعون اور مصریوں نے ان کی ایک نہ سنی اور دیوتاؤں کو بھی اپنے ساتھ گھسیٹ کر سمندر کی سطح پر چڑھ گئے دفعتاً گھور اندھیرا اتر آیا اور اس اندھیرے میں چیخنے چلانے کی آوازیں آنے لگیں اور ساتھ ہی ایک زبردست قہقہہ سنائی دیا۔ پھر اندھیرا ہٹ گیا اور چاند کسی ویرانے پر سے جہاں ایک نفس بھی نہ تھا۔ چمک رہا تھا —— اور پھر میری آنکھ کھل گئی —— ساحر کی! کیا تم اس خواب کی تعبیر بتا سکتے ہو؟''

میں تعبیر بتانے والا کون ہوں؟'' ساحر کی نے جواب دیا۔ ''خود تم سب کچھ جانتی ہو۔ اور سچ تو یہ ہے کہ میں اور کوئی بھی جادوگر تمہاری خاک پا کے برابر بھی نہیں۔''

''تم ہر وقت میرا مضحکہ اڑایا کرتے ہو۔'' میرا پی نے کہا۔

اب بے کن خوسو نے یوں کہا:-

''کی کے سحر کا آفتاب تو مدت ہوئی کہ غروب ہو چکا۔ بہر حال اس خواب کی تعبیر صاف ہے یعنی مصر کا لشکر اور مصر کے دیوتا، عبرانیوں کی وجہ سے تباہ و برباد ہو جائیں گے۔ اگر فرعون بنی اسرائیل کے تعاقب سے باز آ جائیں تو شاید مصر کے دیوتا، مصر کا لشکر اور خود فرعون بچ جائے، لیکن وہ لوگ پاگل ہو رہے ہیں کسی کی نہیں سنتے —— اگر.....'' اور اس بے سیتی کی طرف دیکھا۔

''جب وہ دیوتاؤں کی نہیں سنتے تو میری کیا سنیں گے بے کن خوسو'' سیتی نے کہا۔ ''اگر میں نے انھیں تعاقب سے باز رکھنے کوشش کی تو فرعون کو اور ضد ہو جائے گی۔''

''کیوں نہ سنیں گے؟ آپ ہی نے فرعون کو مشورہ دیا تھا کہ وہ موسیٰ وہارون کا مطالبہ منظور کر لے اور لوگوں نے دیکھا کہ آپ کا مشورہ کس قدر صحیح تھا۔ چنانچہ آپ کی بات مصر کا لشکر مان لے گا۔ اور جب لشکر ہی فرعون کا ساتھ نہ دے گا تو ظاہر ہے کہ اکیلا فرعون بھی بنی اسرائیل کا تعاقب نہ کرے گا۔''

اس کے علاوہ ساحر کی نے کہا۔ ''آپ کی بیوی نے ایک بے حد منحوس خواب دیکھا ہے اور اس کی خبر فرعون تک پہنچانا ہمارا فرض ہے —— اس کے بعد فرعون جیسا مناسب سمجھیں گے کریں گے۔ ہم بری الذمہ ہوں گے۔''

''تو پھر تم ہی جا کر یہ خبر فرعون کو نہ سنا آؤ؟'' سیتی نے کہا۔

''حضور اب میں خیر ہب نہیں۔ فرعون نے میرا عہدہ چھین لیا۔ موسیٰ وہارون کو نیچا دکھانے کے بجائے خود مجھے نیچا دیکھنا پڑا ہے۔ چنانچہ فرعون مجھ سے خفا ہے۔ اب اگر میں اس کے سامنے گیا تو قتل کر دیا جاؤں گا۔''

اس وقت میرا جی چاہا کہ کسی طرح ساحر کی کو فرعون کے پاس پہنچا دوں۔ میں جانتا تھا کہ فرعون اسے قتل نہ کرے گا اور نہ کر سکے گا۔ تاہم میں یہی چاہتا تھا کہ ساحر کی اس محل سے چلا جائے۔ کیونکہ میں اس کی طرف سے مطمئن نہ تھا۔ مجھے کچھ شک ہو چلا تھا کہ وہ پھر بے گناہ میرا پی کو نقصان پہنچانے کا منصوبہ گھڑ رہا ہے۔

سیتی چند ثانیوں تک کمرے میں ٹہلتا رہا اور پھر بولا۔

''عن آ! میرا رتھ تیار کرو اور سو سپاہیوں کو مسلح ہونے کا حکم دو۔ ہم پو پھٹتے ہی روانہ ہو جائیں گے۔ تم میرے ساتھ چلو گے عن آ —— ہم فرعون کو تعاقب سے باز رکھنے کی کوشش کریں گے۔ حالانکہ کامیابی کی امید نہیں۔''

''خدا کے لئے مجھے اکیلی چھوڑ کر نہ جایئے گا۔'' میرا پی نے تقریباً چیخ کر کہا۔

''تم بھی میرے ساتھ چلو میرا پی۔''

اور میرا پی نے نفی میں سر ہلا کر جواب دیا۔

پچھلے کئی دنوں سے کوئی قوت مجھے اپنی قوم کی طرف دھکیل رہی ہے۔ رات کو دو دفعہ میری آنکھ کھل گئی اور میں نے اپنے کو باغ میں کھڑے پایا اور وہاں میں نے ایک آواز سنی جو میرے مرحوم ابا کی تھی اور وہ یوں کہہ رہی تھی—— میرا پی! اپنی قوم کے ساتھ جاؤ۔ ان کی قسمت تمہاری قسمت ہے—— چنانچہ میرے آقا، اگر میں آپ کے ساتھ آئی تو شاید اپنے آپ کو روک نہ سکوں گی اور اپنی قوم کے ساتھ چلی جاؤں گی۔''

تو پھر تم یہیں رہو۔'' سیتی نے کہا اور پھر مسکرا کے اضافہ کیا۔'' اگر تم عبرانیوں کے ساتھ چلی گئی تو مجھے بھی چلنا پڑے گا کیونکہ جہاں تم جاؤ گی میں بھی جاؤں گا—— اور میرا پی! مجھے بے آب و گیاہ صحراؤں میں بھٹکنا ذرا بھی پسند نہیں۔ اب چونکہ تم میرے ساتھ آنا نہیں چاہتیں اور اکیلی بھی رہنا نہیں چاہتیں اس لئے میں بھی نہ جاؤں گا۔

ساحرکی نے اپنی سرخ سرخ آنکھوں سے پہلے میرا پی اور پھر شہزادے کی طرف دیکھا۔

''گستاخی معاف فرمایئے حضور۔'' اس نے کہا۔ آپ کے والد نے کسی بھی عورت کے ضبط کی خاطر اپنے فرض سے کوتاہی نہیں برتی۔''

''بہت سخت الفاظ کہے ہیں تم نے۔'' سیتی نے دانت پیس کر کہا۔'' اگر کوئی اور وقت ہوتا تو میں تمہارا سر.....''

''میرے آقا۔'' ساحرکی نے سیتی کے قدموں پر سر رکھتے ہوئے کہا۔'' آپ سمجھ سکتے ہیں کہ کون سی غیبی قوت نے میرے منہ سے یہ سخت الفاظ کہلائے ہیں۔ خاتون میرا پی کا خواب جھوٹا نہیں ہے۔ مصر کا لشکر خطرے میں ہے۔ چنانچہ جلدی کیجئے اور اس لشکر کو بچا لیجئے جس کی آپ کو بہت جلد ضرورت ہوگی کیونکہ آپ فرعون بننے والے ہیں اور بے فوج کا بادشاہ کچھ نہیں ہوتا۔ حضور! خاتون میرا پی، جیسا کہ ہم سب جانتے ہیں بڑی زبردست ساحرہ ہیں اور ان کا خواب جھوٹا نہیں ہوسکتا۔''

''میں ساحرہ نہیں ہوں۔'' میرا پی نے چیخ کر کہا۔'' تاہم یہ سرخ آنکھوں والا فریبی ساحر سچ کہتا ہے۔ بے شک مصر کا لشکر تباہی کی دہلیز پر کھڑا ہے۔''

''عن آ! رتھ تیار کراؤ۔'' سیتی نے کہا۔

اس کے آٹھ دن کے بعد ہمارے رتھ بحیرہ احمر کے متوازی بھاگے جا رہے تھے۔ رات اور

دن دم لئے بغیر ہم راستے پر سفر کرتے رہے، جس راستے پر بنی اسرائیل اور ان کے بعد فرعون اور اس کا لشکر گیا تھا۔

پھر ہمارے رتھ ڈھلان چڑھنے لگے اور اوپر پہنچ کر دیکھا کہ دوسری طرف نشیب میں فرعون کا لشکر پڑاؤ ڈالے تھا۔ چرواہوں اور دوسرے راہگیروں سے ہمیں معلوم ہوا کہ فرعون کے لشکر کے ذرا آگے بنی اسرائیل پڑاؤ ڈالے ہوئے ہے اور ان کے سامنے سمندر تھا جس نے ان کا راستہ روک رکھا تھا۔ بنی اسرائیل اور سمندر کو ہم نہ دیکھ سکتے تھے اور اس کا ایک عجیب سبب تھا۔ فرعون کے لشکر اور بنی اسرائیل کے پڑاؤ کے بیچ میں زمین سے آسمان تک بادل کا ایک کافی چوڑا ستون بلند ہوتا چلا گیا تھا۔ ہمیں معلوم ہوا کہ جب بنی اسرائیل سفر کرتے ہیں تو یہ ستون ان کے آگے آگے چلتا ہے جو دن کو اسی طرح سیاہ رہتا ہے لیکن رات کو آگ کی طرح روشن ہو جاتا ہے۔ آج جب فرعون کا لشکر عبرانیوں کے قریب پہنچ گیا، تو یہ ستون بنی اسرائیل کے آگے سے ہٹ کے ان کے اور فرعون کے لشکر کے بیچ میں حائل ہو گیا۔

''ہم ساحرکی کو اپنے ساتھ لے آئے ہوتے، اگر وہ خوشی سے نہ آتا تو جبراً، تو وہ ہمیں اس عجوبہ کے متعلق ضرور کچھ بتاتا۔''

''ساحرکی کے ساتھ زبردستی کرنا ممکن نہیں۔ وہ بڑی قوتوں کا ملک ہے۔'' بے کن خوسو نے کہا۔ اس کے علاوہ ہمارے روانہ ہونے سے پہلے وہ تھیس کے لئے روانہ ہو چکا تھا۔ خود میں نے اسے جاتے دیکھا ہے۔''

''میں نے محافظوں کو ہدایت کر دی ہے کہ وہ اسے محل میں داخل نہ ہونے دیں کیونکہ وہ بے حد شریر اور عیار آدمی ہے۔ کم سے کم میرا پی کا تو ایسا ہی خیال ہے۔'' سیتی نے ٹھنڈا سانس لے کر کہا۔

''آپ کا کیا ارادہ ہے؟'' میں نے پوچھا۔

''ہم لشکر میں چل کر فرعون سے وہ کہیں گے جو کہنے یہاں آئے ہیں۔''

اور اگر اس نے نہ سنا؟''

''تو ہم لشکر کے بیچ میں کھڑے ہو کر اونچی آواز میں اپنا پیغام سنا دیں گے اور چلے آئیں گے۔''

''لیکن فرض کیجئے کہ فرعون نے ہمیں واپس نہ آنے دیا؟''

''تو ہم تلوار استعمال کریں گے۔ یا پھر تو صحیح سلامت ممفس پہنچ جائیں گے یا ہماری لاشیں بے گور و کفن یہاں پڑی ہوں گی۔''

''یہ ایک عظیم شخص کے الفاظ ہیں۔'' بے کن خوسو نے کہا۔'' میں ابھی مرنا نہیں چاہتا۔ تاہم میں آخر تک حضور کے ساتھ ہوں۔'' اور وہ ہنسا۔ آج اس کی ہنسی بے حد عجیب اور بھیانک معلوم ہوئی۔

پھر ہم نے وہ درباری لباس پہنا جو اپنے ساتھ لائے تھے، لیکن تلواریں نہ لگائیں اور نہ ہی کوئی دوسرا ہتھیار اپنے ساتھ لیا البتہ پچاس محافظ اپنے ساتھ لئے کر اس طرف چلے جس طرف کہ فرعون کا پھریرا لہرا رہا تھا۔ دوسرے محافظوں کو ہم نے وہیں چھوڑا اور ان سے کہا کہ اگر ہمارے ساتھ کوئی واقعہ ہو تو وہ فوراً ممفس لوٹ جائیں اور جو کچھ ہوا ہوا اس کی خبر میراپی اور ممفس کے باشندوں کو کر دیں۔ جب ہم فرعونی پڑاؤ کے کنارے پر پہنچے تو طلایہ کے سپاہیوں نے کڑک کر پوچھا۔ ''کون ہے'' اور پھر غروب ہوتے ہوئے سورج کی روشنی میں ہمیں پہچان کر بڑبڑائے۔

''شہزادۂ مصر! شہزادۂ مصر!''

انہوں نے سیتی کو سلام کیا اور نیزے جھکا دیئے اور ہم ان کو سلام لیتے ان کے بیچ میں سے گزر گئے۔

اور ہم فرعون کے خیمے کے سامنے پہنچے۔ جس کے چاروں طرف مسلح سپاہی پہرہ دے رہے تھے۔ خیمے کے دروازے پر کا پردہ اٹھا دیا گیا تھا کیونکہ سخت گرمی تھی اور اندر فرعون امراء اور فوج کے افسر دسترخوان پر بیٹھے کھانا کھا رہے تھے یا شراب پی رہے تھے۔ بیچ میں فرعون بیٹھا تھا اور اس کے پیچھے پنکھا بردار اور خانساماں کھڑے تھے۔

ہم تینوں خیمے میں داخل ہوئے۔ سیتی کے دائیں طرف بے کن خوسو تھا اور میں بائیں طرف۔ وہ پچاس سپاہی جو ہمارے ساتھ آئے تھے خیمے کے باہر رک گئے۔

''کون ہیں یہ لوگ۔'' فرعون نے پیشانی پر بل ڈال کر پوچھا۔ ''جو بغیر اجازت چلے آئے ہیں۔؟''

مصر کے تین امن پسند شہری جو خدائے مصر کے لئے ایک پیغام لائے ہیں۔'' سیتی نے جواب دیا۔ ''ہم بہت دور سے اور بہت تیزی سے آئے ہیں کہ وقت نکل نہ جائے۔''

''تمہارے نام کیا ہیں؟ اور کس کا پیغام لائے ہو؟''

یہ ہیں ہمارے نام اے خدائے مصر! مجھے سیتی کہتے ہیں۔ میں فرعون منفتاح کا بیٹا ہوں اور کبھی ولی عہد سلطنت تھا اور میرے دائیں طرف میرا مشیر بے کن خوسو ہے اور بائیں طرف میرا دوست وقائع نگار عن آ ہے اور اے فرعون ہم دیوتاؤں کا پیغام لے کر آئے ہیں۔

''ان ناموں سے کون واقف نہ ہوگا!'' اور وہاں جتنے بیٹھے تھے سب اٹھ کر سیتی کے سامنے جھک گئے۔ فرعون بڑبڑایا۔ ''سیتی منفتاح کا بیٹا ہمارے ساتھ کھانے میں شریک نہ ہوگا؟'' فرعون آمن میسس نے پوچھا۔

ہم خدائے مصر کا شکریہ ادا کرتے ہیں۔ ہم کھانا کھا کر چلے ہیں۔ اجازت ہو تو ہم وہ پیغام

سنائیں۔''

''اجازت ہے۔''

''اے فرعون!'' آج کئی مہینوں کے بعد ہم ایک دوسرے کے سامنے آئے ہیں آخری بار آپ نے مجھے اور میں نے آپ کو دیکھا تھا جب کہ فرعون مرحوم نے ولی عہدی کا تاج مجھ سے لے کر آپ کو دیا تھا۔ خدائے مصر کو یاد ہوگا کہ میں تاج و تخت سے کیوں محروم کر دیا گیا۔ محض اس لئے کہ میں نے بنی اسرائیل کی حمایت کی تھی اور فرعون کو مشورہ دیا تھا کہ وہ عبرانی پیغمبروں کا مطالبہ منظور کر لیں۔ خدائے مصر کو یاد ہوگا کہ مرحوم فرعون بنی اسرائیل کو موت کے گھاٹ اتارنے کا فیصلہ کر چکے تھے جس کی منظوری میں نے نہ دی چنانچہ میری جگہ آپ فرعون بنے اور میں ایک عام شہری کی طرح ممفس میں رہنے لگا، اور اس کے بعد اے فرعون! آخری عذاب نے خود آپ کی امیدوں کے سہارے کو بھی نہ چھوڑا اور اس کے بعد ہی آپ نے بنی اسرائیل کو مصر سے جانے کی اجازت دے دی، لیکن اب آپ ان کا تعاقب کر رہے ہیں۔ اپنے پہلوٹھے لڑکے کو گنوانے کے بعد بھی آپ کی آنکھیں نہ کھلیں اور اب آپ وہی کرنا چاہتے ہیں جو بہت پہلے کرنا چاہتے تھے۔ یعنی عبرانیوں کا قتل عام۔

''ہم نے فرعون منفتاح کے بیٹے کی باتیں سنیں۔ اسے اور بھی کچھ کہنا ہے؟''

''یہ کہنا ہے ہمیں کہ خدائے مصر ابھی اور اسی وقت واپس لوٹ جائیں۔''

''کیوں؟''

''اس لئے کہ اے فرعون کہ میری بیوی نے جو عبرانی ہے، ایک خواب دیکھا ہے اور یوں ہے اس کے خواب کی تعبیر کہ اگر فرعون نے اس بنی اسرائیل کا تعاقب جاری رکھا تو.....تو خود فرعون اور ان کے ساتھ مصر کا پورا لشکر تباہ و برباد ہو جائے گا۔''

''ہم اس ناگن کو جانتے ہیں جسے تم سینے سے لگا کر سوتے ہو اور وہی ہے جو اپنی زہریلی پھنکار سے مصریوں کو دہلاتی ہے۔ اس ناگن کا نام میراپی ہے اور وہی بنی اسرائیل کے چاند کے نام سے مشہور ہے۔ اسی نے خواب دیکھا ہے نا؟''

''بے شک یہی اس خاتون کا نام ہے جس نے خواب دیکھا ہے۔'' سیتی نے جواب دیا اور میں نے دیکھا وہ غصے میں کانپ گیا، اگر فرعون پسند فرمائیں تو بے کن خوسو میراپی کا خواب لفظ بہ لفظ خدائے مصر کے سامنے بیان کر دے اور خدائے مصر اپنے ساحروں اور کاہنوں سے اس کی تعبیر پوچھیں۔''

''ہم کچھ سننا نہیں چاہتے۔'' فرعون نے کڑک کے کہا۔ ہم نہیں جانتے ہیں کہ بنی اسرائیل کو ہماری تلوار سے بچانے کے لئے یہ خواب گھڑا گیا ہو۔ تم عیار اور چالباز ہو اور.....''

''اور اگر ایسا ہی ہوتا اے فرعون تو میں یہاں نہ آتا بلکہ ممفس میں خاموش بیٹھ رہتا اور جب تک سب کچھ ہو لیتا تو مصر کا دہرا تاج اپنے سر پر رکھ لیتا۔ اگر آپ نے میری بات نہ مانی تو آپ کی اور آپ کے ساتھ ان لوگوں کی، اور سیتی نے خیمے میں بیٹھے ہوئے ان لوگوں کی طرف اشارہ کیا تو۔ لاشیں حنوط کرنے والوں کے تختے پر نظر آئیں گی اور ان کے ساتھ مصر کا زبردست لشکر بھی تباہ و برباد ہو جائے گا۔ ذرا یہ تو بتایئے کہ وہ ستون جو آپ کے اور بنی اسرائیل کے بیچ میں حائل ہے کیا ہے؟ میں بتاتا ہوں وہ موت ہے جو آپ سب کی ہڈیوں کا سرمہ کر دے گی۔'' اور یہ الفاظ سن کر وہ سب کانپ گئے۔ حتیٰ کہ ساحر بھی اور کاہن بھی۔ لیکن فرعون مارے غصّے کے دیوانہ ہو گیا۔ وہ پیر پٹخ کر اٹھا، اپنا تاج سر پر سے گھسیٹ کر زمین پر دے مارا جو لڑھکتا ہوا سیتی کے قدموں پر آ پڑا اور پھر فرعون چیخ کر بولا۔

''غدار تو نے ایک ساحرہ کے بوسے کے عوض مصر کو فروخت کر دیا۔ تیرا انجام بھی وہی ہو گا جو ہمارا ہو گا۔ گرفتار کر لو ان تینوں کو۔ کل صبح ہوتے ہی ہم عبرانیوں کو دھار پر رکھ لیں گے اور اس وقت یہ غدار شہزادہ اور اس کے ساتھی ہمارے ساتھ ہوں گے تاکہ یہ لوگ اپنی محبوب ساحرہ کی قوم کا انجام اپنی آنکھوں سے دیکھ لیں۔''

سیتی ہاتھ باندھے خاموش کھڑا رہا۔ لوگ اٹھے جیسے فرعون کے حکم کی تعمیل کرنا چاہتے ہوں۔ لیکن پھر فوراً ہی بیٹھ گئے۔ ہمیں گرفتار کرنے کے لئے محافظ آگے بڑھے۔ لیکن چند قدم ہی چل کر رک گئے اور پھر بے کن خوسو نے قہقہہ لگایا اور آج سے پہلے اس نے ایسا بھیانک قہقہہ نہ لگایا تھا۔

''ہاہا۔ ہا۔ ہو۔ ہو۔ ہو۔ فراعنہ کو میں نے مصر کے تخت پر بیٹھتے اور اپنے اپنے مقبرے میں دفن ہوتے دیکھا ہے۔'' اس نے کہا۔ ''ایک دو نہیں پورے چار فراعنہ میرے سامنے جئے اور مرے لیکن یہ تماشہ تو آج ہی دیکھا کہ لوگ خدائے مصر کے حکم کی تعمیل نہیں کرتے ——— چلو شہزادے۔ نہ تو اندھے سورج کی روشنی دیکھ سکتے ہیں اور نہ بہرے کڑک و گرج کی آوازیں سن سکتے ہیں ——— چنانچہ ہماری کوششیں فضول ہیں۔ بہرحال ہم اپنا فرض ادا کر چکے۔ اے لوگو تمہیں دیوتا اوزبرس طلب کرنے والا ہے چنانچہ آج رات چین سے سو لو۔

ہم فرعون کے خیمے سے نکل آئے۔ میں نے پلٹ کر دیکھا اور وہ لوگ جو خیمے میں تھے یوں معلوم ہوا جیسے بہت سی لاشیں ہوں۔ وہ بے حس و حرکت کھڑے تھے اور ان کی زبانیں گنگ ہو گئی تھیں۔ خیمے سے باہر اگر شہزادے کے حکم کی تعمیل میں، میں نے اونچی آواز میں میرا پی کا خواب سپاہیوں کو سنا دیا اور کہا کہ اگر وہ دوبارہ اپنے بیوی بچوں کے پاس جانا چاہتے ہوں تو فوراً اپنے اپنے شہر کی طرف لوٹ جائیں۔ یہ اعلان فرعون کے خلاف گویا کھلی بغاوت تھی، لیکن کسی نے ہمیں گرفتار نہ کیا۔ شاید اس لئے کہ

لوگ اب بھی سیتی کی عزت کرتے تھے۔ جابیز کی دعائیں اب بھی ہماری حفاظت کر رہی تھیں۔

میرا پی کے خواب کی خبر جنگل کی آگ کی طرح پورے لشکر میں پھیل گئی اور بہت سے سپاہی اور افسر اسی رات اپنے اپنے شہروں کی طرف چلے گئے اور بہت سے امراء اور کاہنوں نے بھی فرعون کا ساتھ چھوڑ دیا۔

پھر رات آئی، بے حد عجیب اور بھیانک، خاموش اور ہیبتناک۔ ہوا بند تھی اور فضا میں گھٹن۔ آسمان سیاہ تھا اور بادل کا وہ ستون جو فرعون کے لشکر اور بنی اسرائیل کے درمیان حائل تھا آگ کی طرح روشن تھا۔

پھر آدھی رات کو مشرقی ہوا چلی اور ایسی تیزی آ گئی اس میں کہ ہم زمین پر اوندھے منہ لیٹ گئے کہ ہوا ہمیں اڑا نہ لے جائے اور پھر ہم نے شور و غل کی آوازیں سنیں جو فرعون کے لشکر اور بنی اسرائیل کے پڑاؤ میں سے آ رہی تھیں، پھر زمین یوں ہلی جیسے زلزلہ آ گیا ہو اور ایسا جھٹکا تھا وہ کہ ہم سب اچھل کر اوندھے منہ گرے۔ پھر سرخ سرخ چاند طلوع ہوا اور اس کی روشنی میں ہم نے دیکھا کہ فرعون کا کوچ کر رہا تھا۔

''کہاں جا رہے ہیں یہ لوگ؟'' میں نے سیتی سے پوچھا جو میرے کندھے کا سہارا لئے کھڑا تھا۔

''شاید موت کی طرف۔'' اس نے جواب دیا۔

اور صبح کی روشنی میں ہم نے وہ نظارہ دیکھا جو پہلے کسی نے نہ دیکھا ہو گا اور نہ آئندہ کوئی دیکھے گا۔ بحیرۂ احمر کا پانی دیواروں کی طرح دائیں بائیں کھڑا تھا اور اس کے بیچ میں سے خشک راستہ گزر رہا تھا اور اس راستے پر بنی اسرائیل، اپنے اہل و عیال اور مویشیوں کے ساتھ جا رہے تھے نہایت اطمینان اور بے خوفی سے۔ بعد میں ہمیں معلوم ہوا کہ رات کو جب ہم نے زلزلہ محسوس کیا تھا، عبرانی موسیٰ سے جھگڑنے لگے تھے کہ وہ انھیں مصر سے نکال لائے اور اب آگے سمندر ہے اور پیچھے فرعون کی فوج جو انہیں یقیناً قتل کر دے گی۔ انھوں نے کہا کہ وہ مصر میں اور فرعون کی غلامی میں خوش تھے۔ موسیٰ اپنی قوم پر بہت خفا ہوئے اور اس وقت وہ چرواہے جو وہاں موجود تھے کہتے ہیں، ایک آواز جوان چرواہوں نے بھی سنی آسمان سے آتی معلوم ہوئی اور یوں کہہ رہی تھی وہ آواز:-

موسیٰ! میں تیرا رب ہوں۔ اپنا عصا سمندر پر مار۔''

اور موسیٰ نے اپنا عصا سمندر کے پانیوں پر مارا تو تیز مشرقی ہوا چلی، زلزلہ آیا اور بحیرہ احمر کا پانی بیچ میں سے پھٹ کر دیوار کی طرح دائیں بائیں کھڑا ہو گیا۔

اب ہم میں، سیتی اور بے کن خوسو دیکھ رہے تھے کہ پانی کے بیچ میں گزرتے ہوئے خشک راستے پر بنی اسرائیل نہایت اطمینان اور بے خوفی سے جا رہے تھے اور فرعون آمن میس بھی اپنے لشکر

کے ساتھ سمندر کے بیچ میں سے گزرتے ہوئے اس راستے پر ہولیا۔ آگے فرعون کا سنہری رتھ تھا اور اس کے پیچھے بے ترتیب اس کی فوج۔

''اب کیا ہوگا؟ اُف اب کیا ہوگا؟'' سیتی بڑبڑایا۔

اور ہم نے دیکھا کہ دوسرے کنارے کے ایک بلند چٹان پر ایک طویل القامت شخص نمودار ہوا۔ حالانکہ وہ بہت دور تھا لیکن ہم نے اسے پہچان لیا۔ وہ خدا کا رسول موسیٰ تھا اور جب سارے بنی اسرائیل دوسرے کنارے پر پہنچ گئے اور ابھی فرعون اور اس کی فوج پانی کی دیواروں کے بیچ میں تھی کہ موسیٰ نے چٹان پر کھڑے ہی کھڑے اپنا عصا اٹھایا ——— دفعتاً ہوا چلی ——— دفعتاً پانی کا شور سنائی دیا ——— موسیٰ یوں ہی عصا بلند کئے کھڑا رہا ——— اور پھر ہم نے حیرت وخوف سے دیکھا کہ پانی کی دیواریں جو دائیں بائیں کھڑی تھیں، فرعون اور اس کی فوج پر ڈھے گئیں اور اس وقت ہم نے فرعون آمن میپس[1] کی آواز سنی۔ وہ کہہ رہا تھا:-

''موسیٰ! مجھے بچالے! موسیٰ! میں تیرے رب پر ایمان لایا۔''

اور فرعون کو یوں کہتے ہی ہم نے اور شاید سب نے جو وہاں تھے ایک آواز سنی جو آسمان سے آتی ہوئی معلوم ہوتی تھی اور جو یوں کہہ رہی تھی:-

تو اب ایمان لایا ہے۔ حالانکہ پہلے نافرمانیاں کر چکا ہے اور فساد پھیلانے والوں میں سے تھا! تو اب یوں ہوگا کہ ہم تیری لاش مچھلیوں کو کھانے نہ دیں گے اور بگڑنے بھی نہ دیں گے اور سمندر سے باہر نکال دیں گے تاکہ تو اپنی لاش کے ساتھ اب سب انسانوں کے لئے عبرت اور نشانی بنا رہے جو تیرے پیچھے آئیں گے۔''

چنانچہ فرعون نہ بچا اور اس کی فوج بھی نہ بچی اور اسی وقت بہت سی دھند لی شبہیں لے کر اوپر سے سمندر میں گریں اور بے کن خوسو نے کہا کہ وہ مصر کے دیوتا تھے اور یوں وہ سب فرعون اور اس کی فوج اور مصر کے دیوتا غرق ہو گئے۔ سمندر کا پانی ان پر مل گیا اور دوسرے کنارے پر بنی اسرائیل چلے رہے اور ان کے آگے ایک طویل القامت شخص چل رہا تھا اور وہ موسیٰ تھے جو بنی اسرائیل کو سرزمین کی طرف لئے

---

[1] لیکن اب ثابت ہو چکا ہے کہ فرعون موسیٰ آمن نہیں منفتاح تھا۔ وہی بنی اسرائیل کا تعاقب کرتا ہوا بحیرۂ احمر میں غرق ہوا تھا۔ اس کی حنوط شدہ لاش مل گئی ہے اور قاہرہ کے عجائب گھر میں موجود ہے اور اس حالت میں ہے کہ ناک کا تھوڑا سا حصہ غائب ہے۔ جسے کسی آبی جانور نے کھالیا تھا، اور اس کی ٹھوڑی کی ہڈی ٹوٹی ہوئی ہے۔ چنانچہ خداوندی وعدہ پورا ہوا۔ فرعون کی لاش نہ مچھلیوں نے کھائی اور نہ وہ بگڑی اور جیسا کہ خدا نے کہا ہے وہ فرعون اپنی لاش کے ساتھ سب کیلئے عبرت اور نشان بنا ہوا ہے۔
مظہر الحق علوی

جا رہے تھے جسے دینے کا خدا نے ان سے وعدہ کیا تھا اور ان کے پیچھے بحیرہ احمر میں موجیں اٹھ رہیں تھیں جس کی تہہ میں فرعون اپنی فوج کے ساتھ غرق تھا۔

پھر ایک دوسرا عجیب واقعہ ہوا۔ میں نے اپنے سامنے میراپی کو دیکھا اور میں نے اس کی آواز سنی وہ کہہ رہی تھی۔

''میرے آقا! مدد! ——— سیتی میرے محبوب جلدی آؤ۔''

''رتھ تیار کرو۔'' سیتی نے گھبرائی ہوئی آواز میں کہا۔

☆☆

انیسواں باب

خاتمہ

اور ہم گھوڑوں کو سرپٹ بھگاتے ممفس کی طرف چلے۔ راستے میں شہروں کے لوگ، مرد اور عورتیں اور بچے ہماری طرف دوڑ پڑتے اور پوچھتے۔

''اے مسافر! کیا یہ سچ ہے کہ فرعون سمندر میں ڈوب گیا؟''

اس کا جواب بے کن خوسویوں دیتا۔

''ہاں اے لوگو وہ جو فرعون تھا مع اپنے لشکر کے بحیرۂ احمر میں غرق ہو گیا۔ لیکن دیکھو! اب یہ ہے جو تمہارا فرعون جو زندہ ہے۔ اور وہ سیتی کی طرف اشارہ کرتا۔ لیکن اس کی اس بات کی طرف دھیان نہ دیتے ہوئے رتھ چلانے والے سے کہتا:-

''تیز چلاؤ۔ تیز اور تیز۔''

یوں بھاگم بھاگ ہم ممفس کے شمالی دروازے کے سامنے پہنچے تو سورج غروب ہونے کے قریب تھا اور اس وقت سیتی نے مجھ سے پوچھا۔

''عن آ! جب فرعون اور اس کی فوج غرق ہو رہی تھی تو کیا تمہیں بھی کوئی عورت نظر آئی تھی اور کیا تم نے بھی اس کی آواز سنی تھی؟''

''ہاں حضور۔''

''کون تھی وہ اور کیا کہا تھا اس نے؟''

''وہ میرا پی تھی اور آپ کو پکار رہی تھی۔''

سیتی کا رنگ زرد ہو گیا اور اس نے کڑک کے کہا۔

''تو وہ میرا و ہم نہ تھا۔ ہم دونوں نے اسے دیکھا اور اس کی آواز سنی۔ عن آ! وہ مر چکی ہے۔''

''دیوتا نہ کریں کہ.....''

''دیوتا کا نام نہ لو عن آ، وہ فرعون کے ساتھ سمندر میں غرق ہو گئے۔ عن آ بتا سکتے ہو کس نے

میرا پی کو مار ڈالا ہو گا؟''

جواب کے طور پر میں نے اپنی انگلی سے ریت پر ایک چہرہ بنایا جس کی بھنویں گھنی تھیں اور آنکھیں بھیانک۔ سیتی نے سمجھ کر سر ہلایا اور کہا۔

''اب ہمیں معلوم ہو جائے گا کہ سب سے بڑا ساحر عام آدمیوں کی طرح مر سکتا ہے یا نہیں۔ اگر ضرورت ہوئی تو میں اس شخص کو سزا دینے کے لئے عارضی طور سے مصر کا تاج اپنے سر پر رکھ لوں گا۔ بہر حال اب ساحر کی مجھ سے بچ کے نہ جا سکے گا۔

ہم دونوں دروازے کے سامنے جو بند تھا رک گئے۔ اندر سے شور وغل کی آوازیں آ رہی تھیں۔ ''دروازہ کھولو۔'' سیتی نے چیخ کر کہا۔

''کون ہے جو مجھے دروازہ کھولنے کا حکم دے رہا ہے؟'' محافظوں کے افسر نے برج پر سے جھانک کر پوچھا۔

''فرعون۔''

''فرعون!'' افسر بولا۔ فرعون کہاں سے آ گیا؟ ہمیں تو معتبر ذرائع سے خبر ملی ہے کہ وہ اپنی فوج کے ساتھ غرض ہو گیا۔

''بیوقوف۔'' سیتی نے چیخ کر کہا۔ ''فرعون آمن میسس بے شک غرق ہو گیا لیکن فرعون سیتی تجھے دروازہ کھولنے کا حکم دے رہا ہے۔''

پھر چند ثانیوں بعد ہی دروازہ کھول دیا گیا اور محافظ اور ان کا افسر سیتی کے سامنے سجدہ ریز تھا۔

''یہ شور وغل کیسا ہے؟ میں نے پوچھا۔

''میں نے اپنی آنکھوں سے تو کچھ دیکھا نہیں جناب'' افسر نے جواب دیا۔ ''لیکن سنا ہے کہ وہ ساحرہ جس نے مصر پر بلائیں نازل کی تھیں بڑے ہیکل کے سامنے زندہ جلائی جا رہی ہے۔''

کس کے حکم سے؟ کس کے حکم سے؟'' میں چیخا لیکن اس سے پہلے کہ افسر کوئی جواب دیتا ہمارا رتھ ہیکل کی طرف بھاگا جا رہا تھا اور ہم اس بھیڑ کے سامنے پہنچے جو ہیکل کے سامنے والے میدان میں جمع تھی۔

''راستہ دو، اور فرعون سیتی کے لئے راستہ دو۔'' رتھ کے آگے آگے بھاگتے ہوئے سپاہی چلائے اور لوگ دائیں بائیں دبنے لگے۔ ہم نے دیکھا کہ ہیکل کے بڑے دروازے کے سامنے ایک زبردست چتا روشن تھی۔ اس کے سامنے کچھ لوگ چل پھر رہے تھے جن میں سے ایک کو میں نے پہچان لیا۔ وہ ساحر کی تھا۔ مسلح سپاہی بھیڑ کو آگے بڑھنے سے روکتے تھے لیکن لوگ تھے کہ آگے ہی آگے دھندے

پڑ رہے تھے۔ چتا کے ایک طرف چند پجاریوں کے بیچ میں ایک عورت کھڑی تھی اور اس کے پاس ایک مرد عورت کا لباس تار تار تھا اور بال پریشان۔ ہم نے دیکھا دفعتاً اس عورت کی قوت جیسے دوگنی جواب دے گئی ہو اور وہ زمین پر گری۔ ایک بار اس نے سر اٹھا کر چاروں طرف دیکھا جیسے کسی کو تلاش کر رہی ہو۔ وہ میرا پی تھی۔ بنی اسرائیل کا چاند ——— دیوتاؤں کا شکر ہے کہ میرا پی ابھی زندہ ہے۔

اس کے قریب کھڑا ہوا مرد اسے اٹھانے کے لئے جھکا لیکن کہیں سے ایک بڑا سا پتھر سنسناتا ہوا آیا اور اس زور سے اس کی کمر پر لگا کہ مرد ہائے کر کے سیدھا کھڑا ہو گیا۔ اس نے پتھر پھینکنے والے کو بددعا دی اور اس کی آواز سے میں نے اسے پہچان لیا اور حالانکہ بھیس بدلے ہوا تھا۔

وہ لابان عبرانی تھا۔ میرا پی کا منگیتر جس نے ارض جاشان میں ہمیں قتل کرنے کی کوشش کی تھی۔ لیکن وہ یہاں کیا کر رہا تھا؟

ساحر کی نے چیخ کر کہا۔

''لوگو ذرا غور سے سنو تو کہ یہ عبرانی بلی کس طرح غرا رہی ہے! بہر حال جرم ثابت ہو چکا ہے، فیصلہ سنایا جا چکا ہے۔ چنانچہ یہ بڑا مجرم پہلے سزا پائے گا۔ دیکھو! غور سے دیکھو! یہ ہے بے دینیوں کی سزا۔''

اور ساحر کی نے اشارہ کیا۔ ہیکل کے سیاہ فام غلام لابان پر جھپٹ پڑے اس نے گھونسے مار مار کر انھیں پیچھے ہٹا دیا، لیکن دوسرے ہی لمحے وہ دیو ہیکل غلاموں کی گرفت میں تھا۔ اس نے چیخ کر کہا۔

''مصریوں تمہارا لشکر کہاں گیا؟ کہاں ہے تمہارا وہ فرعون جو اپنے آپ کو خدا کہتا تھا؟ جاؤ اگر نکال سکتے ہو تو اپنے فرعون کو سمندر کی تہوں میں سے نکال۔ یاد رکھو ہمارا خون بے انتقام نہ رہے گا۔ خدا حافظ اے بنی اسرائیل کے چاند۔''

وہ کچھ اور نہ کہہ سکا کیونکہ اسی وقت غلاموں نے اٹھا کر اسے چتا میں پھینک دیا اور ہزار ہا چنگاریاں فضا میں بکھر گئیں۔ آگ ذرا دیر کے لئے مدھم پڑی اور پھر دوگنی شدت سے بھڑک اٹھی۔

اور اس وقت میرا پی اٹھی اور چلائی۔

''میرے آقا مدد! سیتی! میرے محبوب جلد آؤ۔''

اس تمام عرصے میں ہمارا رتھ بھیڑ میں گزرتا چتا کی طرف بڑھتا رہا اور جب میرا پی یوں سیتی کو پکار کے خاموش ہوئی تو رتھ چتا کے سامنے پہنچ چکا تھا اور ہم اس میں سے اتر رہے تھے۔

''چڑیل اس کو پکارتی ہے جو فرعون کے ساتھ اوزبرس کے دسترخوان پر بیٹھا ہوگا۔'' ساحر کی نے قہقہہ لگا کے کہا۔ بہت اچھا اسے بھی اپنے آقا کے پاس پہنچا دو۔''

ساحر کی نے غلاموں کی طرف اشارہ کیا، لیکن میرا پی سیتی کو دیکھ چکی تھی۔ وہ لڑکھڑا کے آگے

بڑھی۔ سیتی نے اسے آغوش میں لے کر اس کی پیشانی چوم لی۔

''جھک جاؤ!'' جھک جاؤ! بے کن خوسو نے کہا۔ زندگی! خون! قوت! فرعون! فرعون!''

ہزاروں سر جھک گئے اور ہزاروں آوازیں بلند ہوئیں۔

''زندگی! خون! قوت! فرعون! فرعون!''

سیتی نے جھکے ہوئے لوگوں کی طرف ہاتھ لمبا کر کے دعا دی جیسا کہ دستور تھا اور اس موقع کو غنیمت جان کر ساحر کی وہاں سے کھسکنے لگا لیکن میری نظر اس پر پڑ گئی۔ میں نے ہمارے سپاہیوں سے صرف ایک لفظ کہا اور دوسرے ہی لمحے مصر کا سب سے بڑا جادوگر ہمارے سامنے گرفتار کھڑا تھا اور اب سیتی نے لوگوں کو مخاطب کر کے یوں کہا۔

''اے ممفس کے باشندو! تم نے مجھے فرعون کہا ہے اور بے شک میں فرعون ہوں۔ اگر مصریوں کی مرضی ہو تو میں دہرا تاج اپنے سر پر رکھ لوں گا۔ وہ جو فرعون تھا اپنی بے جا ضد کی وجہ سے بحیرہ احمر میں غرق ہو گیا اور فی الحال کوئی فرعون نہیں چنانچہ ابھی میں فرعون ہوں۔ ایک گھنٹے کے لئے ہی سہی۔ میں فرعون ہوں اور فرعون کے اختیارات سے کام لوں گا۔ خاتون میرا پی بتاؤ تم یہاں کیسے آئیں اور تمہارے ساتھ کیا واقعہ ہوا؟''

اور میرا پی نے اپنی کہانی یوں سنائی۔

''میرے آقا! آپ جانتے ہیں کہ آپ کے جانے کے بعد ساحر کی جو کہیں چلا گیا تھا، واپس آیا اور ہماری ایک خادمہ پر سحر کر کے میرے پاس پہنچا اور مجھ سے کہا کہ ——— اپنے سحر کا راز بتاؤ کہ میں عبرانی ساحروں سے اپنی شکست کا بدلہ لے سکوں اور ایک بار پھر مصر کا سب سے بڑا جادوگر بن سکوں۔ اس کے بدلے میں مَیں تمہاری ہر آرزو پوری کر دوں گا حتیٰ کہ مصر کی ملکہ بنا دوں گا۔ لیکن اگر تم نے مجھے اپنا راز نہ بتایا تو میں لوگوں کو تمہارے خلاف کر دوں گا اور پھر تمہیں وہی سزا دی جائے گی جو ساحرہ کو دی جاتی ہے۔''

''میرے آقا! میں نے جواب دیا کہ میں بار بار اس سے کہہ چکی ہوں کہ میں ساحرہ نہیں ہوں اور کوئی سحر نہیں جانتی۔ میں نے کہا کہ میں ملکہ بننا نہیں چاہتی ہوں۔ اس پر ساحر کی ہنسا اور اس نے کہا کہ مجھے بہت جلد معلوم ہو جائے گا کہ کسی کو دھوکہ دینا آسان نہیں۔ پھر اس نے اپنا اعصا اٹھا کر میری طرف کر دیا اور کچھ بڑبڑانے لگا۔ یہاں تک کہ میرے اعضا مفلوج سے ہو گئے اور زبان گنگ ہو گئی۔ اور میں اس وقت تک اپنی جگہ سے ہل نہ سکی جب تک کہ وہ چلا نہ گیا۔ میں نے محافظوں سے کہا وہ ساحر کی کو گرفتار کر لیں اور آپ کے آنے تک اس کی نگرانی کریں لیکن وہ جا چکا تھا چنانچہ محافظ لوٹ آئے۔''

اسی دن سے لوگ مجھے طرح طرح کی دھمکیاں دینے لگے۔ سینکڑوں آدمی محل کے باہر جمع ہوتے اور چلاتے کہ وہ مجھے قتل کر دیں گے۔ یہاں تک کہ ہمارے خادم بھی میرے خلاف ہو گئے۔ میں خوف اور تنہائی سے پاگل ہو گئی۔ میرے خدا نے بھی میری نہ سنی شاید اس لئے کہ میں اس کے حکم کے خلاف یہاں ممفس میں رہ گئی اور اپنی قوم کے ساتھ نہ گئی۔ چنانچہ ایک رات میں چھت پر چڑھی اور شمال کی طرف جس طرف آپ گئے تھے منہ کر کے آپ کو پکارا اور پھر یوں ہوا کہ اسی وقت باغ کی جھاڑیوں میں سے ایک شخص نکلا۔ وہ بھیڑ کی کھال کا چغہ اس طرح پہنے تھا کہ اس کی صورت دکھائی نہ دیتی تھی اور اس نے مجھ سے کہا ـــــ ''اے بنی اسرائیل کے چاند! مجھے تمہارے شوہر یتی نے بھیجا ہے۔ انھوں نے کہا ہے کہ تمہاری جان کو خطرہ لاحق ہے جیسا کہ خود ان کی جان کو لاحق ہے۔ چنانچہ وہ یہاں نہیں آسکتے۔ چنانچہ میں یہاں آیا ہوں کہ تم کو ان کے پاس پہنچا دوں تا کہ وہ تمہیں لے کر مصر سے نکل جائیں اور اس وقت تک یہاں نہ آئیں جب تک کہ یہاں کی فضا سازگار نہیں ہو جاتی۔ چنانچہ خاتون! میرے ساتھ فوراً چلو۔''

''کیسے یقین کر لوں کہ تم میرے آقا کے فرستادہ ہو؟'' میں نے جواب دیا کوئی نشانی دکھاؤ۔''

اس نے ایک ہاتھ میری طرف بڑھا دیا جس کی ہتھیلی پر وہی پن چمک رہی تھی جو میرے آقا نے ارض جاشان میں مجھے دکھائی تھی اور یہ پن میرے آقا کو یاد ہوگا۔ آپ نے ہماری محبت کی نشانی کے طور پر اس وقت میرے پاس سے لے لی تھی جب آپ فرعون کے پاس اسے میرا خواب سنانے جا رہے تھے۔''

''یہ پن بحیرہ احمر کے ساحل پر میرے چغے میں سے کہیں گر پڑی تھی، لیکن اس کے متعلق عن آ میں نے تم سے کچھ نہ کہا کیونکہ اس پن کی گمشدگی میرے خیال میں بدشگونی تھی۔'' یتی نے میرے کان میں کہا۔''

''یہ کافی نہیں ہے ـــــ میں نے اس اجنبی سے کہا۔'' میرا پی بولی۔ ''ممکن ہے یہ تم نے چرالی ہو۔''

''اجنبی چند ثانیوں تک خاموش کچھ سوچتا رہا اور پھر بولا ـــ کوئی ایک گھنٹے پہلے فرعون اور اس کی فوج بحیرۂ احمر میں غرق ہو گئی۔ کیا یہ کہنا میرا اس بات کا ثبوت نہیں ہے کہ میں وہیں سے اور تمہارے آقا کے پاس سے آ رہا ہوں۔؟''

''نہیں۔ چلے جاؤ۔ تم جھوٹے ہو'' ـــــ جب کوئی ٹھوس ثبوت لاؤ گے تو میں تمہارے ساتھ آؤں گی۔''

''بہت اچھا'' اس نے کہا اور چلا گیا۔

دوسرے دن یہ افواہ عام ہو گئی کہ فرعون مع اپنے لشکر کے غرق ہو گیا۔ چنانچہ یہ سنتے ہی لوگ

دیوانے ہو گئے اور ہمارے محل کے چاروں طرف جمع ہو گئے۔ وہ مجھے قتل کر دینا چاہتے تھے کیونکہ ان کے خیال میں فرعون اور اس کی فوج کو میں نے اپنے سحر سے غرق کیا ہے، لیکن وہ محل میں نہ گھس سکے۔ کوئی غیبی قوت میری مدد کر رہی تھی ـــــ دن گزرتے گئے اور پھر ایک رات وہی اجنبی میرے پاس آیا۔

''خاتون! تم نے سن لیا کہ فرعون غرق ہو گیا۔ کہو اب چلتی ہو میرے ساتھ؟'' اس نے پوچھا۔

''نہیں۔'' میں نے جواب دیا۔

اور اس پر اس نے اپنے چغے میں سے ایک کاغذ نکال کر میری طرف بڑھا دیا میں نے اسے کھول کر پڑھا۔ اس پر عن آ کی تحریر تھی جسے میں اچھی طرح پہچانتی تھی اور نیچے اے میرے آقا آپ کے دستخط تھے اور آپ کے دستخط بھی میں پہچانتی ہوں اور پھر آپ کی مہر تھی اور بے کن خوسو کے دستخط دیکھئے وہ ہے یہ تحریر۔''

اس نے اپنے گریبان میں سے بردی کاغذ کا ایک پلندہ نکال کر میری طرف بڑھا دیا۔ میں نے بلندہ کھولا اور مشعلوں کی روشنی میں میں نے بے کن خوسو نے اور یتی نے وہ تحریر پڑھی۔ جیسا کہ میرا پی نے کہا وہ ہو بہو میری ہی تحریر معلوم ہوتی تھی اور نیچے واقعی یتی کے دستخط تھے اور اس کی مہر اور پھر بے کن خوسو کے دستخط اور یوں لکھا تھا اس پر۔

بنی اسرائیل کے چاند میرا پی کے نام جو ممفس میں ہے۔ اے میری محبوبہ! فوراً! میرے پاس چلی آؤ۔ یہ شخص جو یہ رقعہ لے کر آیا ہے تمہیں میرے پاس پہنچا دے گا۔ فوراً آؤ۔ میں خطرے میں ہوں اور بے چین ہوں۔ تم آ جاؤ گی تو ہم مصر چھوڑ کر چلے جائیں گے۔''

''کیا مطلب اس کا عن آ؟ یتی نے کڑک کر پوچھا۔ میں تمہیں ایسا نمک حرام نہ سمجھتا تھا۔''

دیوتاؤں کی قسم یہ رقعہ میں نے نہیں لکھا'' میں نے کہا۔

اور پھر بے کن خوسو نے ہنسنا شروع کیا۔

''دیکھو! دیکھو!'' وہ بولا'' سحر کی طرف دیکھو!

ہم نے حیرت سے دیکھا کہ پلندے پر کے حروف پہلے سرخ ہوئے اور یہ پھر دھندلے ہو کر غائب ہو گئے اور اب کاغذ پر کچھ نہ تھا۔

''ہو۔ ہو۔ ہو۔'' بے کن خوسو ہنسا۔'' دوست کی تم واقعی بہت بڑے جادوگر ہو ـــــ لیکن افسوس کہ موسیٰ و ہارون کے سامنے تمہاری ایک نہ چلی۔''

آج پہلی دفعہ ساحر کی کے ہونٹوں پر سے مسکراہٹ غائب تھی۔

''اپنی بات جاری رکھو۔'' یتی نے میرا پی سے کہا۔

''چنانچہ اے میرے آقا یہ تحریر دیکھ کر میں اس اجنبی پر اعتبار کرنے پر مجبور ہوگئی اور میں اس کے ساتھ خفیہ راستے سے باہر نکل آئی۔

''رتھ کہاں ہے؟'' میں نے اجنبی سے پوچھا۔

''رتھ کی ضرورت نہیں۔ ہم بحری سفر کریں گے۔ اجنبی نے جواب دیا اور مجھے دریائے نیل کی طرف لے چلا جہاں اس نے کہا کہ بجرہ تیار ہے۔ جب ہم کھجور کے جھنڈ میں سے گذر رہے تھے تو درختوں کے پیچھے سے بہت سے آدمی نکل پڑے۔''

''تم نے مجھے دھوکا دیا۔'' میں نے اجنبی سے کہا۔

''نہیں خود مجھے دھوکا دیا گیا ہے۔ اس نے کہا۔

اب میں نے اس کی آواز سے اس اجنبی کو پہچانا۔ وہ لابان تھا۔ ان لوگوں نے جو درختوں کے پیچھے سے نکل آئے تھے ہمیں گرفتار کرلیا۔ ان کا سرغنہ یہی ساحر کی تھا۔

''یہ ہے وہ ڈائن'' اس نے کہا۔ جو اپنا کام پورا کرنے کے بعد اپنے یار کے ساتھ بھاگی جارہی ہے اور لوگو اس کا یہ عبرانی یار بھی ساحر ہی ہے۔''

''لوگوں نے لابان کے کپڑے پھاڑ ڈالے اور اس کی مصنوعی داڑھی نوچ لی۔ میں نے لابان کو برا بھلا کہا لیکن اس نے صرف یہی کہا۔

''میراپی! میں نے جو کچھ کیا تمہاری محبت سے مجبور ہوکر کیا۔ میں تمہیں اپنی قوم میں لے جانا چاہتا تھا۔ کیونکہ جانتا تھا کہ اگر تم یہاں رہیں تو مصری تمہیں زندہ نہ چھوڑیں گے۔ ساحر کی کو ہم نے چند اہم خبریں دیں تھیں جس کے عوض اس نے وعدہ کیا تھا کہ وہ ہمیں نکل جانے دے گا۔''

''اس کے بعد مجھے اور لابان کو آپ میں بات چیت کرنے کا موقع نہ ملا۔ وہ لوگ ہمیں گھسیٹتے ہوئے ہیکل تک لے آئے اور اس تہ خانے میں جو شاید بڑے بت کے نیچے ہے ہمیں لے گئے۔ ہم دونوں کو الگ الگ کمرے میں بند کردیا۔ دن بھر ساحر کی اور دوسرے کاہن مجھے الٹے سیدھے سوالات سے پریشان کرتے رہے۔ شام کو یہ لوگ مجھے تہ خانے سے نکال کر باہر لائے اور لابان کو بھی لائے۔ یہاں ممفس کی پوری آبادی جمع تھی اور آپ دیکھ رہے ہیں کہ اب بھی ہے۔ لوگ مجھے دیکھتے ہی چلائے 'ساحرہ! چڑیل! چڑیل!'' اور پھر لوگ مجھ پر پل پڑے اور مجھے زمین پر گرا گرا کے مجھے لاتوں اور گھونسوں سے مارنے لگے۔ آخر کار لوگوں کو سپاہیوں نے پیچھے دھکیل دیا اور اس کے بعد —— آہ! میرے آقا۔ اس کے بعد جو کچھ ہوا اس سے تو آپ واقف ہی ہیں۔

اتنا کہہ کر میراپی بے ہوش ہوگئی۔ ہم نے اسے رتھ میں لٹا دیا۔

''ساحر کی! تمہیں کیا کہنا ہے؟'' سیتی نے پوچھا۔

''کچھ نہیں اے فرعون'' ساحر کی بولا۔ ان عبرانی پیغمبروں نے مجھے کہیں کا نہ رکھا۔ اس کاغذ کی تحریر کو اس وقت غائب ہوجانا چاہئے تھا جب میراپی اسے پڑھ چکی تھی، لیکن ایسا نہ ہوا۔ اگر ایسا ہوا ہوتا تو میں آپ کو یہ کہانی سناتا کہ آپ کی معشوقہ اپنے عبرانی عاشق کے ساتھ بھاگی جارہی تھی جسے میں نے اچانک حالیا اور پھر آپ کو خوشنودی اور آپ کا اعتبار حاصل کرلیتا—— لیکن معلوم ہوتا ہے مصر کے دیوتا مجھ سے خفا ہیں۔ مجھے کچھ نہیں کہنا ہے۔ سوائے اس کے کہ اے سیتی تمہیں اس دنیا میں سکھ نہ ملے گا۔ کبھی کوئی مسرت تمہارے سامنے نہ آئے گی۔

''اے لوگو۔'' سیتی نے کہا۔ تم نے میراپی کی کہانی سنی اور ساحر کی کی بھی۔ بتاؤ کیا فیصلہ ہے تمہارا؟''

''اسی چتا میں پھینک دیا جائے۔ جو اس نے دوسروں کے لئے تیار کی تھی۔'' لوگ چلائے۔

''چنانچہ یہ انجام ہوا مصر کے سب سے بڑے جادوگر کا۔ بعد میں لوگوں نے مجھے بتایا کہ جب آگ بجھ گئی تو اس کی راکھ میں سے ساحر کی کھوپڑی ملی جو تپتی ہوئی اینٹ کی طرح سرخ تھی۔ لیکن جب سورج کی روشنی اس کے اوپر پڑی تو وہ راکھ ہوگئی۔

ہم میراپی کو محل میں لے آئے جہاں وہ تین دنوں تک زندہ رہی۔ مرنے سے کوئی ایک گھنٹہ پہلے اس نے مجھے طلب کیا اور ہماری آخری ملاقات تھی۔ وہ سیتی کے زانو پر سر رکھے لیٹی تھی اور اپنے بچے کے متعلق کچھ کہہ رہی تھی۔ اس نے مسکرا کر میرا شکریہ ادا کیا۔ میری وفاداری اور دوستی کی تعریف کی اور کہا کہ اگر اس سے کوئی گستاخی ہوگئی ہو تو معاف کردوں اور کہا کہ میں اس کے آقا کا ایسا ہی دوست رہوں اور ہمیشہ اس کا خیال رکھوں۔ پھر اس نے اپنا ہاتھ میری طرف بڑھا دیا۔ جسے چوم کر میں روتا ہوا وہاں سے چلا آیا۔

جب میراپی مرگئی تو سیتی نے ایک عجیب حرکت کی۔ اس نے حکم دیا کہ محل کے بڑے کمرے میں سنہری تخت رکھا جائے۔ جب تخت رکھا جاچکا تو اس پر میراپی کی لاش بٹھادی گئی۔ سیتی نے اسے ملکۂ مصر کے کپڑے اور لباس اور زیورات پہنائے اور اس کے سر پر مصر کا تاج رکھا اور پھر ممفس کے امراء کو طلب کیا کہ وہ میراپی کو مصر کی ملکہ کے روپ میں دیکھیں اور پھر حنوط کرنے والے طلب کئے گئے میراپی کی لاش ان کے سپرد کردی گئی اور پھر جب لاش حنوط کی جاچکی تو ایک خفیہ مقبرے میں رکھ دی گئی جس کا پتا میں نہیں چاہتا۔ کیونکہ کیا معلوم پھر مصریوں پر جنوں سوار ہو۔ چنانچہ میراپی جو بنی اسرائیل کا چاند کہلاتی تھی اس مقبرے میں ابدی نیند سو رہی ہے۔

میراپی کی موت کے کوئی ایک مہینے بعد مصر کے امراء ممفس آئے کہ سیتی کو فرعون بنادیں۔ ان کے ساتھ یوسرٹی بھی آئی۔ وزیر ہامان بھی آیا اور آمن دیوتا کا کاہن بھی اور بوڑھا حاجب پمبا سا

بھی آیا جسے دیکھ کر سیتی نے کہا۔

''تو تم آ گئے پمبا سا!''

''اے خدائے مصر! اے پسر رع!'' وہ بوڑھا ابن الوقت بولا۔ ''میں فرعون کی خدمت کرنے کے لئے پیدا کیا گیا ہوں۔ چنانچہ آپ کی خدمت کروں گا۔''

پھر تاجپوشی کی قدیم رسومات ادا کی گئیں۔ جب ساری رسومات ادا ہو چکیں تو فرعون سیتی نے اٹھ کے یوں کہا۔

''میں یہ تاج قبول کرتا ہوں اس لئے نہیں کہ مجھے اس کی خواہش ہے بلکہ اس لئے کہ یہ میرا حق ہے۔ جب تک یہ تاج میرے سر پر ہے اور جب تم میں زندہ ہوں اپنا فرض ادا کرتا رہوں گا۔ مصر پر ایسی بلائیں نازل ہوئی ہیں کہ مصر کی بنیادیں تک ہل گئی ہیں۔ مصر کمزور اور مردہ ہو چکا ہے۔ چنانچہ ہماری ہر کوشش اسے دوبارہ پرقوت بنانے کی ہونی چاہئے۔ مجھے احساس ہے کہ میری زندگی کے اب بہت تھوڑے دن باقی رہ گئے ہیں۔ اس تھوڑے عرصے میں، میں مصر کے لئے جو کچھ کر سکتا ہوں کروں گا۔ میرے فرعون بننے کی خوشی میں نہ چراغاں کیا جائے اور نہ کوئی جشن منایا جائے۔ ان تکلفات میں جتنا روپیہ خرچ ہوتا ہے اتنا ہی روپیہ غریبوں میں تقسیم کر دیا جائے۔''

اور لوگ چلے گئے۔ وہ خوش تھے اور مطمئن۔

اور پھر شہزادی یوسرٹی فرعون سیتی کے حضور آئی وہی شان وہی تمکنت، وہی دبدبہ اور وہی غرور اور ملکہ کا لباس پہنے تھی اور ملکہ کا تاج سر پر رکھے تھی۔ وہ سیتی کے سامنے ذرا جھک کر بولی۔

''سلام ہو تم پر اے خدائے مصر۔''

''سلام ہو تم پر اے مصر کی شہزادی'' سیتی نے جواب دیا۔

''نہیں۔ اے خدائے مصر! شہزادی نہیں۔ ملکۂ مصر۔''

سیتی کے تخت کے قریب دوسرا تخت تھا، اور یہ وہی تخت تھا جس پر سیتی نے مردہ میرا پی کو ملکہ بنا کر بٹھایا تھا۔ وہ تھوڑی دیر تک تخت کو دیکھتا رہا، پھر بولا۔

''تخت خالی ہے۔ ملکہ پسند فرمائیں تو اس پر رونق افروز ہو سکتی ہیں۔''

یوسرٹی تخت پر بیٹھ گئی۔

''ملکہ کافی عرصہ تک ہم سے دور رہیں۔''

''جی ہاں۔ یوسرٹی نے جواب دیا'' لیکن جیسا کہ ہم نے عہد کیا تھا تمہارے فرعون بنتے ہی ہم تمہارے پاس آ جائیں گے۔ سو دیکھو، ہم آ گئے اور اب کبھی تم سے دور نہ رہیں گے۔

''ملکۂ مصر کا مشکور ہوں۔'' سیتی نے کہا۔

چھ سال گذر گئے۔

ایک رات میں فرعون سیتی کے ساتھ ممفس والے محل میں بیٹھا تھا۔ فرعون سیتی اکثر وہاں رہنے چلا جاتا تھا۔ سیتی اٹھ کر کمرے میں ٹہلنے لگا۔ آج اس کے پہلوٹھے بچے کی جو میرا پی کے بطن سے تھا اور بڑے عذاب کے وقت مرگیا تھا برسی تھی، ان چھ سالوں میں فرعون سیتی بوڑھا ہو گیا تھا اور اس کی آنکھوں کی جوت بجھ سی گئی تھی۔

''عن آ! وہ رات تمہیں یاد ہے نا جو دنیا کی شاید سب سے زیادہ بھیانک رات تھی؟'' سیتی نے کہا اور کمرے کے دروازے کا پردہ اٹھا کر دالان کے دو ستونوں کی طرف اشارہ کیا۔ وہاں میرا پی بیٹھی تھی۔ تم وہاں کھڑے تھے اور وہاں میرا نخا سیتی سو رہا تھا —— اچھا ہوا کہ وہ مر گیا ورنہ میرے بعد وہی فرعون بنتا کیونکہ یوسرٹی کے کوئی اولاد ہے نہیں اور ہوگی بھی نہیں اور فرعون بننا ایک لعنت ہے۔ ایک عذاب ہے۔ میں چھ سال سے فرعون ہوں اور چھ سال سے ایک مردہ اور ویران ملک پر حکومت کر رہا ہوں۔ میں نے اسے پھر آباد کرنے کی کوشش کی۔ میں نے چاہا کہ مصر پھر طاقتور ہو جائے۔ پھر یہاں قہقہے گونجیں اور پھر یہاں چہل پہل ہو، لیکن کامیابی نہ ہوئی۔ عن آ! عبرانیوں کی بددعائیں اب تک کام کر رہی ہیں مصر آباد ہونے کے باوجود ویران ہے۔ یہاں کے لوگ زندہ ہونے کے باوجود مردہ ہیں بنی اسرائیل جا چکے ہیں۔ مصر پر اب بلائیں نازل نہیں ہوتیں، لیکن پچھلی بلاؤں نے مصر کو ایسا کچل دیا ہے کہ وہ صدیوں تک سنبھل نہ سکے گا۔ بہرحال میں جو کچھ کر سکتا تھا کیا۔ اب میرا وقت قریب ہے۔

''آپ ایسا کیوں کہہ رہے ہیں؟''

''یہ میں نہیں جانتا عن آ۔ لیکن پچھلے کئی دنوں سے مجھے میرا پی بری طرح یاد آ رہی ہے۔ میں اسے قریب، بہت قریب محسوس کرتا ہوں۔ حالانکہ اسے دیکھ نہیں سکتا تم دیکھ سکتے ہو عن آ۔''

''نہیں۔ البتہ ایک رات بے کن خوسو نے مجھ سے کہا تھا کہ اس نے میرا پی کو ہمارے قریب کھڑے دیکھا تھا۔

''بے کن خوسو اپنے طور پر میرا پی کو چاہتا تھا حالانکہ وہ بہت بوڑھا ہے —— بے حد بوڑھا تاہم میرا خیال ہے کہ وہ خود ہم دونوں کی لاشیں مقبرے میں رکھے گا۔ خیر تو بے کن خوسو اس وقت شاید تھیس میں ہے یا ملکہ مصر کے پاس —— افوہ! سخت گرمی ہے۔ آؤ عن آ باہر چلیں۔''

ہم دالان میں آئے۔ باغ میں چاندنی لوٹیں لگا رہی تھی۔ فرحت بخش ہوا لہرا رہی تھی۔ ہم بنی اسرائیل کے متعلق باتیں کرنے لگے۔ ہمیں خبر ملی تھی کہ بنی اسرائیل نے خدا کے حکم سے روگردنی کی

اور جب موسیٰ ان میں نہ تھے تو وہ ایک طلائی بچھڑے کو، جسے سامری نے بنایا تھا اور جس میں سے آواز نکلتی تھی، پوجنے لگے۔ چنانچہ جب موسیٰ کوہِ طور سے واپس آئے تو اپنی قوم کو یہ شرک کرتے دیکھ کر اتنے غصہ ہوئے کہ وہ تختیاں پھینک دیں جو اپنے خدا سے لائے تھے۔ جس پر دس احکامات لکھے ہوئے تھے اور پھر ہم نے سنا کہ اسی گناہ کے سبب بنی اسرائیل وادی سینا میں بھٹک رہے ہیں سرزمین موعودہ تک نہیں پہنچ سکے۔

پھر ہم دونوں دفعتاً خاموش ہو گئے بادل کے ایک ٹکڑے نے چاند کو ڈھک لیا تھا اور جب وہ ہٹا تو ہمیں محسوس ہوا کہ ہم ایک نہ تھے، ہمارے سامنے کمل پر نھا سیتی سو رہا تھا اور اس کے قریب ہی میرا پی کھڑی تھی۔

سیتی نے میرا ہاتھ پکڑ کر میرا پی کی طرف اور میں نے بچے کی طرف اشارہ کیا۔ میرا پی نے جھک کر بچے کو اٹھایا اور سیتی کی طرف بڑھا دیا۔ میں نے دیکھا کہ وہ زندہ تھا۔ میرا پی مسکرائی اور سیتی کو اپنے پیچھے آنے کا اشارہ کیا اور بچے کو لے کر وہاں سے چلی گئی۔

''عن آ! تم نے دیکھا'' سیتی نے کہا۔ وہ دونوں کسی دوسرے عالم میں زندہ ہیں۔ میں مرنے کے بعد ان سے مل سکوں گا۔ عن آ۔ میں ان سے مل سکوں گا بشرطیکہ میں موسیٰ کا دین قبول کرلوں اور گواہ رہنا کہ عن آ میں نے موسیٰ کا دین قبول کرلیا اور اب اسی دین پر مروں گا جس پر میرا پی اور میرا بچہ مرا ہے لیکن اس کا ذکر کسی سے نہ کرنا۔''

اسی رات، پو پھٹنے سے کچھ پہلے ایک دل ہلا دینے والی چیخ سن کر میری آنکھ کھل اور کوئی چیخ چیخ کر یوں کہہ رہا تھا۔

''خدائے مصر اس دنیا میں نہیں رہا۔ فرعون سیتی منفتاح دیوتا اوزبرس کے حضور پہنچ گیا۔''

لیکن میں جانتا ہوں کہ وہ کس کے حضور پہنچا ہے اور میرے سوائے یہ کوئی نہیں جانتا۔

جب لوگ فرعون سیتی منفتاح کا تابوت مقبرے میں رکھ چکے تو میں اکیلا وہاں گیا۔ تابوت کا ڈھکن اٹھا کر آخری بار اپنے دوست کی صورت دیکھی اور پیالے کا وہ ٹکڑا، جو ہماری دوستی کی یادگار تھا، فرعون کے سینے پر رکھ دیا اور وہاں سے چلا آیا۔

یہاں اے لوگو، غمزدہ وقائع نگار عن آ کی تحریر ختم ہوتی ہے۔ ہاں اس عن آ کی جس کا اب اس دنیا میں کوئی نہیں اور جو اَب بوڑھا ہو چکا ہے اور اے لوگو، جو اَب بڑی بے چینی سے موت کا منتظر ہے کہ میرا پی اور سیتی سے مل سکے۔ اے لوگو، اگر تم یہ تحریر پڑھو تو گواہ رہنا کہ وقائع نگار عن آ بھی اپنے دوست سیتی کی طرح موسیٰ کے دین پر مرا۔

☆☆☆